تحقیق و تخریج کے ساتھ (اضافہ شدہ ایڈیشن)

اِصلاحِ معاشرہ

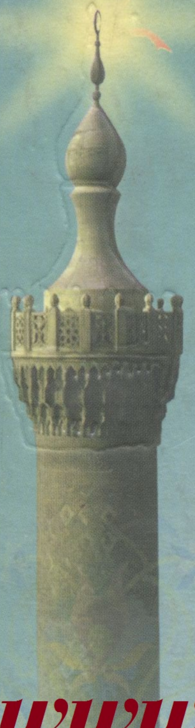

مؤلفہ

حضرت مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹیؒ

www.KitaboSunnat.com

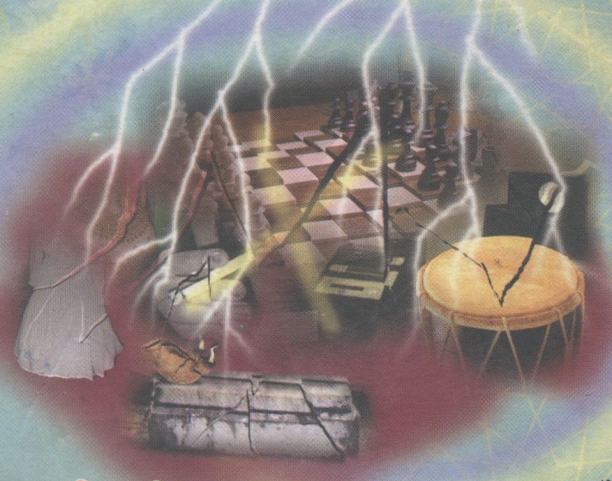

تخریج و تحقیق

الشیخ عبد المحسن حفظہ اللہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تحقیق وتخریج کیساتھ
(اضافہ شدہ ایڈیشن)

اصلاح معاشرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب

اصلاح معاشرہ

مؤلفہ

حضرت مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی

تخریج وتحقیق

الشیخ عبدالمحسن حفظہ اللہ

تاریخ اشاعت

نومبر ۲۰۰۴ء

مطبوعہ

علی آصف پرنٹرز لاہور

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

لاہور

e-mail: nomania2000@hotmail.com

COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by Nomani Kutab Khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a database retrieval system without the prior written permission of the publisher.

مکتبۃ الرحمانیہ

۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

نمبر 15743

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحقیق و تخریج کے ساتھ (اضافہ شدہ ایڈیشن)

اِصلاح معاشرہ

تخریج وتحقیق

الشیخ عبد المحسن حفظہ اللہ

مؤلفہ

حضرت مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-7321865

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

283

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست موضوعات

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	خطبہ رحمتہ للعالمین	25
۲	پیش لفظ	27
۳	خوفِ خدا	31
۴	طہارت اور نظافت کے آداب	36
۵	پاکیزگی اور صفائی مذہبی چیز ہے	38
۶	آداب الخلاء	41
۷	جنوں کا وفد دربارِ رسالت میں	42
۸	بیت الخلا جاتے وقت پڑھیں	41
۹	جنوں اور شیطانوں کے حاضر ہونے کی جگہیں	43
۱۰	بیت الخلاء سے نکلتے وقت پڑھیں	43
۱۱	رفع حاجت کے بعد بخشش کی طلب	44
۱۲	قضائے حاجت میں حیاء چاہیے	45
۱۳	سوراخوں میں پیشاب نہ کریں	45
۱۴	مسواک کی تاکید	46
۱۵	سرورِ دو عالم ﷺ گھر آ کر پہلے مسواک کرتے	46
۱۶	نیند سے جاگ کر مسواک کرنا	47
۱۷	مسواک ظاہری اور باطنی طہارت ہے	47
۱۸	مسواک کرنے کی حضرت جبریل علیہ السلام تاکید کرتے تھے	48
۱۹	چار چیزیں رسولوں کے طریقے سے ہیں	48
۲۰	دس باتیں خصائل فطرت سے ہیں	48

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱	غسل کا طریقہ	49
۲۲	غسل ضرور کریں	50
۲۳	ہر جمعہ کو غسل کریں اور خوشبو لگائیں	50
۲۴	پیشاب سے سخت پرہیز کریں	50
۲۵	شیر خوار بچہ کا پیشاب	51
۲۶	کتے کا ناپاک کردہ برتن	52
۲۷	بلی ناپاک نہیں	52
۲۸	نیند سے جاگ کر پہلے ہاتھ دھوئیں	53
۲۹	مجامعت اور احتلام سے غسل	53
۳۰	مذی سے وضو کرنا ہے	54
۳۱	عورت بھی احتلام کے بعد غسل کرے	54
۳۲	غسل جنابت میں ہر بال دھوئیں	55
۳۳	جنبی سے ملنا درست ہے	56
۳۴	جنبی کھا پی سکتا ہے	56
۳۵	بے وضو قرآن پڑھنا	56
۳۶	جنبی اور حائض مسجد میں نہ جائیں	58
۳۷	جنبی اور حائض قرآن نہ پڑھیں	59
۳۸	خون استحاضہ کا حکم	59
۳۹	حائضہ عورت سے اختلاط جائز ہے	60
۴۰	حائضہ سے صحبت کی ممانعت	60
۴۱	حائضہ سے صحبت کرنے کا کفارہ	61
۴۲	بے وضو قرآن نہ چھوئیں	62
۴۳	جسمانی طہارت	63
۴۴	وضو، غسل، تیمّم	63
۴۵	تیمّم کرنا	66
۴۶	بالوں کو اچھا رکھو	67

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸	سر میں تیل لگانا	67
۴۹	مانگ نکالنا	68
۵۰	خوشبو کا استعمال	68
۵۱	سرمہ لگانا	68
۵۲	آئینہ دیکھنا	69
۵۳	کپڑوں کی صفائی	69
۵۴	دین اسلام پر تا زیست قائم رہیں	71
۵۵	غیر اسلام کوئی دین قبول نہیں	71
۵۶	اسلام دنیا و مافیہا سے عزیز رکھیں	72
۵۷	اسلام کے بنیادی اصول	73
۵۸	الوہیت خداوندی اور رسالت محمدیہ	75
۵۹	لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ	75
۶۰	عبادت تین قسم کی ہے	76
۶۱	الوہیت اور صفات میں توحید	76
۶۲	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ﷺ	77
۶۳	**قیامِ نماز**	78
۶۴	نمازوں سے گناہ معاف ہوتے ہیں	79
۶۵	ترک نماز سے خوفِ کفر	80
۶۶	بے نماز کا قیامت کو حشر	80
۶۷	مسلمان اور کافر کا مابہ الامتیاز	81
۶۸	نمازی شہید سے پہلے جنت میں	81
۶۹	بغیر نماز کے دین نہیں	82
۷۰	سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا	83
۷۱	نماز جنت کی چابی ہے	83
۷۲	بچوں کو نماز کا عادی بنائیں	84

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۳	زکوٰۃ کی پابندی	85
۷۴	اللہ اور رسول پر ایمان رکھنے والا زکوٰۃ دے	85
۷۵	زکوٰۃ سے مال پاک ہو جاتا ہے	86
۷۶	ایمان کا مزہ چکھنا	86
۷۷	قیامت کے دن تارکِ زکوٰۃ کا حال	87
۷۸	سونے کے پہنے ہوئے زیور پر زکوٰۃ	87
۷۹	کلمہ کے سوا چاروں فرض ادا کرنے ضروری ہیں	87
۸۰	ہمدردی اور خیرات	89
۸۱	خیرات سے بلائیں ٹلتی ہیں	89
۸۲	زندگی میں خرچ کرنا غنیمت جانو	90
۸۳	خیرات کا ثواب اللہ بڑھاتا رہتا ہے	90
۸۴	کوئی نیکی حقیر نہ سمجھو	91
۸۵	ہر مسلمان کے ذمہ کچھ نہ کچھ صدقہ ہے	91
۸۶	اونٹنی یا بکری دودھ والی مستعار دینا	92
۸۷	پرندوں کا کھیت سے کھانا بھی صدقہ ہے	92
۸۸	ایک بدکار عورت بخشی گئی	93
۸۹	جنت میں سلامتی سے داخلہ	93
۹۰	مسلمانوں کی خیر خواہیاں بھی صدقات ہیں	94
۹۱	ننگے بھوکے مسلمان کی مدد کرنا	94
۹۲	سات چیزیں جو صدقہ جاریہ ہیں	95
۹۳	یتیم پر رحم کرنا	95
۹۴	خدا تعالیٰ کے نزدیک پیارا شخص	95
۹۵	پانی کا صدقہ جاریہ	96
۹۶	رمضان کے روزے	97
۹۷	روزہ کا ثواب اللہ ہی جانتا ہے	97
۹۸	روزہ اور قرآن شفاعت کریں گے	98

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۹	روزہ دوزخ سے بچانے کا قلعہ ہے	99
۱۰۰	برکات رمضان	99
۱۰۱	**فریضہ حج**	101
۱۰۲	حاجی گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے	102
۱۰۲	دین کا علم حاصل کرنا فرض ہے	103
۱۰۳	سو رکعت پڑھنے سے بہتر	103
۱۰۴	دین کے علم کی بزرگی	104
۱۰۵	سب سے افضل صدقہ	104
۱۰۶	جاری رہنے والی نیکیاں	105
۱۰۷	فرشتے پروں کا فرش کرتے ہیں	106
۱۰۸	حکومت علم دین بھی پڑھائے	106
۱۰۹	قرآنِ مجید کی تعلیم	107
۱۱۰	قرآن سیکھو اور سکھاؤ	107
۱۱۱	کراماً کاتبین فرشتوں کی معیت	107
۱۱۲	قرآن پڑھنے میں دو ثواب	107
۱۱۳	اجاڑ اور بے آباد سینہ	108
۱۱۴	آفتاب سے زیادہ روشنی والا تاج	108
۱۱۵	دلوں کے زنگ کی جلا	109
۱۱۶	عربی اور عجمی سب قرآن پڑھیں	109
۱۱۷	قرآن سننے کا اجر	110
۱۱۸	نیک لوگوں کی صحبت	112
۱۱۹	بری مجلس سے کنارہ کش رہو	112
۱۲۰	اچھے جلیسوں کی نشانیاں	113
۱۲۱	صحبت کے لائق نیک لوگ	114
۱۲۲	نیک ہم نشین اور بد ہم نشین کی مثال	114

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۳	صحبت صالح ترا صالح کند	115
۱۲۴	مومن کی صحبت اختیار کرو	115
۱۲۵	دنیا اور آخرت کی بھلائی کا مدار	115
۱۲۶	اللہ کے لئے محبت اور صحبت رکھنے والے	116
۱۲۷	مسلمان بھائیوں کے حقوق	117
۱۲۸	مسلمان کو حقیر نہ جانو	118
۱۲۹	مسلمان کو برا بھلا کہنا گناہ ہے	118
۱۳۰	چغل خور کی سزا	118
۱۳۱	دورویہ شخص کی بدتر حالت	119
۱۳۲	غیبت اور بہتان دونوں کبیرہ گناہ ہیں	119
۱۳۳	بہت بڑی خیانت کی بات	119
۱۳۴	کسی کو گناہ سے عار نہ دلائے	120
۱۳۵	بعض باتیں دوزخ کا موجب ہیں	120
۱۳۶	دوستوں میں جدائی ڈلوانا	121
۱۳۷	بحث وتکرار، دل لگی اور وعدہ خلافی	121
۱۳۸	مسلمان بھائی کی بدحالی پر خوش نہ ہوں	121
۱۳۹	کوئی کسی پر فخر نہ کرے	122
۱۴۰	لوگوں پر رحم کرو	122
۱۴۱	بیوہ اور غریبوں کے کام آنا	122
۱۴۲	ظالم اور مظلوم کی مدد کرنا	122
۱۴۳	تعاون کی پانچ سنہری باتیں	123
۱۴۴	باہمی ہمدردی، محبت اور شفقت	123
۱۴۵	یتیم کی خبر گیری کا درجہ	123
۱۴۶	مسلمان کی ساری چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں	124
۱۴۷	اپنی پسند کی بات بھائی کے لئے پسند کرے	124
۱۴۸	پڑوسی کو ایذا دینے والا	125

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۹	بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر رحم کرنا	125
۱۵۰	ستر عیب کا ثواب	125
۱۵۱	مسلمان اپنے مسلمان بھائی کا آئینہ ہے	125
۱۵۲	حسب مراتب برتاؤ کرو	126
۱۵۳	پڑوسی بھوکا نہ رہے	126
۱۵۴	مومن روکھا پھیکا بے لگاؤ نہ ہو	127
۱۵۵	پریشان حال کی مدد کرنا	127
۱۵۶	مسلمان بھائی کی عیادت یا ملاقات کو جانا	128
۱۵۷	بدگمانی سے بچو	128
۱۵۸	مسلمان کے مسلمان پر چھ حق	128
۱۵۹	مسلمان کو ضرر پہنچانے والا ملعون ہے	129
۱۶۰	تین دن سے زیادہ قطع تعلق منع ہے	129
۱۶۱	**جان کے حقوق**	130
۱۶۲	عبادت میں زیادتی کی ممانعت	130
۱۶۳	خدا کی دو قابل قدر نعمتیں	132
۱۶۴	پانچ باتوں سے قبل پانچ چیزوں کو غنیمت جانو	132
۱۶۵	بیماری میں دوا کیا کرو	133
۱۶۶	بد پرہیزی کی ممانعت	134
۱۶۷	بھوک سے پناہ مانگی	134
۱۶۸	مومن قوی، مومن ضعیف سے بہتر ہے	135
۱۶۹	ساری دنیا سمیٹ کر دے دی گئی	135
۱۷۰	نفس کو ذلیل نہ کریں	135
۱۷۱	منزل پر اتر کر متفرق نہ ہوں	136
۱۷۲	**تلاشِ روزی ورزق**	137
۱۷۳	خدا کے نبیوں نے بکریاں چرائیں	138

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۴	بکریاں چرانے کا حکمت	138
۱۷۵	حلال کمائی کرنے والا مومن	139
۱۷۶	دست کاری سے کمانا	139
۱۷۷	کسبِ حلال کی تلاش فرض ہے	140
۱۷۸	تجارت حلال کی فضیلت	140
۱۷۹	مال کمانا اور خرچ کرنا	140
۱۸۰	گناہوں سے اجتناب	142
۱۸۱	گناہوں سے دل پر زنگ لگ جاتا ہے	142
۱۸۲	گناہ سے غضب الٰہی آتا ہے	143
۱۸۳	کبیرہ گناہوں سے بچنا اشد ضروری ہے	143
۱۸۴	کبیرہ اور صغیرہ گناہ کا اندارج	144
۱۸۵	صغیر گناہوں کی مشروط معافی	144
۱۸۶	اہل جنت کبیرہ گناہوں سے بچتے ہیں	144
۱۸۷	اجتناب کبائر سے صغائر کی بخشش	145
۱۸۸	ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کا حکم	145
۱۸۹	گناہ کی سزا ملے گی	145
۱۹۰	کبیرہ گناہوں پر ایک نظر	146
۱۹۱	شرک اکبر الکبائر ہے	146
۱۹۲	ہلاک کرنے والے گناہ	147
۱۹۳	مقروض مرنا بڑا گناہ ہے	148
۱۹۴	زنا' چوری' شراب' ڈکیتی اور خیانت	148
۱۹۵	مسلمان کی آبروریزی کبیرہ گناہ ہے	148
۱۹۶	کسی مسلمان کی ہتک عزت نہ کرو	149
۱۹۷	مومن کی عزت سے نہ کھیلو	149
۱۹۸	مومن کی عزت کعبہ کی عزت سے بڑھ کر ہے	150
۱۹۹	والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے	151

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۰	تین شخص بہشت میں داخل نہ ہوں گے	151
۲۰۱	دیوث اور عاق کا انجام	152
۲۰۲	جھوٹی قسم کھانا	152
۲۰۳	جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنا گناہ ہے	153
۲۰۴	شراب نوشی اور جوا کھیلنا اثم کبیرہ ہے	154
۲۰۵	تکبر بڑا گناہ ہے	154
۲۰۶	متکبر جہنم کے قید خانہ میں	155
۲۰۷	مسلمان پر جھوٹا الزام لگانے والے کی سزا	155
۲۰۸	خیانت' جھوٹ' عہد شکنی اور بد کلامی	156
۲۰۹	اسلامی سزائیں اور تعزیریں	157
۲۱۰	قتل عمد کی سزا	158
۲۱۱	قصاص کی جگہ خوں بہا	159
۲۱۲	قاتل کو معاف کر دینا	159
۲۱۳	اسلامی قانون بابرکت اور جامع ہے	160
۲۱۴	قتل خطا کی سزا	160
۲۱۵	غلام آزاد کریں یا دو ماہ کے روزے رکھیں	161
۲۱۶	قتل خطا کا واقعہ	161
۲۱۷	مسلمان کا قتل اسلام کی نظر میں	162
۲۱۸	مومن بعض ملائکہ سے عزت والا ہے	164
۲۱۹	مسلمان اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہیں	165
۲۲۰	زنا کی سزا	165
۲۲۱	زنا کے چار عینی گواہ ہوں	166
۲۲۲	زانی' زانیہ کے اقرار سے حد ثابت	167
۲۲۳	مرتد کی سزا	167
۲۲۴	حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مرتدین کو سزائے موت دی	168
۲۲۵	زنا کی تہمت	169

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲۶	رسولِ خدا ﷺ نے حد قذف لگائی	169
۲۲۷	شراب نوشی کی حد	170
۲۲۸	لواطت کی سزا	170
۲۲۹	راہزنی کی سزا	171
۲۳۰	رسولِ خدا ﷺ نے رہزنوں کو قتل کی سزا دی	172
۲۳۱	حیوان سے وطی کرنے کی سزا	172
۲۳۲	توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں	173
۲۳۳	بخشش خداوندی کا سمندر	174
۲۳۴	اللہ عفو کو دوست رکھتا ہے	175
۲۳۵	اللہ کے در پر دائم پڑے رہو	176
۲۳۶	اسلامی معاشرہ کی تطہیر	177
۲۳۷	گداگری اسلام میں ممنوع ہے	178
۲۳۸	بندوں کے حقوق کا معاملہ	179
۲۳۹	غصہ اللہ کے لئے پی جائیں	179
۲۴۰	تین شخصوں پر اللہ ناراض ہے	180
۲۴۱	بوڑھا زنا کار	181
۲۴۲	بادشاہ جھوٹ بولنے والا	181
۲۴۳	مفلس تکبر کرنے والا	181
۲۴۴	نیکوکار قیامت کے دن دیوالیہ ہو گیا	182
۲۴۵	آپس کے حقوق کا فیصلہ کر لو	183
۲۴۶	نیک آدمی بھی بروں کے ساتھ ہلاک ہو گیا	183
۲۴۷	الٹ دے جبریل علیہ السلام شہر کو	184
۲۴۸	رسولِ خدا ﷺ نے اپنے خاندان کو عذابِ الٰہی سے ڈرایا	184
۲۴۹	رشوت حرام ہے	185
۲۵۰	اہلکار عوام کے کام بخوشی کریں	186
۲۵۱	شراب میں دس لعنتیں ہیں	186

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵۲	شرابی کی نماز قبول نہیں	187
۲۵۳	شرابی بت پرست کی مانند ہے	187
۲۵۴	ہر نشہ والی چیز حرام ہے	188
۲۵۵	حرام چیز کا قطرہ بھی حرام ہے	188
۲۵۶	چاندی کے برتن میں پینا منع ہے	188
۲۵۷	ناچ گانے اور شراب نوشی کے عذاب	189
۲۵۸	شراب کے کئی نام	189
۲۵۹	زمین میں دھنس جانا	190
۲۶۰	صورتوں کا تبدیل ہونا	190
۲۶۱	ملک سے فحاشی ختم کریں	191
۲۶۲	باجوں گاجوں اور گانوں کی حرمت	191
۲۶۳	حضور ﷺ کی مٹائی ہوئی برائیاں زندہ نہ کرو	192
۲۶۴	رسولِ خدا ﷺ کی مخالفت سے ڈرو	192
۲۶۵	حرام کو حلال کرنے والے دیدہ دلیر	193
۲۶۶	آلات موسیقی اور شراب جوا کی حرمت	193
۲۶۷	فحش اشعار پیپ سے بدتر ہیں	194
۲۶۸	گندے اشعار سے معاشرہ پاک کرو	194
۲۶۹	باجے شیطانی آلات ہیں	195
۲۷۰	فقہائے احناف کا فتویٰ	196
۲۷۱	گانا سننا حرام ہے	196
۲۷۲	رقص حرام ہے	196
۲۷۳	سماع وغنا حرام ہے	196
۲۷۴	رقص وغنا اور آلات غنا حرام ہیں	196
۲۷۵	ریڈیو اور سینما پر ایک نظر	197
۲۷۶	ہدایہ کا فتویٰ	198
۲۷۷	نہایہ کا فتویٰ	198

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷۸	قدرتی الحان سے اچھے شعر پڑھنے جائز ہیں	198
۲۷۹	**تجارت اور معاملات**	200
۲۸۰	ممنوع کمائی	200
۲۸۱	سودے پر سودا نہ کریں	201
۲۸۲	جب تک جدا نہ ہوں فسخ کا اختیار ہے	202
۲۸۳	اقالہ بیع کا ثواب	202
۲۸۴	بیعانہ ساقط نہیں ہوتا	203
۲۸۵	خرید و فروخت میں قسمیں نہ کھایا کرو	203
۲۸۶	کسی چیز کے ایک دام مانگو	203
۲۸۷	کچے پھلوں کے سودے مت کرو	204
۲۸۸	بیع مضطر، غرر اور ثمر خام	204
۲۸۹	لین دین میں فریب نہ دیں	205
۲۹۰	جو چیز پاس نہ ہو اس کی بیع جائز نہیں	206
۲۹۱	ناپ اور تول ٹھیک رکھو	206
۲۹۲	تنگدست مقروض کو مہلت دیں	207
۲۹۳	سود کھانا بڑا گناہ ہے	208
۲۹۴	اولاد کے ساتھ مساوی سلوک کرنا	208
۲۹۵	شرکت اور مضابت	209
۲۹۶	مرضاء اور ان کی عیادت	210
۲۹۷	مرض یا تکلیف کفارہ ہوتا ہے	210
۲۹۸	بیمار پرسی کرنا	210
۲۹۹	بیمار کے لئے دعا کرنا	211
۳۰۰	موت کی دعا نہ کرو	211
۳۰۱	ماتم پر صبر کرنا چاہیے	211
۳۰۲	رحمت عالم ﷺ کا بیٹا ابراہیم چل بسا	212
۳۰۳	میت کے عیب ڈھانپنے چاہئیں	213

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۴	مستریح جنازہ	213
۳۰۵	اللہ سے حیا کرو'	214
۳۰۶	اللہ سے حیا کرنے کا مطلب	215
۳۰۷	موت کی آرزو نہ کرو	216
۳۰۸	تجہیز و تکفین میں جلدی کرو	216
۳۰۹	سنت کے مطابق جنازہ پڑھنا	217
۳۱۰	دعائے افتتاح تکبیر اولیٰ کے بعد	218
۳۱۱	سورہ فاتحہ پڑھیں	219
۳۱۲	کوئی سورۃ' اخلاص یا تکاثر پڑھیں	219
۳۱۳	قبر کو پختہ نہ کرو	221
۳۱۴	قبر پر نہ بیٹھو	221
۳۱۵	رخسار پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے	221
۳۱۶	میت کے دفن کے بعد غیر اسلامی رسمیں چھوڑ دو	222
۳۱۷	رسم قل اور دسواں وغیرہ	222
۳۱۸	بدعات سے گریز کریں	223
۳۱۹	رسم جاہلیت پر رسول اللہ ﷺ کا غصہ	224
۳۲۰	شکلیں مسخ ہو جانے کی تخویف	224
۳۲۱	ماتم اور شادی پر رسموں سے بچو	225
۳۲۲	میت کو صدقات کا ثواب پہنچتا ہے	225
۳۲۳	قریب المرگ کے پاس بیٹھو	226
۳۲۴	میت کو بوسہ دینا	226
۳۲۵	سفید کفن دو	226
۳۲۶	کفن میں بھاری قیمت کا کپڑا نہ لگاؤ	226
۳۲۷	جنازہ پڑھنے کا اجر	227
۳۲۸	چالیس موحد مسلمان جنازہ پڑھنے والے	228
۳۲۹	مردوں کو برا نہ کہو	228

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳۰	قبر میں میت داخل کرتے وقت پڑھیں	229
۳۳۱	تعزیت، حاضری یا بھاتی	229
۳۳۲	تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں	230
۳۳۳	بیوہ عدت کہاں گزارے	230
۳۳۴	معتدہ گھر سے باہر جاسکتی ہے	230
۳۳۵	آداب دفن۔ آداب قبر	231
۳۳۶	چلا کر رونے والی عورتیں دوزخ میں	232
۳۳۷	زیارت قبور	232
۳۳۸	زیارت قبور کی دعاء	233
۳۳۹	سید الکونین ﷺ کی صاحبزادی کی شادی	233
۳۴۰	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز	234
۳۴۱	رسولِ خدا ﷺ کی بیٹیوں اور بیویوں کا مہر	236
۳۴۲	نکاح اسلام کی نظر میں	237
۳۴۳	نکاح سے لا مثال محبت پیدا ہوتی ہے	238
۳۴۴	نکاح کرنا نصف دین ہے	238
۳۴۵	جوانوں کے لئے کنواریاں موزوں ہیں	238
۳۴۶	نکاح کرنے سے آدمی پاک رہتا ہے	239
۳۴۷	اجنبیہ عورت پر پہلی نظر معاف ہے	239
۳۴۸	مخنث گھروں میں نہ آئیں	240
۳۴۹	خلوت میں غیر مرد اور عورت جمع نہ ہوں	240
۳۵۰	بغیر ولی کے نکاح نہیں	241
۳۵۱	بغیر گواہوں کے نکاح حرام ہے	241
۳۵۲	کنواری بالغہ سے ولی اذن لے	242
۳۵۳	سول میرج کا ابطال	242
۳۵۴	بغیر خطبہ کے نکاح بے برکت ہے	242
۳۵۵	نکاح علانیہ ہونا چاہیے	243

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵۶	لعنت کا کام	243
۳۵۷	رحمت عالم ﷺ کی بیویوں کا ولیمہ	244
۳۵۸	فخر وریا کا کھانا نہ کھاؤ	244
۳۵۹	ولیمہ کا برا کھانا	245
۳۶۰	برادریوں میں غیر اسلامی رسموں کو بند کردیں	245
۳۶۱	**شوہر کے حقوق**	247
۳۶۲	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر کا سب کام کرتی تھیں	247
۳۶۳	بہشت میں جانے والی عورت	248
۳۶۴	فرشتے صبح تک لعنت کرتے ہیں	248
۳۶۵	عورت کو سجدہ کرنے کا حکم ہوتا	249
۳۶۶	خاوند کی ناشکری کی سزا	249
۳۶۷	عورت خاوند کا حق ضرور ادا کرے	249
۳۶۸	**بیوی کے حقوق**	250
۳۶۹	عورت کے ساتھ اچھا سلوک کرو	250
۳۷۰	**والدین کے حقوق**	252
۳۷۱	باپ کی رضا مندی اور غصہ	252
۳۷۲	جنت ماں کے قدموں میں ہے	253
۳۷۳	ماں باپ جنت اور دوزخ ہیں	253
۳۷۴	**اولاد کے حقوق**	254
۳۷۵	بیٹیوں کی تربیت پر بہشت	254
۳۷۶	بچوں کا بوسہ لینا	255
۳۷۷	ہمسایہ کا حق	255

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷۸	**پینے کی چیزوں کے آداب**	257
۳۷۹	پانی ایک سانس میں مت پیو..	257
۳۸۰	پانی پیتے وقت بسم اللہ کہو..	258
۳۸۱	پانی میں پھونک نہ مارو..	258
۳۸۲	دودھ پی کر یہ دعا پڑھیں..	259
۳۸۳	دائیں ہاتھ سے پیو..	259
۳۸۴	**کھانے کی چیزوں کے آداب**	261
۳۸۵	بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کرو..	261
۳۸۶	سفر سے آنے پر کھانا کھلانا..	261
۳۸۷	شہرت کے کھانے کی ممانعت..	262
۳۸۸	مہمان کو کھانا کھلانا..	262
۳۸۹	کھانے کو برا نہ کہو..	263
۳۹۰	اکٹھا کھانا کھانے میں برکت ہے..	263
۳۹۱	کھانے سے ہاتھ صاف کر کے سونا چاہیے..	263
۳۹۲	بھوک اور جھوٹ جمع نہ کرو..	264
۳۹۳	گوشت اعلیٰ خوراک ہے..	264
۳۹۴	شانہ کا گوشت حضور ﷺ نے شوق سے کھایا..	264
۳۹۵	حضور ﷺ نے پائے نوش فرمائے..	265
۳۹۶	سرکہ عمدہ سالنوں ہے..	265
۳۹۷	نمک سالنوں کا سردار ہے..	266
۳۹۸	زیتون کا تیل بابرکت ہے..	266
۳۹۹	ککڑی اور کھجور..	266
۴۰۰	فصل کا پہلا میوہ..	267
۴۰۱	مکھن کے ہمراہ کھجوریں نوش فرمائیں..	267
۴۰۲	سادہ خوراک..	267
۴۰۳	کھانے کے بعد یہ دعا پڑھیں..	268

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۴	کھانا کھلانے والے کے لئے دعا....................	268
۴۰۵	کھانا کھانے کا طریقہ....................	269
۴۰۶	**لباس کے آداب**	271
۴۰۷	شہرت کا لباس منع ہے....................	271
۴۰۸	حضرت انور ﷺ اونی کپڑا پہنتے....................	272
۴۰۹	لباس کا شکر ادا کرو....................	272
۴۱۰	مرد ریشمی کپڑا نہ پہنیں....................	272
۴۱۱	لباس دھلا ہوا صاف رکھو....................	273
۴۱۲	حضور انور ﷺ کا سیاہ عمامہ....................	274
۴۱۳	رحمت عالم ﷺ پر نجرانی چادر....................	274
۴۱۴	روم کا اونی جبہ....................	275
۴۱۵	حضور ﷺ کو کرتہ زیادہ پسند تھا....................	275
۴۱۵	چادر اور تہ بند میں وفات ہوئی....................	275
۴۱۷	رحمتِ عالم ﷺ کی پاپوش مبارک....................	276
۴۱۸	دور حاضر کا قیمتی اور متنوع لباس....................	276
۴۱۹	تہ بند، شلوار، پاجامہ کی حد....................	277
۴۲۰	تکبر کیا ہوتا ہے....................	277
۴۲۱	عورت مرد کا اور مرد عورت کا لباس نہ پہنے....................	277
۴۲۲	اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کو ارشادِ رسول ﷺ....................	279
۴۲۳	تصویر اور کتا گھر میں نہ آئے....................	279
۴۲۴	ایمان کی جانچ کا وقت....................	280
۴۲۵	عورت کے ہاتھ حنائی ہوں....................	281
۴۲۶	مہندی وسمہ کا خضاب....................	282
۴۲۷	سیاہ خضاب کی ممانعت....................	282
۴۲۸	عورت خوشبو لگا کر باہر نہ جائے....................	283
۴۲۹	نیا کپڑا پہننے کی دعا....................	283

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳۰	**اسلامی آداب واخلاق**	284
۴۳۱	بردباری کی تعلیم	284
۴۳۲	ایک دیہاتی کی بے وقوفی اور حضور ﷺ کا تحمل	284
۴۳۳	قصور معاف کر دینا چاہیے	285
۴۳۴	اچھی طرز زندگی	285
۴۳۵	سب سے برا شخص	286
۴۳۶	حسن اخلاق کا وزن سب سے زیادہ ہے	286
۴۳۷	صائم النہار اور قائم اللیل کا مرتبہ	287
۴۳۸	جھگڑا چھوڑنے کا درجہ	287
۴۳۹	اللہ تعالیٰ کو نرمی پسند ہے	287
۴۴۰	احسان کا شکر کرنا چاہیے	288
۴۴۱	کھانا پرہیز گار کو کھلانا چاہیے	288
۴۴۲	عصبیت جاہلیہ۔ ناحق طرفداری	289
۴۴۳	کسی دوسرے کو اپنا باپ بنانا	289
۴۴۴	قومیت پر فخر کرنا	290
۴۴۵	نیک گمان کرنا عمدہ عبادت ہے	290
۴۴۶	بدگمانی سے بچنا چاہیے	291
۴۴۷	جمائی کے وقت ہاہا کی آواز نہ نکالو	291
۴۴۸	زکام کی چھینکیں	292
۴۴۹	ہنسی مذاق میں جھوٹ نہ ہو	293
۴۵۰	حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی صلح میں شرکت	294
۴۵۱	پیار سے دوسرے کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہنا	295
۴۵۲	رسولِ رحمت ﷺ کا آخری پیغام	295
۴۵۳	ہر اچھی بات صدقہ ہے	296
۴۵۴	رفاہِ عام کا کام	296

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۵۵	راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کرنا	297
۴۵۶	پوچھنے پر نام بتاؤ	297
۴۵۷	راستوں میں نہ بیٹھو	297
۴۵۸	مسلمان بھائی کی عزت بچانا	298
۴۵۹	چوسر کھیلنے کی ممانعت	299
۴۶۰	کبوتر بازی کی ممانعت	299
۴۶۱	شفقت اور مہربانی کرنے کا ارشاد	299
۴۶۲	آپس میں صلح کرا دینے کا درجہ	300
۴۶۳	گھر کا کام کرنے میں عار نہ چاہیے	301
۴۶۴	کوسنا نہ دو۔ ناموں کی اصلاح	302
۴۶۵	اولاد صرف اللہ بخشتا ہے	303
۴۶۶	اچھے نام رکھو	304
۴۶۷	رحمت عالم ﷺ نے ناموں کو تبدیل کیا	305
۴۶۸	شہنشاہ بدترین نام ہے	307
۴۶۹	کسی کو برے لقب سے نہ پکارو	307
۴۷۰	جس سے محبت ہو اس کو کہہ دیں	307
۴۷۱	بھائی کا عذر قبول کرو	308
۴۷۲	بخیل اور کنجوس آدمی ملعون ہے	309
۴۷۳	**رحمتِ عالم ﷺ کی کچھ دعائیں**	310
۴۷۴	جھاڑ پھونک کا منتر	310
۴۷۵	ہر مرض سے شفا کی دعا	311
۴۷۶	بچھو کے ضرر سے بچاؤ کی دعا	311
۴۷۷	دعائے ادائے قرض	312
۴۷۸	بچھو کے کاٹے کا علاج	312
۴۷۹	دعائے استخارہ	312

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۰	صبح اور شام کے وقت کی دعائیں	314
۴۸۱	بے قراری اور گھبراہٹ کی دعا	315
۴۸۲	کرب وغم کی دعا	315
۴۸۳	بازار میں داخل ہونے کی دعا	316
۴۸۴	گھر سے نکلنے اور داخل ہونے کی دعاء	316
۴۸۵	کفارہ مجلس کی دعا	317
۴۸۶	رات کو بچھونے پر لیٹنے کی دعا	318
۴۸۷	گناہوں کے زہر کا تریاق	318
۴۸۸	تازیست حفاظت کی دعا	319
۴۸۹	غم زدے کی دعا	319
۵۰۰	دنیا اور دین کی بہتری کی جامع دعا	320

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خطبہ رحمتہ للعالمین ﷺ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ. وَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.(۱)

اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ.(۲)

ترجمہ ”سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں (اس لئے) ہم اس کی تعریفیں کرتے ہیں۔ اور (اپنے

---

۱ رسول اللہ ﷺ کا یہ وہ جامع اور مبارک خطبہ ہے جو حضور انور ﷺ اپنے ہر وعظ اور تقریر کے شروع میں پڑھا کرتے تھے۔ یہ خطبہ بالفاظ صحیح مسلم ابوداؤد اور ترمذی وغیرہ میں موجود ہے۔ (محمد صادق)

(۱) صحيح مسلم كتاب الجمعة باب تخفيف الصلاة والخطبة حديث ۸٦۸. سنن ابن ماجه كتاب النكاح باب خطبة النكاح حديث ۱۸۹۳ (الفاظ اسی کے ہیں)۔ سنن نسائی كتاب النكاح باب ما يستحب من الكلام عند النكاح حديث ۳۲۸۰۔ ۳۲۷۹۔ و كتاب الجمعة سنن باب كيفية الخطبة حديث ۱٤۰۵. سنن ابوداؤد كتاب النكاح باب في خطبة النكاح حديث ۲۱۱۸. سنن ترمذی ابواب النكاح باب ما جاء في خطبة النكاح حديث ۱۱۰۵.

(۲) صحيح مسلم كتاب الجمعة باب تخفيف الصلاة والخطبة حديث ۸٦۷. سنن نسائی كتاب صلاة العيدين باب كيف الخطبة حديث ۱۵۷۹. صحيح ابن خزيمه حديث ۱۷۸۵. صحيح مسلم، سنن نسائی اور مسند احمد میں سیدنا ابن عباس اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی حدیث میں خطبہ کا آغاز اِنَّ الْحَمْدَ سے ہے لہٰذا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کی بجائے اِنَّ الْحَمْدَ کہنا چاہیے۔

اس خطبے میں نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ کے الفاظ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہیں۔ یہ خطبہ نکاح، جمعہ اور عام وعظ و ارشاد یا درس و تدریس کے موقع پر پڑھا جاتا ہے۔ اسے خطبہ حاجت کہتے ہیں اسے پڑھ کر آدمی اپنی حاجت و ضرورت بیان کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر کام میں) اُسی سے مدد مانگتے ہیں ہم اس (رب العالمین) سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لاتے ہیں' اور اسی (پاک ذات) پر ہمارا بھروسہ ہے' ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے بھی اس کی پناہ چاہتے ہیں۔ (یقین کرو) کہ جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ (خود ہی) اپنے در سے دھتکار دے۔ اس کے لئے کوئی راہبر نہیں ہوسکتا۔ اور ہم (تہِ دل سے) گواہی دیتے ہیں کہ معبودِ برحق (صرف) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اور وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اور (اسی طرح تہِ دل سے) ہم اس بات کی بھی شہادت دیتے ہیں کہ محمد (ﷺ) اس کے (خاص) بندے اور (آخری) رسول ﷺ ہیں''۔

''حمد وصلوٰۃ کے بعد (یقیناً) تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اور تمام راستوں سے بہتر راستہ حضرت محمد ﷺ کا ہے۔ اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں جو خدا کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں' (یادرکھو!) دین میں جو کام (مسئلہ وغیرہ) نیا نکالا جائے وہ بدعت ہے' اور ہر بدعت گمراہی ہے' اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے''۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

حافظِ ناموسِ آدم حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے دنیا اخلاقی گراوٹ کی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ سب پر تاریک رات چھائی ہوئی تھی۔ تمدن' معاشرت' معیشت' تہذیب' اور اخلاق سب مسخ ہو چکے تھے۔ آسمانی کتابوں کے وارث تورات اور انجیل کی تحریف کر کے بگڑ چکے تھے۔ عوام کے ذکور واناث کو نفس کے اشاروں پر نچاتے' اور رنگ رلیاں مناتے تھے۔ جب اہلِ ذکر یہود و نصاریٰ اعتقاد و عمل کی دولت سے محروم اور اخلاق وتمدن کے لباس سے عاری تھے۔ تو اُمّیّین عرب کی حالت کا آپ اندازہ لگالیں کہ وہ کس حد تک رذائل کا شکار تھے۔ اعتقاد کے لحاظ سے ان کا یہ حال تھا کہ اللہ واحد القہار کے علاوہ سینکڑوں الٰہوں کو پوجتے اور عبادت خداوندی میں غیروں کو شریک کرتے تھے وہ ایک رسمی اور آبائی دین رکھتے تھے' جس کے لئے ان کے پاس کوئی برہان اور سند نہ تھی' چوری زنا' شراب' جوا' اغوا' ڈکیتی' لوٹ مار' قتل' خونریزی' بے حیائی' بدمعاشی' ناچ گانا' حق تلفی' جنبہ داری' رشوت' کینہ' حسد' بغض' دھوکا' فریب' لڑائی' جھگڑا' ان لوگوں میں عام تھا۔ حیا کے فقدان کا یہ عالم تھا کہ لونڈیوں کو بازارِ حسن کی زینت بنا کر ان کی کمائی کھاتے تھے۔ ساری دنیا ہی رذائل اور کبائر سے مملوّ تھی۔ لیکن سرزمین عرب کا معاشرہ تو ایسا تاریک ہو چکا تھا کہ شرافت اور نیکی کا نام تک نہ جانتا تھا۔ ادب' اخلاق' تہذیب' تمدن اور شہریت سے وہ لوگ کوسوں دور تھے۔

بندوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ وہی خوب جانتا ہے کہ کس طرح ان کی اصلاح کرنی ہے۔ ان کے عقائد' عبادات اور اخلاق کیسے ہونے چاہئیں۔ دنیا کی زندگی' مہذب' مؤدب' متمدن کیسے بنتی ہے اور آخرت کی نجات کن اعمال پر موقوف ہے۔ تو رب العزت ہی اپنے بندوں کی اخلاقی بیماریوں کو خوب سمجھتا ہے' اور ان کا شافی علاج جانتا ہے' اس لئے اصلاحِ معاشرہ کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کے بتائے ہوئے طریقوں' قاعدوں' اور اصولوں کو اپنانا چاہئے اور اسی پاک اور بے عیب ذات سے اصلاح طلب کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے بندوں کی ہر قسم کی ہدایت کے لئے قرآن مجید نازل کیا ہے۔ اور اسے نور سے تعبیر فرمایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا﴾ (پ٦ع٤) (٣)

---

(٣) سورۃ النساء آیت نمبر ١٧٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور اتارا ہم نے (قرآن مجید) تمہاری طرف جگمگاتا نور''۔

خدا تعالیٰ نے قرآن مجید کو نور کہا ہے۔ کیونکہ اس نور سے ہر قسم کی بدی' برائی' بے حیائی' شرک' اور کفر کے اندھیرے دور ہوتے ہیں۔ بیشک کتاب الٰہی سراسر ہدایت کی روشنی ہے۔ ایسی روشنی اور نور کہ اس سے بڑھ کر کوئی روشنی اور نور ہو نہیں سکتا۔ اور ہو کیسے کہ یہ وحی خداوندی ہے۔ جو جبریل علیہ السلام کے ذریعے سرورِ کائنات' خواجہ بدر وحنین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔

قرآن کے ساتھ حضرت رحمۃ العالمین کا سراپا بھی سراسر نورِ ہدایت تھا۔ کیونکہ آپ کی حیاتِ اقدس' اور سیرتِ پاک قرآن کی تفسیر تھی۔ زبان پاک سے جو موتی برستے تھے۔ ان کی روشنی بھی وحی کی روشنی ہی تھی کہ نطق رسالت مآب ''وَحیٌ یُوحٰی'' کا ہی منطوق تھا۔ یعنی حضور ﷺ کی گفتار بھی وحی خداوندی تھی۔ تو قرآن مجید اصولی طور پر وحی ہوا۔ اور رسول خدا ﷺ کا قول وفعل قرآن کی تفسیری وحی ہوا۔ پس یہ جلی وحی' اور خفی وحی' یعنی کتاب وسنت خدا کی ہدایت کا نور ہے۔

سرورِ کائنات ﷺ کی بعثت کے وقت عرب معاشرہ جن ننگِ انسانیت افعال اور گھناؤنے اعمال کا مرتکب تھا۔ اس کا مختصر حال آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ پھر یہ قرآن اور حدیث ہی کا نور تھا۔ جس نے اس تاریک معاشرے کو روشن کر دیا۔ ان کی برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیا۔ رذائل کو فضائل کا لباس پہنا دیا۔ اور وہ لوگ شرافت' دیانت' محبت' اخوت' عفو وکرم' شرم وحیاء' اور اخلاق فاضلہ کے پتلے بن گئے۔ اس روشنی میں انہوں نے یوسف گم گشتہ کو پا لیا۔ ترقی کے زینے پر چڑھتے چڑھتے وہ اوج ثریا پر جا پہنچے۔ دنیا کی اچھائیاں اور بھلائیاں ان کے گرد جمع ہو گئیں' اور نجاتِ آخرت کی بشارتیں انہیں قرآن نے سنائیں۔

خواب یاد رکھیں کہ وحی روشنی ہے اور روشنی ہدایت ہے' اور ہدایت اصلاح ہے' نیکی ہے' اور اس کے برعکس برائیاں اندھیرے ہیں۔ ان اندھیروں سے نکل کر ہی وحی کی روشنی میں آ سکتے ہیں سنور سکتے ہیں۔ جیسا کہ اصلاح قوم کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ارشاد ہوتا ہے:

﴿ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی بِاٰیٰتِنَاۤ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ﴾(۴)

''اور بے شک بھیجا ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ساتھ اپنی نشانیوں کے یہ کہ نکال اپنی قوم کو اندھیروں سے طرف روشنی کی''۔ (پ۱۳ع۱۳)

یعنی تورات کی تعلیم سے لوگوں کو روشنی کی طرف نکال لاؤ۔ یہی اصلاحِ قوم ہے۔

سرورِ عالم ﷺ کو ارشاد ہوتا ہے:

---

(٤) سورة ابراهيم آيت نمبر ٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ﴾ (۵)

''یہ کتاب (قرآن) ہے۔ہم نے اس کو تیری طرف اتارا ہے' تاکہ نکالے تو لوگوں کو اندھیروں سے طرف روشنی کی''۔ (پ۱۳ع۱۳)

پیچھے آپ پڑھ آئے ہیں کہ قرآن کو خدا نے نور کہا ہے مذکورہ آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔اے پیغمبرؐ! یہ کتاب قرآن مجید ہم نے تیری طرف اس لئے اتارا ہے کہ اس کی تعلیم (روشنی) سے لوگوں کو برائیوں کے اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاؤ۔یعنی ان کی اصلاح کرو۔تو عرب کے گندے معاشرے کی اصلاح قرآن کی تعلیم اور معلم قرآن ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی سے ہوئی۔

رونے کا مقام ہے کہ آج مسلمان کی حالت بڑی زبوں ہے۔دورِ جاہلیت کی برائیاں معاشرے میں گھر کر گئی ہیں۔وہ کونسی رذالت اور برائی ہے جو یہاں موجود نہیں ہے۔جھوٹ' دھوکہ' فریب' بدعہدی' بددیانتی' رشوت' جنبہ داری' قتل' اغوا' چوری' ڈاکہ' راہزنی' بے حیائی' بداخلاقی۔آہ! کیا کیا کمالات اور ہنر اپنے گنائیں ہم۔شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے ہمارے لئے۔مجموعہ سیآت ہیں ہم۔ننگِ اسلاف' اخبارات پڑھنے والے جانتے ہیں کہ ہر روز مسلمانوں کے کرتوت کتنے صفحات کو سیاہ کئے ہوتے ہیں۔بدی اور جرم کی کوئی قسم ایسی نہیں۔جس کا ارتکاب نہ ہو رہا ہو۔اور اندھیر یہ ہے کہ ہر طبقہ کا مسلمان شریک معاصی ہے۔الا ماشاءاللہ!

حکومت کا فرض ہے کہ وہ قانون کے زور سے بدیوں کو مٹا کر معاشرے کی اصلاح کرے' اور سچ پوچھئے تو حکومت جو کچھ کر سکتی ہے وہ کوئی بھی نہیں کر سکتا۔حکومت کے پاس لاٹھی ہے' اس لاٹھی سے حکومت برائی دور کر سکتی ہے۔حضور انور ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ رَّاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَ ذَالِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ))۔ (صحیح مسلم) (۶)

''جو کوئی دیکھے تم میں سے برائی تو اسے چاہئے کہ ہاتھ سے اس کو مٹا دے۔پھر اگر (ہاتھ سے مٹانے کی) طاقت نہیں رکھتا۔تو اسے زبان سے مٹائے۔پھر اگر (زبان سے مٹانے کی طاقت) نہیں رکھتا تو اسے دل سے مٹائے۔(یعنی برا جانے اور نفرت کرے) اور یہ درجہ ایمان کا سست ترین ہے''۔

یہ جو حضور انور ﷺ نے حکم دیا۔ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ کہ برائی ہاتھ سے مٹاؤ۔یہ حکم دراصل حکومت کے

---

(۵) سورۃ ابراھیم آیت نمبر ۱۔

(۶) صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النهی عن المنکر من الایمان ۔ حدیث (۴۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام ہے۔ کیونکہ حکومت بدی اور برائی کو ہاتھ سے مٹانے کی طاقت رکھتی ہے۔ اگر حکومت نے ایسا نہ کیا تو وہ اللہ واحد القہار کے حضور جواب دِہ ہوگی۔ خدا ضرور ضرور پوچھے گا۔ اُولی الامر غور کریں' اور خدا کے خوف سے اپنی ذمہ داری کو پورا کریں۔

حکومت کے علاوہ علمائے ربانی' اور مشائخ حقانی کو بھی چاہیے کہ وہ مسلمانوں کی اصلاح' اور معاشرے کو گناہوں کی آلودگی سے پاک کرنے کے لئے ان کو خدا کے عذابوں سے ڈرائیں۔ انہیں خدا اور رسول کے احکام سنا سنا کر لرزائیں' تاکہ تبلیغ کے فرض سے عہدہ برآ ہوں۔

ہم بھی حضور انور ﷺ سید الکونین والثقلین ﷺ کے فرمان فَلْيُغَيِّرْهُ بدی کو مٹاؤ۔ کی تعمیل میں ''اصلاح معاشرہ'' کی ترقیم سے تبلیغ کا فرض پورا کرتے ہیں۔ محض اس نیت سے کہ اللہ راضی ہو جائے اور مسلمان بھائیوں کی اصلاح ہو۔

مژدہ اے دل کے مسیحائے نفسے می آید
کہ ز انفاس خوشش بوئے کسے می آید

جون ۱۹۶۲ء
محمد صادق سیالکوٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوفِ خدا

دو آدمی سائیکل پر سوار ہو کر بازار سے گزرتے ہیں۔ جب چوک آتا ہے تو دیکھتے ہیں کہ وہاں پولیس کا سپاہی تو کھڑا نہیں۔ اگر کھڑا ہو تو ایک آدمی اتر جاتا ہے اور آگے جا کر جہاں پولیس کے سپاہی کی نظر نہیں پڑتی' پھر سوار ہو جاتا ہے۔

تانگے والا اگر چار سے زیادہ سواریاں تانگے پر بٹھا لیتا ہے تو وہ بھی ٹریفک کے سپاہی سے ڈرتا ہے کہ اگر دیکھ لے گا تو چالان کر دے گا۔ جہاں سپاہی نظر پڑا جھٹ زائد سواریوں کو اتار دیتا ہے' اور سپاہی سے دور ہو کر پھر انہیں بٹھا لیتا ہے۔ ایسی اور صدہا مثالیں موجود ہیں کہ ہم قانون کا احترام اس وقت کرتے ہیں کہ جب قانون کے رکھوالے ہمیں دیکھ پاتے ہیں' یا موجود ہوتے ہیں۔ گویا ان سے ڈرتے ہوئے قانون پر چلتے ہیں۔ حالانکہ اچھے اور وفادار شہری وہ ہوتے ہیں جو ہر حال میں قانون کا احترام کرتے ہیں۔

جب دنیاوی قانون کے رکھوالوں اور پاسبانوں سے ڈر کر ہم قانون کا احترام کرتے ہیں تو کیا اللہ واحد القہار سے ڈر کر ہمیں اس کے اوامر و احکام کا احترام نہیں کرنا چاہیئے؟ حالانکہ وہ ذات واجب الوجود' قادر مطلق' سمیع و بصیر' حاضر و ناضر اور موجود ہے۔ ہمارا کوئی کام' کوئی فعل' کوئی بات' کوئی حرکت' خلوت اور جلوت کی' ظاہر اور باطن کی' اندھیرے اور اجالے کی' خیال' تصور' ذہن' ضمیر' ارادے' سینے اور دل کی اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ آسمانوں اور زمین کا ذرہ ذرہ اس کی خبر اور نظر میں ہے۔ ہر ماسوی اللہ کو اس کا علم محیط ہے۔ کل مخلوق اس کی نظر میں ہے۔ پھر ایسے خالق' مالک' رازق' رب' جبار اور قہار' احکم الحاکمین' سے نہ ڈرا جائے۔ تو کس قدر بدبختی' اور ناعاقبت اندیشی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ﴾ (۷)

''اور وہ تمہارے ساتھ ہے خواہ تم کہیں ہو''۔ (پ۲۷ ع۱۷)

جب اس آیت پر ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت' ہر گھڑی' ہر حال' ہر لمحہ' ہمارے ساتھ ہے۔ ہمارے مرورِ حیات کی ہر ہر حرکت اس کی نظر میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

(۷) سورة الحديد آيت نمبر ٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((فَاِنَّهٗ يَرَاكَ)).(٨)

''اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے''۔ (مشکوٰۃ شریف)

تو پھر تف ہے ایسی زندگی پر جو حاضر ناظر اور ہمہ وقت موجود' علیم وخبیر خدا کی نافرمانی میں گزارے۔ دراصل بات یہ ہے کہ جب ہم معاصی کی آتش سے کھیلتے ہیں۔ گناہوں کا زہراب پیتے ہیں۔ اللہ کی نافرمانیوں کے خارزار میں قدم رکھتے ہیں۔ قانون شکنی کرتے ہیں۔ تو اس سے بے خوف ہوتے ہیں۔ اگر ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی خبر اور علم کی زنجیر میں جکڑے ہوئے بندے اس سے ہر وقت ڈرتے رہیں تو ہرگز قانون شکنی نہ کریں۔ بلکہ قانون کا احترام کریں' اور خدا کی مرضی کے مطابق لیل ونہار گزاریں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ﴾ (٩)

''اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے''۔ (پ٣ع١١)

تو اللہ کے بندوں اور غلاموں۔ مربوبوں' مرزوقوں اور محتاجوں کو چاہئے کہ اللہ احکم الحاکمین سے ہر وقت لرزہ براندام رہیں' اس سے ڈرتے اور لرزتے رہیں۔ اور اس کی نافرمانی نہ کریں۔ گناہوں کے دہکتے انگاروں کو ہاتھ نہ لگائیں۔

رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی خدا کا مقرب اور بزرگ نہیں ہوسکتا۔ حضور انور ﷺ' سید ولد آدم' سید الکونین والثقلین ہیں۔ سید المرسلین' اور رحمت للعالمین ہیں۔ بااین ہمہ درجات ومراتب' حضور ﷺ اللہ سے بہت ڈرتے تھے۔ مطرف بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ درحالیکہ آپ کے سینے پر رونے کی وجہ سے چکی اور ہانڈی پکنے کی مانند آواز آتی تھی۔ (ترغیب وترھیب)(١٠)

---

(٨) مشكوة المصابيح كتاب الايمان حديث ٢ بحواله. صحيح مسلم كتاب الايمان باب بيان الايمان والاسلام ووجوب الايمان باثبات قدر الله سبحانه و تعالى حديث ٨.

(٩) سورة آل عمران آيت نمبر ٢٨.

(١٠) الترغيب والترهيب كتاب الصلاة. الترهيب من عدم اتمام الركوع والسجود ١ / ٤١٦ _ ٤١٥ حديث ٧٦٢ بحواله سنن ابوداؤد كتاب باب البكاء فى الصلاة حديث ٩٠٤. سنن نسائى كتاب السهو باب البكاء فى الصلاة حديث ١٢١٥. صحيح ابن خزيمه حديث ٩٥٥. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ صحيح الترغيب والترهيب ١ / ٣٥٤ حديث ٥٤٤. صحيح سنن ابوداؤد ١ / (١ / ٢٥٣ حديث ٩٠٤. صحيح سنن نسائى ١ / ٣٩١ حديث ١٢١٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ میرے مکان میں بستر سے اٹھ کر کہیں تشریف لے گئے۔ میری آنکھ کھلی تو میں آپ کو تلاش کرنے لگی۔ میں اندھیرے میں ٹٹولتے ٹٹولتے مسجد میں چلی گئی۔ میرے ہاتھ آپ کے کھڑے پاؤں کے تلووں پر جا لگے۔ حضور ﷺ اس وقت سجدے میں یہ دعا پڑھ رہے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ. (۱۱)

''اے اللہ! میں تیری رضا مندی کے ذریعہ تیری ناراضی سے اور تیری معافی کے ذریعہ تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں' اور میں تیری مدد کے ذریعہ خود تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ میں پورے طور سے تیری تعریف نہیں کر سکتا تو ایسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے''۔ (صحیح مسلم)

خوفِ خدا کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے نہ صرف گناہوں سے بچا جا سکتا ہے۔ بلکہ گناہوں کا استیصال ہو جاتا ہے۔ گناہ مٹ جاتے ہیں۔ رسولِ خدا ﷺ فرماتے ہیں:

''جب صرف اللہ کے ڈر سے مومن بندے کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ تو اس کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ جیسے بالکل سوکھے درخت سے تمام پتے جھڑ جاتے ہیں''۔ (ابن حبان)(۱۲)

---

(۱۱) صحیح مسلم کتاب الصلاۃ باب ما یقال فی الرکوع والسجود ؟ حدیث ٤٨٦.

(۱۲) الترغیب والترھیب کتاب التوبة والزھد الترغیب فی البکاء من خشیة اللہ تعالی ٤/ ١٣٢ حدیث ٤٨٨٠. علامہ منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسے ابوالشیخ ابن حبان نے الثواب میں اور بیہقی نے (شعب الایمان حدیث ٨٠٣) میں روایت کیا ہے۔ اور الفاظ اسی کے ہیں یہ روایت مسند بزار (کشف الاستاد حدیث ٣٢٣١'' اور تاریخ بغداد ٤/ ٥٦ وغیرہ میں بھی موجود ہے۔ سلسلة الاحادیث الضعیفه والموضوعة ٥/ ٣٦٥ حدیث ٢٣٤٢ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسی حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ضعیف الترغیب والترھیب ٢/ ٣٤٣ حدیث ١٩٤٢ وسلسلة الاحادیث الضعیفه ٥/ ٣٦٦ـ ٣٦٥ حدیث ٢٣٤٢.

محقق العصر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ روایت سخت ضعیف ہے۔ یحییٰ بن عبدالمصید الحمانی پر جمہور محدثین نے جرح کی ہے امام احمد وغیرہ نے اسے کذاب کہا ہے۔ اور امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ سکتوا عنه (کتاب الضعفاء بتحقیقی رقم ٤٠٧) یعنی وہ متروک ہے۔ اس کے بارے میں راجح یہی ہے کہ وہ کذاب متروک ہے۔ صحیح مسلم (ح ٧١٣) میں ایک حدیث کے بعد اس کا ذکر آ جانا اسے چنداں مفید نہیں ہے۔ اس کا ذکر بھی الحمانی مذکورہ پر جرح کا اشارہ ہے ایک متروک و متہم بالکذب راوی ضرار بن حرد نے اس کی متابعت کر رکھی ہے تاہم یہ متابعت بھی مردود ہے۔ اس روایت کی بشرط صحت راویہ ام کلثوم بنت عباس کے حالات بھی نامعلوم ہیں قال الذھبی ''لم اعرفھا'' یعنی یہ غیر معروفہ (ومجھولہ) ہے۔ دیکھئے ماہنامہ شہادت اکتوبر ۲۰۰۲ صفحہ ۳۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تین قسم کی آنکھیں دوزخ نہیں دیکھیں گی:

① عَيْنٌ حَرَسَتْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

جو آنکھ جہاد میں پہرہ دے۔

② عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ۔

جو آنکھ صرف اللہ کے ڈر سے روئے۔

③ عَيْنٌ كَفَّتْ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ۔

جو آنکھ اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو نہ دیکھے''۔ (ترغیب وترھیب)(۱۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ ذَكَرَ اللّٰهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰى يُصِيْبَ الْاَرْضَ مِنْ دُمُوْعِهٖ لَمْ يُعَذَّبْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))۔ (۱۴)

''جو اللہ کو یاد کرکے (اس کے ڈر سے) روئے۔ یہاں تک کہ اس کے آنسو زمین تک پہنچ جائیں۔تو اس کو قیامت کے دن عذاب نہ ہوگا''۔ (رواہ الحاکم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سات قسم کے وہ لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو میدانِ محشر میں اپنے عرش کے سائیہ میں جگہ دے گا۔ جب کہ عرش کے سائیہ کے سوا کہیں سائیہ نہ ہوگا۔ ان سات میں سے ایک یہ ہوگا:

((رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ))۔ (بخاری)

---

(۱۳) الترغيب والترهيب كتاب الجهاد . الترغيب فى العراسة فى سبيل الله تعالى ٢ / ٢٠٨ حديث ١٨٥٢ . علامہ منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں مگر ابو حبیب العبقری کا حال مجھے ذہن نشین اور یاد نہیں۔ یہ روایت المعجم الكبير للطبرانى ١٩ / ٤١٦ حديث ١٠٠٣ میں موجود ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو حسن لغیرہ قرار دیا ہے۔ صحيح الترغيب والترهيب ٢ / ٧١ حديث ١٢٣١ .

(۱۴) مستدرك حاكم كتاب التوبة والانابة ٤ / ٢٨٩ حديث ٧٦٦٨ طبع جديد و تلخيص المستدرك ٤ / ٢٦٠ اسے امام حاکم رحمہ اللہ نے صحیح الاسناد اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔ جبکہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ضعيف الترغيب والترهيب ٢ / ٣٣٩ حديث ١٩٣١ . سلسلة الاحاديث الضعيفة ١٠ / ١٠٨ حديث ٤٥٩٤ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو خلوت میں اللہ کو (اپنے گناہوں کے سبب) یاد کر کے رو پڑا''۔ (۱۵)

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

''جس مومن کی آنکھوں سے محض اللہ کے ڈر سے آنسو نکلے۔ خواہ مکھی کے سر کے برابر ہی ہوں تو اس پر دوزخ کی آگ حرام ہوگی''۔ (ابن ماجہ) (۱۶)

قرآن مجید میں خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا ہے:

﴿وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى. فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى﴾ (۱۷)

''جو شخص اپنے پروردگار کے پاس کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور روکتا ہے نفس کو (ناجائز) خواہشات سے تو جنت یقیناً اسی کا ٹھکانا ہے''۔ (پ۳۰ ع۴)

معلوم ہوا خدا کا خوف ہی مسِ عیب کے لئے کیمیا ہے۔ اور بدیوں اور برائیوں سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہے' طالبِ ہدایت کو چاہئے کہ وہ اپنے دل پر خوفِ خدا کا پہرہ بٹھائے۔ تا کہ طبیعت امتثالِ اوامر اور اجتنابِ نواہی کی راہ پر گامزن ہو۔ ؎

زندگی کیا لذتِ عصیاں کی ناداں غور کر
برق رو دھارے پہ اک تنکا ہے جو بہ جائے گا
دیکھتے ہی دیکھتے لذت فنا ہو جائے گی
اور عذاب اس کا ہمیشہ کے لئے رہ جائے گا

(جوشؔ)

---

(۱۵) صحیح بخاری کتاب الاذان باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ وافضل المساجد حدیث ٦٦٠. صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب فضل اِخفاء الصدقۃ حدیث ١٠٣١.

(۱۶) سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب الحزن والبکاء حدیث ٤١٩٧. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اِس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ضعیف سنن ابن ماجہ صفحہ ٣٥١ حدیث ٤٩٧٢۔ ٤٢٧٢ ضعیف الجامع الصغیر حدیث ٥١٩٦. سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ ٩/ ٤٧٢ حدیث ٤٤٩٠.

(۱۷) سورۃ النّزعٰت آیت نمبر ٤١۔ ٤٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طہارت اور نظافت کے آداب

﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ (۱۸)

''بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے''۔ (پ۲ ع۱۲)

معلوم ہوا کہ اسلام میں طہارت' نظافت' ستھرائی' صفائی اور پاکیزگی کو بڑا مقام حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک صاف اور ستھرا رہنے والے مسلمانوں کو دوست رکھتا ہے۔ حدیث شریف میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ)). (۱۹)

''طہارت نصف ایمان ہے''۔ (مشکوٰۃ شریف)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے پاک' صاف' اور ستھرا رہنے والوں کی مزید تعریف کی ہے:

﴿فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾. (۲۰)

''اس (مسجد) میں ایسے (نیک) لوگ ہیں جو پاکیزگی چاہتے ہیں اور اللہ پاکیزگی چاہنے والوں سے محبت کرتا ہے''۔ (پ۱۱ ع۲)

قرآنی احکام کے شارحِ اعظم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے (باطنی طہارت کے علاوہ) ظاہری طہارت' اور پاکیزگی' صفائی اور نظافت کی لامثال تعلیم دی اور اس تعلیم نے معاشرے کے خیالات کو ایک عظیم تغیر بخشا۔ یہاں تک کہ آج دنیا کی متمدن اور مہذب قوموں نے نہ صرف صفائی اور طہارت کو اپنایا ہی ہے بلکہ اپنے ملکوں اور شہروں میں حفظانِ صحت و صفائی کے محکمے قائم کئے ہیں اور ان محکموں کا عملہ سڑکوں' بازاروں' محلوں' اور گلیوں کوچوں کی صفائی اور طہارت پر مامور ہے۔ لوگوں کو صاف ستھرا رہنے' اور حفظانِ صحت کے اصول پر کاربند رہنے کی تلقین کرتا ہے۔

بازاروں اور گلیوں کی صفائی

صفائی' ستھرائی اور پاکیزگی اس لئے ضروری ہے کہ اس سے صحت برقرار رہتی ہے۔ جب صحت

(۱۸) سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۲۲

(۱۹) مشکوۃ المصابیح کتاب الطھارۃ حدیث ۲۸۱ بحوالہ صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب فضل الوضوء حدیث ۲۲۳.

(۲۰) سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۱۰۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درست اور برقرار ہو تو ہم دنیا' اور دین کے سب کام کر سکتے ہیں۔ گندگی' غلاظت' نجاست' عفونت اور ناپاکی سے بیماریاں پھیلتی ہیں۔ اور بیماریاں بعض اوقات وباؤں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ پھر بیماریوں اور وباؤں میں گرفتار لوگ نہ دین کے کام کر سکتے ہیں' نہ دنیا کے۔

تمام معزز شہریوں کی خدمت میں ہماری گزارش ہے کہ وہ اپنے گھروں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ گھر کے تمام افراد پاک صاف اور ستھرے رہیں ۔ نہانے کا خیال رکھیں' کھانے کے برتن پاک صاف ہوں' غذا عمدہ' تازہ اور اچھی کھائیں' چارپائیاں اور سونے کے بستر بھی صاف ہوں۔ کہیں سے بدبو نہ آئے۔

بازاروں اور گلیوں میں گندگی نہ پھیلائیں۔ گلیوں میں گائیں بھینسیں بکریاں نہ باندھیں۔ پیشاب اور پاخانہ نہ کریں۔ کوڑا کرکٹ اور فروٹ کے چھلکے نہ پھینکیں۔ دیکھئے! رسول اللہ ﷺ راستوں اور گذرگاہوں کی صفائی کے متعلق کتنی سخت تاکید کرتے ہیں:

مَنْ سَلَّ سَخِيمَةً عَلٰى طَرِيقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمُسْلِمِينَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِينَ (۲۱)

''مسلمان کے راستہ پر پاخانہ غلاظت ڈالنے والے پر خدا کی' فرشتوں کی' اور سب مسلمانوں کی لعنت ہے''۔ (طبرانی)

راستوں میں بول و براز کرنے سے رسولِ رحمت سختی سے منع کرتے ہیں۔ ارشاد فرماتے ہیں:

''دولعنت والے کاموں سے بچو! صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا وہ کیا ہیں؟ فرمایا: لوگوں کے راستے میں' یا ان کے سایہ میں (یعنی سایہ دار درختوں یا اور سایہ کی جگہیں' جہاں لوگ آرام کرتے ہوں) پاخانہ پھرنا''۔ (مشکوۃ شریف) (۲۲)

افسوس! ہمارے بازاروں' گلیوں' کوچوں' میں غلاظت اور گندگی کے ڈھیر لگے رہتے ہیں۔ کارپوریشن کے بہ سختی تمام منع کرنے کے باوجود عوام گلیوں' اور بازاروں میں بول و براز کرنے اور غلاظت پھیلانے سے باز نہیں آتے۔ عوام کو کارپوریشن' اور میونسپل کمیٹی کی ہدایات کے مطابق گھروں' بازاروں' اور گلیوں کو صاف ستھرا رکھنا چاہئے کہ اس میں دین کا بھی بھلا ہے اور دنیا کی بھی بہتری ہے۔

---

(۲۱) المعجم الاوسط ۴/ ۱۲۲ حدیث ۵۴۲۶. الروض الدانی الی المعجم الصغیر للطبرانی ۲/ ۷۷ حدیث ۸۱۱. الترغیب والترھیب کتاب الطھارۃ. الرھیب من التخلی علی طرق الناس أو ظلھم أو مواردھم ۱/ ۱۸۷ - ۱۸۶ حدیث ۲۴۷. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ضعیف الترغیب والترھیب ۱/ ۷۵ حدیث ۱۱۷ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ ۱۱/ ۲۵۱ حدیث ۵۱۵۱.

(۲۲) مشکوۃ المصابیح کتاب الطھرۃ باب آداب الخلاء حدیث ۳۳۹ بحوالہ صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب النھی عن التخلی فی الطرق والظلال حدیث ۲۶۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکیزگی اور صفائی مذہبی چیز ہے

یورپ کے ملکوں کے لوگوں اور شہروں کی ظاہری صفائی' ستھرائی اور نظافت کا حال دیکھ سن کر ہم رشک کرتے ہیں۔ گلیاں اور سڑکیں شیشے کی مانند صاف ہیں۔ سڑک پر کوئی بول و براز نہیں کرتا۔ کوئی تھوکتا تک نہیں' کھانے' پینے اور پہننے میں نظافت' لطافت اور صفائی۔ معیاری سکول یا کالج کا لڑکا پاس سے گزر جائے تو فضا معطر ہو جاتی ہے۔

وائے بہ حال ما کہ ہمارے بعض نمازی مسجد میں آتے ہیں' تو ان سے بدبو آتی ہے۔ حالانکہ نظافت وطہارت کو مذہبی حیثیت دینے والے حضور نبی اکرم ﷺ نے ابوداؤد میں فرمایا ہے کہ

''جو پیاز اور لہسن کھائے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے''۔ (۲۳)

کہ اس کے منہ سے بدبو آئے گی جس سے ملائکہ اور نمازیوں کو تکلیف ہوگی۔ غور کریں کہ پاکیزگی اور صفائی مسلمانوں کی مذہبی چیز ہے۔ اغیار اسے لے گئے' اپنا گئے' اور خود مسلمان محروم رہ گئے۔ گویا ؎

ایک ہم ہیں کہ لیا اپنی بھی صورت کو بگاڑ
ایک وہ ہیں کہ جنہیں تصویر بنا آتی ہے

ہمیں اپنی پہلی فرصت میں اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنی چاہئے اصلاح ظاہری کی طرف بھی اور اصلاح باطنی کی طرف بھی کہ دونوں ضروری ہیں۔ اس کتاب میں اپنے اپنے مقام پر آپ دونوں قسم کی اصلاح کے طریقے کتاب وسنت کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

---

(۲۳) صحیح بخاری کتاب الاذان باب ما جاء فی الثوم النیء والبصل والکراث حدیث ۸۵۵.
صحیح مسلم کتاب المساجد باب نهی من اکل ثومًا او بصلاً أو کراثا اؤ نحوها حدیث ٥٦٤ .

واضح رہے کہ پیاز ولہسن وغیرہ حرام نہیں ہیں اور انہیں کچے کھا کر مسجد میں جانے کی ممانعت محض ان کی بو کی وجہ سے ہے۔ پکے لہسن وغیرہ کو کھانے کے بعد چاہے فوراً ہی کیوں نہ مسجد میں چلے جائیں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی کو مرض کی بنا پر لہسن یا پیاز کا استعمال کرنا پڑتا ہو تو اسے ان چیزوں کے استعمال کے بعد مسجد میں آنے کی اجازت ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو سینے میں ایک مرض کی بناء پر اجازت دی تھی۔ (سنن ابوداؤد کتاب الاطعمة باب فی اکل الثوم حدیث ۳۸۲۶ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے صحیح سنن ابوداؤد حدیث ۳۸۲۶)

حقہ اور سگریٹ پینے والا بھی پیاز ولہسن کے حکم میں شامل ہیں کیونکہ ان کی بدبو لہسن اور پیاز کی بو سے بھی زیادہ اذیت ناک ہوتی ہے۔ لہسن اور پیاز کے کھانے میں کوئی ضرر بھی نہیں ہے۔ جبکہ سگریٹ اور حقہ پینے کے بہت سے نقصانات ہیں۔ دور حاضر کے جید مفتیان کرام نے سگریٹ نوشی کو حرام قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی اصلاح، درستی، ہدایت، اور انہیں سنوارنے کے لئے ایک کامل ترین انسان حضرت محمد ﷺ کو اپنا رسول بنا کر بھیجا۔ حضرتِ انور ﷺ نے دنیا اور دین کی کوئی اچھائی، صفائی، ستھرائی، طہارت، نظافت، خوبی، نیکی، بھلائی اور عبادت ایسی نہیں چھوڑی جسے بتایا اور کر کے دکھایا نہ ہو۔ دنیا کی فلاح و بہبود کے راز بھی بتائے، اور دین کی کامرانی کے چراغ بھی جلائے۔ پھر کیوں نہ ہم اپنی ظاہری اور باطنی صفائی کے لئے بابِ رسالت کو دستک دیں کہ حضور ﷺ سے بہتر مصلح خدا نے پیدا ہی نہیں کیا۔ اللہ کا آپ پر بے شمار درود و سلام ہو۔ ہاں!

سلام اس پر جو آیا رحمت للعالمین ہو کر
سلام اس پر جو تابندہ ہوا ماہ مبین ہو کر
سلام اس پر کہ جس کی پورِ عمرانؑ نے بشارت دی
سلام اس پر کہ جس کی ابنِ مریم نے شہادت دی
سلام اس پر دیا دنیا کو وحدت کا سبق جس نے
سلام اس پر سنایا دہر کو پیغامِ حق جس نے
سلام اس پر کہ جس نے زیر دستوں کی حمایت کی
سلام اس پر کہ جس نے دشمنوں سے بھی محبت کی
سلام اس پر کہ جس کے خلق سے اعداء بھی اخواں ہیں
سلام اس پر کہ جس کے لطف سے دشمن بھی شاداں ہیں
سلام اس پر کہ جو قندیل عرفانی کی ضو لایا
سلام اس پر کہ جو اس بزم میں آئین نو لایا
سلام اس پر سلایا قیصری کو جس نے مدفن میں
سلام اس پر چھپایا جس نے طوفاں کو دامن میں
سلام اس پر کہ توڑا زور جس نے ہر تہمتن کا
سلام اس پر بجایا جس نے الا اللہ کا ڈنکا
سلام اس پر کہ جس سے چوب و سنگ و خشت بولے ہیں
سلام اس پر کہ جس نے زندگی کے راز کھولے ہیں
سلام اس پر چمن قربان ہے جس کے روئے گلگوں پر
سلام اس پر کیا جس نے دو پارہ مہ کو گردوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلام اس پر کہ جس کا لطف رشکِ آب حیواں تھا
سلام اس پر کہ جس کے ہجر میں منبر بھی گریاں تھا
سلام اس پر عطا کی جاہلوں کو جس نے دانائی
سلام اس پر عنایت جس نے کی اندھوں کی بینائی
جو لعل بے بہا ہو کر بھی سستا ہے سلام اس پر
ہمارے دیدہ و دل میں جو بستا ہے سلام اس پر

(نظیر لدھیانوی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آداب الخلاء

((وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ نَهَانَا يَعْنِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ))۔ (۲۴)

''روایت ہے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے۔ کہا انہوں نے کہ منع کیا ہم کو یعنی رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ منہ کریں ہم پائخانہ یا پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف' اور یہ کہ استنجا کریں ہم داہنے ہاتھ سے' اور یہ کہ استنجا کریں ہم کم تین پتھروں سے' اور یہ کہ استنجا کریں ہم نجاست سے (یعنی گوبر یا لید سے) یا ہڈی سے''۔ (صحیح مسلم)

گوبر' ہڈی' کوئلہ سے استنجا نہ کریں

سرورِ عالم ﷺ کے بتائے ہوئے آدابِ خلاء کے مطابق ہمیں چاہئے کہ ہنگام بول و براز ہم نہ منہ قبلہ کی طرف کریں' اور نہ ہی داہنے ہاتھ سے استنجا کریں' اور نہ طہارت کے لئے تین سے کم ڈھیلے استعمال کریں۔ اور گوبر' لید یا ہڈی سے بھی استنجا کرنے سے اجتناب کریں۔

ابن ماجہ' اور دارمی شریف میں حضور ﷺ نے فرمایا وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا۔ اور بول و براز کے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ بھی نہ کرو۔ گویا قبلہ کا ادب سکھایا ہے کہ بول و براز کرتے وقت نہ ادھر منہ کرو نہ پیٹھ۔ (۲۵)

---

(۲۴) صحیح مسلم کتاب الطهارة باب الاستطابة حدیث ۲٦۲.

(۲۵) صحیح بخاری کتاب الصلاة باب قبلة اهل المدینة واهل الشام والمشرق حدیث ۳۹٤. صحیح مسلم کتاب الطهارة باب الاستطابة حدیث ۲٦٤ سنن الدارمی کتاب الطهارة باب النهی عن استقبال القبلة بغائط أو بول. ۱/ ۱۷۸ حدیث ٦٦٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنوں کا وفد دربارِ رسالت میں

ابوداؤد میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

((قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْهَ أُمَّتَكَ اَنْ يَّسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْحُمَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِيهَا رِزْقًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ))۔ (۲۶)

''جنوں کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ امت کو ہڈی یا لید یا کوئلے کے ساتھ استنجا کرنے سے منع کر دیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ان چیزوں میں رزق پیدا کیا ہے۔ پس حضور ﷺ نے ہم کو اس بات سے منع کر دیا۔ یعنی ان چیزوں کے ساتھ استنجا نہ کریں''۔

نوٹ ☆ ہڈی جنوں کی خوراک ہے' اور لید یا گوبر ان کے جانوروں کی خوراک ہے' اور کوئلہ سے بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس لئے انسانوں کو چاہیے کہ ان چیزوں سے پاخانہ کے بعد استنجانہ کیا کریں۔

بیت الخلاء جاتے وقت پڑھیں

حضرت انس روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء (Latrin) میں داخل ہوتے تو یہ (دعا) پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ))۔ (بخاری' مسلم) (۲۷)

''اے اللہ ہمارے! تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے''۔

جب بیت الخلاء جائیں تو داخل ہوتے وقت دعا مذکورہ پڑھ لیں اور اگر قضائے حاجت کے لئے صحرا میں جائیں تو دامن سمیٹ کر بیٹھتے وقت پڑھیں۔ اور لوگوں کی نظروں سے دور ہو کر بیٹھیں اور پردہ کی اوٹ میں قضائے حاجت کریں۔

---

(۲۶) سنن ابوداؤد کتاب الطهارة باب ما ينهى عنه ان يستنجى به حديث ٣٩. علامہ البانیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ صحيح سنن ابوداؤد ١/ ٢١ حديث ٣٩.

(۲۷) صحيح بخارى كتاب الوضوء باب ما يقول عند الخلاء حديث ١٤٢. صحيح مسلم كتاب الحيض باب ما يقول اذا اراد دخول الخلاء حديث ٣٧٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنوں اور شیطانوں کے حاضر ہونے کی جگہیں

زید بن رقم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ هٰذِهِ الْحَشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)). (۲۸)

"یہ بیت الخلاء جنوں اور شیطانوں کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں۔ پھر جب کوئی تم میں سے بیت الخلاء جائے تو اسے چاہئے کہ یہ پڑھ لے۔ ((اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ))۔ میں پناہ (Refuge) پکڑتا ہوں ساتھ اللہ کے ناپاک جنوں' اور ناپاک جنیوں سے"۔

مَلَاحَظَہ ☆ ناپاک جگہوں میں خبیث جن اور شیاطین حاضر ہوتے ہیں' جب آدمی وہاں جاتا ہے تو یہ اسے ایذا پہنچاتے ہیں۔ اس لئے رحمتِ عالم ﷺ نے بیت الخلاء جاتے وقت مذکورہ دعا پڑھنے کو فرمایا تاکہ آدمی شیطانی' اور جنی شرارتوں سے محفوظ رہے۔ اور حضور انور ﷺ نے اللہ سے پناہ مانگنے کو فرمایا۔

معلوم ہوا کہ ایسے مواقع پر کسی غیر اللہ کی دہائی نہیں دینی چاہئے۔ صرف اللہ ہی کی پناہ میں آنا چاہئے' کہ اس کے سوا جنات اور شیاطین کے شر سے کوئی بچا نہیں سکتا۔ اسی طرح تعویذوں میں بھی اللہ ہی سے استمداد اور استعانت ہونی چاہئے۔ غیر اللہ کے اسماء نہیں لکھنے چاہئیں تاکہ شرک نہ ہو جائے۔

بیت الخلاء سے نکلتے وقت پڑھیں

حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یہ پڑھتے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَذْهَبَ عَنِّى الْاَذٰى وَ عَافَانِىْ))۔ (ابن ماجہ)(۲۹)

"سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ سے ایذا (پلیدی) دور کی اور مجھ کو عافیت دی"۔

---

(۲۸) سنن أبوداد كتاب الطهارة باب ما يقول اذا دخل الخلاء حديث ٦. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ سنن ابوداؤد ١/ ١٤ حديث ٦.

(۲۹) سنن ابن ماجه كتاب الطهارة باب ما يقول اذا خرج من الخلاء حديث ٣٠١. اس حدیث میں اسماعیل بن مسلم مکی ہے جس کے ضعیف ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ البتہ اس حدیث کے متعدد مرفوع اور موقوف شواہد ہیں۔ محقق العصر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے تسهيل الوصول الى تخريج صلوة الرسول ﷺ صفحه ٥٧ حديث ٢٢ میں اسے حسن قرار دیا ہے۔ حافظ عبدالرؤف حفظہ اللہ نے بھی القول المقبول صفحه ٨٠ حديث ٢٢ میں اسے حسن درجہ کی حدیث کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس موقع پر خدا کا شکر اس لئے کرنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ نے پائخانہ کی پلیدی دور کر کے عافیت اور صحت بخشی ہے۔ اگر یہ پلیدی دور نہ ہو تو قبض ہو جائے تو بہت سی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر ہوا ہی رک جائے تو آدمی تکلیف سے بے چین ہو جاتا ہے اور پائخانہ بند ہو جانے سے تو وہ آفت آتی ہے کہ آدمی مارے درد کے ماہیٔ بے آب کی مانند تڑپنے لگتا ہے' کس قدر خدا کی مہربانی ہے کہ وہ عمدہ سے عمدہ غذائیں آدمی کے لئے مہیا کرتا ہے جنہیں وہ کھا کر قوت حاصل کرتا ہے اور فضلہ خارج کر کے صحت اور عافیت پاتا ہے۔ پھر کیوں نہ اس کا شکر کیا جائے؟

رسول اللہ ﷺ پر خدا کی بے شمار رحمتیں ہوں کہ انہوں نے ہر حال میں انسان کو خدا کی طرف جھکایا ہے اور اس کی حمد کا طریقہ سکھایا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے نکلتے تو کہتے:

((غُفْرَانَكَ))۔ (۳۰)

''خداوندا! تیری بخشش چاہتا ہوں''۔ (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

رفع حاجت کے بعد بخشش کی طلب

رفع حاجت کے بعد خدا سے بخشش اس لئے چاہنی ہے کہ انسان اس کی بے شمار نعمتیں کھاتا ہے اور ان سے اعضائے رئیسہ' اور بدن کی رگ رگ میں قوت پاتا ہے۔ ان سے زندگی رواں دواں ہوتی ہے۔ پھر ان تمام اغذیہ اور اشربہ کا فضلہ خارج ہونے پر عافیت اور راحت پہنچتی ہے۔ اس پر خدا کا شکر کما حقہ' ادا نہیں ہو سکتا۔ تو غُفْرَانَكَ کہہ کر اپنی کم ہمتی اور ناشکری کی معذرت چاہی ہے۔ کہ اللہ! میں تیرا شکر ادا نہیں کر سکا۔ مجھے معاف کر دے۔ براز کی غلاظت دور کر کے تو نے میرے لئے صحت و سلامتی کا نیا دروازہ کھولا ہے۔ اس پر میں تیرا پورا شکر بجا نہیں لا سکتا۔ مجھے بخش دے۔ قضائے حاجت کے بعد دونوں مذکورہ دعاؤں میں سے کوئی ایک پڑھ لیا کریں۔

سرورِ کائنات ﷺ ظاہری طہارت' اور پاکیزگی کی تعلیم بھی دیتے ہیں اور باطنی طہارت' اور روح

(۳۰) سنن ترمذی ابواب الطهارة باب ما يقول اذا خرج من الخلاء حديث ٧. سنن ابن ماجه كتاب الطهارة باب ما يقول اذا خرج من الخلاء حديث ٣٠٠. سنن الدارمي كتاب الطهارة باب ما يقول اذا خرج من الخلاء ١/ ١٨٣ حديث ٦٨٠. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

صحيح سنن ترمذی ١/ ٢٢-٢٣ حديث ٧ صحيح سنن ابن ماجه ١/ ١١٣-١١٤ حديث ٢٤٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا کی صفائی کا درس بھی ارشاد فرماتے ہیں کہ جسم بھی پاک صاف رہے اور روح بھی صاف اور اجلا ہو۔

قضائے حاجت میں حیا چاہیے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَخْرُجِ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَانَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ))۔ (۳۱)

''نہ نکلیں دو آدمی قضائے حاجت کے لئے (اس طرح) کہ کھولنے والے ہوں شرمگاہ اپنی (آمنے سامنے) اور باتیں کریں۔ پس تحقیق اللہ تعالیٰ غضب میں آتا ہے اس سے''۔ (ابوداؤد؛ ابن ماجہ)

مردوں اور عورتوں کو قضائے حاجت کے وقت ستر کھول کر آمنے سامنے بیٹھنا اور پھر آپس میں باتیں کرنا حرام ہے۔ ایسا کرنے سے اللہ ناراض ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ کام بے حیائی کا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی وقت بھی ایک دوسرے کو اپنا ستر نہیں دکھانا چاہیے۔ نہ مرد' مرد کو دکھائے اور نہ عورت' عورت کو دکھائے۔ یہ بہت بے حیائی ہے۔

سوراخوں میں پیشاب نہ کریں

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِىْ جُحْرٍ))۔ (۳۲)

''حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

---

(۳۱) سنن ابوداؤد کتاب الطهارة باب كراهية الكلام عند الحاجة حديث ۱۵. سنن ابن ماجه كتاب الطهارة باب النهى عن الاجتماع على الخلاء حديث ۳٤۲. محقق العصر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ تسهيل الوصول الى تخريج صلوة الرسول صفحه ٦٠ حديث ٣٠.

(۳۲) سنن ابوداؤد كتاب الطهارة باب النهى عن البول فى الحجر حديث ۲۹. سنن نسائی کتاب الطهارة باب كراهية البول فى الحجر حديث ۳٤. اس حدیث کی سند میں قتادہ مدلس ہیں اور انہوں نے عبداللہ بن سرجس سے تحدیث یا سماع کی صراحت نہیں کی لہٰذا یہ حدیث ضعیف ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ ضعيف سنن ابوداؤد حديث ۲۹. ضعيف سنن نسائى حديث ۳٤. حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ فرماتے ہیں ''دیگر دلائل کی رو سے اس کا مفہوم صحیح ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا واقعہ بھی اس کا مؤید ہے۔ دیکھئے سیر اعلام النبلاء جلد ۱ صفحہ ۲۷۸ وغیرہ''۔ تسهيل الوصول صفحه ٥٩ حديث ٢٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی تم میں سے سوراخ میں پیشاب نہ کریں''۔ (ابوداؤد۔نسائی)

ملاحظہ ☆ سوراخوں میں پیشاب کرنے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ کوئی موذی جانور مثلاً بچھو یا سانپ وغیرہ نکل کر ایذا دے یا تمہارے پیشاب کرنے سے سوراخ میں کسی جانور کو ایذا ہو۔ سوراخوں میں جن بھی رہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ ان کو تکلیف ہو اور وہ بھی تکلیف پہنچائیں۔

مسواک کی تاکید

مسواک سے دانت صاف ہوتے ہیں۔ اور منہ کی غلاظت اور بو دور ہوتی ہے۔ منہ اور دانتوں کی صفائی کا معدہ پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے' اور صحت قائم رہتی ہے۔ چنانچہ طہارت اور نظافت کی تعلیم دینے والے سرورِ عالم ﷺ فرماتے ہیں:

((لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِیْرِ الْعِشَآءِ وَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ))۔(۴۳)

''اگر مشکل نہ جانتا میں اپنی امت پر البتہ حکم کرتا ان کو ساتھ تاخیر کرنے عشاء کے اور ساتھ مسواک کرنے کے نزدیک ہر نماز کے''۔ (بخاری' مسلم)

ملاحظہ ☆ حضور ﷺ نے امت پر دشواری کے ڈر سے عشاء کی تاخیر اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم نہ دیا۔ یعنی اگر امت کے لئے دشواری نہ سمجھتے تو ہر نماز کے لئے مسواک کرنا ضرور قرار دے دیتے۔ معلوم ہوا کہ مسواک کرنا فرض نہیں ہے' البتہ بڑی فضیلت رکھتی ہے بہت مستحب ہے۔ منہ کی پاکیزگی اور طہارت کے لئے مسواک کرنی چاہئے۔

سرورِ عالم گھر آ کر پہلے مسواک کرتے تھے

شریح بن ہانی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا:

((بِاَیِّ شَیْءٍ كَانَ یَبْدَأُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَیْتَهٗ))۔(۴۴)

''جب رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں داخل ہوتے تو پہلے کیا چیز شروع کرتے تھے۔(صحیح مسلم)

قَالَتْ بِالسِّوَاكِ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: حضور ﷺ شروع کرتے مسواک کرنی''۔

یہ امت کے لئے نہایت پاکیزہ تعلیم ہے کہ اگر منہ میں کچھ تغیر آ گیا ہو تو مسواک کرنے سے دور ہو

---

(۴۳) صحیح بخاری ۔ کتاب الجمعة باب السواك یوم الجمعة حدیث ۸۸۷
صحیح مسلم ۔ کتاب الطهارة باب السواك حدیث ۲۵۲۔
سنن ابو داؤد۔ کتاب الطهارة باب السواك حدیث ۴۶۔

(۴۴) صحیح مسلم کتاب الطهارة باب السواك حدیث ۲۵۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے، اور گھر کے لوگوں کو منہ کی بے مزگی سے نفرت نہ ہو۔ مطلب یہ کہ گھر کے سب افراد کو پاک صاف اور ستھرا رہنا چاہیے۔ منہ اور دانتوں کو بھی پاک رکھنا چاہیے کہ بو نہ آئے۔ گھر میں بھی پاک صاف رہیں اور باہر بھی عوام سے ملتے جلتے وقت پاک صاف اور معتبر رہیں۔

نیند سے جاگ کر مسواک کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو یا دن کو جب سو کر اٹھتے تو وضو سے پہلے مسواک کرتے''۔ (مشکوٰۃ شریف) (۳۵)

مسواک ظاہری اور باطنی طہارت ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلسِّوَاكُ مِطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ))۔ (دارمی۔نسائی) (۳۶)

''مسواک پاکی کا سبب ہے واسطے منہ کے اور رضا مندی کا سبب ہے واسطے پروردگار کے''۔

گویا مسواک[1] سے ظاہری طہارت بھی حاصل ہوتی ہے اور باطنی پاکیزگی بھی۔

---

[1] مسواک کے علاوہ منجن اور ٹوتھ پیسٹ (Tooth Paste) کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔

(۳۵) مشکوة المصابيح كتاب الطهارة باب السواك حديث ۳۸۳. بحواله مسند احمد ٦/ ١٦٠. سنن ابوداؤد كتاب الطهارة باب السواك لمن قام من الليل حديث ٥٧. علامہ البانی رحمہ اللہ نے ''دن'' کے لفظ کے بغیر اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ا/ ۲۶ حدیث ۵۷ جبکہ بعض دیگر محققین نے اس حدیث کو علی بن زید بن جدعان کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو مسواک کرنا دوسری صحیح احادیث سے بھی ثابت ہے۔ دیکھئے صحيح بخاری كتاب الوضوء باب السواك حديث ٢٤٥. و كتاب الجمعة باب السواك يوم الجمعة حديث ٨٨٩. صحيح مسلم كتاب الطهارة باب السواك حديث ٢٥٥.

(۳۶) سنن نسائی كتاب الطهارة باب الترغيب فی السواك حديث ٥. سنن الدارمی كتاب الطهارة باب السواك مطهرة للفم ١/ ١٨٤ حديث ٦٨٤. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اِس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحيح سنن نسائی حديث ٥. ارواء الغليل حديث ٦٦. اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے صحيح بخاری كتاب الصوم باب ٢٧. السواك الرطب واليابس للصائم (قبل حديث ١٩٣٤) میں بصیغہ جزم تعلیقاً بھی ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسواک کرنے کی حضرت جبرئیل علیہ السلام تاکید کرتے تھے

حضرت ابوامامہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَاجَاءَ فِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِیْ بِالسِّوَاكِ))۔ (۳۷)

''نہیں آئے میرے پاس جبریل علیہ السلام کبھی مگر حکم کیا مجھ کو ساتھ مسواک کے''۔ (مشکوۃ شریف)

معلوم ہوا کہ منہ کی صفائی اور طہارت بڑی ضروری ہے۔

چار چیزیں رسولوں کے طریقے سے ہیں

((وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ الْحَیَاءُ وَیُرْوٰی الْخِتَانُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّکَاحُ))۔ (۳۸)

''حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں رسولوں کے طریقہ سے ہیں۔ حیا کرنی، (اور ایک روایت میں حیا کی جگہ ختنہ کرنا آیا ہے) خوشبو لگانی، مسواک کرنی، نکاح کرنا''۔ (ترمذی شریف)

دس باتیں خصائل فطرت سے ہیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہوئی کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دس باتیں فطرت سے ہیں:

① قَصُّ الشَّارِبِ ترشوانا لبوں کا۔

---

(۳۷) مشکوۃ المصابیح کتاب الطہارۃ باب السواک حدیث ۳۸۶۔ بحوالہ مسند احمد ۵/ ۲۶۳۔ سنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ باب السواک حدیث ۲۸۹۔ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ فرماتے ہیں: اس کی سند میں عثمان بن ابی العاتکہ اور علی بن یزید کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کے متعدد شواہد ہیں دیکھئے السنن الکبری للبیھقی ۷/ ۴۹ وغیرہ۔ اور اسے امام بخاری نے حسن کہا ہے۔ تسہیل الوصول صفحہ ۸۳ حدیث ۷۷۔ حافظ صاحب نے بھی اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ حافظ عبدالرؤف حفظہ اللہ نے القول المقبول صفحہ ۱۶۳/ ۱۶۲ حدیث ۷۵ میں اس حدیث کو شواہد کی بناء پر صحیح کہا ہے۔

(۳۸) سنن ترمذی ابواب النکاح باب ما جاء فی فضل التزویج والحث علیہ حدیث ۱۰۸۰ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ضعیف سنن ترمذی حدیث ۱۰۸۰۔ اس حدیث کی سند میں ابوالشمال راوی مجہول ہے۔ ارواء الغلیل ۱/ ۱۱۶ حدیث ۷۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② اِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ	بڑھانا داڑھی کا۔
③ وَالسِّوَاكُ	اور مسواک کرنی۔
④ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَآءِ	اور ناک میں پانی چڑھانا۔
⑤ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ	اور ناخن ترشوانا۔
⑥ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ	اور جوڑوں کی جگہوں کا دھونا جہاں جہاں میل جمع ہوتا ہے۔
⑦ وَنَتْفُ الْاِبْطِ	اور بغل کے بال دور کرنا۔
⑧ وَحَلْقُ الْعَانَةِ	اور مونڈنے بال زیر ناف کے۔
⑨ وَانْتِقَاصُ الْمَآءِ	یعنی الاستنجاء استنجا کرنا۔
⑩ اَلْمَضْمَضَةُ	کلی کرنی!''۔ (۳۹)

مُلاحظہ ☆ مونچھوں کا ترشوانا، داڑھی کا بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی چڑھا کر صاف کرنا، ناخون ترشوانا اور غسل براجم یعنی مواضع کو دھونا جہاں جہاں میل جمع ہوتا ہے یعنی انگلیوں کی گانٹھوں، ان کے اوپر کے پوست کو دھونا کہ وہاں میل جمتا ہے۔ اسی طرح اور بدن کے اعضاء جیسے کان، بغل اور ناف کو بھی دھوئیں کہ ان مواضع میں بھی میل جمع ہوتا ہے۔ بغل کے بال دور کرنا، موئے زیر ناف مونڈنا، اور پانی سے استنجا کرنا، کلی کرنا۔ کیا اچھی طہارتیں ہیں۔ سب کو ان باتوں پر عمل کر کے پاک صاف رہنا چاہیے۔ غور کریں کہ اسلام صفائی اور طہارت کی کیسی اچھی تعلیم دیتا ہے۔

غسل کا طریقہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول ﷺ (غسل میں) پہلے ہاتھ دھوتے تھے پھر وضو کرتے تھے۔ جیسے نماز کے لئے وضو کرتے تھے پھر اپنا ہاتھ پانی میں ڈالتے تھے اور اس سے اپنے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے تھے یہاں تک کہ جب آپ کے خیال میں جلد تر ہو جاتی تھی تو اپنے ہاتھ سے تین چلو لے کر اس کو اپنے سر پر ڈالتے تھے پھر غسل کرتے تھے۔ (۴۰)

---

(۳۹) صحیح مسلم کتاب الطهارة باب خصال الفطرة حدیث ۲۶۱.

(۴۰) صحیح بخاری کتاب الغسل باب الوضوء قبل الغسل حدیث ۲۴۸. صحیح مسلم کتاب الحیض باب صفة غسل الجنابة حدیث ۳۱۶. سنن الدارمی کتاب الطهارة باب فی الغسل من الجنابة ۱ / ۲۰۹ حدیث ۷۴۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غسل ضرور کریں

غسل کرنا بھی صحت کے لئے بہت ضروری ہے۔ ہر روز صبح نہانا چاہیے اگر روزانہ غسل نہ کرسکیں تو کم از کم آٹھویں دن ضرور کرلیا کریں یعنی ہر جمعہ کو چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهٗ طِيْبٌ))۔ (۴۱)

''حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں پر لازم ہے کہ جمعہ کے دن غسل کریں اور لگائے ہر ایک ان کا اپنی اہل کی خوشبو سے۔ پس اگر نہ پائے (خوشبو) تو اس کے لئے پانی خوشبو ہے''۔ (احمد، ترمذی)

ہر جمعہ کو ضرور غسل کریں اور خوشبو لگائیں

حضور انور ﷺ نے جمعہ کے جمعہ غسل کرنا لازم کردیا کہ مسلمان صاف ستھرے رہیں ان سے بو نہ آئے پھر فرمایا کہ غسل کر کے اپنی بیوی سے خوشبو لے کر استعمال کریں یعنی اگر اپنے پاس خوشبو نہیں ہے تو اپنی بیوی سے لے کر لگائے کیونکہ عورتیں ضرور خوشبو وغیرہ رکھتی ہیں اور اگر بیوی کے پاس بھی خوشبو نہیں تو پھر اس کا پانی سے غسل کر لینا ہی خوشبو ہے۔

پیشاب سے سخت پرہیز کریں

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو قبروں کے پاس سے

---

(۴۱) مسند احمد ٤/ ٢٨٣۔ ٢٨٢. سنن ترمذی ابواب الجمعة باب ما جاء فی السواك والطيب يوم الجمعة حديث ٥٢٨. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ضعیف سنن ترمذی حدیث ٥٢٨. اس حدیث کی سند یزید بن ابی زیاد راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

تاہم جمعہ کے دن غسل کے اہتمام کرنے اور خوشبو لگانے کے بارے میں دیگر صحیح احادیث موجود ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔ صحيح بخاری كتاب الجمعة باب فضل الغسل يوم الجمعة حديث ٨٧٩۔ ٨٧٧ وباب الطيب للجمعة حديث ٨٨٠ وباب الدهن للجمعة حديث ٨٨٤۔ ٨٨٣ وصحيح مسلم كتاب الجمعة حديث ٨٤٤۔ و باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ من الرجال حديث ٨٤٦۔ وباب الطيب والسواك يوم الجمعة حديث ٨٤٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گزرے (معجزہ سے) فرمایا! کہ ان دونوں شخصوں پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات کے بارے میں ان پر عذاب نہیں ہو رہا ہے۔ ان میں سے ایک شخص تو چغل خوری کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ (دارمی شریف)[۴۲]

مُلَاحَظَۃ ☆ پیشاب سے اپنے جسم اور کپڑوں کو بچائیں اگر پیشاب کی چھینٹیں پڑ جائیں تو انہیں ضرور ضرور دھو ڈالیں۔ ہرگز سستی نہ کریں۔ جب پیشاب کر کے اٹھیں تو مٹی یا پانی سے ضرور استنجا کریں۔ خبردار! پاجامہ اور پتلون کو پیشاب کے قطروں سے ناپاک نہ ہونے دیں۔

شیر خوار بچہ کا پیشاب

ام قیسؓ بنت محصن رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے ایک لڑکے کو لے گئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا۔ (یعنی دودھ پیتا تھا) حضور انور ﷺ نے اس بچے کو اپنی گود میں بٹھالیا۔ اس نے آپ (کے کپڑے) پر پیشاب کر دیا۔ ام قیس کہتی ہیں کہ حضورؐ نے پانی منگا کر اس پر چھڑک دیا۔ اس کو دھویا نہیں۔ (دارمی شریف)[۴۳]

---

(۴۲) صحیح بخاری کتاب الوضوء باب من الکبائر أن لا یستتر من بوله حدیث ۲۱۸۔ ۲۱۶. صحیح مسلم کتاب الطهارة باب الدلیل علی نجاسة البول و وجوب الاستبراء منه حدیث ۲۹۲. سنن الدارمی الطهارة باب الاتقاء من البول ۱/ ۲۰۵ حدیث ۷۳۹.

(۴۳) صحیح بخاری کتاب الوضوء باب بول الصبیان حدیث ۲۲۳. صحیح مسلم الطهارة باب حکم بول الطفل الرضیع و کیفیة غسله حدیث ۲۸۷. سنن الدارمی کتاب الطهارة باب بول الغلام الذی لم یطعم ۱/ ۲۰۶ حدیث ۷۴۱.

یہ حکم صرف لڑکے کے لئے ہے۔ لڑکی کا پیشاب دھویا جائے گا۔ ابوالسمع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لڑکی کے پیشاب سے کپڑا دھویا جائے گا اور لڑکے کے پیشاب سے کپڑے پر پانی کے چھینٹے مارے جائیں گے۔

سنن ابوداؤد کتاب الطهارة باب بول الصبی یصیب الثوب حدیث ۳۷۶۔ ۔البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ا/ ااا حدیث ۳۷۶۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ لڑکے اور لڑکی کے پیشاب میں شرعی حکم الگ الگ ہے۔ لڑکی کے پیشاب سے کپڑے کو دھونے کا اور لڑکے کے پیشاب کے لیے پانی چھڑکنا اس وقت تک ہے جب تک دونوں کی غذا دودھ ہے۔ دودھ کے علاوہ غذا کھانے کی صورت میں دونوں کے پیشاب نجاست کے اعتبار سے یکساں حکم رکھتے ہیں۔ بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ پاک ہے۔ بس حدیث میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہ بچے کے پیشاب کو پاک کرنے میں شریعت نے ذرا نرمی دی ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ لڑکی اور لڑکے کے پیشاب میں فرق ہے۔ شیر خوارگی کے ایام میں لڑکی کا پیشاب ؂...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ ☆ یہ دودھ پینے والے بچے کے پیشاب کا مسئلہ ہے بڑے آدمی کا پیشاب خطرناک ہے۔ جہاں لگے، اسے پانی سے خوب مل مل کر دھونا چاہئے۔

کتے کا ناپاک کردہ برتن

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''جب برتن میں کتا پانی پی لے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ اور ایک مرتبہ مٹی سے مانج کر دھوؤ''۔ (دارمی شریف) (۴۴)

بلی ناپاک نہیں

کبشہ بنت کعب بن مالکؓ سے روایت ہے اور وہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے کے نکاح میں

ﷺ...لڑکے کی بہ نسبت زیادہ ناپاک ہے۔ شیر خوارگی کے بعد دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور اسحٰق بن راھویہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دھونا قرار دیتے ہیں جو صحیح نہیں۔ التحاف الكرام شرح بلوغ المرام مترجم ١/ ٤٩ حديث ٢٦ طبع مكتبه دارالسلام رياض.

(۴۴) صحيح مسلم كتاب الطهارة باب حكم ولوغ الكلب حديث ٢٨٠ـ ٢٧٩. سنن الدارمي كتاب الطهارة باب في ولوغ الكلب ١/ ٢٠٤ حديث ٧٣٧.

خوردونوش کی جس چیز میں کتا منہ ڈال جائے اسے استعمال میں نہ لانا چاہئے اسے گرا دینا چاہئے اور حدیث کی رو سے اس برتن کو سات مرتبہ دھونا چاہئے اس سے معلوم ہوا کہ کتا خود بھی ناپاک ہے اور جس چیز کو منہ لگائے وہ بھی ناپاک ہو جاتی ہے اگر برتن ہو تو اسے سات مرتبہ دھونا چاہئے۔ مسلم کی ایک روایت میں تو ساتویں بار کی بجائے آٹھویں مرتبہ مٹی سے دھونے کا ذکر ہے۔ یعنی پہلی بار مٹی سے صاف کیا جائے پھر سات بار پانی سے دھویا جائے۔ اس طرح کرنے سے مزید صفائی اور پاکیزگی حاصل ہوتی ہے۔ احناف تین مرتبہ دھونے سے برتن کے پاک ہونے کے قائل ہیں ان کی دلیل دارقطنی اور طحاوی میں منقول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا فتوی ہے کہ اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے تین مرتبہ دھونا چاہئے۔ حالانکہ صحیح سند کے ساتھ ان کا فتوی یہ بھی ہے کہ ایسے برتن کو سات بار دھویا جائے۔ لہٰذا جو فتویٰ روایت کے موافق ہے وہی راجح ہے اور وہ اسناد کے اعتبار سے بھی تین بار دھونے کے فتوی سے زیادہ صحیح ہے۔ (فتح الباری ج ۱ص ۲۷۷)
تعجب ہے کہ عموماً فقہائے حنفیہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو غیر فقیہ کہتے ہیں (معاذ اللہ) مگر یہاں حدیث مرفوع اور صحیح کے مقابلے میں ان کے مرجوع فتوی اور رائے کو بھی ترجیح دیتے ہیں مولانا عبدالحئی لکھنوی مرحوم نے اس سلسلے میں علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ کے اعتراضات باردہ کا کافی وشافی قابل دید جواب دیا ہے۔
التحاف الكرام شرح بلوغ المرام مترجم ١/ ٣٥ـ ٣٤ حديث ٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں۔ ابوقتادہؓ ان کے پاس گئے تو انہوں نے ان کے لئے وضو کا پانی انڈیلا۔ اتنے میں ایک بلی آ کر اس میں سے پینے لگی۔ حضرت ابوقتادہؓ نے برتن اس کے لئے جھکا دیا۔ کبشہ کہتی ہیں کہ انہوں نے مجھ کو دیکھا کہ میں (حیرانگی سے) دیکھ رہی تھی۔ فرمایا: اے بھتیجی! تجھے تعجب ہوتا ہے (کہ بلی پانی پی رہی ہے)۔ میں نے کہا: ہاں! انہوں نے کہا: (سنو!) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلی ناپاک نہیں ہے وہ تو تمہارے پاس آنے جانے والی چیزوں میں سے ہے۔ (دارمی شریف)(۴۵)

نیند سے جاگ کر پہلے ہاتھ دھوؤ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی نیند سے جاگے تو اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں نہ ڈالے۔ جب تک اس کو تین مرتبہ دھو نہ لے''۔ (دارمی شریف)(۴۶)

پاکیزگی اور طہارت کی کتنی اچھی تعلیم ہے کہ نیند سے اٹھ کر ہاتھوں کو بغیر دھوئے پانی کے برتن میں نہ ڈالو کیونکہ آدمی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں اور کیسے گزاری ہے۔

مجامعت اور احتلام سے غسل

مجامعت اور احتلام سے غسل فرض ہوتا ہے کہ منی خارج ہوتی ہے۔ اگر غسل جنابت نہ کیا تو نماز نہیں ہوگی۔ اسی طرح حائضہ عورت پر بھی غسل فرض ہے۔ احادیث آگے آتی ہیں۔

---

(۴۵) سنن ابو داؤد کتاب الطھارۃ باب سورِ الھرۃ حدیث ۷۵. سنن ترمذی ابواب الطھارۃ باب ما جاء فی سور الھرۃ حدیث ۹۲. سنن نسائی کتاب الطھارۃ باب سور الھرۃ حدیث ۶۸. سنن ابن ماجہ کتاب الطھارۃ باب الوضوء لسور الھرۃ والرخصۃ فی ذلک حدیث ۳۶۷. سنن الدارمی کتاب الطھارۃ باب الھرۃ اذا ولغت فی الاناء ۱/ ۲۰۴۔ ۲۰۳ حدیث ۷۳۶.

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس حدیث کو صحیح سنن ابو داؤد ۱/ ۳۱ حدیث ۷۵ میں حسن صحیح اور صحیح سنن ترمذی ۱/ ۶۹ حدیث ۹۲. صحیح سنن نسائی ۱/ ۳۱ حدیث ۶۸ صحیح سنن ابن ماجہ ۱/ ۱۳۱ حدیث ۲۹۹ اور ارواء الغلیل ۱/ ۱۹۲ حدیث ۱۷۳ میں صحیح قرار دیا ہے۔ اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ بلی کا جھوٹا پلید نہیں ہے بشرطیکہ اس کے منہ پر نجاست نہ لگی ہو۔ التحاف الکرام شرح بلوغ المرام مترجم ۱/ ۳۵ حدیث ۹.

(۴۶) صحیح بخاری کتاب الوضوء باب الاستجمار وتراً حدیث ۱۶۲. صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب کراھۃ غِمس المتوفی وغیرہ حدیث ۲۷۸. سنن الدارمی کتاب الطھارۃ باب اذا استیقظ احدکم من منامہ ۱/ ۲۱۶ حدیث ۷۶۶.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذی سے وضو کرنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے مذی زیادہ خارج ہوتی تھی۔ میں نے ایک شخص (مقدادؓ) کو کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے اس (مذی) کا حکم پوچھے۔ (مجھے خود پوچھتے شرم آئی) کہ حضور ﷺ کی صاحب زادی میرے نکاح میں تھی۔ اس نے پوچھا تو حضور ﷺ نے فرمایا:

((وَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ))۔

''وضو کر تو اور اپنے عضو مخصوص کو دھو ڈالو''۔ (بخاری شریف)(۴۷)

ملاحظہ ☆ شہوت کے وقت سرِ ذکر پر لیسدار رطوبت آتی ہے۔ اس کو مذی کہتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس مذی کا مسئلہ مقداد کی وساطت سے پوچھا تو حضور ﷺ نے جواب دیا کہ مذی سے صرف وضو کر لینا چاہیے، غسل نہیں اور عضو کو دھو ڈالنا چاہیے۔

عورت بھی احتلام کے بعد غسل کرے

خولہ بنت حکیم سلمیہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کا حال پوچھا کہ جس کو احتلام ہوتا ہے؟ تو آپ نے اس کو حکم دیا کہ غسل کرے۔ (دارمی)(۴۸)

بخاری شریف میں ہے۔ ام سلیم نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر غسل فرض ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

''اگر منی، (کی تری کپڑوں پر) دیکھے تو غسل فرض ہے''۔ (۴۹)

ملاحظہ ☆ جس طرح مرد کو احتلام ہوتا ہے اس طرح عورت کو بھی احتلام ہو سکتا ہے۔ پھر جب عورت منی دیکھے تو ضرور غسل کرے۔

---

(۴۷) صحیح بخاری کتاب الغسل باب غسل المذی و الوضوء منه حدیث ۲۶۹۔ صحیح مسلم کتاب الحیض باب المذی حدیث ۳۰۳۔

(۴۸) سنن نسائی کتاب الطهارة باب غسل المراة تری فی منامها ما یری الرجل حدیث ۱۹۸۔ سنن الدارمی کتاب الطهارة باب فی المراة تری فی منامها ما یری الرجل ۱/ ۲۱۴ حدیث ۷۶۲۔ علامہ البانی رحمۃ اللہ نے اِس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح سنن نسائی ۱/ ۱۷۰ حدیث ۱۹۸۔

(۴۹) صحیح بخاری کتاب العلم باب الحیاء فی العلم حدیث ۱۳۰۔ و کتاب الغسل باب اذا احتلمت المراة حدیث ۲۸۲۔ صحیح مسلم کتاب الحیض باب وجوب الغسل علی المراة بخروج المنی منها حدیث ۳۱۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غسل جنابت میں ہر بال دھوئیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص ناپاکی (جنابت) سے ایک بال (برابر جگہ) چھوڑ دیتا ہے۔ جس کو پانی نہ پہنچا ہو تو اس کے ساتھ دوزخ میں ایسا ایسا معاملہ کیا جائے گا۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس وجہ سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کی''۔ (دارمی) (۵۰)

ملاحظہ ☆ معلوم ہوا کہ غسل جنابت میں ہر ہر بال تک تر کرنا ضروری ہے کہ جسم کی کوئی جگہ خشک نہ رہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سن کر سر سے دشمنی کر لی کہ سارے بال منڈا دیتے تھے تا کہ غسل کے وقت کوئی بال خشک نہ رہے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے۔ البتہ عورتوں کے لئے سر کے بالوں کو کھولنا ضروری نہیں۔

صحیح مسلم میں ام سلمہؓ روایت کرتی ہوئی کہتی ہیں کہ میں نے حضور انور ﷺ سے عرض کیا: کہ میں عورت ہو۔ سر کے بال خوب مضبوط گوندھتی ہوں۔ کیا غسل جنابت میں بالوں کو کھولوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''نہیں! صرف تین لپیں پانی سر پر ڈالنا کافی ہے' پھر سارے بدن پر پانی ڈال لے پاک ہو جائے گی''۔ (۵۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کے بال اگر گوندھے ہوئے ہیں تو ان پر پانی ڈال دینا ہی کافی ہے اور اگر بال گوندھے ہوئے نہیں ہیں تو پھر سارے سر کو اچھی طرح دھونا چاہئے کہ سب تر ہو جائے۔ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے۔

---

(۵۰) سنن ابوداؤد کتاب الطهارة باب فی الغسل من الجنابة حدیث ۲۴۹. سنن ابن ماجه کتاب الطهارة باب تحت کل شعرة جنابة حدیث ۵۹۹. سنن الدارمي کتاب الطهارة باب من ترك موضع شعرة من جنابة ۱/ ۲۱۰ حدیث ۷۵۱. محقق العصر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اِس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ تسهیل الوصول صفحه ۷۰ حدیث ۵۳. اسے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی صحیح کہا ہے۔ حافظ عبدالرؤف حفظہ اللہ تعالیٰ نے بھی القول المقبول صفحه ۱۱۱ حدیث ۵۲ میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔ اور صفحہ ۱۱۱ تا ۱۱۵ اِس حدیث کی سند پر عمدہ بحث کی ہے۔

(۵۱) صحیح مسلم کتاب الحیض باب حکم ضفائر المغتسله حدیث ۳۳۰. یہ حکم صرف غسل جنابت کے لیے ہیں غسل حیض کے لئے بالوں کو کھولنا ہوگا کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل حیض کے لئے فرمایا ''اپنے بال کھولو اور غسل کرو''۔ سنن ابن ماجه کتاب الطهارة باب فی الحائض کیف تغتسل حدیث ٦٤١. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اِس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحیح سنن ابن ماجه ۱/ ۱۹۹۔۱۹۸ حدیث ۵۳۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنبی سے ملنا درست ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ مدینہ کی کسی گلی میں ملے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جنبی تھے۔ وہ آپ سے علیحدہ ہو گئے' اور جا کر غسل کیا۔ پھر حضور ﷺ کے پاس آئے۔ آپ نے فرمایا: ابو ہریرہؓ تم کہا (چلے گئے) تھے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں جنبی تھا' اور ناپاکی کی حالت میں' میں نے آپ کے پاس بیٹھنا برا جانا۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا:

((سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ))۔ (بخاری)

''سبحان اللہ! مومن (کسی حال میں) نجس نہیں ہوتا''۔ (۵۲)

جنبی کھا پی سکتا ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہوئی کہتی ہیں:

((كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ))۔

''جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتے پھر ارادہ کرتے کھانے یا سونے کا تو نماز کا سا وضو کرتے''۔ (بخاری ومسلم) (۵۳)

مُلَاحَظَہ ☆ معلوم ہوا کہ حالت جنابت میں وضو کر کے کھا پی سکتے ہیں' اور سو سکتے ہیں۔

بے وضو قرآن پڑھنا

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ نکلتے بیت الخلاء سے (استنجا کر کے) پھر پڑھاتے ہم کو قرآن اور کھاتے ہمارے ساتھ

---

(۵۲) صحیح بخاری کتاب الغسل باب عرق الجنب وأن المسلم لا ینجس حدیث ۲۸۳ وباب الجنب یخرج ویمشی فی السوق وغیرہ حدیث ۲۸۵. صحیح مسلم کتاب الحیض باب الدلیل علی ان المسلم لا ینجس حدیث ۳۷۱. نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یہ ہے کہ مومن حقیقتاً نجس اور پلید نہیں ہوتا جنابت حکمی نجاست ہے۔ حسّی نہیں یعنی شریعت نے مصلحت کی بناء پر ایک حالت میں حکماً اس پر غسل واجب کہا ہے۔ پس مُجنبی کے ساتھ کھانا پکانا، پینا، ملنا جلنا، اٹھنا بیٹھنا، اختلاط سب جائز ہے۔ واللہ اعلم بالصواب.

(۵۳) صحیح بخاری کتاب الغسل باب الجنب یتوضاء ثم ینام حدیث ۲۸۸. صحیح مسلم کتاب الحیض باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له. حدیث ۳۰۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوشت' اور جنابت کے علاوہ کوئی فعل آپ کو قرآن کی تلاوت سے باز نہ رکھتا تھا''۔ (ابوداؤد۔ابن ماجہ)(۵۴)

(۵۴) سنن ابوداؤد کتاب الطهارة باب في الجنب يقراء القران حديث ٢٢٩. سنن ترمذی ابواب الطهارة باب ما جاء في الرجل يقراء القرآن على كل حال حديث ١٤٦ سنن ابن ماجه كتاب الطهارة باب ما جاء في قراءة القرآن على غير طهارة حديث ٥٩٤ محقق العصر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ فرماتے ہیں۔ اِسے ترمذی نے حسن صحیح اور ابن خزیمہ حدیث ۲۰۸، ابن حبان (موارد حدیث ۱۹۳۔۱۹۲) ابن الجارود حدیث ۹۴۔ حاکم ۴/ ۱۰۷ اور ذہبی وغیرہم نے صحیح کہا ہے۔

حافظ ابن حجر العسقلانی لکھتے ہیں کہ: والحق انه من قبيل الحسن يصلح بالحجة. (فتح البارى ١ / ٤٠٨ حديث ٣٠٥) ''اور حق یہ ہے کہ یہ روایت حسن کی قسم سے ہے (اور) استدلال کے لیے مناسب ہے''۔ بعض لوگوں نے اس حدیث پر دو طرح سے جرح کی ہے۔

❶ عبداللہ بن سلمہ کا تفرد:

اس کا جواب یہ ہے کہ عبداللہ بن سلمہ کو یعقوب بن شیبہ العجلی المعتدل' ابن عدی والجمھور نے موثق (ثقہ، صدوق وغیرہ) قرار دیا ہے لہٰذا ابوحاتم اور ابواحمد الحاکم الکبیر کی جرح مردود ہے۔

❷ عبداللہ بن سلمہ کا اختلاط:

اِس کا جواب یہ ہے کہ اس اختلاط کا علم عبداللہ مذکور کے شاگرد عمرو بن مرہ سے ہوا ہے اور اس حدیث کا راوی بھی ان سے عمرو بن مرہ ہی ہے۔ لہٰذا یہ دلیل ہے کہ عمرو بن مرہ (ثقہ امام) نے عبداللہ بن سلمہ مذکور سے یہ روایت قبل از اختلاط ہی سنی ہے۔ محدثین کرام کا اسے صحیح و حسن قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک یہ روایت عبداللہ بن سلمہ نے اختلاط سے پہلے بیان کی ہے۔ الكامل لابن عدى (٤/ ١٤٨٤) میں ہے کہ وقال شعبة روى هذا الحديث عبدالله بن سلمة بعد ما كبر ''اور شعبہ نے کہا عبداللہ بن سلمہ نے یہ حدیث بوڑھا ہونے کے بعد بیان کی ہے''۔ یہ قول دو وجوں سے مردود ہے۔

اوّل: بے سند ہے۔

دوئم: اگر اِسے احمد بن حنبل عن سفیان بن عیینہ کی سند سے منسوب کیا جائے تو ابن ابی عصمۃ کی توثیق اور ابن عیینہ کی تصریح سماع مطلوب ہے' امام شعبہ سے اس قول کے برعکس بھی مروی ہے ابن خزیمہ (ج ا صفحہ ۱۰۴) نے صحیح سند سے نقل کیا ہے کہ شعبہ نے کہا: هذا ثلث رأس مالی' یہ (حدیث) میرے سرمائے کا ایک تہائی ہے۔

دارقطنی نے حسن سند کے ساتھ شعبہ سے نقل کیا کہ: ما احدث بحديث احسن منه (ج ١ صفحه ١١٩ حديث ٤٢٣) میں اس حدیث سے بہتر کوئی حدیث بیان نہیں کرتا۔

سنن الدارقطنی (١/ ١١٨ حديث ٤١٩) اور سنن الكبرى للبيهقي (١/ ٨٩) میں ابوالضریف عن علی کی سند موقوفاً مروی ہے کہ جنبی شخص قرآن سے ایک حرف بھی نہ پڑھے (مخلصاً) دارقطنی نے کہا "هو صحيح عن علي".

ابوالضریف عبیداللہ بن خلیفہ الھمدانی کو ابن حبان اور دارقطنی وغیرھما نے موثق قرار دیا ہے۔ اس پر صرف ابوحاتم الرازی نے جرح کی ہے جو کہ جمہور کی توثیق کے مقابلے میں مردود ہے۔ امام دارقطنی کے قول "هو صحيح عن علي" کے باوجود ﷺ......

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنبی اور حائض مسجد میں نہ جائیں

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہوئی کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَاِنِّیْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَ لَا جُنُبٍ))۔ (ابوداؤد)

''میں نہیں حلال کرتا داخل ہونا مسجد میں حائض اور جُنبی کے لئے''۔ (۵۵)

ﷲ..... ابواسحاق الحوینی المصری صاحب یہ دعویٰ کر رہے ہیں کہ ''لم یوثقه غیر ابن حبان'' اِسے ابن حبان کے سوا کسی نے ثقہ قرار نہیں دیا (غوث المکدر تخریج منتقی ابن الجارود ج ۱ صفحہ ۹۷)

ابوالضریف مذکور کے بارے میں حافظ ابن حجر نے لکھا ہے صدوق رمی بالتشیع. (تقریب التہذیب صفحہ ۲۲۴)

یہ روایت مسند احمد ۱/۱۱۰ حدیث ۸۷۲ اور مسند ابی یعلی (۱/۳۰۰ حدیث ۳۶۵) میں بھی بقول راجح موقوفاً ہی مروی ہے۔ والحمدللہ

خلاصہ : عبداللہ بن سلمہ کی روایت حسن لذاتہ ہے اور ابوالضریف وغیرہ کی شواہد کی رو سے صحیح لغیرہ ہے۔ دیکھئے ماہنامہ شہادت مئی ۲۰۰۳ صفحہ ۳۴۔

(۵۵) سنن ابو داؤد کتاب الطهارة باب فی الجنب یدخل المسجد حدیث ۲۳۲. محقق العصر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ فرماتے ہیں: روایت مذکورہ کو امام بیہقی نے سنن الکبریٰ ۲/۴۴۲-۴۴۳ میں ابوداؤد کی سند سے روایت کیا ہے اور ابن خزیمہ (۱۳۲۷) اور ابن سید الناس نے صحیح قرار دیا ہے۔ ابن القطان الفاسی اسے حسن قرار دیتے ہیں جبکہ ابن حزم اور عبدالحق الاشبیلی اِسے ضعیف سمجھتے ہیں۔

یہ روایت افلت بن خلیفہ نے جسرہ بنت دجاجہ سمعت عائشہ رضی اللہ عنہا کی سند سے بیان کی ہے۔ راقم الحروف کے نزدیک یہ سند حسن ہے۔ افلت بن خلیفہ کے بارے میں احمد بن حنبل نے ''ما اری به بأسا'' دارقطنی نے صالح کہا۔ ابن حبان نے الثقات میں ذکر کیا ہے۔ ابن خزیمہ نے اس کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

ابوحاتم الرازی نے کہا ''شیخ''۔

حافظ ذہبی بتاتے ہیں کہ شیخ کا لفظ نہ جرح ہے اور نہ توثیق اور استقراء سے آپ پر ظاہر ہو جائے گا کہ وہ (ابوحاتم کے نزدیک) حجت نہیں ہے۔ (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۸۵ ترجمہ العباس بن الفضل العدنی)

کسی راوی کا (امام مالک وشعبۃ وغیرہما کی طرح روایت میں) حجت نہ ہونا مجروح ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ بشرطیکہ اس کی توثیق بھی موجود ہو۔ لہٰذا افلت مذکورہ کم از کم حسن الحدیث راوی ہے۔

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں ''صدوق'' (تقریب التہذیب صفحہ ۳۸) حافظ ذہبی نے بھی اسے ''صدوق'' ہی لکھا ہے (الکاشف ۱/۸۵) اس پر ابن حزم بغوی اور خطابی کی جرح مردود ہے احمد بن حنبل سے جرح باسند صحیح ثابت نہیں۔

جسرہ بنت دجاجہ کو امام معتدل العجلی ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ جبکہ امام بخاری نے فرمایا ''عند جسرہ عجائب'' جسرہ کے پاس عجیب روایتیں ہیں۔ ابن جسرہ القطان الفاسی کے نزدیک یہ جرح اس روایت کے ﷲ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنبی اور حائض قرآن نہ پڑھیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَ لَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ))۔ (ترمذی)

”حائض (ایام والی عورت) اور جنبی نہ پڑھے قرآن سے کچھ“۔ (۵۶)

مُلاحظہ ☆ حائضہ اور جنبی، دونوں کو قرآن پڑھنے اور پڑھانے کی ممانعت ہوگئی۔

خونِ استحاضہ کا حکم

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا:

”اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھ کو استحاضہ کا خون بہت کثرت سے آتا ہے کیا میں نماز کو ترک کر

لل.... ساقط ہونے کے لیے کافی نہیں ہے۔

جسرہ پر ابن حزم کی جرح بھی باطل ہے۔ لہٰذا راجح یہی ہے کہ جسرہ مذکورہ کی روایت حسن ہوتی ہے۔ اِس روایت کے بہت سے شواہد بھی ہیں لہٰذا یہ صحیح بغیرہ ہے۔ والحمد للہ۔ (ماہنامہ شہادت مئی ۲۰۰۳ صفحہ ۴۰۔۳۹)

(۵۶) سنن ترمذی ابواب الطھارۃ باب ما جاء فی الجنب و الحائض انما لا یقرآن القرآن حدیث ۱۳۱۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ترمذی حدیث ۱۳۱۔ ارواء الغلیل ۱/۲۰۶ حدیث ۱۹۲۔ اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش راوی ہے۔ جس کی حجازیوں اور عراقیوں سے روایت کردہ احادیث ضعیف ہیں جیسا کہ کبار آئمہ ومحدثین نے صراحت کی ہے۔ اسماعیل نے یہ حدیث موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی ہے جو حجازی ہیں لہٰذا اِس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

مسئلہ: حائضہ عورت قرآن مجید کی تلاوت کر سکتی ہے یا نہیں؟ اِس مسئلے میں اہل علم کی آراء مختلف ہیں امام بخاری، ابن جریر، ابن المنذر، امام مالک، امام شافعی، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہم ان سب کے نزدیک حائضہ عورت کا قرآن کی تلاوت میں کوئی مضائقہ نہیں۔ راجح بات بھی یہی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ قرآن وسنت میں کوئی صریح اور صحیح دلیل موجود نہیں جس میں حیض والی عورتوں کو قرآن مجید کی تلاوت سے روکا گیا ہو۔ اور یہ ظاہر ہے کہ عورتیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی حائضہ ہوتی تھیں۔ اگر قرآن مجید کی تلاوت ان کے لئے حرام ہوتی تو اللہ کے رسول انھیں قرآن مجید کی تلاوت سے روک دیتے۔ جس طرح کہ نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے سے روک دیا تھا اور جب حیض کی کثرت کے باوجود کسی صحابی نے یا امہات المومنین رضی اللہ عنہن میں سے کسی نے بھی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس کی ممانعت نقل نہیں کی تو معلوم ہوا کہ جائز ہے۔ اب اس چیز کا علم ہونے کے باوجود کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی ممانعت بالکل منقول نہیں۔ اِس کو حرام کہنا درست نہیں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ۱/۸۹۔۸۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوں؟ کیونکہ کسی وقت میں پاک نہیں ہوتی ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ خون حیض کا نہیں، بلکہ کسی رگ کا خون ہے۔ (سنو!) جب حیض کے ایام گذر جایا کریں تو تم وضو کر کے نماز ادا کیا کرو لیکن ہر نماز کے لئے وضو تازہ کرلیا کرو اور نماز پڑھا کرو"۔ (ابن ماجہ)(۵۷)

ملاحظہ ☆ ایک خون حیض ہوتا ہے جو ہر عورت کو ہر مہینہ آتا ہے اس خون کے جاری ہونے پر نماز معاف ہو جاتی ہے۔ جب یہ خون بند ہو جاتا ہے تو حائضہ نہا کر نماز شروع کر دیتی ہے۔ اس خون کے ایام عورتوں کو یاد ہوتے ہیں کہ فلاں تاریخ کو شروع ہو کر فلاں تاریخ تک ختم ہو جاتا ہے۔

خون حیض کے علاوہ ایک خون استحاضہ ہوتا ہے یہ مرض ہے۔ خون استحاضہ والی عورت کو چاہئے کہ وہ گدی رکھ لے اور نماز شروع کر دے۔ اس خون کے آنے سے نماز معاف نہیں ہے اور ایسی عورت کو چاہئے کہ ہر نماز کے لئے وضو تازہ کرتی رہے۔

حائضہ عورت سے اختلاط جائز ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ہم (ازواج مطہرات) میں سے کسی کو حیض آتا تو رسول اللہ ﷺ اس کو تہہ بند باندھنے کا حکم فرماتے۔ اس کے بعد اس سے اختلاط فرماتے۔ (ابن ماجہ)(۵۸)

ملاحظہ ☆ اسلام سے قبل حائضہ عورت کا مکان سے الگ کمرہ ہوتا تھا۔ ان ایام میں وہ اسی کمرہ میں رہتی اور علیحدہ ہی کھاتی پیتی، گھر والوں سے اس کا ملنا جلنا اور ساتھ کھانا پینا منع تھا۔ اسلام نے جہاں عورت پر اور بے شمار احسان کئے ہیں ان میں سے اس کے ساتھ ایک یہ بھی اچھا سلوک کیا گیا ہے کہ ایام حیض میں اس کے ساتھ ہر طرح کا اختلاط، ارتباط جائز قرار دیا ہے وہ کھانا پکائے۔ کھلائے، اپنے خاوند کے ساتھ اٹھے، بیٹھے، لیٹے۔ اس کے ساتھ ہر بات درست اور جائز ہے، سوائے جماع کے۔

حائضہ سے صحبت کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جو شخص حالت حیض میں عورت سے صحبت کرے گا، یا دبر میں جماع کرے گا، یا کاہن کی بات کو سچا

---

(۵۷) صحیح بخاری کتاب الوضوء باب غسل الدم حدیث ۲۲۸.

(۵۸) صحیح بخاری کتاب الحیض باب مباشرة الحائض حدیث ۳۰۲۔ ۳۰۰. صحیح مسلم کتاب الحیض باب مباشرة الحائض فوق الازار حدیث ۲۹۳. سنن ابن ماجه کتاب الطهارة باب ما للرجل من امرأته اذا کانت حائضا حدیث ٦٣٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال کرے گا۔ وہ دین محمدیؐ کو جھٹلانے والا ہوگا‘‘۔(ابن ماجہ)(۵۹)

مُلاحظہ ☆ معلوم ہوا کہ عورت سے بحالتِ حیض جماع کرنا یا عورت سے دبر میں وطی کرنا اور کاہن، رمال، منجم وغیرہ کی خبر کو سچا یقین کرنا۔ دین اسلام کی تکذیب کے مترادف ہے۔ ان امور سے ضرور اجتناب کرنا چاہئے۔

حائضہ سے صحبت کرنے کا کفارہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’جو شخص اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں صحبت کرے اس کو ایک دینار، یا نصف دینار صدقہ دینا چاہئے‘‘۔(ابن ماجہ)(۶۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ

’’جب خون حیض سرخ ہو۔ اس وقت صحبت کرنے پر دینار کفارہ ہے، اور جب خون حیض زرد ہو تو اس وقت نصف دینار کفارہ ہے‘‘۔(ترمذی)(۶۱)

مُلاحظہ ☆ دینار ساڑھے چار ماشہ سونا کا ہوتا ہے۔ پس اگر سرخ خون کی حالت میں کوئی جماع کرے تو ساڑھے چار ماشہ سونا صدقہ کرے۔ یعنی بازار سے سونے کی نرخ دریافت کر کے جتنی قیمت ساڑھے چار ماشہ سونا کی ہو وہ رقم خیرات کرے۔ اسی طرح حیض کے زرد رنگ کی حالت میں نصف دینار یعنی سوا دو ماشہ سونے کی قیمت صدقہ کرے۔

---

(۵۹) سنن ترمذی ابواب الطھارۃ باب ما جاء فی کراھیۃ اتیان الحائض حدیث ۱۳۵ . سنن ابن ماجہ کتاب الطھارۃ باب النھی عن اتیان الحائض حدیث ۶۳۹ . علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۱/ ۹۴ حدیث ۱۳۵ صحیح سنن ابن ماجہ ۱/ ۱۹۸ حدیث ۵۲۸. ارواء الغلیل ۷/ ۶۸ حدیث ۲۰۰۶.

(۶۰) سنن ابوداؤد کتاب الطھارۃ باب فی اتیان الحائض حدیث ۲۶۴ . سنن ابن ماجہ کتاب الطھارۃ باب فی کفارۃ من الی حائضا حدیث ۶۴۰ . علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۱/ ۷۸ حدیث ۲۶۴ . صحیح سنن ابن ماجہ ۱/ ۱۹۸ حدیث ۵۲۹ .

(۶۱) سنن ترمذی ابواب الطھارۃ باب ما جاء فی الکفارۃ فی ذلک حدیث ۱۳۷ . امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے سنن ابوداؤد کتاب الطھارۃ باب فی اتیان الحائض حدیث ۲۶۵ میں موقوفاً روایت کیا ہے۔ محدث العصر علامہ البانی رحمہ اللہ نے موقوف ہی کو صحیح کہا ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۱/ ۹۵ حدیث ۱۳۷ صحیح سنن ابوداؤد ۱/ ۷۸ حدیث ۲۶۵ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے وضو قرآن نہ چھوئیں

روایت ہے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہ جو خط رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کو لکھا تھا اس میں یہ بھی تھا:

((اَنْ لَّا يَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ))۔ (مؤطا امام مالک)

''کہ نہ ہاتھ لگائے قرآن کو مگر باوضو''۔ (۶۲)

مَلَاحُظَہ ☆ معلوم ہوا کہ قرآن کو باوضو ہاتھ لگانا قرآن کے آداب سے ہے۔

---

(۶۲) مؤطا امام مالك كتاب القرآن باب الأمر بالوضوء لمن مس القرآن ۱ / ۱۹۹. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اِس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحيح الجامع الصغير حديث ۷۷۸۰. ارواء الغليل ۱ / ۱۵۸ حديث ۱۲۲. علامہ شعیب الارناؤط نے بھی تحقیق شرح السنۃ للبغوی ۲/ ۴۷ حدیث ۲۷۵ میں اِس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسمانی طہارت

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَ أَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُؤُسِكُمْ وَ أَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ. وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا. وَ إِنْ كُنْتُمْ مَرْضَى أَوْ عَلَى سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَ أَيْدِيكُمْ مِنْهُ. مَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَ لٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَ لِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴾۔ (۶۳)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ جب اٹھو تم نماز کے لئے پس دھوؤ مونہوں اپنے کو اور ہاتھوں اپنے کو کہنیوں تک۔ اور مسح کرو سروں اپنے کا' اور دھوؤ اپنے پاؤں کو' اور اگر تم ناپاک ہو تو نہا لو' اور اگر تم بیمار ہو' یا سفر میں ہو' یا آئے کوئی تم میں سے جائے ضرور سے' یا صحبت کرو تم (اپنی) عورتوں سے۔ پھر نہ پاؤ تم پانی (غسل کے لئے) پس قصد کرو پاک مٹی کا۔ پس ملو مونہوں اور ہاتھوں اپنے کو اس سے۔ نہیں ارادہ کرتا اللہ کہ کرے تم پر کچھ تنگی اور لیکن ارادہ کرتا ہے کہ پاک کرے تم کو اور تاکہ پوری کرے تم پر نعمت اپنی تاکہ شکر کرو تم''۔ (پ ۱ع ۶)

وضو، غسل، تیمّم

مذکورہ آیت میں وضو' غسل اور تیمّم کا بیان ہے۔ اور یہ تینوں چیزیں جسمانی طہارت سے متعلق ہیں۔ غور کریں کہ قرآن نے جسمانی طہارت' اور پاکیزگی پر کتنا زور دیا ہے اور صفائی کی کتنی تاکید کی ہے۔ وضو ایک ہلکا' اور مختصر سا غسل ہے۔ جو روحانی طہارت کے علاوہ ظاہری طہارت کا بھی حامل ہے' ہم یہاں رسول اللہ ﷺ کا وضو بیان کرتے ہیں۔ آپ یہ طہارت اس طرح کیا کریں۔

مذکورہ آیت میں چار اعضاء کا دھونا وضو میں فرض ہے۔

① منہ دھونا۔

② کہنیوں تک ہاتھ دھونے۔

③ سر کا مسح کرنا۔

(۶۳) سورۃ المائدۃ آیت نمبر ٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

④ پاؤں دھونے ٹخنوں تک۔

ان چاروں اعضاء میں اگر بال برابر جگہ بھی خشک رہ جائے تو وضو نہیں ہوگا' اور پھر نماز بھی نہیں ہوگی۔ طہارت کی کتنی تاکید آئی ہے۔ حضور انور ﷺ ان چاروں عضووں کے دھونے کے علاوہ ہاتھوں کی کلائیوں (The Wrist) تک دھوتے تھے۔ اور انگلیوں کا خلال کرتے تھے کہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔ پھر دو تین بار کلی کرتے' اور دو تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے' اسے جھاڑتے' اور خوب صاف کرتے تھے۔ کانوں کے اندر تر انگلی لے جاتے اور کانوں کی پشت پر تر انگوٹھے پھیرتے تھے یعنی اس طرح وضو مکمل کرتے اور پانچوں نمازوں کے لئے ایسی ہی طہارت کا اہتمام فرماتے۔ باطنی فائدہ کے علاوہ ظاہری فائدہ کی طرف غور کریں کہ رات اور دن کی فرض نمازوں کے لئے کتنی مرتبہ ہاتھوں کو' منہ اور دانتوں' اور ناک کو چہرے اور سر کو کانوں کے سوراخوں اور پاؤں کو پاک صاف اور ستھرا رکھنا پڑتا ہے۔ اب آپ حضرت انور ﷺ کا مکمل طریقہ وضو ملاحظہ فرمائیں' اور اسی طرح وضو کر کے نماز پڑھا کریں۔

(۱) بسم اللہ پڑھ کر دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئیں۔ (بخاری) (۶۴)

---

(۶۴) صحیح بخاری کتاب الوضوء باب الوضوء ثلاثًا ثلاثًا حدیث ۱۵۹۔ صحیح مسلم کتاب الطهارة باب صفة الوضوء و كماله حديث ۲۲۶.

وضوء سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا ذکر اِس حدیث میں نہیں ہے۔ لیکن وضوء سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھنی چاہئے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا۔ بسم اللہ کہتے ہوئے وضوء کرو۔ سنن نسائی کتاب الطهارة باب التسمية عند الوضوء حديث ۷۸. صحيح ابن خزيمة كتاب الصلاة باب ذكر تسمية الله عزوجل عند الوضوء حديث ۱۴۴. صحيح ابن حبان ۱۴/ ۴۸۳ - ۴۸۲ حديث ۶۵۴۴. مسند احمد ۳/ ۱۶۵. علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن نسائی ۱/۳۴ حدیث ۷۸ میں اِسے صحیح الاسناد کہا ہے۔ علامہ شعیب الارناؤط نے تحقیق صحیح ابن حبان میں اِس کی سند کو شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ اِسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے بھی صحیح کہا ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آپؐ نے فرمایا ''جو شخص وضو کے شروع میں اللہ کا نام نہیں لیتا اس کا وضو نہیں''۔

سنن ترمذی ابواب الطهارة باب فی تسمية على الوضوء حديث ۲۵ یہ حدیث حسن ہے۔ صحيح سنن ترمذی ۱/ ۳۴ حديث ۲۵. واضح رہے کہ وضوء کی ابتداء کے وقت صرف بسم اللہ کہنا چاہئے الرحمن الرحیم یا والحمد للہ کا اضافہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ اگر وضوء سے پہلے بسم اللہ بھول گئی اور وضوء کے دوران یاد آئی تو فوراً پڑھ لے ورنہ دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ بھول معاف ہے۔ وضو کرتے وقت ہاتھ دیگر اعضاء دھوتے وقت ابتداء دائیں جانب سے کریں۔

❶ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتی پہننے، کنگھی کرنے' طہارت کرنے' اور غرض تمام کاموں میں دائیں جانب سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔ ﷺ ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال بھی کریں۔ (ترمذی)(۶۵)

(۳) اگر انگوٹھی پہنی ہو تو ہلالیں تا کہ جگہ خشک نہ رہ جائے۔ (ابن ماجہ)(۶۶)

(۴) پھر دائیں ہاتھ سے پانی لو اور ایک ہی چلو میں آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں اور ناک کو تین بار جھاڑیں۔ پھر ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں۔ پھر (تیسری مرتبہ) ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں۔ (بخاری)(۶۷)

(۵) علیحدہ علیحدہ تین چلوؤں سے تین بار کلی کرنا' اور پھر تین بار ناک میں ڈالنا بھی مسنون ہے۔ (نسائی' ترمذی)(۶۸)

(۶) پھر دائیں ہاتھ سے پانی لے کر دونوں ہاتھوں سے تین بار منہ دھوئیں۔ (بخاری' مسلم)(۶۹)

(۷) آنکھ کے گوشوں کو خوب ملیں۔ (ابوداؤد)(۷۰)

(۸) پھر ایک چلو پانی لے کر اسے ٹھوڑی کے نیچے داخل کر کے داڑھی کا خلال کریں۔ (ابوداؤد)(۷۱)

.... صحیح بخاری کتاب الوضوء باب التیمن فی الوضوء والغسل حدیث ۱۶۸ صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب التیمن فی الطھور وغیرہ حدیث ۲۶۸.

❶ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم لباس پہنو اور جب تم وضوء کرو تو دائیں جانب سے ابتداء کرو''۔ سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب فی الانتقال حدیث ۴۱۴۱. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح ابوداؤد ۲/ ۵۲۹ حدیث ۴۱۴۱.

(۶۵) سنن ترمذی ابواب الطھارۃ باب ما جاء فی تخلیل الاصابع حدیث ۳۸. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۱/ ۴۲ حدیث ۳۸.

(۶۶) سنن ابن ماجہ کتاب الطھارۃ باب تخلیل الاصابع حدیث ۴۴۹. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابن ماجہ حدیث ۹۱. اِس حدیث کی سند معمر اور محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۶۷) صحیح بخاری کتاب الوضوء باب من مضمض واستنشق من غرفۃ واحدۃ حدیث ۱۹۱ وباب الوضوء من التور حدیث ۱۹۹. صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب آخر فی صفۃ الوضوء حدیث ۲۳۵.

(۶۸) سنن نسائی کتاب الطھارۃ باب عدۃ غسل الیدین حدیث ۹۶. سنن ترمذی ابواب الطھارۃ باب ما جاء فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیف کان؟ حدیث ۴۸. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن نسائی ۱/ ۴۰ حدیث ۹۶ صحیح سنن ترمذی ۱/ ۴۷ حدیث ۴۸.

(۶۹) صحیح بخاری کتاب الوضوء باب مسح الراس کلہ حدیث ۱۸۵. صحیح مسلم کتاب الطھارۃ باب آخر فی صفۃ الوضوء حدیث ۲۳۵.

(۷۰) سنن ابوداؤد کتاب الطھارۃ باب صفۃ وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۱۳۴. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۱/ ۴۵ حدیث ۱۳۴.

(۷۱) سنن ابوداؤد کتاب الطھارۃ باب تخلیل اللحیۃ حدیث ۱۴۵. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۱/ ۴۸ حدیث ۱۴۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۹) پھر دایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھوئیں۔ پھر بایاں ہاتھ بھی کہنی تک تین بار دھوئیں۔ (ترمذی)(۷۲)

(۱۰) پھر سر کا مسح اس طرح کریں کہ دائیں ہاتھ سے پانی لے کر بائیں ہاتھ پر ڈالیں (کہ دونوں ہاتھ تر ہو جائیں) پھر دونوں ہاتھ پیشانی سے شروع کر کے آگے سے پیچھے کو گدی تک لے جائیں۔ پھر پیچھے سے واپس اس جگہ تک لے آئیں جہاں سے شروع کیا تھا۔ (بخاری، مسلم)(۷۳)

(۱۱) پھر کانوں کا مسح کریں اس طرح کہ دونوں ہاتھوں کی شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر کانوں کی پیٹھ پر انگوٹھوں سے مسح کریں۔ (مشکوٰۃ)(۷۴)

(۱۲) کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی لیں۔ (بلوغ المرام)(۷۵)

(۱۳) پھر دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھوئیں۔ اور بایاں پاؤں بھی ٹخنوں تک تین بار دھوئیں۔ (بخاری)(۷۶)

(۱۴) پھر پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔ (مشکوٰۃ)(۷۷)

تیمّم کرنا

آیت مذکورہ میں جنابت کی حالت میں غسل فرض کیا گیا ہے حیض نفاس، احتلام اور جماع کے بعد نہانا ضروری ہے۔ بغیر نہائے عبادت نہیں کی جا سکتی۔ پھر جمعہ کو غسل کی تاکید آئی ہے عیدین کی نماز سے پہلے

(۷۲) صحیح بخاری کتاب الصوم باب سواك الرطب والیابس للصائم حدیث ١٩٣٤. صحیح مسلم کتاب الطهارة باب آخر فی صفة الوضوء حدیث ٢٣٦.

(۷۳) صحیح بخاری کتاب الوضوء باب مسح الراس کله حدیث ١٨٥. صحیح مسلم کتاب الطهارة باب آخر فی صفة الوضوء حدیث ٢٣٥.

(۷۴) مشکوة المصابیح کتاب الطهارة باب سنن الوضوء حدیث ٤١٣ بحواله سنن نسائی کتاب الطهارة باب مسح الاذنین مع الراس حدیث ١٠٢. یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح سنن نسائی، ١/ ٤٣ حدیث ١٠٢.

(۷۵) بلوغ المرام کتاب الطهارة باب الوضوء حدیث ٣٩. بحواله سنن بیهقی کتاب الطهارة باب مسح الاذنین بماء جدید ١/ ٦٥. یہ حدیث صحیح ہے۔ تسهیل الوصول الی تخریج صلوة الرسول صفحه ٩٠ حدیث ٩٣.

(۷۶) صحیح بخاری کتاب الصوم باب السواك الرطب والیابس للصائم حدیث ١٩٣٤. صحیح مسلم کتاب الطهارة باب صفة الوضوء وکماله حدیث ٢٢٦.

(۷۷) مشکوة المصابیح کتاب الطهارة باب سنن الوضوء حدیث ٤٠٦ بحواله سنن ترمذی ابواب الطهارة باب ما جاء فی تخلیل الاصابع حدیث ٣٩. یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح سنن ترمذی ١/ ٤٢ حدیث ٣٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی غسل کرنا چاہیے۔ غسل کے لئے اگر پانی نہ مل سکے تو پھر تیمّم کرنا چاہیے کہ پاک مٹی پر[1] دونوں ہاتھوں کو مار کر منہ پر ملیں۔ پھر بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر کہنی تک ملیں۔ اور دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر کہنی تک ملیں۔ بس تیمّم ہو گیا۔ حالت جنابت ہو حاجت وضو ہو' بیماری ہو' اور پانی سے بیماری بڑھ جانے کا خطرہ ہو' بول و براز سے فارغ ہوئے ہوں ان سب حالتوں میں پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کر لینا کافی ہے کہ مٹی پاک کرنے والی ہے۔

بالوں کو اچھا رکھو

حضور انور ﷺ فرماتے ہیں:

((مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ))۔ (ابوداؤد)

''جس کے بال ہوں وہ ان کو اچھا رکھے''۔ (۷۸)

سر میں تیل لگانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ سر مبارک میں تیل لگاتے اور داڑھی میں کنگھی کرتے تھے''۔ (شمائل ترمذی)(۷۹)

معلوم ہوا کہ سر اور بالوں کو دھونا ان کو تیل لگانا اور کنگھی کر کے درست کرنا اسلامی طہارت میں داخل ہے۔

---

[1] تیمّم میں کہنیوں تک ہاتھ ملنا' صحیح احادیث سے ثابت نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کی حدیث میں تیمّم کا طریقہ مندرجہ ذیل ہے۔ آپؐ نے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور ان پر پھونک ماری پھر ان کے ساتھ اپنے منہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا۔ صحیح بخاری کتاب التیمم باب التیمم هل ینفخ فیها حدیث ۳۳۸ صحیح مسلم کتاب الحیض باب التیمم حدیث ۳٦۸.

(۷۸) سنن ابوداؤد کتاب الترجل باب فی اصلاح الشعر حدیث ٤١٦٣ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ١/ ٥٣٦ حدیث ٤١٦٣. سلسلة الاحادیث الصحیحة ١/ ٨٩٩ حدیث ٥٠٠.

(۷۹) الشمائل المحمدیة باب ما جاء فی ترجل رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیث ٣٣. شرح السنة للبغوی ١٢/ ٨٢ حدیث ٣١٦٤ یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع الصغیر حدیث ٤٦٠١ سلسلة الاحادیث الضعیفة ٥/ ٣٨٠ حدیث ٢٣٥٦ اس حدیث کی سند الربیع بن صبیح اور یزید بن ابان الرقاشی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانگ نکالنا

رسول اللہ ﷺ اپنے سر مبارک میں مانگ نکالتے تھے۔ (شمائل ترمذی)(۸۰)

معلوم ہوا کہ بالوں کو دھونا، تیل لگانا، ان کو بنانا اور مانگ نکالنا بدن کی ستھرائی ہے۔ حضور انور ﷺ کے سر مبارک پر پورے بال ہوتے تھے اور آپ درمیان میں مانگ نکالتے تھے۔

خوشبو کا استعمال

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ

''جو خوشبو مجھ کو اچھی دستیاب ہوتی وہی میں آپ کے لگاتی، یہاں تک کہ خوشبو کی مہک آپ کے بالوں سے ظاہر ہوتی''۔ (بخاری شریف)(۸۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ خوشبو کبھی واپس نہیں کرتے تھے''۔ (بخاری شریف)(۸۲)

سرمہ لگانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سرمہ آنکھوں میں ڈالا کرو کہ وہ آنکھ کی روشنی کو تیز کرتا ہے اور پلکیں بھی اگاتا ہے''۔ (شمائل ترمذی)(۸۳)

---

(۸۰) صحیح بخاری کتاب المناقب باب صفة النبی صلی اللہ علیه وسلم حدیث ۳۵۵۸ و کتاب مناقب الانصار باب اتیان الیهود النبی صلی الله علیه وسلم حین قدم المدینة حدیث ۳۹۴٤. صحیح مسلم کتاب الفضائل باب صفة شعرة صلی الله علیه وسلم وصفاته وحلیته حدیث ۲۳۳٦ الشمائل المحمدیة باب ما جاء فی شعر رسول الله ﷺ حدیث ۳۰.

(۸۱) صحیح بخاری کتاب اللباس باب الطیب فی الراس واللحیة حدیث ۵۹۲۳. صحیح مسلم کتاب الحج باب استحباب الطیب قبیل الاحرام فی البدن حدیث ۱۱۹۰.

(۸۲) صحیح بخاری کتاب الهبة وفضلها والتحریض علیها باب ما لا یرد من الهدیة حدیث ۲۵۸۲.

(۸۳) سنن ابوداؤد کتاب الطب باب فی الامر باکحل حدیث ۳۸۷۸. سنن نسائی کتاب الزینة من السنن باب الکحل حدیث ۵۱۱٦. الشمائل المحمدیة باب ما جاء فی کحل رسول الله ﷺ حدیث ۵۳. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ٤٦٦ حدیث ۳۸۷۸ صحیح سنن نسائی ۳/ ۳۷۱ حدیث ۵۱۲۸. صحیح الترغیب والترهیب ۲/ ٤۸۸ حدیث ۲۱۰٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئینہ دیکھنا

رسول اللہ ﷺ جب آئینہ میں منہ دیکھتے تو فرماتے:

((اَللّٰھُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ))۔ (مشکوٰۃ)

"اے اللہ! تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے پس میری سیرت کو بھی اچھا بنا دے"۔ (۸۴)

کپڑوں کی صفائی

ابوالاحوص کا باپ ناکارہ کپڑے پہنے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور انورؐ نے فرمایا:

((ھَلْ لَّکَ مَالٌ))۔

"کیا تیرے پاس مال ہے؟"

اس نے عرض کیا:

"ہاں حضور ﷺ! میرے پاس ہر قسم کا مال ہے۔ اونٹ، گائیں، بکری، گھوڑا اور غلام (سب کچھ خدا نے دے رکھا ہے)"۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

"جب اللہ نے تمہیں ہر طرح کے مال کی نعمت بخشی ہے پس چاہئے کہ خدا کی نعمت کا اثر تجھ پر دیکھا جائے"۔ (نسائی) (۸۵)

---

(۸۴) مشکوۃ المصابیح کتاب الآداب باب الرفق والحیاء وحسن الخلق حدیث ۵۰۹۹ بحوالہ مسند احمد (٦/ ٦٨۔ ٦/ ١٥٥ اِس کی سند صحیح ہے۔ ارواء الغلیل ١/ ١١٥۔

یہ حدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ مسند احمد ١/ ٤٠٣ موارد الظمان الی زوائد ابن حبان کتاب الادعیۃ باب ١٣ حدیث ٢٤٢٣. مسند ابی یعلی الموصلی ٤/ ٣٥٥ حدیث ٥٠٥٣. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح الموارد الظمان ٤٤٩/٢ حدیث ٢٠٥٦. صحیح الجامع الصغیر حدیث ١٣٠٧. مگر اِس حدیث میں یہ صراحت نہیں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اِس دُعا کو آئینہ دیکھنے کے وقت پڑھتے تھے۔ بعض دیگر احادیث میں اِس دعا کو آئینہ دیکھتے وقت پڑھنے کا ذکر ہے مگر وہ تمام روایات سخت ضعیف ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہوں ارواء الغلیل ١/١١٣ حدیث ٧٤۔

(۸۵) سنن نسائی کتاب الزینۃ باب الحلال حدیث ٥٢٢٦ یہ حدیث صحیح ہے۔

صحیح سنن نسائی ٣/ ٣٩١ حدیث ٥٢٣٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ کہ جب اللہ نے ہر طرح تجھ پر فضل کر رکھا ہے تو کپڑے ناکارہ اور میلے کیوں پہنے ہوئے ہیں۔ اچھے اور صاف ستھرے کپڑے پہنو۔ عمدہ اور اجلا لباس زیب تن کرو۔ کہ اظہار نعمت منعم کا شکر ہے' اور ترمذی شریف کی ایک حدیث میں حضرت انور ﷺ نے فرمایا بھی ہے۔

((اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اَنْ یُرٰی اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰی عَبْدِهٖ))۔ (ترمذی)

''بیشک اللہ دوست رکھتا ہے یہ کہ دکھلایا جائے اثر اس کی نعمت کا اس کے بندے پر''۔ (٨٦)

(٨٦) سنن ترمذی ابواب الادب باب ما جاء ان اللہ تعالٰی یحب ان یری اثر نعمته علی عبده حدیث ٢٨١٩. یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح سنن ترمذی حدیث ٣/ ١٢٤ حدیث ٢٨١٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین اسلام پر تا زیست قائم رہیں

﴿ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْاِسْلَامِ ﴾ (پ ۳ ع ۱۰)

''بے شک دین (حق) اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے''۔(۸۷)

﴿ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴾

''اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو طلب کرے گا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا' اور وہ آخرت میں تباہ کاروں سے ہوگا''۔(پ۳ع۱۷)(۸۸)

﴿ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ ﴾ (پ ۲ ع ۱۱)

''اور جو شخص تم میں سے اپنے دین (اسلام) سے پھر جائے۔(مرتد ہو جائے) پھر کافر ہی ہونے کی حالت میں مر جائے تو ایسے لوگوں کے (نیک) اعمال دنیا' اور آخرت میں غارت ہو جاتے ہیں اور ایسے لوگ دوزخی ہیں اور یہ لوگ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے''۔(۸۹)

غیر اسلام کوئی دین قبول نہیں

مذکورہ آیتوں سے ثابت ہوا کہ نزول قرآن اور بعثت رسول اکرم ﷺ کے بعد اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین حق صرف اسلام ہی ہے اور ہر شخص پر اسلام کو ماننا اور اس کے احکام کو تسلیم کرنا فرض ہے۔ اسلام کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے دین اور مذہب کو اختیار کرنا روا نہیں۔ کیونکہ کوئی غیر اسلام دین عند اللہ مقبول ہی نہیں۔

پھر جو لوگ اسلام کو قبول کر چکے ہیں انہیں خلوص سے اسی دین پر عمل کرنا چاہئے۔ حتیٰ کہ اسی دین پر ان کا خاتمہ ہو اور اگر قبول اسلام کے بعد کوئی اسلام کو ترک کر کے مرتد ہو جائے گا تو اس کے تمام اعمال جو دورانِ اسلام کئے گئے تھے۔ سب غارت اور برباد ہو جائیں گے اور تارک اسلام (مرتد) ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

---

(۸۷) سورة آل عمران آيت نمبر ۱۹.

(۸۸) سورة آل عمران آيت نمبر ۸۵.

(۸۹) سورة البقرة آيت نمبر ۲۱۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام دنیا و مافیہا سے عزیز رکھیں

مسلمان بھائیو! سوچو! غور کرو! دنیا کی زندگی چند دن کی زندگی ہے، تخت پر گذر گئی یا بوریا پر بسر ہو گئی آخر موت نے آنا ہی ہے اور دنیا کو چھوڑنا ہی ہے۔ پھر اگر موت اسلام پر آ گئی تو آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آرام چین اور خوشی حاصل ہوگی۔ اور اگر دنیا میں خدانخواستہ کسی لالچ غرض کے لئے اسلام کو چھوڑ دیا تو چند روزہ زندگی ختم ہوتے ہی ہمیشہ خدا کے غضب اور عذاب میں رہنا پڑے گا۔ اس عذاب سے کبھی رہائی نہ ہوگی۔ پھر اسلام کو اور اس پر عمل کرنے کو دنیا و مَا فِيهَا سے بڑھ کر عزیز رکھنا چاہیے تاکہ موت کے بعد ابدی عیش و آرام مل جائے۔ اسلام کو کسی قیمت پر بھی نہیں دینا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو عملی اسلام پر موت دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے بنیادی اصول

((وَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ))۔ (بخاری، مسلم)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔

① گواہی دینی اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اور بے شک حضرت محمد (ﷺ) اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں۔

② قائم کرنا نماز کا (پانچوں وقت)۔

③ ادا کرنا زکوۃ کا۔

④ حج کرنا۔

⑤ روزہ رکھنا رمضان کا''۔(۹۰)

نوٹ ☆ پانچوں باتیں جو اوپر مذکور ہیں ان پر اسلام کی بنیاد ہے جو کوئی ان پانچوں کو دل کی تصدیق کے ساتھ مانتا اور اقرار کرتا ہے وہ مسلمان ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ مانیں اور اس کی قولی' بدنی' اور مالی عبادت میں کسی غیر اللہ کو شریک نہ کریں اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا برحق رسول یقین کریں کہ قرآن حضور انور ﷺ پر نازل ہوا ہے اور حضورؐ نے قرآن کو اپنے عمل کے ساتھ امت کو پہنچایا ہے۔ قرآن کے دستور پر سنت نبوی کے مطابق عمل ہو۔

توحید و رسالت کے اقرار و تصدیق کے بعد دن رات میں پانچ نمازیں ادا کریں۔ کوئی نماز ترک نہ کریں کہ یہ دین کا ستون ہے۔ اس کے ترک سے ستون گر جائے گا اور ستون کے گرنے سے دین گر جائے گا۔ پس ہر مسلمان عورت اور مرد کو نماز پنجگانہ کی پابندی فرض ہے۔

---

(۹۰) صحیح بخاری کتاب الایمان باب دعاؤکم ایمانکم حدیث ۸. صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان ارکان الاسلام حدیث ۱۶.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''زکوٰۃ'' بھی اسلام میں بڑا اہم فریضہ ہے۔ صاحب نصاب حضرات ضرور ضرور زکوٰۃ ادا کریں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی ادائیگی میں انکار کرنے والوں پر تلوار اٹھائی تھی' اور بزورِ شمشیر ان سے زکوٰۃ تحصیل کی تھی۔ زکوٰۃ کا تارک کبیرہ گناہ کا مرتکب ہے۔ اور بلا توبہ مرا ہوا سزا کے لئے دوزخ میں جائے گا۔

''حج'' بھی اسلام کا رکن ہے۔ جب طاقت بھی ہو اور کوئی شرعی عذر بھی نہ ہو' پھر اگر حج نہ کیا جائے تو بڑا گناہ ہے' ترمذی شریف میں ایسے شخص کی موت کو رسول اللہ ﷺ نے یہودی یا عیسائی کی موت کی مثل فرمایا ہے۔ (۹۱)

''ماہ رمضان کے روزے'' بھی فرض ہیں۔ اور اسلام کی بنیاد ہیں۔ تارک صوم اگر بلا توبہ مر گیا تو دوزخی مرے گا۔

الحاصل ہر مسلمان مرد اور عورت کو مومن موحد بن کر رسالت مآب ﷺ کی اطاعت میں زندگی گذارنا چاہئے اور جب تک مسلمان کہلائے اور خود کو اسلامی معاشرے میں شمار کرے لازم ہے کہ شرک سے بال بال بچے پانچوں نمازیں ادا کرے۔ اگر صاحب نصاب ہے تو ہر سال زکوٰۃ دے۔ بشرطِ استطاعت حج کرے۔ اور رمضان المبارک کے روزے رکھے کہ ہر مسلمان کے اسلام کا دار و مدار ان پانچ بنیادوں پر ہے۔ اگر بنیادیں ہیں تو اسلام ہے۔

اب ہم فرائض پنجگانہ کو علیحدہ علیحدہ ذرا تفصیل سے بیان کرتے ہیں تاکہ ہر ایک کی اہمیت معلوم ہو جائے۔ اور ہر مسلمان اس پر دل و جان سے عمل کرے۔

---

(۹۱) سنن ترمذی ابواب الحج باب ما جاء فی التغلیظ فی ترك الحج حدیث ۸۱۲. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ترمذی حدیث ۸۱۲. اِس حدیث کی سند میں ہلال بن عبداللہ مجہول اور حارث راوی ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الوہیتؒ خداوندی اور رسالتؒ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں''۔

None is worthy of worship but ALLAH,

And Mohammad is the messenger of ALLAH.

کلمہ طیبہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ ہے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ دوسرا حصہ ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ پہلے حصہ میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت' الوہیت اور توحید کا ذکر ہے اور دوسرے حصہ میں اللہ کے سچے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت' اور پیغمبری کا اظہار ہے۔ جب تک کوئی شخص اس کلمہ کے مضمون کو جان بوجھ کر' خدا کی الوہیت وتوحید اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت کو دل سے یقین کر کے زبان سے اقرار نہ کرے۔ اس وقت تک مسلمان نہیں ہوسکتا۔ یعنی سوچ سمجھ کر کلمہ پڑھے۔ اور اس کے مفہوم کو اعتقاد اور عمل میں لائے' تو دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ مومن بن جاتا ہے۔

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

یہ کلمہ کا پہلا حصہ ہے۔ اس کے معنے ہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود (Worthy of Worsip) نہیں کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ یعنی جتنی خدا تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ نباتات' جمادات' اور حیوانات' ان میں سے کوئی بھی لائق عبادت نہیں۔ اس لئے ان میں سے کسی کی عبادت نہیں کرنی چاہئے۔ اگر کسی کی عبادت کی تو اللہ تعالیٰ کی (*Unity*) توحید گئی۔ اور کلمہ پر ایمان نہ رہا۔

تو اللہ کی توحید اور الوہیت پر ایمان لانے کے یہ معنے ہوئے کہ انسانوں' فرشتوں' جنوں اور ان کے سوا ہر ماسوی اللہ کے لئے کوئی عبادت کا کام بجا نہ لائے۔ عبادت کو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا حق جانے۔ صرف ذات واحد کے لئے عمل میں لائے اس کے لئے مخصوص کرے۔ کسی اور کو اس میں شریک نہ کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت تین قسم کی ہے

اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تین قسمیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اور ہر مسلمان اسے نماز کے قعدہ میں پڑھتا ہے۔

((اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ))۔(مشکوٰۃ شریف)

''تمام زبان کی عبادتیں اللہ کے لئے (مخصوص) ہیں اور بدن کی عبادتیں اور مال کی عبادتیں بھی''۔ (۹۲)

معلوم ہوا کہ عبادت زبان کی بھی ہوتی ہے اور بدن کی بھی اور مال کی بھی۔ یہ تینوں قسم کی عبادت صرف اللہ ہی کے لئے ہے' کسی غیر کے لئے نہیں۔

یعنی وہ کلماتِ عبادت اور بدن کی حرکاتِ عبادت اور مالی صدقات و خیرات اور نذر و نیاز کی عبادات جو صرف اللہ ہی کے لئے ہیں۔ ان میں کسی غیر اللہ کو شریک نہ کرے کہ اصل اسلام اور توحید کی جان یہی چیز ہے۔ مومن مسلمان کے لئے فرض ہے کہ وہ اپنے خیال' ذہن' تصور' ضمیر' ارادہ' خواہش اور اعتقاد کو شرک سے پاک رکھے اور تازیست توحید کے نور میں گام فرسا رہے کہ ؎

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے
شرکت میانۂ حق و باطل نہ کر قبول (اقبالؒ)

الوہیت اور صفات میں توحید

عبادات کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرنے کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں بھی کسی کو شریک نہ کرے۔ یعنی توحید الوہیت اور توحید صفات پر عقیدہ و ایمان پختہ کرے کہ تمام مخلوق میں سے کوئی غیر اللہ اس کی الوہیت اور اسؐ کی صفتوں میں شراکت (Partnership) نہیں رکھتا۔

پھر اگر کوئی شخص کسی پیغمبر یا بزرگ کو خدا کہے یا خدا کا بیٹا کہے یا خدا کا جز اور حصہ کہے یا کسی کو خدا سے نکلا ہوا کہے یا خدا کو کسی کے بھیس میں آیا ہوا مانے تو اس نے خدا تعالیٰ کی توحید الوہیت کا انکار کر دیا اور غیر اللہ کو اللہ کی ذات میں شریک کر کے توحید کا راستہ چھوڑ دیا۔

اسی طرح اس کی صفات میں بھی کسی کو شریک کرنے سے توحید کا چراغ گل ہو جاتا ہے۔ مثلاً کوئی یہ

---

(۹۲) مشکوۃ المصابیح کتاب الصلاۃ باب التشهد حدیث ۹۰۹ بحواله صحیح بخاری کتاب الاذان باب التشهد فی الآخرة حدیث ۸۳۱. صحیح مسلم کتاب الصلاة باب التشهد فی الآخرة حدیث ۴۰۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ رکھے کہ میرے دل کے بھید جبریلؑ فرشتہ یا کوئی پیغمبر یا جن جانتا ہے یا میری ندا اور پکار دور و نزدیک سے فوق الاسباب طور سے ملائکہ یا انبیاء سنتے ہیں اور نافع اور ضار ہیں اور عالم الغیب ہیں۔ ایسے عقیدے اور خیالات بھی شرک فی الصفات پر دلالت کرتے ہیں۔ توحید کی امانت تینوں میں رکھنے والوں کو اس امانت کی حفاظت کرنی چاہیے۔

دل برنگ و بو و کاخ و کومدہ
دل حریم اوست جز با اومدہ

کلمۂ طیبہ کے پہلے حصہ کا مطلب مختصر طور پر ہم نے بیان کر دیا ہے۔ اسے یاد رکھیں۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کلمہ کے دوسرے حصہ میں رسالتِ محمدیہؐ کا ذکر ہے۔ آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ حضور انور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے' تاکہ آپ لوگوں کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مفہوم بتا کر توحید کا راستہ دکھائیں۔ اللہ کی عبادت کا طریقہ بتائیں اور اچھے اخلاق کے اسباق پڑھائیں۔

اللہ تعالیٰ نے رحمتِ عالم ﷺ پر قرآن نازل کیا۔ حضرتِ انور ﷺ نے قرآن پر عمل کر کے امت کے لئے سیدھا راستہ بنایا۔ یعنی جس طرح حضور ﷺ نے قرآن پر عمل کیا امت کے لئے فرض ہے کہ بعینہ سنت نبوی ﷺ کے مطابق قرآن پر عمل کرے۔ یقین کریں کہ خدا تعالیٰ اسی عمل کو قبول کرے گا جو حضور انور ﷺ کے اسوہ اور طریقہ کے مطابق ہوگا۔ پس اسلام نام ہے رسالت مآب ﷺ کے اقوال و افعال کا۔ آپ کے لیل و نہار کا۔ رسولِ رحمت ﷺ کے اتباع و اطاعت کا حکم خدا تعالیٰ نے ان الفاظ میں دیا ہے۔

﴿ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَکُمْ ﴾ (پ ۲۶ ع ۸)

''رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے عملوں کو باطل نہ کراؤ''۔ (۹۳)

مطلب واضح ہے کہ اللہ کے احکام کو اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی میں بجالاؤ۔ ہو بہو طریقۂ رسول کے مطابق عمل کرو ورنہ تمہارے عمل باطل ہو جائیں گے۔

تو کلمۂ طیبہ کا مفہوم آپ نے سمجھ لیا۔ کہ عبادت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور حضور انورؐ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر رسول اللہ ہونے کے سبب آپ ہی غیر مشروط اطاعت کے لائق ہیں۔ تمام امت پر آپ کی اطاعت فرض ہے اور اطاعت مصطفویؐ پر ہی نجات آخرت موقوف ہے۔

---

(۹۳) سورۃ محمد آیت نمبر ۳۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامِ نماز

نماز فرض ہے اور ہر مسلمان پر اس کی پابندی لازم ہے۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:

﴿ وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا ﴾ (پ ١٦ ع ١٧)

''اور حکم کیجئے اپنے متعلقین کو نماز کا اور خود بھی اس کے پابند رہیے''۔ (٩٤)

غور کریں کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو نماز کی پابندی کا حکم دے رہا ہے۔ یعنی آپ ؐ کو نماز معاف نہیں ہو سکتی۔ تو امت کو کس طرح اس سے چھٹکارا ہو سکتا ہے۔ پھر ہر مسلمان مرد، عورت، ضرور نماز کی پابندی کرے۔ ارشاد خداوندی ہے:

﴿ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾ (پ ٢١ ع ٧)

''اور قائم رکھو نماز اور نہ ہو جاؤ مشرکوں سے''۔ (٩٥)

معلوم ہوا کہ قصداً ترک نماز شرک کے برابر ہے۔ کتنی سخت تاکید ہوئی نماز کے بارے میں کبھی نماز نہ چھوڑیں۔ بے نمازوں کی خرابی، بربادی اور ناخلفی ملاحظہ ہو:

﴿ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴾ (پ ١٦ ع ٧)

''پھر ان (نبیوں) کے بعد (بعضے) ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو برباد کیا اور (نفسانی) ناجائز خواہشوں کی پیروی کی۔ سو یہ لوگ عنقریب (آخرت میں) خرابی دیکھیں گے''۔ (٩٦)

نمازوں کو ضائع اور برباد کرنے والوں کو خدا تعالیٰ ناخلف (*Degerate*) فرما رہا ہے کہ وہ بداطوار اور کپوت ہیں۔ پھر اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار اور مسلمان ہیں تو ہمیں نمازوں کی پابندی کر کے خلف الصدق اور سپوت بننا چاہئے کب تک جئیں گے؟ آخر ایک روز مر جانا ہے تو اس فانی اور مستعار (*Borrowed*) زندگی کو خدا کی اطاعت میں گذار کر مریں تو زندگی ٹھکانے لگ جائے گی، زندگی کا حق ادا

---

(٩٤) سورۃ طٰہٰ آیت نمبر ١٣٢۔

(٩٥) سورۃ الروم آیت نمبر ٣١۔

(٩٦) سورۃ مریم آیت نمبر ٥٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے گا۔ غالب نے ٹھیک کہا ہے۔ ؎

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی!
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

یعنی خدا کی دی ہوئی جان ہم نے واپس دے دی، چاہئے تو یہ تھا کہ اس زندگی کی قدر کرتے اسے سنوارتے اور چار چاند لگاتے۔ پھر واپس کرتے زندگی یونہی ضائع گنوا کر واپس کر دی، افسوس زندگی دی ہوئی کا حق ادا نہ ہوا۔

بچہ جب ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے تو پاک، بے گناہ، اور معصوم ہوتا ہے۔ گویا ''ہیرا'' پیدا ہوتا ہے۔ پھر جب بالغ ہو کر خدا کی نافرمانیوں میں زندگی گزارنے لگتا ہے تو اپنی جلا ضائع کرتا جاتا ہے۔ اسی طرح معصیت اور گناہ کی زندگی پوری کر کے جب مر جاتا ہے تو ''سنگریزہ'' بن کر مر جاتا ہے۔ پیدا ہوا تھا ہیرا، مرا ہے کنکر بن کر، خوب ترقی کی۔ افسوس! خدا کی بخشی ہوئی زندگی مر کر واپس کی، لیکن بڑی بری حالت میں واپس کی کوئی قدر نہ کی۔

نمازوں کو ضائع کرنے والو! زندگی برباد کر رہے ہو۔ قدر کرو زندگی کی اور اسے خدا کی اطاعت اور فرماں برداری میں گزارو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴾ (پ ۱۶ ع ۷)

''(یہ نمازوں کو ضائع کرنے والے) عنقریب (مرنے کی دیر ہے) خرابی دیکھیں گے۔ (یعنی مبتلائے عذاب[1] ہوں گے)''۔ (۹۷)

نمازوں سے گناہ معاف ہوتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بتاؤ! اگر کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہائے تو کیا اس کا کچھ میل باقی رہ سکتا ہے؟ صحابہؓ نے کہا: (حضور ﷺ!) کچھ میل باقی نہ رہے گا۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا۔ یہی حال ہے پانچ نمازوں کا کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب (نمازی کے) سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری، مسلم) (۹۸)

---

[1] اے اللہ! سب مسلمان بھائیوں کو نمازوں کا پابند بنا دے۔ اور آخرت کی خرابی اور عذاب سے ہم سب کو بچالے۔ آمین!

(۹۷) سورۃ مریم آیت نمبر ۵۹.

(۹۸) صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب الصلوات الخمس کفارۃ حدیث ۵۲۸۔ صحیح مسلم کتاب المساجد باب المشی الی الصلاۃ تمحی بہ الخطایا و ترفع بہ الدرجات حدیث ٦٦٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ ☆ کتنی بزرگی اور فضیلت ہے نمازوں کی کہ ان سے روح کا میل صاف ہوتا رہتا ہے۔ کبائر کے سوا سب گناہ روز دھوئے جاتے ہیں۔

ترکِ نماز سے خوفِ کفر

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بندے اور کفر کے درمیان ترک نماز ہی کا فرق ہے''۔ (صحیح مسلم)(۹۹)

نوٹ ☆ یعنی نماز پڑھنے سے کفر بندے سے جدا رہتا ہے۔ جب نماز ترک کی تو کفر بندے سے آملا۔ غور کریں کہ نماز کا چھوڑنا کتنا بڑا گناہ ہے۔ یوں کہیے کہ کفر کو دعوت دینا ہے تو بہ ہزار بار توبہ کریں اور آج ہی نماز شروع کر دیں، پھر تمام زندگی ترک نہ کریں۔

بے نماز کا قیامت کو حشر

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے ایک روز نماز کا ذکر فرمایا کہ جو شخص نماز پر محافظت کرے تو قیامت کے روز نماز اس کے لئے روشنی اور برہان اور نجات ہوگی اور جو شخص اس پر محافظت نہ کرے تو قیامت کے روز وہ اس کے لئے نہ روشنی ہوگی، نہ برہان اور نہ نجات اور وہ شخص قیامت کے روز قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا''۔ (مشکوٰۃ)(۱۰۰)

نوٹ ☆ تارک نماز کا کتنا برا حشر ہوگا۔ پھر جو شخص نماز کا تارک ہے اور وہ اپنے مرنے پر بھی یقین رکھتا ہے اور قیامت کا بھی قائل ہے۔ اسے ترک نماز کی حالت پر لرزتے ہوئے غور کرنا چاہیے۔

---

(۹۹) صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ حدیث ۸۲۔

(۱۰۰) مشکوۃ المصابیح کتاب الصلاۃ حدیث ۵۷۸ بحوالہ مسند احمد ۲/ ۱۶۹۔ سنن الدارمی کتاب الرقاق باب فی المحافظة علی الصلاۃ ۲/ ۳۹۰ حدیث ۲۷۲۱۔ شعب الایمان للبیھقی ۳/ ۴۶ حدیث ۲۸۲۳۔ موارد الظمان الی زوائد ابن حبان کتاب الصلاۃ باب فیمن حافظ علی الصلاۃ و من ترکھا حدیث ۲۵۴۔ الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان کتاب الصلاۃ باب الوعد علی ترک الصلاۃ ۴/ ۳۲۹ حدیث ۱۴۶۷۔ یہ حدیث حسن ہے۔ تسھیل الوصول الی تخریج صلوۃ الرسول صفحہ ۱۳۳ حدیث ۱۶۴۔ القول المقبول فی تخریج و تعلیق صلوۃ الرسول صفحہ ۲۳۴ حدیث ۱۴۱۔ علامہ شعیب الارناؤط فرماتے ہیں اسنادہ صحیح۔ لتحقیق صحیح ابن حبان ۴/ ۳۲۹ حدیث ۱۴۶۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان اور کافر کا مابہ الامتیاز

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہمارے (یعنی مسلمانوں) اور لوگوں (کافروں) کے درمیان، جو ایک چیز عہد کی ہے وہ نماز ہے۔ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔ پھر جس نے نماز کو ترک کر دیا وہ کافر ہو گیا''۔ (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) (۱۰۱)

نوٹ ☆ مطلب یہ ہے کہ مسلمان اور کافر کھانے' پینے' چلنے' پھرنے' لباس' وضع' گفتگو وغیرہ میں تو مشترک ہیں۔ البتہ نماز ایک علامت امتیاز کی ہے کہ مسلمان نماز پڑھتا ہے اور کافر نہیں۔ لہٰذا ترک نماز کفر کی علامت ہوئی۔ پس کافر اور مسلمان کی پہچان نماز سے ہوئی۔ حضور انور کے الفاظ سن کر تارک نماز کو کانپ اٹھنا چاہیے۔ فَمَنْ تَرَكَهَا۔ پھر جس نے نماز ترک کی فَقَدْ كَفَرَ۔ پس تحقیق وہ کافر ہو گیا۔ علامہ اقبالؒ نے ٹھیک کہا ہے۔ ع

ترکِ نماز کافری ترکِ نماز آذری

نمازی شہید سے پہلے جنت میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ

''دو شخص قبیلہ خزاعہ کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ کر (بیک وقت) مسلمان ہوئے ان میں سے ایک شہید ہو گیا۔ اور دوسرا ایک برس کے بعد (طبعی موت سے) مرا۔ طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے پیچھے مرنے والے کو (خواب میں) دیکھا کہ وہ اس شہید سے پہلے جنت میں داخل کیا گیا ہے۔ مجھے تعجب ہوا اور صبح میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا حضورؐ نے فرمایا: کیا اس (پیچھے مرنے والے) نے اس (شہید) کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے؟ اور برس روز تک ہزاروں رکعتیں (نمازوں کی) نہیں پڑھیں؟'' (ابن ماجہ' بیہقی' احمد' ابن حبان) (۱۰۲)

---

(۱۰۱) سنن ترمذی ابواب الایمان باب ما جاء فی ترک الصلاة حدیث ۲۶۲۱. سنن نسائی کتاب الصلاة باب الحکم فی تارك الصلاة حدیث ٤٦٤. سنن ابن ماجه کتاب اقامة الصلاة باب ما جاء فیمن ترك الصلاة حدیث ۱۰۷۹. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۳/ ٤٤ حدیث ۲۶۲۱. صحیح سنن نسائی ۱/ ۱۵۶ ص ٤٦٢ صحیح سنن ابن ماجه ۱/ ۳۱۹ حدیث ۸۹۱.

(۱۰۲) مسند احمد ۲/ ۳۳۳. یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح الترغیب و الترهیب ۱/ ۲۷۳ حدیث ۳۷۲. محقق العصر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ تسهیل الوصول الی تخریج صلوة الرسول صفحه ۱٤۳ حدیث ۱۷۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن ماجہ اور ابن حبان میں حدیث کے اندر اتنے الفاظ زیادہ ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

''ان دونوں (شہید اور پیچھے مرنے والے) کے درجوں میں آسمان اور زمین کے فاصلہ سے بھی زیادہ فرق ہے''۔ (۱۰۳)

نوٹ ☆ پیچھے مرنے والے نے جو نمازیں سال بھر پڑھیں، اگر صرف فرض اور سنت مؤکدہ ہی شمار کی جائیں تو دس ہزار رکعت کے قریب ہوتی ہیں۔ پس یہ نمازیں ہی بلندئ مرتبہ کا باعث ہوئیں۔ غور کریں کہ نماز کتنی فضیلت کی چیز ہے کہ اس سے شہید سے بھی پہلے جنت میں داخلہ ملتا ہے۔

بغیر نماز کے دین نہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک حدیث میں یہ بھی) فرمایا:

''جس کے پاس نماز نہیں اس کے پاس دین نہیں۔ سوائے اس کے نہیں کہ نماز کو دین سے وہ نسبت ہے جو سر کو دھڑ سے ہے۔ (طبرانی صغیر) (۱۰۴)

---

(۱۰۳) سنن ابن ماجہ کتاب تعبیر الرویا باب تعبیر الرویاء حدیث ۳۹۲۵. الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان کتاب الجنائز باب فعل فی اعمار هذه الأمة ۷/ ۲۴۹ حدیث ۲۹۸۲. موارد الظمان الی زوائد ابن حبان کتاب التوبة باب فی طول عمر المسلم والنهی عن تمنیة الموت حدیث ۲۴۶۶. علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔ صحیح الترغیب والترهیب ۱/ ۲۷۳ حدیث ۳۷۳. صحیح الموارد الظمان ۲/ ۴۶۴ حدیث ۲۰۸۶. حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو تسهیل الوصول الی تخریج صلوة الرسول صفحہ ۱۴۳ حدیث ۱۸۰ میں اور حافظ عبدالرؤف حفظہ اللہ تعالیٰ نے القول المقبول صفحہ ۲۴۵ حدیث ۱۵۷ میں صحیح کہا ہے۔

اِس مسئلے پر امام طحاوی نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے کہ یہ دونوں شخص مہاجرین میں سے تھے دونوں نے اکٹھے ہجرت کی تھی۔ اور دونوں جہاد وغیرہ اعمال میں یکساں شریک تھے۔ ایک تو محاذ جنگ میں شہید ہو گیا اور دوسرا مرا (وہ مجاہد جو جہاد کے لئے تیاری میں رہتا ہے) ہونے کے ساتھ دیگر اعمال صالحہ میں مشغول تھا۔ چونکہ حدیث ہے کہ مرابط کا عمل واجر جاری رہتا ہے۔ لہٰذا یہ متاخر الموت اپنے بھائی سے بڑھ گیا۔ (دیکھئے مشکل الآثار ۳/۱۰۳)

معلوم ہوا کہ یہ دونوں مہاجر تھے۔ لہٰذا بعض صوفیوں اور منکرین جہاد کا ان روایات سے استدلال کر کے جہاد چھوڑ کر گھروں میں بیٹھ کر اللہ اللہ کا ذکر کرنا بہت بڑا مغالطہ اور کذب بیانی ہے۔ محدثین میں سے کسی نے بھی ان نام نہاد صوفیاء اور وحدت الوجود کے ''پروانوں'' کا مفہوم بیان نہیں کیا۔ اور یہ اظهر من الشمس ہے کہ حدیث کا مفہوم محدثین ہی سب سے زیادہ جانتے تھے۔ (ملاحظہ ہو تسهیل الوصول الی تخریج صلوۃ الرسول صفحہ ۱۴۲ کا حاشیہ)

(۱۰۴) الروض الدانی الی المعجم الصغیر للطبرنی ۱/ ۱۳۱ حدیث ۱۶۲ المعجم الاوسط ۱/ ۶۲۶ حدیث ۲۲۹۲. یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے۔ اِس حدیث کی سند میں مندل (راوی) ضعیف اور حسن بن حسین راوی ﷺ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ ☆ اگر سر نہ ہو تو دھڑ مردہ ہے ایسے ہی جو نماز نہیں پڑھتا۔ اس کے دوسرے اعمال بے جان ہیں اس سے نماز کی اہمیت پر غور کریں اور کبھی نماز نہ چھوڑیں۔

سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا

حضرت عبداللہ بن قرط سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سب سے پہلے قیامت کے روز جب چیز کا بندہ سے حساب ہوگا' وہ نماز ہے فَاِنْ صَلَحَتْ پھر اگر وہ ٹھیک نکلی فَقَدْ اَفْلَحَ تو اس کے سارے عمل ٹھیک نکلیں گے۔ وَ اِنْ فَسَدَتْ خَابَ وَ خَسَرَ اور اگر نماز خراب نکلی تو سارے عمل خراب نکلیں گے''۔ (طبرانی) (۱۰۵)

نوٹ ☆ معلوم ہوا کہ نماز بڑی بابرکت عبادت ہے یہ دوسرے اعمال کو سنوارتی اور بناتی ہے۔ بہت بڑا عمل ہے افسوس اس سے مسلمان غافل ہیں کیا یہ حدیث پڑھ کر بھی آپ نماز نہ پڑھیں گے؟

نماز جنت کی چابی ہے

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ))۔ (دارمی)

''نماز جنت کی چابی ہے''۔ (۱۰۶)

نوٹ ☆ معلوم ہوا کہ جنت میں لے جانے والے اعمال میں سے نماز سب سے زیادہ مؤثر ہے ہر فرض اپنی جگہ ٹھیک اور نجات کے لئے شرط ہے۔ لیکن نماز کا مقام ان میں سے بہت بلند ہے۔

ﷺ... منکر الحدیث ہے۔ القول المقبول صفحه ۲۵۵ حديث ۱۷۲. تسهيل الوصول صفحه ۱٤۷ حديث ۱۹۵. علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اِس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ ضعيف الترغيب والترهيب ۱/ ۱۱۹ حديث ۲۱۳.

(۱۰۵) المعجم الاوسط ۱/ ٥۰٤ حديث ۱۸۵۹. یہ حدیث طبرانی اوسط میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔ صحيح الترغيب والترهيب ۱/ ۲۷٤ حديث ۳۷۷. سلسلة الاحاديث الصحيحة ۳/ ۳٤۳ حديث ۱۳٥۸.

(۱۰۶) سنن ترمذی ابواب الطهارة باب ما جاء ان مفتاح الصلاة الطهور حديث ٤. مسند احمد ۳/ ۳٤۰. یہ حدیث ضعیف ہے۔ صحيح سنن ترمذی ۱/ ۲۱ حديث ٤۔ ضعيف الترغيب والترهيب ۱/ ۱۱۸ حديث ۲۱۲. یہ حدیث سنن الدارمی میں نہیں ملی۔ واللہ اعلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں کو نماز کا عادی بنائیں

عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور ان کے والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو (یعنی تاکید کرو) جبکہ وہ سات برس کے ہوں اور مارو ان کو (سزا دو) جب کہ وہ دس برس کے ہوں''۔ (مشکوٰۃ) (۱۰۷)

نوٹ ☆ یعنی سات برس کی عمر سے بچوں کو نماز سکھاؤ پڑھاؤ اور تاکید کرو کہ ضرور پڑھیں۔ پھر اگر دس برس کے ہو کر نہ پڑھیں تو انہیں مار کر نماز پڑھاؤ۔ سزا دو۔

بچوں کے لئے تو نماز کی اس قدر تاکید آئی ہے کہ ان کو مار کر نماز پڑھاؤ اور اگر ماں باپ ہی بے نماز ہوں تو اس گھر کی لٹیا ہی ڈوب گئی۔

---

(۱۰۷) مشکوۃ المصابیح کتاب الصلاۃ حدیث ۵۷۲ بحوالہ سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب متی یوم الغلام بالصلاۃ حدیث ۴۹۵. شرح السنة للبغوی ۲/ ۴۰۶ حدیث ۵۰۵. یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۱/ ۱۴۵ حدیث ۴۹۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ کی پابندی

جس طرح نماز اسلام کا رکن ہے اسی طرح زکوٰۃ بھی رکن اسلام ہے۔قرآن مجید میں بیاسی بار اس کی ادائیگی کی تاکید آئی ہے۔اس کے ادا نہ کرنے والے کے لئے عذاب اور سزا کی آیتیں نازل ہوئی ہیں۔ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ. يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَاكَنَزْتُمْ لِاَ نْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾ (پ ۱۰ ع ۱۱)

”اور جو لوگ (از راہِ حرص) سونا چاندی جمع کر کر رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (یعنی زکوٰۃ نہیں دیتے)۔سو آپ ان کو ایک سخت دردناک عذاب کی خبر سنا دیں۔جس دن (یعنی قیامت کے روز) ان کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا۔پھر ان سے ان لوگوں کی پیشانیوں اور ان کی کروٹوں اور ان کی پشتوں کو داغ دیا جائے گا (اور کہا جائے گا) یہ ہے وہ (سونا چاندی وغیرہ) جس کو تم نے اپنے واسطے جمع کر کر رکھا تھا۔پس اب جمع کرنے کا مزا چکھو“۔(۱۰۸)

نوٹ ☆ اس آیت میں تارک زکوٰۃ کے عذاب کا ذکر ہے تمام مسلمان بھائیوں کو چاہئے کہ اگر وہ صاحب نصاب ہیں تو حساب سے ضرور ہر سال زکوٰۃ دے دیا کریں۔

اللہ اور رسولؐ پر ایمان رکھنے والا زکوٰۃ دے

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے اس کو ضرور زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے“۔(طبرانی)(۱۰۹)

نوٹ ☆ معلوم ہوا کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے سے اللہ اور رسول پر ایمان رکھنے میں کمی آ جاتی ہے۔

---

(۱۰۸) سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۳۵۔۳۴.

(۱۰۹) المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۳۲۴ حدیث ۱۳۵۶۱ . یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے۔سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ ۱۱/ ۴۵۳ حدیث ۵۲۸۸ ضعیف الترغیب والترھیب ۱/ ۲۳۷ حدیث ۴۶۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ سے مال پاک ہو جاتا ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من ادی زکوٰۃ ماله فقد ذهب عنه شره))۔(ترغیب و ترهیب)

''جس شخص نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو اس سے اس کے مال کی برائی جاتی رہی''۔ (۱۱۰)

نوٹ ☆ معلوم ہوا کہ جس مال سے زکوٰۃ نہ دی جائے اس میں برائی شر' نحوست' اور بے برکتی ہوتی ہے۔ جب زکوٰۃ ادا کر دی جاتی ہے۔تو شر' اور بے برکتی چلی جاتی ہے اور وہ مال نہایت بابرکت اور مبارک ہو جاتا ہے۔

ایمان کا مزا چکھنا

عبداللہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تین کام ایسے ہیں کہ جو کوئی ان کو کرے گا وہ ایمان کا مزا پائے گا۔

① صرف اللہ کی عبادت کرے (بغیر شرک کے)۔

② یہ عقیدہ رکھے کہ سوائے اللہ کے کوئی لائق عبادت نہیں۔

③ ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ نفس کی خوشی اور آمادگی سے دے''۔ (ترغیب) (۱۱۱)

---

(۱۱۰) الترغیب والترهیب كتاب الصدقات. الترغیب فی اداء الزكاة و تاكید وجوبها ۱/ ۵۸۲ حدیث ۱۱۰۱ بحواله المعجم الاوسط للطبرانی ۱/ ۴۳۱ حدیث ۱۵۷۹. یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔ صحیح الترغیب والترهیب ۱/ ۴۵۷ حدیث ۷۴۳. یه حدیث مختصراً صحیح ابن خزیمه حدیث ۲۲۵۸. مستدرك حاكم كتاب الزكاة ۱/ ۵۴۸ـ ۵۴۷ حدیث ۱۴۳۹ طبع جدید و طبع قدیم ۱/ ۳۹۰ میں بھی موجود ہے۔ اِسے ابن خزیمہؒ نے صحیح کہا ہے۔ امام حاکم نے اِس حدیث کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

(۱۱۱) الترغیب والترهیب كتاب الصدقات الترغیب فی اداء الزكاة وتاكید وجوبها ۱/ ۵۸۶ حدیث ۱۱۰۱ بحواله سنن ابوداؤد كتاب الزكاة باب فی زكاة السائمة حدیث ۱۵۸۰. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۱/ ۴۳۸ حدیث ۱۵۸۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن تارک زکوٰۃ کا حال

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوئی شخص سونا اور چاندی رکھنے والا ایسا نہیں جو اس کا حق (زکوٰۃ) نہ دیتا ہو۔ مگر جب قیامت کا دن ہوگا۔ تو اس شخص کے (عذاب کے) لئے اس سونے چاندی کی تختیاں بنائی جائیں گی۔ (کاغذ کے نوٹ بھی سونے چاندی کے حکم میں ہیں)۔ پھر ان تختیوں کو دوزخ کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر ان سے اس (تارک زکوٰۃ) کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ کو داغ دیا جائے گا۔ جب وہ تختیاں سرد ہونے لگیں گی پھر دوبارہ ان کو تپایا جائے گا یہ (عذاب) اس دن (قیامت) میں ہوگا۔ جس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی''۔ (بخاری و مسلم) (۱۱۲)

الامان : اللہ اس عذاب سے بچائے۔ مسلمان بھائیو! اگر اللہ نے مال و دولت دے رکھا ہے تو سالانہ زکوٰۃ بطیب خاطر دیا کرو۔ اللہ راضی ہوگا اور آخرت پر امن۔

سونے کے پہنے ہوئے زیور پر زکوٰۃ

حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ میں اور میری خالہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ہم نے سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے پوچھا: کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ ہم نے کہا: نہیں! آپؐ نے فرمایا کیا تم کو اس سے ڈر نہیں آتا کہ اللہ تم کو آگ کے کنگن پہنائے؟ ادیا زکوٰۃ (سنو!) اس کی زکوٰۃ دیا کرو۔ (ترغیب و ترھیب) (۱۱۳)

کلمہ کے سوا چاروں فرض ادا کرنے ضروری ہیں

عمارہ بن حزم کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے (توحید و رسالت ماننے کے علاوہ) چار چیزیں اسلام میں اور فرض کی ہیں جو شخص ان

---

(۱۱۲) صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب اثم مانع الزکاۃ حدیث ۱۴۰۲. مختصراً. صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب اثم مانع الزکاۃ حدیث ۹۸۷.

(۱۱۳) الترغیب والترھیب کتاب الصدقات . الترھیب من منع الزکاۃ وما جاء فی زکاۃ الحلی. حدیث ۱۱۴۲. بحوالہ مسند احمد ۶/ ۴۶۱ یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔ صحیح الترغیب والترھیب ۱/ ۴۷۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے تین کو پورا کرے تو وہ اس کی (نجات کے لئے) پورا کام نہ دیں گی۔ جب تک سب کو پورا نہ کرے''۔

((اَلصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ وَ صِیَامُ رَمَضَانَ وَ حِجُّ الْبَیْتِ))۔(احمد)

''اور وہ ہیں نماز' زکوٰۃ' روزے رمضان کے اور حج خانہ کعبہ کا''۔ (۱۱۴)

نوٹ ☆ معلوم ہوا کہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اسلام کی بنیاد ہے اس کے علاوہ نماز' زکوٰۃ' روزہ' حج بھی اسلام کے اصول وارکان ہیں۔ بغیر ان سب کے اسلام کی عمارت کھڑی نہیں ہو سکتی۔ ہر مسلمان کو سوچنا چاہیئے کہ اس کا اسلام کتنا ناقص ہے پھر اس نقص کو دور کر کے اپنے اسلام کو مکمل کرنا چاہیئے۔

(۱۱۴) مسند احمد ٤/ ٢٠١. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف الترغیب والترھیب ١/ ٢٣٩ حدیث ٤٦٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمدردی اور خیرات

زکوٰۃ تو ایک فریضہ ہے اس کے بغیر نجات نہیں ہے' زکوٰۃ کے علاوہ بھی صدقات وخیرات کا حکم ہے کہ مسلمانوں کی مال سے' جان سے اور دوسرے اسباب وذرائع سے مدد کرنی چاہیے۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

﴿ وَ اَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ﴾ (پ ۲ ع ۸)

''اور خرچ کیا کرو اللہ کی راہ میں''۔ (۱۱۵)

یعنی زکوٰۃ کے علاوہ بھی اللہ کے نام پر جہاں شرعی ضرورت ہو خرچ کرنا چاہیے۔ مال' اناج' کپڑے جیسی بھی ضرورت ہو پوری کریں۔

﴿ وَلَا یُنۡفِقُوۡنَ نَفَقَۃً صَغِیۡرَۃً وَّلَا کَبِیۡرَۃً وَّلَا یَقۡطَعُوۡنَ وَادِیًا اِلَّا کُتِبَ لَہُمۡ لِیَجۡزِیَہُمُ اللّٰہُ اَحۡسَنَ مَاکَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴾ (پ ۱۱ ع ٤)

''اور جو کچھ چھوٹا بڑا انہوں نے خرچ کیا اور جتنے میدان (راہِ خدا میں) ان کو طے کرنا پڑے' یہ سب ان کے نام (نیکیوں میں) لکھا گیا تا کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے سب کاموں کا اچھے سے اچھا بدلہ دے''۔ (۱۱۶)

﴿ وَ یُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّ یَتِیۡمًا وَّ اَسِیۡرًا ﴾ (پ ۲۹ ع ۱۹)

''اور (وہ لوگ صرف) خدا کی محبت سے غریب' یتیم اور (بے گناہ) قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں''۔ (۱۱۷)

﴿ وَمَا اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَہُوَ یُخۡلِفُہٗ ﴾ (پ ۲۲ ع ۱۱)

''اور جو چیز تم (خدا کے نام پر) خرچ کرو گے۔ سو وہ (اللہ تعالیٰ) اس کا عوض دے گا''۔ (۱۱۸)

نوٹ ☆ ان آیات میں صدقات وخیرات کی رغبت دلائی گئی ہے تا کہ بنی نوع انسان کے ساتھ خیر خواہی۔ ہمدردی اور نیکی کی جائے۔

---

(۱۱۵) سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۹۵.

(۱۱۶) سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۱۲۱.

(۱۱۷) سورۃ الدھر آیت نمبر ۸..

(۱۱۸) سورۃ سباء آیت نمبر ۳۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں خرچ کرنا غنیمت جانو

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اپنی زندگی میں ایک درہم خیرات کرنا مرنے کے وقت سو درہم خیرات کرنے سے بہتر ہے''۔(ابوداؤد)(۱۱۹)

خیرات سے بلائیں ٹلتی ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''خیرات (اللہ کے نام پر خرچ) کرنے میں جلدی کیا کرو کیونکہ بلا اس سے آگے بڑھنے نہیں پاتی''۔(رزین)(۱۲۰)

نوٹ ☆ یعنی صدقات و خیرات سے بلائیں ٹلتی ہیں دنیا میں بھی فائدہ ہوا اور آخرت کا ثواب بھی ذخیرہ ہوگیا۔

خیرات کا ثواب اللہ بڑھاتا رہتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص پاک کمائی سے ایک کھجور کے برابر خیرات کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پاک چیز ہی قبول کرتا ہے تو اللہ اس خیرات کو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتا ہے۔ پھر اس کو بڑھاتا رہتا ہے جیسا کوئی تم میں سے اپنے بچھڑے کو پالتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے''۔(بخاری و مسلم)(۱۲۱)

نوٹ ☆ اللہ تعالیٰ کا بندے پر کتنا فضل ہے کہ وہ اس کے صدقے کو (کھجور ہی کیوں نہ ہو) بڑھاتے بڑھاتے پہاڑ برابر کر دیتا ہے۔ کتنی قدردانی کرتا ہے۔ مسلمان بھائیو! خدا کے نام پر خیرات کرتے

---

(۱۱۹) سنن ابوداؤد کتاب الوصایا باب ما جاء فی کراھیة الاضرار فی الوصیة حدیث ۲۸٦٦. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ۲۸٦٦.

(۱۲۰) مشکوۃ المصابیح کتاب الزکاۃ باب الانفاق و کراھیة الامساك حدیث ۱۸۸۷ بحوالہ رزین. یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع الصغیر حدیث ۲۳۱۷. ضعیف الترغیب و الترھیب ۱/ ۲٦٤ حدیث ٥۲٤.

(۱۲۱) صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب الصدقة من کسب الطیب حدیث ۱٤۱۰. صحیح مسلم کتاب الزکاۃ باب قبول الصدقة من الکسب الطیب و تربیتھا حدیث ۱۰۱٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا کرو۔ مگر خوب سمجھ کر کہ اس کی بتائی ہوئی جگہوں پر خرچ کرنا چاہیے۔ جہاں جہاں خدا اور رسول ﷺ نے بتایا ہو۔ وہاں ہی خرچ کریں۔ پھر خدا خیرات قبول کرے گا۔

کوئی نیکی حقیر نہ سمجھو

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"کسی قسم کی نیکی کو حقیر نہ سمجھو خواہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملو"۔ (مسلم) (۱۲۲)

ہر مسلمان کے ذمہ کچھ نہ کچھ صدقہ ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ہر مسلمان پر کچھ نہ کچھ صدقہ ضروری ہے۔

لوگوں نے عرض کی:

فان لم یجد اگر کسی کے پاس (مال) نہ ہو۔

آپؐ نے فرمایا:

اپنے ہاتھوں سے مشقت کرے (اور مال کمائے) پھر اپنے کام میں بھی لائے اور صدقہ بھی کرے۔

عرض کیا گیا:

فان لم یستطع اگر اتنی استطاعت بھی نہ ہو؟

ارشاد فرمایا:

کسی پریشان حاجت مند کی مدد کر دے۔

صحابہؓ نے کہا:

فان لم یفعله اگر یہ بھی نہ کرے۔

آپؐ نے فرمایا:

کوئی نیک بات ہی بتا دے۔

لوگوں نے عرض کیا:

فان لم یفعل۔ اگر یہ بھی نہ کرے؟

---

(۱۲۲) صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء حدیث ٢٦٢٦.

15743

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا:

فیمسك عن الشرفانه له صدقة۔ ”کسی کو شر نہ پہنچائے۔اس کے لئے یہ بھی صدقہ ہے“۔ (۱۲۳)

نوٹ ☆ جس طرح مالی صدقہ سے لوگوں کو فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح ان کاموں سے بھی بندگانِ خدا کو نفع حاصل ہوتا ہے یہاں تک فرمادیا گیا کہ اگر کسی کو برائی نہ پہنچائی گئی تو یہ بھی صدقہ ہے۔ خدا کی رحمت کتنی وسیع ہے۔

یہ سب امور صدقات کے حکم میں ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ہر روز انسان کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ ضروری ہے۔ (سنو!) دو شخصوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے۔ کوئی اچھی بات (بھلائی کی) صدقہ ہے۔ کسی شخص کو جانور پر سوار کرنے یا اسباب لادنے میں مدد کرنا صدقہ ہے۔ راستے سے تکلیف دینے والی چیز ہٹا دینا صدقہ ہے“۔ (۱۲۴)

اونٹنی یا بکری دودھ والی مستعار دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بہت اچھا صدقہ یہ ہے کہ دودھ والی اونٹنی یا دودھ والی بکری کسی کو مستعار (مانگی) دے دی جائے۔ جو ایک برتن صبح اور ایک برتن شام کو بھر دے“۔ (۱۲۵)

پرندوں کا کھیت سے کھانا بھی صدقہ ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا کھیتی بوئے پھر اس سے کوئی انسان یا پرندہ کھا جائے تو یہ بھی (مالک

(۱۲۳) صحیح بخاری کتاب الادب باب کل معروف صدقة حدیث ۶۰۲۲. صحیح مسلم کتاب الزکاة باب ان اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف حدیث ۱۰۰۸.

(۱۲۴) صحیح بخاری کتاب الجهاد باب من اخذ بالرکاب و نحوی حدیث ۲۹۸۹. صحیح مسلم کتاب الزکاة باب بیان اسم الصدقة یقع علی نوع من المعروف حدیث ۱۰۰۹.

(۱۲۵) صحیح بخاری کتاب الهبة باب فضل المنیحة حدیث ۲۶۲۹. صحیح مسلم کتاب الزکاة باب فضل المنیحة حدیث ۱۰۲۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے) صدقہ ہے"۔ (بخاری۔ مسلم) (۱۲۶)

نوٹ ☆ غور کریں کہ کسی کے کھیت سے کوئی شخص کچھ کھا گیا یا لے گیا تو اس چوری پر بھی مالک کو صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ خدا کی بخشش کتنی وسیع ہے۔

ایک بدکار عورت بخشی گئی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

"ایک بدچلن عورت کی بخشش ہوگئی' اس طرح کہ وہ ایک کتے کے پاس سے گذری جو ایک کنویں کے کنارے زبان لٹکائے ہوئے تھا اور مارے پیاس کے قریب المرگ تھا۔ اس عورت نے اپنا چمڑے کا موزہ لے کر اس کو اپنی اوڑھنی سے باندھ کر پانی نکالا (اور کتے کو پلایا) فغفرلها بذالك اسی سے اس کی مغفرت ہوگئی۔

صحابہؓ نے پوچھا:

"کیا جانوروں (کو نفع پہنچانے) میں بھی ثواب ہوتا ہے؟"

آپؐ نے فرمایا:

"جتنے تر کلیجے والے ہیں (یعنی جاندار ہیں) ان سب (کی خدمت) میں اجر ملتا ہے"۔ (بخاری۔ مسلم) (۱۲۷) (۱۲۸)

جنت میں سلامتی سے داخلہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"رحمٰن کی عبادت کیا کرو' کھانا کھلایا کرو' سلام کو پھیلاؤ' (یعنی ہر مسلمان کو سلام کیا کرو' خواہ واقف

ل بخاری مسلم کی حدیثوں میں ایذا دینے والے جانوروں کو مار ڈالنے کا حکم ہے۔ مثلاً سانپ بچھو وغیرہ۔

(۱۲۶) صحیح بخاری کتاب الحرث والمزارعة باب فضل الزرع والفرس اذا اكل منه حديث ۲۳۲۰.
صحیح مسلم کتاب المساقاة باب فضل الفرس والزرع حديث ۱۵۵۳.

(۱۲۷) صحیح بخاری کتاب المساقاة باب فضل لقی الماء حديث ۲۳۶۳. صحیح مسلم کتاب اسلام باب فضل سقی البهائم المحترمة واطعامها حديث ۲۲۴۵۔ ۲۲۴۴.

(۱۲۸) صحیح بخاری کتاب جزاء الصيد باب ما يقتل المحرم من الدواب حديث ۱۸۲۹۔ ۱۸۲۸.
صحیح مسلم کتاب الحج باب ما يندب للمحرم وغيره قتله من الدواب في الحلى والحرم حديث ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو یا نہ ہو)۔تو جنت میں سلامتی سے داخل ہو گے''۔(ترمذی)(۱۲۹)

مسلمانوں کی خیر خواہیاں بھی صدقات ہیں

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اپنے (مسلمان) بھائی کی ملاقات پر مسکرانا صدقہ ہے۔کسی اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے۔اور راہ بھول جانے کے مقام پر کسی کو راستہ بتا دینا تیرے لئے صدقہ ہے۔ اگر کسی کی بینائی میں خرابی ہو'اس کی مدد کر دینا تیرے لئے صدقہ ہے۔یا راستہ سے پتھر' کانٹا' ہڈی وغیرہ دور کر دینا تیرے لئے صدقہ ہے اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی انڈیل دینا تیرے لئے صدقہ ہے''۔(ترمذی)(۱۳۰)

ننگے بھوکے مسلمان کی مدد کرنا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص مسلمان کو اس کے ننگے ہونے پر (یعنی کپڑا نہ ہونے پر) کپڑا پہنائے گا۔اللہ اس کو جنت کے سبز کپڑے دے گا۔جو مسلمان کسی مسلمان کو بھوکا ہونے کی حالت میں کھانا دے گا۔اللہ تعالی اس کو جنت کے پھل دے گا جو مسلمان کسی مسلمان کے پیاس کے وقت پانی پلائے گا۔اللہ اس کو جنت کی مہر لگی ہوئی شراب سے پلائے گا''۔(ابوداؤد۔ترمذی)(۱۳۱)

---

(۱۲۹) سنن ترمذی ابواب الاطعمة باب ما جاء فی فضل الطعام حدیث ۱۸۵۵ . یہ حدیث صحیح ہے۔صحیح سنن ترمذی ۱/ ۳۱۹ حدیث ۱۸۵۵ . سلسلة الاحادیث الصحیحة ۲/ ۱۱۵ حدیث ۵۷۱ .

(۱۳۰) سنن ترمذی ابواب البر والصلة باب ما جاء فی صنائع المعروف حدیث ۱۹۵۶۱. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۲/ ۳۶۲ حدیث ۱۹۵۶ سلسلة الاحادیث الصحیحة ۲/ ۱۱۶ حدیث ۵۷۲.

(۱۳۱) سنن ابوداؤد کتاب الزکاة باب فی فضل سقی الماء حدیث ۱۶۸۲ . سنن ترمذی ابواب صفة القیامة باب فی ثواب الاطعام والسقی والکسو و حدیث من خاف أدلج حدیث۔۲۴۴۹ . یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ۱۶۸۲ ضعیف سنن ترمذی حدیث ۲۴۴۹ . اِس حدیث کی سند میں ابوالجارو کوفی راوی رافضی ہے امام یحییٰ بن معین نے اس کو کذاب کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سات چیزیں جو صدقہ جاریہ ہیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سبع تجری بعد موته وهو فی قبره)).

''سات چیزیں ہیں جن کا ثواب موت کے بعد جاری رہتا ہے' اور وہ قبر میں پڑا ہوتا ہے۔

1. جس نے دین کا علم سکھایا۔
2. کوئی نہر کھودی۔
3. کوئی کنواں کھدوایا۔
4. کوئی درخت لگایا (کہ لوگ نفع پائیں)۔
5. کوئی مسجد بنائی۔
6. کوئی قرآن چھوڑا۔
7. کوئی اولاد چھوڑی' جو اس کے مرنے کے بعد دعائے مغفرت کرے''۔ (ترغیب) (۱۳۲)

یتیم پر رحم کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے سچا دین دے کر مجھے بھیجا ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کو عذاب نہ کرے گا جس نے رحم کیا یتیم پر اور اس سے بات کی نرمی سے اور ترس کھایا اس کی یتیمی اور بے چارگی پر''۔ (طبرانی) (۱۳۳)

خدا تعالیٰ کے نزدیک پیارا شخص

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(۱۳۲) الترغیب والترهیب کتاب العلم. الترغیب فی العلم وطلبه لعلمه حدیث ۱۱۳. بحواله البزار وطلبه لعلمه حدیث ۱۱۳ بحواله البزار (کشف الاستار حدیث ۱٤۹. ابو نعیم فی الحلیة ۲/ ۳٤٤. شعب الایمان حدیث ۳٤٤۹.

(۱۳۳) المعجم الاوسط للطبرانی ٦/ ۲۹٦ حدیث ۸۸۲۸ یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف الترغیب والترهیب ۱/ ۲٦۹ حدیث ٥۳٤. سلسلة الاحادیث الضعیفة ۷/ ۳٤۲ حدیث ۳۳۳۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کے نزدیک سب سے پیارا وہ شخص ہے جو لوگوں کو زیادہ نفع پہنچاتا ہے''۔(ترغیب)(۱۳۴)

پانی کا صدقہ جاریہ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! سعد کی ماں فوت ہو گئی ہے۔ (یعنی میری والدہ) پھر کونسا صدقہ (اس کے ایصال ثواب کے لئے) زیادہ فضیلت کا ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا: پانی! حضرت سعد نے کنواں کھدوایا اور کہا

((هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ)) ''یہ صدقہ سعد کی ماں (کے ثواب) کے لئے ہے''۔(ابوداؤد۔نسائی)(۱۳۵)

نوٹ ☆ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر ایصال ثواب کے لئے خلوص سے صدقہ کیا جائے تو اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔

---

(۱۳۴) الترغيب والترهيب كتاب البر والصلة الترغيب فى قضاء حوائج المسلمين ٣/ ٣٧٧ حديث ٣٨٨٣ بحواله الاصبهانى فى ترغيب حديث ١١٣٥. ابن ابى الدنيا فى قضاء الحوائج صفحه ٤٧. المعجم الاوسط للطبرانى ٤/ ٢٩٣. حديث ٦٠٢٦. المعجم الصغير (مع الروض الدانى) ٢/ ١٠٦ حديث ٨٦١. یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔ صحيح الترغيب والترهيب ٢/ ٧٠٩ حديث ٢٦٢٣ سلسلة الاحاديث الصحيحة ٢/ ٥٧٤ حديث ٩٠٦.

(۱۳۵) سنن ابوداؤد كتاب الزكاة باب فى فضل سقى الماء حديث ١٦٨١. سنن نسائى كتاب الوصايا باب ذكر الاختلاف على سفيان حديث ٣٦٩٤. یہ حدیث حسن ہے۔ صحيح سنن ابوداؤد ١/ ٤٦٦ حديث ١٦٨١۔ صحيح سنن نسائى ٢/ ٥٦٠ حديث ٣٦٦٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان کے روزے

جس طرح نماز، زکوٰۃ، حج، اسلام کے ارکان ہیں، روزہ بھی ان کی مانند اسلام کا عظیم الشان رکن ہے۔ اس کا فرض ہونا قرآن سے ثابت ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿ يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ كُتِبَ عَلَيْكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾ (پ ۲ ع ۷)

''اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے، جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ''۔ (۱۳۶)

روزہ کی خصوصیت

جو عبادت بھی خلوص سے کی جائے، بے شک وہ خدا کے نزدیک مقبول ہوتی ہے اور سب عبادتیں انسان کی عادات، اخلاق، اور سیرت کو سنوارتی ہیں۔ جسم و جان اور روح و ایمان کو تازگی بخشتی ہیں، ان عبادات میں روزہ ایک ایسی عبادت ہے۔ جو اپنی خصوصی شان کے لحاظ سے بڑا مقام رکھتی ہے۔

نماز، زکوٰۃ، حج کی عبادات ظاہر ہیں۔ ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ اس نے نماز پڑھی ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی کسی نہ کسی کو علم ہو جاتا ہے۔ حج کی عبادت کو سب لوگ دیکھتے ہیں۔ لیکن روزہ کی عبادت کا سوائے اللہ کے کسی کو پتہ نہیں چل سکتا کہ اس شخص کا روزہ ہے یا نہیں۔ یعنی روزہ ہونے یا نہ ہونے کا علم صرف اللہ ہی کو ہوتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ روزہ بڑی خلوص بھری عبادت ہے، اور روزہ صرف وہی رکھتا ہے جس کو خدا کا خوف ہوتا ہے، اور اس کی محبت غالب آتی ہے۔ پھر جو عبادت محض خدا کے خوف اور اس کی محبت اور عظمت کے خیال سے بجا لائی جائے۔ اس کا اجر کون معلوم کر سکتا ہے اس لئے حضور انور ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''روزہ خاص میرے ہی لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا''۔ (مشکوٰۃ) (۱۳۷)

یعنی روزہ کی عبادت میں ریا، نمود وغیرہ کو کوئی دخل نہیں۔ یہ عبادت خاص میرے ہی لئے ہوتی

---

(۱۳۶) سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۸۳.

(۱۳۷) مشکوۃ المصابیح کتاب الصوم حدیث ۱۹۵۹. بحوالہ صحیح بخاری کتاب الصوم باب هل يقول انی صائم اذا شتم لحدیث ۱۹۰۴. صحیح مسلم کتاب الصیام باب فضل الصیام حدیث ۱۱۵۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اس لئے اس کا ثواب میں ہی روزہ دار کو قیامت کے روز اپنے روبرو دوں گا۔ اس کا اجر کراماً کاتبین نہیں لکھ سکتے۔ بخاری شریف میں حضور انورؐ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ دار کھانا میرے لیے چھوڑتا ہے۔ اپنی لذت میرے لئے چھوڑتا ہے اور اپنی بیوی کو میرے لئے چھوڑتا ہے (کہ اس سے خواہش پوری نہیں کرتا)۔ (۱۳۸)

ثابت ہوا کہ روزہ خاص اللہ ہی کے لئے ہے، اُسی کی چیز ہے، پھر کتنی شان اور عظمت والی چیز ہوئی۔

روزہ کا ثواب اللہ ہی جانتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''روزہ خاص اللہ ہی کے لئے ہے اس پر عمل کرنے والے کا ثواب (بوجہ اس کے غیر محدود ہونے کے) سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا''۔ (طبرانی) (۱۳۹)

روزہ دار گناہوں سے پاک ہوتا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کئے اور میں نے قیام رمضان وتراویح میں قرآن پڑھنے کو تمہارے لئے سنت بنایا۔ جو شخص ایمان سے اور ثواب کے اعتقاد سے رمضان کے روزے رکھے اور قیام رمضان کرے۔ وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح نکل جاتا ہے جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا''۔ (نسائی) (۱۴۰)

روزہ اور قرآن شفاعت کریں گے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''روزہ اور قرآن دونوں قیامت کے روز بندہ (روزہ دار) کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا۔ اے میرے پروردگار! منعتہ الطعام والشھوۃ. میں نے اس کو کھانے اور نفسانی خواہش سے منع کیا تھا۔ فشفعنی فیہ. پس اس کے حق میں میری سفارش قبول کر۔ قرآن کہے گا منعتہ

---

(۱۳۸) حوالہ سابقہ.

(۱۳۹) المعجم الاوسط ۱/ ۲۵۲۔ ۲۵۱ حدیث ۸۶۵ یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے۔ ضعیف الترغیب والترھیب ۱/ ۲۷۹ حدیث ۵۷۲.

(۱۴۰) سنن نسائی کتاب الصیام باب ذکر اختلاف یحییٰ بن ابی کثیر والنضر بن شیبان فیہ حدیث ۲۲۱۲. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن نسائی حدیث ۲۲۰۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النوم باللیل. میں نے اس کو رات کو (پورا) سونے سے روکا تھا۔ فشفعنی فیه. پس اس کے حق میں میری سفارش قبول کر۔ فیشفعان. پھر دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی''۔ (طبرانی، احمد) (۱۴۱)

نوٹ ☆ معلوم ہوا کہ رمضان کے روزے رکھنے والے اور رات کو تراویح میں قرآن سننے والے قیامت کو بخشے جائیں گے۔

روزہ دوزخ سے بچانے کا قلعہ ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''روزہ ڈھال ہے اور مضبوط قلعہ ہے، دوزخ سے بچانے کے لئے''۔ (ترغیب) (۱۴۲)

برکاتِ رمضان

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شعبان کے آخری دن میں خطبہ دیا فرمایا:

''اے لوگو! تمہارے پاس ایک بڑا با برکت مہینہ آ پہنچا (یعنی رمضان شریف)۔ اس میں ایک رات ہے (لیلة القدر) جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ (یعنی اس رات میں عبادت کرنا ہزار ماہ عبادت کرنے سے ثواب میں بہتر ہے) اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض کئے ہیں، اور اس کا قیام (تراویح) نفل (سنت) فرمایا ہے۔ جو کوئی اس ماہ میں کسی نیک کام سے (جو فرض نہ ہو) خدا کے قریب چاہے۔ تو وہ ایسا ہوگا جیسے اس کے سوا کسی دوسرے زمانہ میں فرض ادا کرے۔ (یعنی رمضان میں نافلہ عبادت کا ثواب فرضوں کا ملتا ہے)۔ اور جو کوئی اس میں فرض ادا کرے۔ تو وہ ایسا ہوگا۔ جیسے اس کے سوا کسی دوسرے زمانہ میں ستر (۷۰) فرض ادا کرے۔ (یعنی فرضوں کا ثواب ستر (۷۰) گنا ملتا ہے) جو کوئی اس میں کسی روزہ دار کا روزہ کھلوائے۔ تو اس کے گناہ بخشے جائیں گے

---

(۱۴۱) المعجم الکبیر للطبرانی ۱۳/ ۲۷ حدیث ۸۸ مسند احمد ۲/ ۱۷۴. مستدرك حاكم كتاب فضائل القرآن ۱/ ۷٤٠ حدیث ۲۰۳٦ ضبع جديد و طبع قديم ۱/ ٥٥٤. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح الترغیب والترهیب ۱/ ٥٧٩ حدیث ۹۸٤. امام حاکم نے اس حدیث کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے اُن کی موافقت کی ہے۔

(۱۴۲) الترغيب والترهيب كتاب الصوم. الترغيب في الصوم مطلقًا وماجاء في فضله وفضل دعاء الصائم ۲/ ۹ حديث ۱٤٣٢ بحواله مسند احمد ۲/ ٤٠٢. شعب الايمان للبيهقي حديث ٣٥٧١. یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔ صحيح الترغيب والترهيب ۱/ ٥٧٨ حديث ۹۸٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوزخ سے چھٹکارا ہوگا اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا۔ لیکن اس کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا لوگوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں ہر شخص کو اتنا تو میسر نہیں کہ روزہ دار کا روز کھلوا سکے' فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے دیتا ہے جو کسی کا روزہ' ایک چھوارے' یا پیاس بھر پانی' یا دودھ کی لسی پر کھلوا دے۔ اور جو شخص پیٹ بھر کر روزہ دار کو کھلائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض (کوثر) سے پلائے گا کہ نہ پیاسا ہوگا بعد اس کے) یہاں تک کہ بہشت میں داخل ہو اور وہ مہینہ (ایسا) ہے کہ پہلے اس کے رحمت ہے اور درمیان اس کے مغفرت ہے اور آخر اس کے آگ سے آزادی ہے' اور جس شخص نے ہلکا کیا بوجھ لونڈی غلام (نوکر' چاکر) سے ماہ رمضان میں۔ اللہ اس کو بخشتا ہے اور آگ سے آزاد کرتا ہے''۔ (مشکوٰۃ) (۱۴۳)

---

(۱۴۳) مشکوۃ المصابیح کتاب الصوم حدیث ۱۹۶۵ بحواله شعب الایمان للبیهقی ۳/ ۳۰۶۔ ۳۰۵ حدیث ۳۶۰۸. اِس حدیث کی سند علی بن زید بن جدعان کی وجہ سے ضعیف ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اِس حدیث کو منکر کہا ہے۔ ضعیف الترغیب والترھیب ۱/ ۲۹۷۔ ۲۹۶ حدیث ۵۸۹۔ سلسلة الاحادیث الضعیفة ۲/۲۶۲ حدیث ۸۷۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریضۂ حج

دوسرے فرائض کی مانند حج بھی فرض ہے اس کی احادیث میں بڑی سخت تاکید ہے۔ چنانچہ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص کو ظاہری مجبوری، یا بادشاہ ظالم، یا معذور کرنے والی بیماری مانع حج نہ ہو اور پھر وہ حج کئے بغیر مر جائے تو اس کو اختیار ہے کہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر مرے''۔ (مشکوٰۃ) (۱۴۴)

معلوم ہوا کہ جو شخص تندرست ہو اور اس کے پاس سفر حج کی آمد و رفت کا پورا خرچ موجود ہو اور راستے میں امن ہو تو اس کو ضرور خلوص سے حج کرنا چاہئے۔ اگر نہ کرے گا تو بڑا گنہگار ہو کر مرے گا۔ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۝ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (پ ٤ ع ١)

''اور اللہ کے لئے لوگوں کے ذمہ ہے اس گھر کا حج کرنا جو کوئی پا سکے اس کی طرف راہ، اور جو شخص منکر ہو تو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے بے پرواہ ہے''۔ (۱۴۵)

اس سے حج کی فرضیت ثابت ہوتی ہے کہ صاحب استطاعت ضرور حج کرے اور ومن کفر سے منکر حج کا کافر ہونا نکلتا ہے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ)). (مشکوٰۃ)

''جو ارادہ کرے حج کرنے کا۔ پس چاہئے کہ جلدی کرے''۔ (۱۴۶)

---

(۱۴۴) مشکوۃ المصابیح کتاب المناسك حدیث ٢٥٣٥ بحواله سنن الدارمی کتاب المناسك باب من مات ولم يیلج ٢/ ٤٥ حدیث ١٧٨٥. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف الترغیب والترهيب ١/ ٣٧٧ حدیث ٧٥٤. اِس حدیث کی سند لیث بن ابی سلیم اور شریک بن عبداللہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۱۴۵) سورة آل عمران آیت نمبر ٩٧.

(۱۴۶) مشکوة المصابیح کتاب المناسك حدیث ٢٥٢٣ بحواله سنن ابوداؤد کتاب المناسك باب ٦ حدیث ١٧٣٢.

سنن الدارمی کتاب المناسك باب من اراد الحج فلیستعجل ٢/٤٥ حدیث ١٧٨٤.

یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ١/٤٨٦ ـ ٤٨٥

حدیث ١٧٣٢ ـ صحیح الجامع الصغیر حدیث ٦٠٠٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جو کوئی حج کرنے کی قدرت رکھتا ہے اور چاہتا ہے حج کرنا تو اس کو جلدی حج کو چلے جانا چاہیئے۔ اس موقع کو غنیمت سمجھنا چاہیئے کہ شاید اگلے برس وقت ملے یا نہ ملے۔ زندگی رہے یا نہ رہے مال جو موجود ہے۔ یہ بھی اگلے برس ہاتھ میں ہو یا نہ ہو۔

حاجی گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص حج کرے واسطے اللہ کے (یعنی ریا' نمود و غیرہ نہ ہو خالص اللہ کی رضا کے لئے ہو) پس نہ صحبت کرے اپنی عورت سے (دوران حج) اور نہ فسق کرے۔ (یعنی گناہ کبیرہ نہ کرے) تو پھرتا ہے (حج سے ایسا پاک ہو کر) مانند اس دن کے کہ جنا اس کو اس کی ماں نے''۔ (مشکوٰۃ) (۱۴۷)

---

(۱۴۷) مشکوۃ المصابیح کتاب المناسك حدیث ۲۵۰۷ بحواله صحیح بخاری کتاب الحج باب فضل الحج المبرور حدیث ۱۵۲۱. صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل الحج والعمرۃ حدیث ۱۳۵۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین کا علم حاصل کرنا فرض ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''طلب کرنا علم (دین کا) ہر مسلمان پر فرض ہے''۔(ابن ماجہ)(۱۴۸)

ہر مرد عورت علم حاصل کرے

حضور انور ﷺ کے اس ارشاد سے امت کے لئے فرض ہوگیا کہ ہر مسلمان مرد' عورت' شہری' دیہاتی' امیر' غریب' دین[1] کا علم حاصل کرے۔اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ضرور صرفی نحوی عالم بنے' بلکہ یہ مطلب ہے کہ قرآن اور حدیث سے دین کی باتیں جانے اور سیکھے۔عربی پڑھ کر' یا اردو پڑھ کر مسائل معلوم کرے اور اگر بالکل ناخواندہ ہے تو معتبر عالموں سے جو قرآن اور حدیث جانتے ہیں پوچھ کر علم حاصل کرلے اور جو عورتیں خود نہیں پڑھ سکتیں وہ بھی عالم باعمل سے دین کی باتیں دریافت کریں۔یا جمعہ کے خطبے اور درسِ قرآن سن سن کر علم حاصل کریں۔لڑکے اور لڑکیاں جو سکولوں اور کالجوں میں پڑھ رہے ہیں۔اَن پڑھ والدین ان سے قرآن اور حدیث کے تراجم اور تفاسیر سنیں اور قرآن اور حدیث پر مشتمل لٹریچر پڑھوا کر دین کا علم حاصل کریں۔غرض کوئی بھی دین کی ضروری باتیں جانے بغیر نہ رہے۔علم کے معنے ہیں جاننا۔خواہ کتابیں پڑھ کر جانیں یا علمائے ربانی کی زبانی پوچھ کر جانیں۔

''سو'' رکعت پڑھنے سے بہتر

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے ابوذر رضی اللہ عنہ اگر تم کہیں جا کر قرآن کی ایک آیت سیکھ لو تو یہ تمہارے لئے سو رکعت (نفل) پڑھنے سے بہتر ہے۔اور اگر تم کہیں جا کر علم (دین) کا ایک مضمون سیکھ لو۔خواہ اس پر عمل

---

[1] دین کے علم کے ساتھ دنیا کے جو سکولوں کالجوں میں پڑھائے جاتے ہیں' ان کو بھی ضرور پڑھنا چاہئے کہ ان علوم سے کورا دنیا کے اندر کسی قطار و شمار میں نہیں' علوم عصریہ سے جاہل قوم دنیا کی پسماندہ ترین قوم ہے۔

(۱۴۸) سنن ابن ماجه المقدمة باب فضل العلماء والحث على طلب العلم حديث ٢٢٤ یہ حدیث صحیح ہے۔
صحيح سنن ابن ماجه ١ / ٩٢ حديث ١٨٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو یا نہ ہو۔ تو یہ تمہارے لئے ہزار رکعت (نفل) پڑھنے سے بہتر ہے''۔ (ترغیب) (۱۴۹)

دین کے علم کی بزرگی

اس ارشاد ختمی مرتبتؐ سے معلوم ہوا کہ دین کا علم سیکھنا بڑی فضیلت کا موجب ہے۔ قرآن کی ایک آیت کا ترجمہ اور مطلب معلوم کرنا سو رکعت نماز سے ثواب میں بڑھ کر ہے۔ اور ایک باب' یا مضمون دین کا جاننا ہزار رکعت نماز سے اجر میں زیادہ ہے۔

پھر حضور ﷺ نے فرمایا خواہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو' صرف سیکھ لینے سے ہی سو (۱۰۰) یا ہزار (۱۰۰۰) رکعت سے زیادہ ثواب مل جائے گا اس کی وجہ یہ ہے کہ علم سیکھ لینے سے ایک تو گمراہی سے بچ جائے گا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ علم تو حاصل ہو چکا ہے۔ کبھی نہ کبھی توفیق عمل بھی مل ہی جائے گی۔ تیسرا فائدہ یہ ہے کہ جو کچھ جانا ہے وہ کسی اور کو بھی بتا دے گا۔ اس کی تبلیغ کر دے گا تو دوسرے عمل کر لیں گے۔ بہر حال علم کا حاصل کرنا مفید ہی مفید اور بابرکت ہے۔

اور وہ بڑا خوش قسمت انسان ہے۔ جو علم حاصل کر کے اس پر عمل بھی کرتا ہے اور عامل ہو کر دوسروں کو بھی علم اور عمل کی دعوت دیتا ہے۔

سب سے افضل صدقہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان آدمی علم (دین کی بات) سیکھے۔ پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے''۔ (ابن ماجہ) (۱۵۰)

رحمت عالم ﷺ کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو دین کی کوئی بات صحیح سند کے ساتھ یاد ہو تو وہ اسے اپنے مسلمان بھائی کو ضرور بتا دے۔ علم کی تبلیغ کر دے۔ اس کا ثواب تمام صدقات و خیرات سے

---

(۱۴۹) الترغيب والترهيب كتاب العلم. الترغيب فى العلم و طلبه وتعلمه وتعليمه ١ / ١٢٥ حديث ١١٦ بحواله سنن ابن ماجه المقدمة باب فضل من تعلم القرآن وعلمه حديث ٢١٩. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعيف سنن ابن ماجه حديث ٤٠. ضعيف الترغيب والترهيب ١ / ٤٧ حديث ٥٤. اس حدیث کی سند عبداللہ بن زیاد البحرانی اور علی بن زید بن جدعان کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۱۵۰) سنن ابن ماجه المقدمة باب ثواب معلم الناس الخير حديث ٢٤٣. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعيف سنن ابن ماجه حديث ٤٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ ملے گا۔ ایک شخص ہزار روپیہ اللہ کے نام پر خیرات کرتا ہے دوسرا شخص ایک حدیث سنا دیتا ہے۔تو ذرا سی زبان ہلانے پر ہزار روپیہ خیرات کرنے سے زیادہ ثواب ملے گا۔ پھر خوب سکھاؤ دین کا علم اپنے اہل و عیال اور محلّہ والوں کو اور دوستوں اور آشناؤں کو' سکولوں اور کالجوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کو۔

جاری رہنے والی نیکیاں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مومن کے مرنے کے بعد جن نیکیوں کا ثواب اس کو پہنچتا رہتا ہے وہ نیکیاں یہ ہیں۔ اول علم جس کو حاصل کرنے کے بعد اس نے لوگوں میں اس کی اشاعت کی ہو۔ دوم اولاد نیک (جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعا کرے)۔ سوم قرآن مجید (جو کسی کو پڑھنے کے لئے) دیا ہو۔ چہارم مسجد جو اس نے بنائی ہو۔ پنجم مسافر خانہ اور نہر۔ ششم وہ صدقات جو اس نے اپنی زندگی میں اپنے مال سے دیا ہو''۔ (ابن ماجہ) (۱۵۱)

مذکورہ حدیث میں علم کی اشاعت کو صدقہ جاریہ فرمایا گیا ہے یعنی علم حاصل کر کے اس کی نشر و اشاعت کرنا۔ اس کی چند صورتیں ہیں:

1. علم پڑھانا تا کہ شاگرد پڑھ کر اس کو آگے پھیلائیں۔
2. علم کی کتابیں تصنیف کرنا کہ علم پھیلے کتاب وسنت کی اشاعت ہو۔
3. مال سے کتابیں چھپوا کر تقسیم کرنا۔
4. کتابیں خرید کر طالب علموں کو دینا کہ پڑھیں اور پڑھائیں۔
5. قرآن اور حدیث پر مشتمل کتابیں خرید کر لائبریریوں میں رکھنا کہ عوام پڑھیں۔

اولاد نیک بھی صدقہ جاریہ ہے۔ اولاد کو دنیا کا مروج علم پڑھانے کے علاوہ دین کا علم بھی ضرور ضرور پڑھائیں' اور انہیں صوم وصلوٰۃ کا پابند بنائیں اور اخلاق سکھائیں' تاکہ اولاد والدین کی وفات کے بعد ان کے لئے صدقہ جاریہ بن سکے اس طرح کہ ان کے حق میں دعاء مغفرت کرتی رہے۔ واضح ہو کہ اولاد جو نیک کام بھی کرے گی' قولی' بدنی اور مالی عبادات بجالائے گی' سب کا ثواب والدین کو پہنچتا رہے گا اور اولاد کے ثواب سے کچھ کم نہ ہوگا۔ اولاد کی عبادات' اور نیکیوں کا ثواب والدین کو اس لئے پہنچتا ہے کہ والدین کے سبب اولاد معرض وجود میں آئی ہے۔

---

(۱۵۱) سنن ابن ماجه المقدمة باب ثواب معلم الناس الخير حديث ٢٤٢. یہ حدیث حسن ہے۔ صحيح سنن ابن ماجه ١/ ٩٨ـ ٩٧ حديث ٢٠٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں تو اولاد نیک (ولـدًا صـالـحًـا) صدقہ جاریہ بن سکتی ہے بدعمل اور بے دین اولاد نہیں۔تو والدین کو اپنی زندگی میں اولاد کو دیندار بنانے کے لئے انتہائی کوشش کرنی چاہیئے۔اس کی دینی تربیت کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔

ایسے ہی قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور پڑھنے پڑھانے کے لئے' درسوں' مسجدوں میں رکھنے یا ضرورت مندوں کو دینے' جہاں ضرورت ہو' وہاں مسجد بنانا یا مسجد کی تعمیر اور آبادی میں خرچ کرنا۔رفاہ عامہ کے لئے نہر' کنواں' نل وغیرہ لگوا دینا۔یہ سب کام پس مردن صدقہ جاریہ ہیں۔

فرشتے پروں کا فرش کرتے ہیں

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص علم کی طلب میں چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے اور (قرآن وحدیث کے) طالب علم کے واسطے فرشتے اپنے پروں کا فرش کرتے ہیں۔طالب علم کے واسطے تمام آسمان اور زمین کی چیزیں بخشش چاہتی ہیں۔یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اس کے لئے استغفار کرتی ہیں۔علم والے کی فضیلت عبادت کرنے والے پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت تاروں پر۔علم والے نبیوں کے وارث ہیں اور نبیوں کی وراثت درہم و دینار نہیں ہے۔بلکہ ان کی وراثت علم ہے۔جس نے علم حاصل کیا اس کو ایک بہت بڑا حصہ مل گیا''۔(۱۵۲)

حکومت علم دین بھی پڑھائے

حضرت انور ﷺ کی زبانی آپ نے علم دین کی خوبی اور فضیلت سن لی' اب تہیہ کرلیں کہ اپنی اولاد کو ضرور دین کا علم پڑھائیں' ہم اپنی حکومت کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ ملک کے تمام سکولوں اور کالجوں میں علوم عصریہ (Modern Arts) کے ساتھ دین کا علم بھی ضرور پڑھائے۔کوئی لڑکی اور لڑکا کم ازکم قرآن کا ترجمہ اور تفسیر اور حدیث کی کتاب مشکوٰۃ شریف پڑھے بغیر نہ رہے۔

---

(۱۵۲) سنن ابوداؤد کتاب العلم باب الحث علی طلب العلم حدیث ۳٦٤١. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۱/ ٤٠٧ حدیث ۳٦٤١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کی تعلیم

قرآن سیکھو اور سکھاؤ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں اچھا وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے''۔ (بخاری) (۱۵۳)

ہر مسلمان عورت اور مرد کے لئے ضروری ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کرے یعنی ناظرہ سے پڑھے۔ پھر اس کا ترجمہ سیکھے اور پھر لوگوں کو پڑھائے۔ اس سے اس کی اپنی زندگی بھی سنور جائے گی اور لوگوں کی اصلاح بھی ہوگی۔ کوئی لڑکی اور لڑکا قرآن کا ناظرہ اور ترجمہ جانے بغیر نہ رہے۔

کراماً کاتبین فرشتوں کی معیت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس کا قرآن (پڑھنے میں) خوب صاف ہو۔ وہ (بزرگی میں) فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ جو (فرشتے) بندوں کے اعمال لکھتے' عزت والے' پاکی والے ہیں اور جو شخص قرآن پڑھنے میں اٹکتا ہے اور وہ اس کو مشکل لگتا ہے۔ اس کو دو ثواب ملیں گے''۔ (بخاری و مسلم) (۱۵۴)

قرآن پڑھنے میں دو ثواب

یعنی جو شخص قرآن خوب صاف اور صحیح پڑھتا ہے۔ مع السفرۃ الکرام البررۃ ۔ وہ بزرگی میں عزت اور پاکی والے کراماً کاتبین کے برابر ہے اور جو شخص قرآن اٹک اٹک کر پڑھتا ہے۔ یعنی پڑھتے پڑھتے رک جاتا ہے۔ پھر دوبارہ پڑھ کر اسے صحیح کرتا ہے۔ اچھی طرح نہیں چلتا۔ وَھُوَ شَاقٌ عَلَیْہِ ۔ اور قرآن اس پر مشکل ہے کہ وہ تکلیف اٹھا کر پڑھتا ہے۔ ایسے شخص کو دو اجر ملیں گے ایک قرآن پڑھنے کا اور دوسرا تکلیف اٹھانے کا۔

---

(۱۵۳) صحیح بخاری کتاب فضائل القرآن باب خیر کم من تعلم القرآن و علمه حدیث ۵۰۲۸ ـ ۵۰۲۷.

(۱۵۴) صحیح بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ عبس حدیث ۴۹۳۷ . صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب فضل الماهر بالقرآن والذی یستمع فیه حدیث ۷۹۸ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور اکرم ﷺ نے اس شخص کو بڑی تسلی دی ہے جس کو قرآن اچھی طرح نہیں آتا ایسے پڑھنے پر رغبت دلائی ہے کہ دوہرا ثواب ملے گا تاکہ نا اُمید ہو کر اور تنگ آ کر پڑھنا چھوڑ ہی نہ دے۔ بلکہ اسے بلا ناغہ پڑھتے رہنا چاہئے اور دوسروں سے قرآن کی قرات کی صفائی اور صحت کراتے رہنا چاہئے۔

اجاڑ اور بے آباد سینہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس کے سینے میں قرآن سے کچھ بھی نہ ہو وہ اجاڑ گھر کی مانند ہے''۔ (ترمذی) (۱۵۵)

یعنی حضور انور ﷺ نے تاکید کی ہے کہ مسلمان کو کچھ نہ کچھ قرآن تو یاد ہو۔ سارا نہیں پڑھ سکا۔ تو سینہ کے اندر چند سورتیں تو ہوں۔

آفتاب سے زیادہ روشنی والا تاج

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے قرآن پڑھا اور اس کے احکام پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی اس روشنی سے بھی زیادہ حسین ہوگی جو دنیا کے گھروں میں اس حالت میں ہو کہ آفتاب تمہارے پاس آ جائے۔ پھر اس شخص کے بارے میں تمہارا خیال کیا ہے جس نے خود یہ کام کیا ہو''۔ (ابوداؤد) (۱۵۶)

مطلب یہ ہے کہ قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے کے والدین کو روزِ محشر ایسا منور تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی اس روشنی سے زیادہ خوب صورت ہوگی جبکہ موجود آفتاب آسمان چہارم سے لوگوں کے پاس آ جائے اور اس کی روشنی لوگوں کے گھروں میں پہنچے۔ گھروں میں پہنچی ہوئی اس روشنی سے اس تاج کی روشنی زیادہ درخشاں اور حسین ہوگی۔ جو قرآن کے پڑھنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے والے کے ماں باپ کو قیامت کے دن پہنایا جائے گا۔

---

(۱۵۵) سنن ترمذی ابواب فضائل القرآن باب ان الذی لیس فی جوفه من القرآن کالبیت الخرب حدیث ۲۹۱۳. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ترمذی حدیث ۲۹۱۳. اس حدیث کی سند قابوس بن ابی ظبیان کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۱۵۶) سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب فی ثواب قراءة القرآن حدیث ۱۴۵۳. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ۱۴۵۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ گے حضور ﷺ فرماتے ہیں:

((فما ظنکم بالذی عمل بھذا)).

’’پھر تمہارا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جس نے قرآن پر (پڑھ کر) عمل کیا ہے‘‘۔

یعنی اس شخص کے والدین کا مرتبہ اور شان تو تم معلوم کر چکے۔ اب قرآن کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے کا درجہ اور مرتبہ خود جان لو کہ کیا ہوگا۔

ہر عورت، مرد، لڑکی اور لڑکے کو قرآن پڑھنا اور اس کے احکام پر عمل کرنا چاہئے۔ دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت کے بلند مرتبے بھی ملیں گے۔

دلوں کے زنگ کی جلا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

’’دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے، جیسا لوہے کو پانی پہنچنے سے زنگ لگ جاتا ہے‘‘۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ’’اے اللہ کے رسول! وما جلاءھا ’’اور دلوں کی صفائی کس چیز سے ہے؟‘‘ فرمایا: ’’موت کو کثرت سے دھیان رکھنا اور قرآن پڑھنا‘‘۔ (مشکوٰۃ) (۱۵۷)

عربی اور عجمی سب قرآن پڑھیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم قرآن پڑھ رہے تھے۔ ہم میں اعرابی (دیہاتی) لوگ بھی تھے اور عجمی (غیر عرب) بھی تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

((اقرؤا فکل حسن)) ’’پڑھتے رہو تم سب اچھے ہو‘‘۔ (مشکوٰۃ) (۱۵۸)

---

(۱۵۷) مشکوۃ المصابیح کتاب فضائل القرآن حدیث ۲۱۶۸ بحواله شعب الایمان للبیهقی ۲/ ۳۵۳ حدیث ۲۰۱۴. محقق العصر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند سخت ضعیف ہے۔ ایک سند میں ابوثمام عبدالرحیم بن ہارون الغافی الواسطی کذاب ہے اور دوسری میں عبداللہ بن عبدالعزیز بن ابی رواد سخت ضعیف ہے۔

(ملاحظہ ہو ماہنامہ شہادت فروری ۲۰۰۳ صفحہ ۳۹)

(۱۵۸) مشکوۃ المصابیح کتاب فضائل القرآن باب آداب التلاوۃ و دروس القرآن حدیث ۲۲۰۶ بحواله سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب ما یجزی الامی والاعجمی من القراءۃ حدیث ۸۳۰. شعب الایمان للبیهقی ۲/ ۵۳۸ حدیث ۲۶۴۲. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۱/ ۲۳۴ حدیث ۸۳۰. سلسلة الاحادیث الصحیحة ۱/ ۵۲۰ حدیث ۲۵۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیہاتی لوگوں کی تعلیم کم ہوتی ہے اس لئے وہ قرآن اچھا نہیں پڑھ سکتے اور جو عرب نہیں ان کی زبان بھی قرآن پڑھنے میں زیادہ صاف نہیں ہوتی حضور انور ﷺ نے دیہاتیوں اور غیر عربوں کو قرآن پڑھتے سنا تو ان کو تسلی دی کہ تم سب اچھے ہو قرآن پڑھتے رہو۔ یعنی اگر تلفظ بہت صاف اور عمدہ نہیں تو نہ سہی قرآن کا پڑھنا نہ چھوڑو۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن صاف' سادہ' صحیح تلفظ سے پڑھ لینا ہی کافی ہے[1]۔ قاریوں کی طرح تکلف سے قرآن پڑھنا ضروری نہیں ہے۔

قرآن سننے کا اجر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص قرآن کی ایک آیت بھی (توجہ سے) سنے۔ اس کے لئے ایک ایسی نیکی لکھی جاتی ہے جو بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ (اس کے بڑھنے کی کوئی قید و حد نہیں) اور جو شخص اس آیت کو آپ پڑھے وہ آیت اس کے لئے قیامت کے روز ایک نور ہوگا''۔ (رواہ احمد) (۱۵۹)

مسلمانو! قرآن کا سننا تو کچھ مشکل نہیں ایک آیت سننے سے ایسی نیکی ملتی ہے جو قیامت تک بڑھتی ہی چلی جاتی ہے اور جو ایک آیت خود پڑھتا ہے اس کے لئے وہ آیت قیامت کے روز روشنی ہوگی۔ اس سے قرآن کے پڑھنے اور سننے کی فضیلت معلوم ہوئی۔ پھر قرآن خود پڑھو اور اپنے اہل و عیال کو پڑھاؤ۔ بالکل ان پڑھ لوگ قرآن کو سنا ہی کریں بڑا اجر پائیں گے۔ اس نور سے اپنے ظلمت کدوں کو روشن کر لو کہ ؎

یہ شرحِ حقیقت' یہ رازِ یقیں — کتابِ ہدایت' کتاب مبیں
سراپا تجلی' سراپا جمال — یہ قدرت کا ہے شاہکار کمال
یہ ہے نغمہ پرواز فطرت کا ساز — یہ بیداریٔ بزم ہستی کا راز
چراغِ حرم اس سے روشن ہوا — سوادِ جہاں اس سے گلشن ہوا
یہ ہے آفتاب رسالت کا نور — اسی سے درخشاں ہوا نخل طور
یہ اسرارِ حکمت کا ہے آئینہ — یہ حسن حقیقت کا ہے آئینہ
مہکتا ہوا باغِ جنت کا پھول — چمکتا ہوا زندگی کا اصول

---

[1] ناظرہ کے طور پر کافی ہے اس کے بعد قرآن کا ترجمہ بھی ضرور پڑھنا چاہئے کیونکہ بغیر ترجمہ اور مطلب جانے قرآن پر عمل نہیں ہو سکتا اور نہ عقائد درست ہو سکتے ہیں۔

(۱۵۹) مسند احمد ۲/ ۳٤۱. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف الترغیب و الترهیب ۱/ ٤۲۸ حدیث ۸۵۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ گویا صریرِ پرِ جبریلؑ — یہ ہے آبِ رحمت کی ایک سلسبیل
یہ ہے بادۂ حق کا روشن چراغ — یہ اسرار و عرفاں کی مے کا ایاغ
یہ اٹھتی ہوئی موجِ دریائے نور — نظر آزما جلوۂ برقِ طور
جھلکتا ہے اس میں حقیقت کا رنگ — یہ باطل سے قدرت کا اعلانِ جنگ
رسالت کی منزل کا یہ سنگِ میل — یہ بیشک ہے پیغامِ ربِ جلیل!
یہ لاریب ہے نسخہ کیمیا — ”مسِ خام کو جس نے کندن کیا“
بتاتا ہے یہ زلفِ تدبیر بھی — جگاتا ہے قوموں کی تقدیر بھی
اٹھاتا ہے یہ چشم و دل کے حجاب — یہ ہے نوعِ انسان کی تعبیرِ خواب
اسی میں ہے رازِ حیاتِ دوام — یہ ہے ربِّ ہستی کا آخر پیام

فضا خاکداں منزلِ نور ہو
جو یہ زندگانی کا دستور ہو

(فضا جالندھری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیک لوگوں کی صحبت

ہر شخص کو چاہئے کہ وہ نیک اور اچھے لوگوں کے پاس بیٹھا کرے۔ان کی اچھی باتیں سنے اور نیک خصلتیں سیکھے۔ بری مجلسوں اور برے لوگوں کی صحبت سے بچے۔

اچھے وہ لوگ ہیں جو قرآن اور حدیث کا علم رکھتے ہیں ان کے عقیدے توحید کے ہیں۔ وہ شرک اور بدعت سے بچتے ہیں۔صوم وصلوٰۃ کے پابند ہیں۔ معاملات اور لین دین کے کھرے ہیں۔ حلال حرام کی احتیاط کرتے ہیں۔ سچ بولتے اور وعدہ پورا کرتے ہیں۔خلاف شرع باتوں سے بچتے ہیں۔ اخلاق فاضلہ رکھتے ہیں۔ بندگان خدا کو ایذا نہیں دیتے۔ ہاتھوں' پاؤں' آنکھوں' کانوں' اور زبان کو اللہ کے حکم کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔یعنی ان اعضاء کو بے لگام نہیں ہونے دیتے' بے حیائی اور فحاشی سے مجتنب رہتے ہیں' خدا کی محبت اور اس کا خوف دل میں رکھتے ہیں' حیات آخرت کو دنیا کی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں۔ صابر اور شاکر رہتے ہیں۔ایسے لوگوں کے پاس بیٹھنا چاہئے کہ ان کی صحبت انسان کو نیک بنا دیتی ہے۔اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین (جو عبارت ہے علماء ربانی سے) کی صحبت اکسیر ہے۔خوش بخت ہے وہ انسان جس کو موحد' متبع سنت' غیر طامع وحریص عالم باعمل کی صحبت' اور دوستی میسر ہو۔ نیکوں اور سچوں کی معیت سے متعلق ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ ﴾(پ ۱۱ ع ٤)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور (عمل میں) سچوں کے ساتھ رہو''۔ (۱۶۰)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تاکید کرتا ہے کہ وہ خوفِ خدا رکھیں اور جو لوگ (دین میں توحید کے پکے) اور سنت کے اتباع میں) سچے ہیں۔ ان کے ساتھ رہیں' ان سے دوستی' محبت اور صحبت رکھیں۔ان کی مجالس میں بیٹھا کریں کہ نیک کی صحبت نیک بنا دیتی ہے۔

بری مجلس سے کنارہ کش رہو!

﴿ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ

(۱۶۰) سورۃ التوبۃ آیت نمبر ۱۱۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (پ۷ ع ۱٤)

''اور جب تو ان لوگوں کو دیکھے جو ہماری آیتوں (احکامِ شریعت) میں عیب جوئی کر رہے ہیں' تو ان لوگوں سے کنارہ کش ہو جا یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں اور اگر تجھے شیطان بھلا دے (کہ تو ایسی مجلس میں جا بیٹھے) تو یاد آنے کے بعد پھر ایسے ظالموں کے پاس نہ بیٹھ''۔ (۱۶۱)

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے بری مجلسوں سے کناہ کشی کا حکم دیا ہے کہ وہاں نہ جاؤ نہ بیٹھو اور اگر شیطان بھلا کر تم کو وہاں لے جائے تو یاد آنے پر فوراً اٹھ کر چلے آؤ یعنی اول تو عقائد' اعمال' اخلاق' کردار' کریکٹر' سیرت کو بگاڑنے والی مجالس میں جاؤ ہی نہ اور اگر بھول کر کسی وجہ سے چلے جاؤ تو یاد آنے پر اٹھ کر چلے آؤ۔

یاد رکھیں کہ شرک اور بدعت' اور خلاف شرع رسوم کی مجلسیں زہر قاتل ہیں۔ وہاں مت بیٹھیں۔ ایسے ہی شرک اور بدعت کی تقریروں سے بھی اجتناب چاہئے۔ سینما میں عموماً فحاشی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ شہوانیات اور رومان بھڑکتے اور اخلاق بگڑتے ہیں۔ نژادِ نو کے لئے یہ پکچر بینی قتل اخلاق کے حکم میں ہے۔ اس سے نوجوانوں کو سخت پرہیز کرنی چاہئے۔

خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو ہر ایسی مجلس میں شرکت سے روک دیا ہے۔ جس میں اسلام کے خلاف کوئی کام ہو رہا ہو۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا﴾ (پ۷ ع ۱٤)

''اور ایسے لوگوں سے بالکل کنارہ کش رہ جنہوں نے اپنے دین کو لہو و لعب بنا رکھا ہے اور دنیوی زندگی نے ان کو دھوکہ میں ڈال رکھا ہے''۔ (۱۶۲)

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے ہر اس مجلس اور صحبت سے کنارہ کشی کا حکم دیا ہے جہاں دین کے خلاف کام ہو رہے ہوں۔ جہاں اعتقادات' اعمال' اور اخلاق بگڑ رہے ہوں۔ خبردار! ایسی صحبتوں سے بچ جاؤ۔ ایسے آدمیوں سے دور رہو۔

اچھے جلیسوں کی نشانیاں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ سے پوچھا گیا کونسا ہم نشین سب سے

---

(۱۶۱) سورۃ الانعام آیت نمبر ٦٨.

(۱۶۲) سورۃ الانعام آیت نمبر ٧٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا:

"من ذکرکم الله رویته جس کا دیکھنا تم کو اللہ یاد دلا دے۔ وزاد فی علمکم منطقه. اس کا بولنا تمہارے علم (دین) میں ترقی دے۔ وذکرکم بالاخرة عمله. اور اس کا عمل تم کو آخرت کی یاد دلا دے"۔ (ابو یعلیٰ) (۱۶۳)

صحبت کے لائق نیک لوگ

یعنی جن لوگوں کے پاس بیٹھنا مفید ہے ان کی زیارت سے خدا یاد آتا ہے۔ خدا کا خوف اور تقویٰ دل میں پیدا ہوتا ہے۔ طبیعت نیک کاموں اور عبادات کی طرف راغب ہوتی ہے۔ خدا کی محبت فانی محبتوں پر غالب آتی ہے۔

جب وہ نیک لوگ گفتگو کرتے ہیں تو اس سے دین کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ خدا اور رسولؐ کے احکام معلوم ہوتے ہیں۔ شریعت کی راہبری نصیب ہوتی ہے اور جو صالحین صحبت کے لائق ہیں ان کے اعمال کو دیکھ کر آخرت یاد آتی ہے۔ یہ ہیں وہ نیک لوگ جن کے پاس بیٹھنا چاہئے اور ان سے محبت کرنی چاہئے۔

نیک ہمنشین اور بد ہمنشین کی مثال

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"نیک ہمنشین اور بد ہمنشین کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص کستوری لئے ہوئے ہو (مثال نیک ہمنشین) اور ایک شخص بھٹی دھونک رہا ہو (مثال بد ہمنشین) پس کستوری والا تو تجھ کو دے دے گا۔ اور یا (اگر کستوری نہ بھی دے تو) اس سے تجھ کو خوشبو ہی پہنچ جائے گی۔ اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑوں کو جلا دے گا۔ (اگر کوئی چنگاری آ پڑی) اور یا (اگر چنگاری نہ پڑی) تو اس کی گندی بو ہی تجھ کو پہنچ جائے گی"۔ (مشکوٰۃ) (۱۶۴)

---

(۱۶۳) مسند ابی یعلی الموصلی ۲/ ٤٣٢ حدیث ٢٤٣١ المقصد العلی فی زوائد ابی یعلی الموصلی کتاب المواعظ باب ای الجلساء خیر حدیث ١٧٣٠. اس کتاب کے محقق سید کسروی حسن فرماتے ہیں اسناده حسن. جبکہ علامہ البانی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ضعیف الترغیب و الترهیب ١/ ٥٧. حدیث ٧٩ سلسلة الاحادیث الضعیفة الموضوعة ٧/ ٣٧٥ حدیث ٢٨٣٠.

(۱۶۴) مشکوة المصابیح کتاب الآداب باب الحب فی الله ومن الله حدیث ٥٠١٠ بحواله صحیح بخاری کتاب الذبائح والصید باب المسك حدیث ٥٥٣٤. صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب مجالسة الصالحین و مجانبة قرناء السوء حدیث ٢٦٢٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحبتِ صالح ترا صالح کند

اگر آپ عطر فروش کے پاس بیٹھیں گے تو وہ عطر کا ایک پھویا آپ کو دے دے گا اور اگر نہ بھی دے تو خوشبو خود بخود آپ کے دماغ کو معطر کر دے گی۔ عطار کی صحبت سے کتنا فائدہ پہنچا کہ آپ کے دل و دماغ معطر ہو گئے۔ یہ مثال ہے نیک لوگوں کی صحبت کی کہ ان کی ہم نشینی ایمان اور روح کو تر و تازہ کر دیتی ہے۔

برخلاف اس کے اگر آپ لوہار کی بھٹی کے پاس بیٹھیں گے تو کوئلوں کی چنگاریاں اڑ کر آپ کے کپڑوں کو جلا دیں گی اور اگر چنگاری سے بچ گئے تو دھوئیں کی بدبو سے تو آپ کو ضرور تکلیف پہنچے گی۔ اور کپڑے بھی کالے ہوں گے۔ یہ مثال ہے بدہمنشین کی کہ اس کی صحبت' سیرت اور اخلاق کے لباس کو سیاہ کر دے گی۔

مومن کی صحبت اختیار کرو

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((لا تصاحب الاّ مومنا)). (مشکوۃ)

''مومن کے سوا کسی کی صحبت مت اختیار کرو''۔ (۱۶۵)

نوٹ ☆ یعنی مومن دیندار صالح الاعمال کے پاس بیٹھنا چاہیے۔

دنیا اور آخرت کی بھلائی کا مدار

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں تم کو وہ بات نہ بتاؤں جو اس دین (محمدیؐ) کا مدار (ORBIT) ہے جس سے تم دنیا اور دین کی بہتری حاصل کر سکتے ہو۔ (سنو! ایک تو) اہل ذکر کی مجالس کو لازم پکڑو۔ (دوسرے) جب اکیلے ہوا کرو تو حتی الامکان اللہ کے ذکر سے زبان کو متحرک رکھو۔ (تیسرے) محبت کرو (کسی سے)

(۱۶۵) مشکوۃ المصابیح کتاب الآداب باب الحب فی اللہ ومن اللہ حدیث ۵۰۱۸۔ بحوالہ سنن ترمذی ابواب الزھد باب ما جاء فی صحبۃ المومن حدیث ۲۳۹۵ سنن ابوداؤد کتاب الادب باب من یومران یجالس حدیث ۴۸۳۲۔ سنن الدارمی کتاب الاطعمۃ باب من کرہ ان یطعم طعامہ الا الاتقیاء ۲/۱۴۰ حدیث ۲۰۵۷۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۲/۵۶۴۔ ۵۶۳ حدیث ۲۳۹۵۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/۱۸۷ حدیث ۴۸۳۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اللہ ہی کے لئے کرو اور بغض رکھو تو اللہ ہی کے لئے''۔ (مشکوٰۃ) (۱۶۶)

نوٹ ☆ یاد رکھیں کہ صحبتِ نیک بڑی موثر چیز ہے اس لئے نیکوں کی مجلس میں ضرور بیٹھا کریں۔

اللہ کے لئے محبت اور صحبت رکھنے والے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا حضور انور ﷺ نے فرمایا:

''جنت میں یاقوت کے ستون ہیں۔ ان پر زبر جد کے بالا خانے ہیں۔ ان میں کھلے دروازے ہیں جو چمکدار ستاروں کی مانند چمکتے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! ان بالا خانوں میں کون رہے گا؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ. اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھنے والے۔ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰہِ. اللہ کے لئے ایک دوسرے کے پاس بیٹھنے والے۔ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰہِ. اللہ کے لئے آپس میں ملاقات کرنے والے''۔ (مشکوٰۃ) (۱۶۷)

---

(۱۶۶) مشکوۃ المصابیح کتاب الآداب باب الحب فی اللہ ومن اللہ حدیث ۵۰۲۵ بحوالہ شعب الایمان ۶/ ۴۹۳۔ ۴۹۲ حدیث ۹۰۲۴. اِس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ تنقیح الرواۃ ۳/ ۳۴۴.

(۱۶۷) مشکوۃ المصابیح کتاب الآداب باب الحب فی اللہ ومن اللہ حدیث ۵۰۲۶ بحوالہ شعب الایمان للبیھقی ۶/ ۴۸۷ حدیث ۹۰۰۲. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف الترغیب والترھیب ۲/ ۲۶۸ حدیث ۱۷۸۲. سلسلة الاحادیث الضعیفة ۴/ ۳۷۱۔ ۳۷۰ حدیث ۱۸۹۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان بھائیوں کے حقوق

﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ○ ﴾ (پ۲٦ ع١٤)

"(سنو!) مسلمان تو سب بھائی بھائی ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان اصلاح کر دیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ اے ایمان والو! (سنو!) نہ تو مردوں کو مردوں پر ہنسنا چاہئے کیا عجب ہے کہ (جن پر ہنستے ہیں) وہ ان (ہنسنے والوں) سے (خدا کے نزدیک) بہتر ہوں اور نہ عورتوں کو عورتوں پر ہنسنا چاہئے۔ کیا عجب ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ایک دوسرے کو طعنے دو اور نہ ایک دوسرے کو برے لقب سے پکارو' ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا برا ہے اور جو (ان حرکتوں سے) باز نہ آئیں گے تو وہ ظالم ہیں۔ اے ایمان والو! (یاد رکھو) بہت سے گمان سے بچا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور (سنو!) سراغ نہ لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے۔ کیا کوئی تم میں سے اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تو تم ناگوار سمجھتے ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے"۔ (۱٦۸)

آیات مذکورہ کا مفہوم واضح ہے کہ مسلمان دین کے بھائی ہیں اور عورتیں دینی بہنیں ہیں۔ کوئی کسی پر نہ ہنسے نہ ٹھٹھا مخول اور تمسخر کرے کہ ان باتوں سے تحقیر ہوتی ہے۔ نہ کسی کو طعنہ دے نہ برے ناموں سے پکارے۔ نہ کسی پر بدظنی کرے کیونکہ بعض ظن گناہ ہوتے ہیں اور نہ کسی کے عیب کا سراغ لگائے اور نہ گناہ کی

(۱٦۸) سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۰ تا ۱۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹوہ میں رہے نہ غیبت کرے۔ غور کریں کہ مسلمان کی عزت و آبرو اور اس کے احساسات و جذبات کا کتنا خیال رکھا گیا ہے کہ اس کی دلشکنی، حقارت اور ذلت کسی صورت بھی روا نہیں۔

مسلمان کو حقیر نہ جانو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی شخص (لوگوں کے گناہوں اور عیبوں پر نظر رکھ کر خود کو عیبوں سے پاک سمجھ کر بطور شکایت کے) یوں کہتا ہے۔ هَلَكَ النَّاسُ لوگ برباد ہو گئے۔ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ تو وہ آپ سب سے بڑا برباد ہونے والا ہے''۔ (مسلم) (۱۶۹)

مطلب یہ ہے کہ اپنے مقابلہ میں لوگوں کو گنہگار جان کر حقیر سمجھنا اور خود کو نیک خیال کرنا۔ آپ بردبار ہونا ہے۔ یہ بات اخلاق کے منافی ہے کہ دوسروں کو حقیر جانا جائے اور یہ تکبر بھی ہے۔

مسلمان کو برا بھلا کہنا گناہ ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)). (بخاری ۔ مسلم)

''مسلمان کو برا بھلا کہنا گناہ ہے اور (بلاوجہ) اس سے لڑنا کفر (کے قریب) ہے''۔ (۱۷۰)

چغل خور کی سزا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ)). (بخاری ۔ مسلم)

''چغل خور (بلا سزا پائے) جنت میں نہ جائے گا''۔ (۱۷۱)

مسلمانو! خبردار! اپنے بھائیوں کی غیبت نہ کیا کرو۔ کسی کے عیب اس کی غیر حاضری میں بیان نہ کیا

---

(۱۶۹) صحيح مسلم كتاب البر والصلة باب النهي عن قول هلك الناس حديث ٢٦٢٣ .

(۱۷۰) صحيح بخارى كتاب الايمان باب خوف المومن من ان يحبط عمله وهو لا يشعر حديث ٤٨ . صحيح مسلم كتاب الايمان باب قول النبي ﷺ سباب المسلم فسوق وقتاله كفر حديث ٦٤ .

(۱۷۱) صحيح بخارى كتاب الادب باب ما يكره من النميمة حديث ٦٠٥٦ . صحيح مسلم كتاب الايمان باب اغلظ تحريم النميمة حديث ١٠٥ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو کہ عیب جوئی کبیرہ گناہ ہے۔

دو رویہ شخص کی بدتر حالت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ)).

''قیامت کے روز سب سے بدتر (حالت میں) دو رویہ شخص کو پاؤ گے''۔

((يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ)).

''آتا ہے ان کے منہ پر ان جیسا اور ان کے منہ پر ان جیسا''۔ (بخاری و مسلم) (۱۷۲)

غیبت اور بہتان دونوں کبیرہ گناہ ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور (اللہ کے بتانے سے) اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: (سنو!) غیبت یہ ہے کہ اپنے (مسلمان) بھائی کا اس طرح ذکر کرنا کہ (اگر وہ سن پائے تو) اس کو ناگوار لگے۔ کہا گیا اگر وہ بات (عیب اور بدی) اس میں (فی الواقع) ہو تو؟ آپؐ نے فرمایا: ''اگر وہ بات جو تو کہتا ہے اس میں ہو تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بات اس میں نہیں ہے جو تو کہتا ہے پھر تو نے اس پر بہتان باندھا''۔ (مسلم) (۱۷۳)

بہت بڑی خیانت کی بات

سفیان بن اسد حضرمیؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

''بہت بڑی خیانت کی بات یہ ہے کہ تو اپنے (مسلمان) بھائی کو کوئی ایسی بات کہے جس میں وہ تجھے سچا سمجھ رہا ہو اور تو اس میں جھوٹ بول رہا ہو''۔ (ابوداؤد) (۱۷۴)

---

(۱۷۲) صحیح بخاری کتاب الادب باب ما قیل فی ذی صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة باب خیار الناس حدیث ۲۵۲٦ و کتاب البر و الصلة باب ذم ذی الوجهین حدیث ۲۵۲٦.

(۱۷۳) صحیح مسلم کتاب البر و الصلة باب تحریم الغیبة حدیث ۲۵۸۹.

(۱۷۴) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی المعاریض حدیث ٤۹۷۱. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ٤۹۷۱. سلسلة الاحادیث الضعیفة ۳/ ٤۰٦ _ ٤۰۵ حدیث ۱۲۵۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کو گناہ سے عار نہ دلائے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کسی گناہ سے عار دلائے گا اس کو موت نہ آئے گی جب تک وہ خود اس گناہ کو نہ کرے گا''۔ (ترمذی) (۱۷۵)

مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو محبت اور خیر خواہی سے نصیحت اور وعظ کرنا چاہئے۔ انہیں گناہوں پر عار دلا دلا کر ذلیل اور رسوا نہیں کرنا چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ حول خداوندی اور توفیق الٰہی اس کی پشت پناہی نہ کرے۔ عار دلانے اور طعنہ دینے والا خود اس گناہ کا مرتکب ہو جائے۔ غرض کہ گنہگاروں کو بھی اپنے تقدس کے مقابلہ میں حقیر اور ذلیل نہ جانیں۔ ویسے گناہ، بدی اور بدکاری، اپنی ذات میں روندنے اور مٹانے کے لائق ہیں۔

بعض باتیں دوزخ کا موجب ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بندہ زبان سے ایسی بات کہتا ہے جس سے خدا ناراض ہو جاتا ہے اور اس (بندے) کو اس بات کی حقیقت نہیں معلوم ہوتی، لیکن یہ اس (بات) کی وجہ سے ستر برس تک دوزخ میں لڑکتا چلا جاتا ہے''۔ (ابن ماجہ) (۱۷۶)

نوٹ ☆ مسلمان کو چاہئے کہ ہزار بار سوچ سمجھ کر بات منہ سے نکالے، ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی بات خدا کی ناراضی کی کر دے اور دوزخ میں چلا جائے۔ اسی لئے حضورؐ نے فرمایا ہے:

''جو شخص خدا تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ یا تو خاموش رہے یا جو بات منہ سے نکالے بہتر نکالے''۔ (ابن ماجہ) (۱۷۷)

---

(۱۷۵) سنن ترمذی ابواب صفة القیامة باب فی وعید من عیر اخاہ بذنب حدیث ۲۵۰۵. یہ حدیث موضوع ہے۔ ضعیف سنن ترمذی حدیث ۲۵۰۵. اِس حدیث کی سند میں محمد بن حسن بن ابی یزید ہمدانی راوی کو امام ابوداؤد اور ابن معین نے کذاب قرار دیا ہے۔ سلسلة الاحادیث الضعیفة ۱/ ۳۲۷ حدیث ۱۷۸.

(۱۷۶) سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب کف اللسان فی الفتنة حدیث ۳۹۷۰. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابن ماجہ ۳/ ۳۰۱ حدیث ۳۲۲۱. سلسلة الاحادیث الصحیحة ۲/ ۷۷ حدیث ۵۴۰.

(۱۷۷) صحیح بخاری کتاب الادب باب من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یوذ جارہ ﷺ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوستوں میں جدائی ڈلوانا

عبدالرحمٰن بن غنم اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بندگانِ خدا میں سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو غیبتیں پہنچاتے ہیں اور الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ دوستوں کے درمیان جدائی ڈلواتے ہیں''۔ (بیہقی) (۱۷۸)

بحث و تکرار دل لگی اور وعدہ خلافی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اپنے (مسلمان) بھائی سے (خواہ مخواہ) بحث نہ کیا کرو اور نہ اس سے (ایسی) دل لگی کرو (کہ اس کو ناگوار گزرے) اور نہ اس سے ایسا وعدہ کرو جس کو تم پورا[1] نہ کر سکو''۔ (ترمذی) (۱۷۹)

مسلمان بھائی کی بدحالی پر خوش نہ ہوں

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اپنے (مسلمان) بھائی کی (بری) حالت پر خوش نہ ہو (ہوسکتا ہے) اللہ کبھی اس پر رحمت کردے

ﷺ.... حدیث ٦٠١٨. صحیح مسلم کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار، والضعیف ولزوم العسمت الاعن الخیر حدیث ٤٧. سنن ابن ماجه کتاب الفتن باب کف اللسان فی الفتنة حدیث ٣٩٧١.

[1] اگر کسی معقول اور جائز عذر کی بنا پر وعدہ پورا نہ ہو سکے تو گناہ نہیں ہوگا چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس وقت پورا کرنے کی نیت ہو مگر (کسی عذر کے باعث پورا نہ کر سکے) تو اس پر گناہ نہ ہوگا۔ (ابوداؤد۔ترمذی) (۱۸۰)

(۱۷۸) مسند احمد ٦/ ٤٥٩۔ ٤/ ٢٢٧ شعب الایمان ٧/ ٤٩٤ حدیث ١١١٠٨ یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔ صحیح الترغیب والترهیب ٣/ ٧٤ حدیث ٢٨٢٤.

(۱۷۹) سنن ترمذی ابواب البر والصلة باب ما جاء فی المراء حدیث ١٩٩٥. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ترمذی حدیث ١٩٩٥. اِس حدیث کی سند لیث بن ابی سلیم راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۱۸۰) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی العدة حدیث ٤٩٩٥. سنن ترمذی ابواب الایمان باب ما جاء فی علامة المنافق حدیث ٢٦٣٣. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد ٤٩٩٥. ضعیف سنن ترمذی حدیث ٢٦٣٣. اِس حدیث کی سند میں ابوالنعمان اور ابو وقاص راوی مجہول ہیں۔

(مفصل تخریج کے لیے ملاحظہ ہو سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ ۳/۶۴۳ حدیث ۱۴۴۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تجھ کو مبتلا کر دے''۔ (ترمذی) (۱۸۱)

کوئی کسی پر فخر نہ کرے

عیاض مجاشعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ نے مجھ پر وحی (خفی) کی ہے کہ سب آدمی تواضع اختیار کرو' یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے' کسی پر زیادتی نہ کرے''۔ (مسلم) (۱۸۲)

لوگوں پر رحم کرو

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا''۔ (بخاری و مسلم) (۱۸۳)

بیوہ اور غریبوں کے کام آنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص بیوہ اور مسکینوں کے کاموں میں سعی کرتا ہے وہ (ثواب میں) اس شخص کی مانند ہے' جو جہاد میں سعی کرتا ہے''۔ (بخاری و مسلم) (۱۸۴)

ظالم اور مظلوم کی مدد کرو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو' خواہ مظلوم ہو''۔ ایک شخص نے پوچھا: ''اے اللہ

---

(۱۸۱) سنن ترمذی ابواب صفة القيامة والرقائق والورع باب لا تظهر الشماتة لاخيك حديث ٢٥٠٦.
یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ترمذی حدیث ٢٥٠٦ ضعيف الجامع الصغير حديث ٦٢٤٥.

(۱۸۲) صحيح مسلم كتاب الجنة ونعيمها باب الصفات التي مايعرف بها في الدنيا اهل الجنة واهل النار حديث ٢٨٦٥.

(۱۸۳) صحيح بخاری كتاب الادب باب رحمة الناس والبهائم حديث ٦٠١٣. صحيح مسلم كتاب الفضائل باب رحمة الله صلى الله عليه وسلم الصبيان وايصال وتواضعه وفضل ذلك حديث ٢٣١٩.

(۱۸۴) صحيح بخاری كتاب النفقات باب فضل النفقة على الأهل حديث ٥٣٥٣ صحيح مسلم كتاب الزهد باب فضل الاحسان الى الارملة والمسكين واليتيم حديث ٢٩٨٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے رسول مظلوم ہونے کی حالت میں تو میں مدد کروں، مگر ظالم ہونے کی حالت میں کیسے مدد کرو؟''
فرمایا: ''اس کو ظلم سے روک دے، یہی ہے اس ظالم کی مدد کرنا''۔ (بخاری۔مسلم)(۱۸۵)

تعاون کی پانچ سنہری باتیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ کسی مصیبت میں اس کا ساتھ چھوڑے۔ اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں رہتا ہے۔ (یعنی اس سے تعاون کرتا ہے) خدا تعالیٰ اس کی حاجت میں رہتا ہے اور جو شخص کسی مسلمان کی کوئی سختی (امداد باہمی سے) دور کرتا ہے، اللہ قیامت کی سختیوں میں سے اس کی سختی دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی کرے گا''۔ (بخاری۔مسلم) (۱۸۶)

باہمی ہمدردی محبت اور شفقت

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''تم مسلمانوں کو باہمی ہمدردی باہمی محبت اور باہمی شفقت میں ایسا دیکھو گے (یعنی مسلمان ایسے ہونے چاہئیں) جیسے بدن ہوتا ہے، کہ جب اس کے ایک عضو میں درد ہوتا ہے تو عام بدن بے خوابی اور بیماری میں اس کا ساتھ دیتا ہے''۔ (بخاری۔مسلم) (۱۸۷)

یتیم کی خبر گیری کا درجہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''میں اور وہ شخص جو کسی یتیم کو، خواہ وہ یتیم اس کا (کچھ لگتا) ہو اور خواہ غیر کا ہو اپنی کفالت میں رکھ

---

(۱۸۵) صحیح بخاری کتاب الاکراہ باب یمین الرجل لصاحبه انه اخوه اذا خاف علیه القتل اونحوه حدیث ۶۹۵۲۔ صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب نصر الاخ ظالمًا او مظلوماً حدیث ۲۵۸۴۔

(۱۸۶) صحیح بخاری کتاب المظالم باب لا یظلم المسلم المسلم ولا یسلمه حدیث ۲۴۴۲ صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم حدیث ۲۵۸۰۔

(۱۸۷) صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمة الناس والبهائم حدیث ۶۰۱۱۔ صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تراحم المومنین حدیث ۲۵۸۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے، ہم دونوں جنت میں اس طرح ہوں گے۔ حضور ﷺ نے شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ فرمایا و فرج بینهما شیئا اور دونوں انگلیوں میں تھوڑا سا فرق رکھ لیا"۔ (بخاری) (۱۸۸)

نوٹ ☆ تھوڑا سا فرق جو حضور ﷺ نے دونوں انگلیوں کے درمیان رکھا۔ یہ نبی اور غیر نبی کا فرق ہے جو ضروری ہے۔ کافل یتیم کا جنت میں حضور ﷺ کے ساتھ ہونا بڑی قسمت ہے۔

مسلمان کی ساری چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"آدمی کے لئے یہ شر کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ (سنو!) مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں۔ اس کی جان، اس کا مال اور اس کی آبرو"۔ (مسلم) (۱۸۹)

نوٹ ☆ یعنی اگر کسی میں کوئی برائی نہیں صرف مسلمان کو حقیر جانتا ہے تو سمجھ لیجئے اس میں شر کی کمی نہیں ہے، کتنی آبرو ہے مسلمان کی خدا کے نزدیک کہ اسے حقیر جاننے والے کو شریر کہا گیا ہے اگرچہ اس ایک بات کے سوا اس میں کوئی بات شر کی نہیں ہے۔

مسلمان کی جان، مال اور آبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ یعنی نہ اس کی جان کو نقصان پہنچائے نہ مال کو اور نہ اس کی ہتک عزت کرے کسی قسم کی آبروریزی نہ کرے۔

اپنی پسند کی بات بھائی کے لئے پسند کرے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی بندہ ایمان دار (پورا) نہیں بن سکتا جب تک کہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے"۔ (بخاری۔ مسلم) (۱۹۰)

---

(۱۸۸) صحیح بخاری کتاب الطلاق باب اللعان حدیث ۵۳۰۴.

(۱۸۹) صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم المسلم وخذله حدیث ۲۵۶۴.

(۱۹۰) صحیح بخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لاخیه ما یحب لنفسهِ. حدیث ۱۳. صحیح مسلم کتاب الایمان باب الدلیل علی ان من خصال الایمان ان یحب لاخیه المسلم ما یحب لنفسه من الخیر حدیث ۴۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑوسی کو ایذا دینے والا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے امن میں نہ ہو''۔ (مسلم) (۱۹۱)

بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر رحم کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لَيْسَ مِنَّا وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے (ہماری جماعت سے خارج ہے) جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیک کام کی نصیحت نہ کرے اور برے کام سے منع نہ کرے۔ (ترمذی) (۱۹۲)

سترِ عیب کا ثواب

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص کسی کا کوئی عیب دیکھے پھر اس کو چھپا دے تو وہ ایسا ثواب پائے گا جیسے کسی نے زندہ درگور لڑکی کی جان بچالی''۔ (ترمذی) (۱۹۳)

نوٹ ☆ اگر کسی کا عیب دیکھ کر دوسروں پر ظاہر کیا جائے تو اس شخص کے لئے مر جانے کے مترادف ہے ڈوب مرنے کے لائق ہے۔ پھر جب عیب پر پردہ ڈال دیا تو گویا زندہ مدفون کو قبر سے نکال لیا۔ زندہ گاڑی ہوئی لڑکی کو قبر سے نکالنے کے برابر ثواب مل گیا۔

مسلمان اپنے مسلمان بھائی کا آئینہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(۱۹۱) صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان تحریم ایذاء البحار حدیث ٤٦ .

(۱۹۲) سنن ترمذی ابواب البر والصلة باب ما جاء فی رحمة الصبیان حدیث ١٩٢١ . یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ترمذی حدیث ١٩٢١ .

(۱۹۳) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی الستر علی المسلم حدیث ٤٨٩١ . یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ٤٩٨١ . سلسلة الاحادیث الضعیفة ٣/ ٤٢٣ حدیث ١٢٦٥ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((ان احدکم مرأۃ اخیه))
''تم میں ہر شخص اپنے بھائی کا آئینہ ہے''۔
((فان رای به اذی فلیمط عنه))
''پھر اگر اس (اپنے بھائی) میں کوئی گندی بات دیکھے تو اسے دور کر دے''۔ (ترمذی) (۱۹۴)

نوٹ ☆ جس طرح آئینہ عیب والے کو عیب دکھا دیتا ہے اور صاف کرا دیتا ہے کسی دوسرے پر اس کا عیب ظاہر نہیں کرتا۔ اسی طرح مسلمان بھائی دوسرے بھائی کا آئینہ بن کر پوشیدہ طور پر اس کا عیب بتا دے۔ اس کو عوام میں رسوا نہ کرے۔

حسبِ مراتب برتاؤ کرو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ))۔
''لوگوں کو انکے مراتب پر رکھو''۔ (ابوداؤد) (۱۹۵)

یعنی ہر شخص کے ساتھ اس کے مرتبے کے موافق برتاؤ کرو جس حیثیت کا آدمی ہو۔ اس طرح سے اس سے پیش آؤ۔ ایک ہی لاٹھی سے سب کو نہ ہانکو۔ رسول اللہ ﷺ نے بڑی حکمت اور دانائی کی بات بتائی ہے۔ حفظِ مراتب کی گتھی سلجھائی ہے۔

پڑوسی بھوکا نہ رہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((لیس المومن یشبع وجاره جائع الی جنبه))۔ (بیہقی)
''وہ شخص (پورا) ایمان دار نہیں جو خود اپنا پیٹ بھر لیتا ہے اور اس کا پڑوسی اس کے پاس بھوکا رہتا ہے''۔ (۱۹۶)

(۱۹۴) سنن ترمذی ابواب البر والصلة باب ما جاء فی شفقة المسلم علی المسلم حدیث ۱۹۲۹۔ یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ترمذی حدیث ۱۹۲۹۔ سلسلة الاحادیث الضعیفة ٤/ ٣٦٣ حدیث ۱۸۸۹۔ اس حدیث کی سند یحییٰ بن عبید اللہ کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔

(۱۹۵) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی تنزیل الناس منازلهم حدیث ٤٨٤٢۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ٤٨٤٢۔ سلسلة الاحادیث الضعیفة ٤/ ٣٦٨ حدیث ١٨٩٤۔ اس حدیث کی سند تین وجہ سے ضعیف ہے۔ (۱) انقطاع (۲) حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس (۳) سفیان ثوری کی تدلیس۔
ریاض الصالحین مترجم بتحقیق و تخریج حافظ زبیر علی زئی حفظه الله تعالی ۱/ ۳۲۶ حدیث ۳۵٦

(۱۹۶) شعب الایمان للبیهقی ۳/ ۲۲۵ حدیث ۳۳۸۹ الادب المفرد للبخاری باب لا یشبع دون جاره حدیث ۱۱۲۔ مشکوة المصابیح کتاب الآداب باب الشفقة والرحمة علی الخلق حدیث ٤٩٩١۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح الجامع الصغیر حدیث ٥٣٨٢۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة ۱/ ۲۷۸ حدیث ۱٤٩۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن روکھا پھیکا بے لگاؤ نہ ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مومن کے متعلق فرمایا:

''مومن الفت کا محل ہے۔ ولا خیر فیمن لا یالف ولا یولف اور اس شخص میں بھلائی نہیں۔ جو نہ خود کسی سے الفت رکھے اور نہ اس سے کوئی الفت رکھے''۔ (بیہقی) (۱۹۷)

نوٹ ☆ مطلب یہ ہے کہ مومن کو سب سے الفت پیار اور محبت سے رہنا چاہئے۔ سب مسلمانوں سے اس کے محبت بھرے تعلقات ہونے چاہئیں وہ بھائیوں کا بھائی دوستوں کا دوست اور یاروں کا یار ہو۔ کیونکہ وہ الفت لگاؤ اور میل ملاپ کا محل ہے گھل مل کے رہنا اس کے ایمان کا تقاضا ہونا چاہئے۔ برخلاف اس کے جو نہ خود کسی سے محبت کرے اور اس کے روکھے پن کے سبب نہ اس سے کوئی الفت کرے اور وہ الگ تھلک رہے۔ ایسے آدمی میں خیر اور بھلائی نہیں' یہ اچھا نہیں۔

ملاحظہ ☆ دین کی حفاظت اور پاسداری کے لئے کسی سے بے تعلق ہونا یا کم ملنا اوپر کے حکم سے خارج ہے یعنی کسی سے دینی برائیوں کے سبب تعلقات کم کرنے اور اس سے نہ ملنا درست ہے یہ ناراضی اللہ کے لئے ہے۔

پریشان حال شخص کی مدد کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص ملهوف (پریشان حال شخص) کی امداد کرے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے تہتر (۷۳) بخششیں لکھتا ہے۔ واحدۃ فیھا صلاح امرہ کلہ جن میں ایک بخشش تو اس کے تمام کاموں کی درستی کے لئے کافی ہے۔ وثنتان وسبعون لہ درجات یوم القیمۃ اور بہتر (۷۲) بخششیں قیامت کے روز اس کے لئے درجات بن جائیں گی''۔ (بیہقی) (۱۹۸)

---

(۱۹۷) مسند احمد ۲/ ۴۰۰. شعب الایمان للبیھقی ۶/ ۲۷۰ حدیث ۸۱۱۹. مشکوۃ المصابیح کتاب الآداب باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق حدیث ۴۹۹۵. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح الجامع الصغیر حدیث ۶۶۶۲۔ ۶۶۶۱ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ۱/ ۷۸۷ حدیث ۴۲۶.

(۱۹۸) شعب الایمان للبیھقی ۶/ ۱۲۰ حدیث ۷۶۷۰ مشکوۃ المصابیح کتاب الآداب باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق حدیث ۴۹۹۷. یہ حدیث موضوع ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ ۲/ ۸۷ حدیث ۶۲۱ و ۲/ ۱۷۱ حدیث ۷۴۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ ☆ پریشانیاں مختلف قسم کی ہوتی ہیں بعض مال سے دور ہوتی ہیں۔ بعض سفارش سے، بعض قوت سے، اور بعض دیگر اسباب سے۔ پریشان حال آدمی سے دریافت کر کے مناسب حال مدد کرنی چاہئے۔ بڑے بڑے مالدار لکھ پتی انسانوں کو بھی پریشانیوں نے گھیر رکھا ہوتا ہے۔

مسلمان بھائی کی عیادت یا ملاقات کو جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے یا ویسے ہی ملاقات کو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تو بھی پاکیزہ ہے۔ تیرا چلنا بھی پاکیزہ ہے۔ تبوأت من الجنة منزلا. تو نے جنت میں اپنا مقام بنالیا ہے"۔ (ترمذی)(۱۹۹)

بدگمانی سے بچو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ. بدگمانی سے بچو۔ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ. کیونکہ بدگمانی سب سے بڑی جھوٹی بات ہے۔ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا. اور کسی کی مخفی حالت کی کرید نہ کرو اور کسی کی ٹوہ میں نہ رہو (کہ برائیاں تلاش کرتے پھرو)۔ وَلَا تَنَاجَشُوْا. اور دھوکہ دینے کے لئے کسی چیز کے دام نہ بڑھاؤ۔ وَلَا تَحَاسَدُوْا. اور آپس میں حسد نہ کرو۔ وَلَا تَبَاغَضُوْا. اور آپس میں بغض نہ رکھو۔ وَلَا تَدَابَرُوْا. اور پیٹھ پیچھے غیبت نہ کرو۔ وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا. اور اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو کر رہو"۔ (بخاری ومسلم)(۲۰۰)

مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق

مسلمان کے مسلمان پر تو بہت سے حقوق ہیں بہت سے اوپر بیان ہو چکے ہیں۔ لیکن یہ چھ حقوق کثیر الوقوع ہیں۔ روزمرہ ان سے سابقہ پڑتا ہے۔ اس لئے حضور انورؐ نے ان کی طرف خاص توجہ دلائی۔

(۱۹۹) سنن ترمذی ابواب البر والصلة باب ما جاء فی زیارة الاخوان حدیث ۲۰۰۸. یہ حدیث حسن ہے صحیح سنن ترمذی ۲/ ۳۸۰ حدیث ۲۰۰۸.

(۲۰۰) صحیح بخاری کتاب الادب باب ما ینهی عن التحاسد والتدابر حدیث ٦٠٦٤. صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظن والتجسس والتنافس والتناجش ونحوها حدیث ۲۵۶۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مسلمان کے حقوق مسلمان پر چھ (۶) ہیں''۔

پوچھا گیا:

''اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟''

ارشاد فرمایا:

''جب اس سے ملو تو سلام کرو (السلام علیکم)' اور جب وہ تجھے دعوت دے تو قبول کر' اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی چاہے تو اس کی خیر خواہی کر' اور جب وہ چھینک لے کر اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہے تو یَرْحَمُكَ اللّٰہ کہہ' اور جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کر' اور جب مر جائے تو اس کے جنازہ کے ساتھ جا''۔ (مسلم شریف) (۲۰۱)

مسلمان کو ضرر پہنچانے والا ملعون ہے

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص کسی مسلمان کو ضرر پہنچائے یا اس سے فریب کرے وہ ملعون ہے''۔ (ترمذی) (۲۰۲)

تین دِن سے زیادہ قطع تعلق منع ہے

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''یہ بات کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کرے۔ اس طرح کہ دونوں ملیں اور یہ اُدھر کو منہ پھیر لے اور وہ ادھر کو منہ پھیر لے۔ (سنو!) ان دونوں میں اچھا وہ ہے جو پہلے سلام کرے''۔ (بخاری ومسلم) (۲۰۳)

مُلَاحَظَہ ☆ دین کی حفاظت کے لئے اگر رنجش ہے تو یہ اللہ کے لئے ہے۔

---

(۲۰۱) صحیح مسلم کتاب السلام باب من حق المسلم للمسلم ردّ السلام حدیث ۲۱۶۲.

(۲۰۲) سنن ترمذی ابواب البر والصلة باب ما جاء فی الخیانة والغش حدیث ۱۹٤۱. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ترمذی حدیث ۱۹٤۱ سلسلة الاحادیث الضعیفة ٤/ ۳۷۵ حدیث ۱۹۰۳.

(۲۰۳) صحیح بخاری کتاب الادب باب الهجرة حدیث ٦۰۷۷ صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الهجرة فوق ثلاث ایام بلا عذر شرعی حدیث ۲۵٦۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان کے حقوق

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی جان بڑی نعمت ہے۔ اس کی قدر کرنی چاہیے اور قدر کرنے میں اس کی حفاظت اور نگہداشت کرنا بھی داخل ہے۔ اگر یہ جان تکالیف و مصائب' آفات و بلیات' اور امراض سے محفوظ ہو' تندرست اور صحیح سلامت ہو' تو یہ دین کے کام بھی آئے گی اور دنیا کے کام بھی خدا کی عبادت بھی کی جا سکے گی اور دُنیا کے امور بھی سرانجام ہوں گے۔ اور اگر اس کے برعکس جان پریشان' بیمار' گرفتارِ آلام ہو تو دنیا اور دین کے کام ادھورے اور نامکمل رہ جائیں گے۔ کیونکہ نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' دنیا کا کاروبار' بیوی بچوں کے لئے روزی کمانا۔ سب تندرستی پر موقوف ہے۔

پھر ضروری ہے کہ ہم اس جان کی سلامتی' تندرستی' عافیت' صحت اور خوش حالی کی پوری پوری کوشش کرتے رہیں اور جان بوجھ کر کوئی کام ایسا نہ کریں۔ جو پریشانی' تکلیف اور مصیبت کا باعث ہو۔ اور اگر ناک کی سیدھ چلتے اور احتیاط سے قدم اٹھاتے ہوئے اللہ کی طرف سے آزمائش آ جائے تو صبر سے کام لیں اور کثرت سے دعائیں کریں کہ انبیاء اور اولیاء اللہ پر مصائب آئے تو انہوں نے صبر کیا اور اللہ کی جناب میں گڑگڑا کر دعائیں مانگیں جان کی حفاظت کے لئے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ارشادات بیان کرتے ہیں تاکہ ان پر عمل کیا جا سکے۔

عبادت میں زیادتی کی ممانعت

عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تمہارے جسد (بدن) کا تم پر حق ہے۔ اور تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے''۔ (بخاری' مسلم) (۲۰۴)

یعنی نفل' روزہ' متواتر اور ہمیشہ رکھنے اور تمام رات عبادت کے لئے جاگنے کی ممانعت میں سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ ''تمہارے بدن (جان) کا تم پر حق ہے''۔ یعنی اسے تندرست رکھنے کے لئے آرام کرو' متواتر نفل' روزے رکھ رکھ کر بدن کو کمزور اور لاغر نہ بنا دو۔ تمہارے لئے خدا تعالیٰ نے رمضان کے روزے

---

(۲۰۴) صحیح بخاری کتاب الصوم باب حق الجسم فی الصوم حدیث ۱۹۷۵ صحیح مسلم کتاب الصیام باب النهی عن صوم الدهر لمن تضرر به حدیث ۱۱۵۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرض کر دیئے ہیں۔ وہ تو ضرور ضرور رکھو ان کے علاوہ میری سنت میں نفل روزے (شوال کے چھ' عرفہ کا ایک' عشرہ محرم کے دو' ایام بیض) موجود ہیں۔ یہ بھی رکھ سکتے ہو۔ ان کے علاوہ وصال کے روزے تمہاری طاقت سے باہر ہیں۔ متواتر روزے رکھنے تمہیں کمزور کر دیں گے۔ پھر دنیا کے ضروری کاموں سے رہ جاؤ گے۔ دیکھو! اہل وعیال کے لئے حلال روزی کمانا فرائض خداوندی کے بعد فرض ہے۔ اس اہم فرض کو پورا نہ کرسکو گے۔ اس لئے اپنی جان کی حفاظت کرو۔ اس پر وہ بوجھ نہ ڈالو جو یہ اٹھا نہ سکے۔ اس کا حق حفاظت پورا کرو۔ سنو! یہ جان دنیا میں بڑی ذمہ داریاں لے کر آئی ہے۔ بیشمار ذمہ داریوں کے علاوہ اس پر خلافت کا بوجھ بھی ہے' اللہ کی توحید کو پھیلانے کا عہد بھی باندھا ہوا ہے۔ یوں سمجھو کہ اس ایک جان پر دو جہان سوار ہیں۔ اور اس نے دونوں جہانوں کے بوجھ سے عہدہ برآ ہونا ہے۔

میں گرچہ ناتواں ہوں لیکن بارِ کائنات
میرے سوا کسی سے اٹھایا نہ جائے گا

پھر آنکھ کا حق یاد دلایا کہ اسے سلاؤ بھی یعنی ساری رات عبادت میں جاگتے نہ رہو۔ بہتر ہے کہ نماز عشاء کے بعد سو جاؤ اور دو تین بجے اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھو۔ تہجد ہجود سے ہے' اور ہجود نیند سے اٹھنے کو کہتے ہیں۔ گویا نماز تہجد کہتے ہی اس نماز کو ہیں جو عشاء کے بعد سو کر پڑھی جائے۔ تو چھ سات گھنٹہ رات کو نیند کرنا بھی ضروری ہو گیا تاکہ دن بھر کا تھکا ہوا جسم رات کو آرام کر کے دوسرے دن کی تگ ودو کے لئے پھر تازہ دم ہو جائے۔

جس شخص کو رات کو نیند نہ آئے اور بے خوابی کے مارے تارے گن گن کر رات گزارے۔ اس کا دن بڑا پریشان گزرتا ہے اور متواتر بے خوابی کے باعث آدمی بیمار ہو جاتا ہے۔ پھر منوم یعنی خواب آور دوائیں کھا کر رات کو مصنوعی نیند سے سہارا لیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بے خوابی کے دُور ہونے کے لئے یوں دعا فرمائی ہے:

اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ اهْدِأْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ. (حصن حصين)

''اے اللہ تارے چھپ گئے اور آرام پکڑا آنکھوں نے اور تو سدا زندہ وقائم رہنے والا ہے نہیں آتی تجھ کو اونگھ اور نہ نیند اے سدا زندہ سب کے سہارے' بآرام کر رات میری اور سلا دے آنکھ میری''۔ (۲۰۵)

(۲۰۵) حصن حصین مترجم صفحہ ۱۴۴ لتحفة الذاكرين حديث ۱۳۵. عمل اليوم والليلة لابن السني باب ما يقول اذا اصابه الارق ۲/ ۸۶۰ حديث ۷۵۱. یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة ۴/ ۴۹۶ حديث ۱۳۲۸. شیخ سلیم الھلالی نے بھی عجالة الراغب المتمنی فی تخریج عمل اليوم والليلة لابن السنی ۲/ ۸۶۰ حديث ۷۵۱ میں اس حدیث کو انتہائی ضعیف قرار دیا ہے۔ اِس حدیث کی سند میں عمرو بن الحصین راوی متروک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کریں کہ بے خوابی دور کرنے کے لئے حضرت انور ﷺ اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ! میری رات بآرام کر۔ یعنی مجھے نیند کی نعمت عطا کر کہ سو جاؤں۔

خدا کی دو قابل قدر نعمتیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''دو نعمتیں ہیں کہ کثرت سے لوگ ان کے بارے میں خسارے میں رہتے ہیں۔ اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ.

ایک صحت اور دوسری بےفکری''۔ (بخاری شریف) (۲۰۶)

صحت اور بےفکری بیشک خدا کی قابل قدر نعمتیں ہیں کہ ان سے دین اور دنیا کے کاموں میں مدد ملتی ہے پھر صحت اور فراغت کو غنیمت جاننا چاہیے اور ان کی حفاظت کرنی چاہیے۔

پانچ باتوں سے قبل پانچ چیزوں کو غنیمت جانو

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''پانچ باتوں سے قبل پانچ چیزوں کو غنیمت جانو:

① جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔

② صحت کو بیماری سے پہلے۔

③ مال داری کو افلاس سے پہلے۔

④ بےفکری کو پریشانی سے پہلے۔

⑤ زندگی کو موت سے پہلے''۔ (ترمذی شریف) (۲۰۷)

جوانی کی صحت اور توانائی بسا غنیمت ہے اور اس کے مقابلہ میں بڑھاپا ایک ایسا مرض ہے جس کا کوئی علاج نہیں۔ پھر بڑھاپے سے پہلے جوانی کی حفاظت کرو اور اس بہتی ہوئی گنگا سے کھیتوں کو پانی دے لو۔

---

(۲۰۶) صحیح بخاری کتاب الرقاق باب الصحة والفراغ حدیث ٦٤١٢.

(۲۰۷) مستدرك حاكم كتاب الرقاق ٤/ ٣٤١ حدیث ٧٨٤٦ طبع جدید و طبع قدیم (٤/ ٣٠٦) امام حاکم نے اس حدیث کو بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اِس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح الترغیب والترهیب ٣/ ٣١١ حدیث ٣٣٥٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیمار ہونے سے پہلے صحت کی قدر کرو اور جو کچھ کرنا ہے۔ صحت میں کرلو۔ جب بیماری آ گھیرتی ہے تو مریض نہ دنیا کے کام کا رہتا ہے نہ دین کے کام کا۔

غنا اور مالداری خدا کی بڑی نعمت ہے۔ مال سے دنیا اور دین دونوں جہان بنائے جا سکتے ہیں اور فقر و فاقہ اور افلاس سے تو رسولِ رحمت نے بھی پناہ مانگی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفَقْرِ. (مشکوٰۃ)

''خداوندا! میں افلاس سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ (۲۰۸)

تو جس کو خدا نے مال کی نعمت سے نواز رکھا ہے۔ اس کو اس مال سے خوب متمتع ہونا چاہیے۔ دنیا اور دین کی بہبودیاں اور بھلائیاں خرید لینا چاہیے۔ ہوسکتا ہے کہ کل یہ مال اس کے پاس نہ رہے۔ اور مال کی جگہ افلاس آ جائے۔

ایسے ہی بے فکری پریشانی سے قبل اور زندگی موت آنے سے پہلے بڑی ہی قابل توجہ نعمتیں ہیں۔ ایک لمحہ بھی ان نعمتوں سے لاپرواہ نہیں ہونا چاہیے۔

بیماری میں دوا کیا کرو

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے بیماری اور دوا دونوں چیزیں اتاری ہیں۔ اور ہر بیماری کے لئے دوا بنائی ہے۔ پھر تم (اگر بیمار ہو جاؤ تو) دوا کیا کرو اور حرام چیز سے دوا نہ کرو''۔ (ابوداؤد) (۲۰۹)

معلوم ہوا کہ جان کی حفاظت بڑی ضروری ہے کہ مرض میں دوا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ دوا مؤثر بالذات نہیں ہے بلکہ مؤثر باذن اللہ ہے۔ جب دوا کھائی جاتی ہے بَرَاَ بِاِذْنِ اللّٰہِ. (۲۱۰) تو شفا اللہ کے حکم سے ہوتی ہے۔ یہ بھی ابوداؤد میں حضور انور ﷺ ہی کا ارشاد ہے۔

---

(۲۰۸) مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات باب الاستعاذہ حدیث ۲٤٦٧ بحوالہ سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب فی الاستعاذہ حدیث ١٥٤٤. سنن نسائی کتاب الاستعاذہ باب الاستعاذۃ من الذلۃ حدیث ٥٤٦٢. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ١/ ٤٢٣ حدیث ١٥٤٤۔ صحیح سنن نسائی ٣/ ٤٦٣ حدیث ٥٤٧٥.

(۲۰۹) سنن ابوداؤد کتاب الطب باب فی الادویۃ المکروھۃ حدیث ٣٨٧٤. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ٣٨٧٤.

(۲۱۰) صحیح مسلم کتاب السلام باب لکل داء دواء و استحباب التداوی حدیث ٢٢٠٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بد پرہیزی کی ممانعت

ام منذر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک موقع پر) حضرت علیؓ سے فرمایا:

''اے علیؓ! یہ (کھجور) نہ کھاؤ۔ کہ تم کمزور ہو''۔

پھر میں نے چقندر اور جو تیار کیا۔ حضورؐ نے فرمایا:

''اے علیؓ! اس میں سے کھاؤ یہ تمہارے موافق ہے''۔ (ترمذی' ابن ماجہ) (۲۱۱)

معلوم ہوا کہ جان کی حفاظت ضروری ہے یہاں تک کہ بد پرہیزی سے منع کیا جاتا ہے۔

بھوک سے پناہ مانگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ.

''خداوندا! میں تیری جناب میں بھوک سے پناہ مانگتا ہوں کہ بھوک برا ہم خواب ہے''۔ (ابوداؤد۔نسائی) (۲۱۲)

چونکہ بھوک سے جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ اعضائے رئیسہ میں ضعف آتا' دماغ پریشان ہوتا اور صحت گر جاتی ہے۔ اس لئے بھوک سے پناہ مانگی گئی ہے۔ یہ سب کچھ صحت اور زندگی کی حفاظت کا سامان ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر زندگی کی سلامتی اور صحت کی بحالی اور ترقی کے لئے عمدہ غذائیں اور مقوی چیزیں کھائیں گے کہ عبادت اور نیک کاموں کے لئے طاقت حاصل ہو تو ثواب ملے گا۔ جو خرچ جان پر کیا جائے گا۔ وہ انفاق فی سبیل اللہ ہوگا۔

---

(۲۱۱) سنن ابوداؤد کتاب الطب باب فی الحمیة حدیث ۳۸۵۶. سنن ترمذی ابواب الطب باب ما جاء فی الحمیة حدیث ۲۰۳۷. سنن ابن ماجہ کتاب الطب باب الحمیة حدیث ۳۴۴۲. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ۴۶۲۔ ۴۶۱ حدیث ۳۸۵۶ صحیح سنن ترمذی ۲/ ۳۹۶۔ ۳۹۵ حدیث ۲۰۳۷. صحیح سنن ابن ماجہ ۳/ ۱۵۹ حدیث ۲۷۹۲ سلسلة الاحادیث الصحیحة ۱/ ۱۲۷ حدیث ۵۹.

(۲۱۲) سنن ابوداؤد کتاب الصلاة باب فی الاستعاذة حدیث ۱۵۴۷. سنن نسائی کتاب الاستعاذہ باب الاستعاذہ من الجوع حدیث ۵۴۷۰. علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ابوداؤد ۱/۴۲۴ حدیث ۱۵۴۷ میں اس کو حسن اور صحیح سنن نسائی ۳/۱۱۶۵ حدیث ۵۴۸۳ میں حسن صحیح کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن قوی مومن ضعیف سے بہتر ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مومن قوی (قوت والا) مومن ضعیف (کمزور) سے بہتر اور خدا کو زیادہ پیارا ہے' اور یوں سب میں خوبی ہے''۔ (مسلم شریف) (۲۱۳)

جب قوت اللہ کو پیاری ہے تو اس کی حفاظت کرنی چاہیے اور جو چیزیں قوت بڑھاتی ہیں ان کو حاصل کریں اور جن کاموں سے قوت ضائع ہوتی ہے ان سے بچیں۔

ساری دنیا سمیٹ کر دے دی گئی

عبیداللہ بن محصن رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں جو شخص ایسے حال میں صبح کرے کہ وہ اپنی جان میں (پریشانی سے) امن میں ہو اور اپنے بدن میں (مرض سے) عافیت میں ہو۔ اور اس کے پاس اس روز کھانے کو ہو (کہ فاقے کا اندیشہ نہ ہو) تو سمجھ لو کہ اسے ساری دنیا سمیٹ کر دے دی گئی ہے''۔ (ترمذی) (۲۱۴)

اس ارشاد پاک سے بھی صحت' سلامتی' عافیت' اور خیریت کی خوبی واضح ہوتی ہے۔

نفس کو ذلیل نہ کریں

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نہیں لائق مومن کو کہ اپنے نفس کو ذلیل کرے''۔

صحابہؓ نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسولؐ! مومن اپنے نفس کو کیونکر ذلیل کرتا ہے؟''

فرمایا:

''جس بلا کو سہار نہ سکے اس کا مقابلہ کرے''۔ (ترمذی شریف) (۲۱۵)

---

(۲۱۳) صحیح مسلم کتاب القدر باب الایمان بالقدر والاذعان له حدیث ٢٦٦٤.

(۲۱۴) سنن ترمذی ابواب الزهد باب فی الوصف من حیزت له الدنیا حدیث ٢٣٤٦. یہ حدیث حسن ہے۔
صحیح سنن ترمذی ٢/ ٥٤٣_ ٥٤٢ حدیث ٢٣٤٦.

(۲۱۵) سنن ترمذی ابواب الفتن باب لا یتعرض من البلاء لما لا یطیق حدیث ٢٢٥٤. یہ حدیث صحیح ہے۔
صحیح سنن ترمذی ٢/ ٥٠٢ حدیث ٢٢٥٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اس لئے فرمایا کہ ایسا کرنے سے پریشانی ہوگی اور ہوسکتا ہے کہ زندگی کو خطرہ لاحق ہو۔ پس وہ تمام امور جو اپنی طاقت اور بس سے باہر ہوں ان کا سامنا نہ کریں۔ اگر چند دشمن خطرہ کا باعث ہوں یا درپے آزار ہوں اور ان سے مقابلہ کی قوت نہ ہو تو ان سے تعرض نہ کریں۔ بلکہ حکومت سے دفع ظلم کے لئے درخواست کریں۔ اور اگر حکومت کی طرف سے کوئی پریشانی پہنچ جائے تو اس کا دفعیہ قانون کی مدد سے کریں' یا صبر کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ مقابلہ کر کے نفس کو ذلیل نہ کریں غور کریں کہ حفاظتِ جان کے لئے کتنی احتیاطیں بتائی گئی ہیں۔

منزل پر اتر کر متفرق نہ ہوں

ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ کسی منزل پر اترتے تو گھاٹیوں اور میدانوں میں متفرق ہو جاتے (اس پر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّمَا ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ)).

''تمہارا یہ گھاٹیوں اور وادیوں میں متفرق ہو جانا شیطان کی طرف سے ہے۔ (کیونکہ اگر کسی پر کوئی آفت آ جائے تو دوسروں کو پتہ نہ ہو پھر اس کے بعد جس منزل پر اترتے تو ایک دوسرے سے اس طرح مل جاتے کہ اگر ان پر ایک کپڑا اچھا دیا جاتا تو سب پر آ جاتا)''۔ (ابوداوٗد)(۲۱۶)

اس ارشاد سے بھی جان کی حفاظت کی تاکید مقصود ہے کہ زندگی کی نگہداشت کرو اور اس سے آخرت سنوار لو' زندگی بڑے کام کی چیز ہے۔

(۲۱۶) سنن ابوداؤد کتاب الجهاد باب ما یومر من الغمام العسکر و سعته حدیث ۲٦۲۸. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ۱۳۰ حدیث ۲٦۲۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلاشِ رُوزی و رِزق

مال کے بغیر دنیا کی زندگی بسر نہیں ہو سکتی' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا﴾

''اور ہم نے دن کو معاش کا وقت بنایا ہے''۔ (۲۱۷)

یعنی دن میں اہل و عیال کے لئے روزی کماؤ۔ رزق تلاش کرو تو روزی اور رزق کے لئے تگ و دو اور محنت کرنا بھی خدا کا حکم ہوا۔ اور خدا کے حکم کے مطابق حلال روزی حاصل کرنا بھی نیکی ٹھہرا۔ سارا دن نافلہ عبادت میں گزرا۔ بشرطیکہ روزی کمانے میں کوئی کام شریعت کے خلاف نہ کریں۔ مثلاً رشوت نہ لیں' سود نہ لیں' کسی کا حق نہ ماریں' قرض نہ دبائیں' ناپ تول اور ماپ میں کمی نہ کریں' زبان کی پابندی اور وعدہ کی نگہداشت کریں۔ حکومت کی ملازمت میں دیانتداری سے کام لیں۔ یوں سمجھیں کہ جو بھی آپ کا ذریعہ معاش ہے ملازمت ہے' نوکری ہے' تجارت ہے' دکانداری ہے ان کاموں کو امانت سمجھ کر کریں کہ اگر دھوکہ فریب' بدعہدی' کام چوری' اور دغا کریں گے تو امانت میں خیانت ہو جائے گی اور روزی کے حلال ہونے میں فرق آ جائے گا۔ یاد رکھیں کہ معاملہ داری بڑی ذمہ داری کی چیز ہے اور دین کا ایک حصہ معاملہ داری کی صفائی پر موقوف ہے۔

پھر دن بھر روزی کمانے میں نماز ترک نہ ہو۔ اگر نصاب ہے تو زکوٰۃ ضرور دے۔ حج کی شرطیں موجود ہوں تو حج کرے اور دنیا کمانے میں اتنا غرق نہ ہو جائے کہ آخرت کو بھول جائے۔ دین کی باتیں سننے' سیکھنے اور سمجھنے کے لئے اہل علم کی مجالس میں آنا ترک نہ کردے۔ بلکہ دنیا میں باعزت زندگی گزارنے کے اسباب کے حصول کے ساتھ ساتھ دین کے تمام کاموں میں پیش پیش رہنا چاہیے۔

پھر جو روپیہ حلال کے ذرائع سے کمائیں اسے اللہ کی مرضی کے مطابق خرچ کریں۔ بیوی کے نان و نفقہ اور بچوں کی تربیت' تعلیم اور تادیب پر اعتدال سے خرچ کریں۔ اسراف (Extravagance) سے بچیں۔ اپنی جان سے مال عزیز نہ رکھیں بلکہ ہر جائز ضرورت کے لئے خرچ کریں۔ حیثیت کے مطابق اچھا کھائیں۔ اچھا پہنیں اور بیوی بچوں کو اچھا کھلائیں۔ مسجدوں' دینی مدرسوں' اسلامی یتیم خانوں اور تبلیغی اداروں میں سوچ سمجھ کر خرچ کریں۔ اور خبردار! شرک اور بدعت کی رسموں اور برادری کے غیر اسلامی رواجوں پر ہرگز ہرگز ایک پیسہ بھی خرچ نہ کریں کہ قیامت کو آپ سختی سے پوچھے جائیں گے۔ جو مصرف خدا نے یا اس کے رسول ﷺ نے نہیں بتایا اس جگہ مال خرچ کرنا سراسر گناہ ہے۔

(۲۱۷) سورۃ النباء آیت نمبر ۱۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم روزی کمانے اور مال حاصل کرنے سے متعلق سرورِ کائنات ﷺ کی چند احادیث بیان کرتے ہیں جن سے کئی مسائل معلوم ہوں گے۔

خدا کے نبیوں نے بکریاں چرائیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''خدا تعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں''۔

صحابہؓ نے پوچھا:

''وانت. اور آپ نے بھی چرائیں؟''۔

فرمایا:

''ہاں! میں مکہ والوں کی بکریاں کچھ قیراطوں پر چرایا کرتا تھا''۔ (بخاری شریف) (۲۱۸)

بکریاں چرانے کی حکمت

حضرت سید الکونین ﷺ پر خدا کا بے شمار درود وسلام ہو کہ حضورؐ نے اجرت پر بکریاں چرا کر امت کو حلال روزی کمانے اور محنت مزدوری سے بال بچوں کا پیٹ پالنے کی تعلیم دی ہے۔ قیراط ہمارے سکہ کے مطابق قریباً دو آنے کا بنتا ہے۔ فی بکری دو آنے روزانہ اجرت پر اہل مکہ کی بکریاں چرا کر امت میں خودداری کی روح پھونک دی۔

ہر نبی نے بکریاں چرائیں۔ اس میں یہ بھی حکمت ہے کہ بکریاں چرانا بڑا مشکل کام ہے۔ بکریاں کبھی دائیں بھاگ جاتی ہیں اور کبھی بائیں سمت دوڑ جاتی ہیں۔ کوئی درخت کی طرف کودتی ہے کوئی کسی کے کھیت کی طرف چلی جاتی ہے۔ پھر راعی کے لیے ان سب کو سنبھالنا اکٹھا کرنا۔ اور ایک طرف لے کر چلنا بڑا کٹھن کام ہے' ایسے ہی نبیوں نے امت کو سنبھالنا اکٹھا کرنا اور ایک طرف لے کر چلنا بڑا کٹھن کام ہے' ایسے ہی نبیوں نے امت کو سنبھالنا ہوتا ہے۔ عوام میں ہر طرح' ہر طبیعت اور ہر مزاج کے لوگ ہوتے ہیں۔ تو جو نبی بکریاں چرا کر تجربہ حاصل کر چکا ہو وہ امت کو اچھی طرح سنبھال سکتا ہے۔ یہ وجہ ہے کہ ہر نبی نے بکریاں چرائیں۔

---

(۲۱۸) صحیح بخاری کتاب الاجارۃ باب رعی الغنم علی قراریط حدیث ۲۲۶۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلال کمائی کرنے والا مومن

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ متحرف مومن (ایمان دار، حلال پیشہ کرنے والا) سے محبت کرتا ہے''۔ (ترغیب)(۲۱۹)

اس سے معلوم ہوا کہ ہر حلال پیشہ اختیار کیا جا سکتا ہے کسی پیشے کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھنا چاہیے۔

دستکاری سے کمانا

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کسی شخص نے کوئی کھانا اس سے اچھا نہیں کھایا کہ اپنی دستکاری سے کھایا ہو اور خدا کے پیغمبر حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھاتے تھے''۔ (مشکوٰۃ)(۲۲۰)

حضرت داؤد علیہ السلام ذرع (Shield) بناتے تھے۔ جو لوہے کی ہوتی تھی۔ آج جو مسلمان لوہے کی دستکاری کرتے ہیں ان کو ہم لوہار کہہ کر ادنیٰ جانتے ہیں۔ سوچو کہ تمام یورپ آج لوہے کے کام کی وجہ سے ساری دنیا میں ممتاز اور ترقی کے زینے پر ہے۔ ہزاروں چیزیں لوہے کی بن کر یورپ سے آ رہی ہیں۔ اور ساری دنیا ان چیزوں کی حاجت مند ہے۔ قرآن میں آتا ہے:

﴿ وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ ﴾

''اور ہم نے لوہے کو پیدا کیا جس میں شدید ہیبت ہے۔ اور (اس کے علاوہ) لوگوں کو اور بھی (بیشمار) فائدے ہیں''۔(۲۲۱)

اہل یورپ کی لوہے سے متعلق فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ کی عملی اور صنعتی تشریح نے دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اور اِن کی بے شمار ایجاداتِ آہن قرآن کی صداقت کی شہادت دے رہی ہیں۔ لیکن ہم ہیں کہ لوہے کے دستکار کو حقیر سمجھتے ہیں۔

---

(۲۱۹) الترغیب والترھیب کتاب البیوع الترغیب فی الاکتساب بالبیع وغیرہ ۲/ ۵۱۳ حدیث ۲۵۱۴ بحوالہ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/ ۲۳۸ حدیث ۱۳۲۰۰ المعجم الاوسط للطبرانی ۶/ ۳۲۷ حدیث ۸۹۳۴. شعب الایمان للبیھقی حدیث ۱۲۳۷ . یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف الترغیب والترھیب ۲/ ۵۱۹ حدیث ۱۰۴۳ ۔ اِس حدیث کی سند عاصم بن عبید اللہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۲۲۰) مشکوۃ المصابیح کتاب البیوع باب الکسب و طلب الحلال حدیث ۲۷۵۹. بحوالہ صحیح بخاری کتاب البیوع باب کسب الرجل وعملہ بیدہ حدیث ۲۰۷۲.

(۲۲۱) سورۃ الحدید آیت نمبر ۲۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسبِ حلال کی تلاش فرض ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''حلال کمائی کا طلب کرنا فرض ہے' بعد فرض (عبادت) کے''۔ (بیہقی)(۲۲۲)

یعنی فرائض خداوندی کے بعد حلال کمائی کی تلاش فرض ہے اہل وعیال کے لیے روزی کمانا نماز وغیرہ کی فرضیت کے بعد فرض ہے۔

تجارت حلال کی فضیلت

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تاجر سچا' امانت والا' (قیامت کے دن) پیغمبروں' صدیقوں' اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا''۔ (ترمذی شریف)(۲۲۳)

حلال کمائی کی کتنی فضیلت ہے کہ کمانے والے کو پیغمبروں صدیقوں اور شہیدوں کا ساتھ نصیب ہوگا۔ تجارت کرنے والوں کے لیے یہ مژدہ کتنا ایمان افروز ہے۔

مال کمانا اور خرچ کرنا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے روز کسی شخص کے قدم (مقام حساب سے) ہٹنے نہ پائیں گے۔ جب تک اس سے پانچ باتیں نہ پوچھ لی جائیں گی۔ ان پانچ باتوں میں دو یہ ہیں: کہاں سے کمایا؟ اور کہاں خرچ کیا؟'' (مشکوٰۃ)(۲۲۴)

(۲۲۲) شعب الایمان للبیهقی ٦/ ٤٢٠ حدیث ٨٧٤١ مشكوة المصابيح كتاب البيوع باب الكسب وطلب الحلال حديث ٢٧٨١. یہ حدیث المعجم الكبير للطبرانی ١٠/ ٧٤ حدیث ٩٩٩٣ میں بھی موجود ہے۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعيف الجامع الصغير حديث ٣٦٢٠ ضعيف الترغيب والترهيب ١/ ٥٢٩ حديث ١٠٦٧.

(۲۲۳) سنن ترمذی ابواب البيوع باب ما جاء فى التجار و تسمية النبى ﷺ اياهم حديث ١٢٠٩. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعيف سنن ترمذی حديث ١٢٠٩.

(۲۲۴) مشكوة المصابيح كتاب الرقاق حديث ٥١٩٧ بحواله سنن ترمذی ابواب صفة القيامة والرقائق والورع حديث ٢٤١٦. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن ترمذی ٢/ ٥٧٢۔ ٥٧١ حديث ٢٤١٦ سلسلة الاحاديث الصحيحة ٢/ ٦٣٠ ۔ ٦٢٩ حديث ٩٤٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی مال کن ذرائع سے کمایا۔ حلال ذرائع سے یا حرام سے؟ تو آدمی کو مال کمانے میں بڑی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ ناجائز ذرائع (Unfairmeans) سے مال اکٹھا کرنا قیامت کے روز ندامت اور شرمندگی کا باعث ہوگا۔ خدا گرفت کرے گا اور پوچھے گا کہ تم نے یہ مال خلافِ شریعت طریق سے کیوں جمع کیا۔ مسلمان بھائیو! اپنی آمدنی کے متعلق خیال رکھو کہ آمیزش سے پاک رہے۔ خبردار! رشوت' سود' جوا' خیانت' سرقہ' رمل نجوم' تجارت خمر و آلات موسیقی' لین دین میں دھوکہ' فریب' کسبِ مال کے یہ ذرائع باطل اور حرام ہیں۔

پھر یہ بھی پوچھا جائے گا کہ مال کما کر تم نے کہاں خرچ کیا؟ یعنی مال منال کے مصارف پوچھے جائیں گے تو بڑی احتیاط کریں کہ خلافِ شرع امور پر ایک پیسہ بھی خرچ نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہوں سے اجتناب

سب لوگ محسن انسان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور کسی صورت بھی اُسے ناراض نہیں کیا جاتا۔غور کریں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر کتنے احسان ہیں؟ بے شمار! ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا﴾(پ۱۴ ع۸)

''اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننے لگو تو کبھی نہ گن سکو''۔ (۲۲۵)

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسان ہیں۔شکمِ مادر سے لے کر تا دمِ واپسیں آدمی اللہ کی نعمتوں اور احسان کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔اور اس کی نعمتوں' اور احسانوں کا اتنا محتاج ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ایک منٹ کے لیے اپنی ربوبیت کے احسان سے دست کش ہو جائے۔تو آدمی آنِ واحد میں موت کا شکار ہو جائے اگر اللہ ہوا بند کر دے۔پانی زمین میں خشک کر دے' رزق زمین سے نہ اگائے تو سب ہلاک ہو جائیں' تو ایسے محسن' خالق' مالک' رب' رازق' حافظ' ناصر کو ناراض کرنا کتنی احسان فراموشی اور گناہ گاری ہے۔

جب آدمی گناہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے' اور اس شخص کو گناہ کی سزا دیتا ہے۔خواہ دنیا میں دے' خواہ آخرت میں دنیا میں اگر اس کی رحمانیت درگزر کر دے تو قیامت کے دن بلا توبہ مرے ہوئے گنہگار کو ضرور عذاب ہوگا۔پھر انسان کو خدا سے ڈرتے رہنا چاہیے اور ہر حال میں گناہ سے بچنا چاہیے۔

گناہوں سے دل پر زنگ لگ جاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے۔پھر اگر استغفار کرتا ہے تو دل صاف ہو جاتا ہے(دھبہ مٹ جاتا ہے) اور اگر (گناہ) پھر کرتا ہے تو دھبہ زیادہ ہو جاتا ہے۔یہی ہے وہ زنگ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (اس آیت میں) کیا ہے:

﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ (۲۲۶)

---

(۲۲۵) سورۃ النحل آیت نمبر ۱۸.

(۲۲۶) سنن ترمذی ابواب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ ویل للمطففین حدیث ۳۳۳۴. سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب ذکر الذنوب حدیث ۴۲۴۴. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۳/ ۳۶۴ حدیث ۳۳۳۴ صحیح سنن ابن ماجہ ۳/ ۳۸۱ حدیث ۳۴۴۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہرگز نہیں یوں' بلکہ زنگ باندھا ہے۔ ان کے دلوں پر اس چیز نے کہ وہ کماتے تھے''۔(ترمذی' ابن ماجہ)(۲۲۷)

حضور ﷺ کے ارشاد کا مطلب واضح ہے کہ آدمی جب گناہ کرتا ہے تو اس کے قلب پر سیاہ داغ پڑ جاتا ہے۔ اگر وہ جلدی ہی توبہ کر لے تو داغ دھویا جاتا ہے۔ اس سے یہ سبق ملا کہ اگر آدمی سے گناہ ہو جائے تو وہ خدا کے حضور نادم ہو کر' رو کر توبہ کر لے۔ اللہ اس کو معاف کر دے گا۔ اور اگر وہ گناہ پر اصرار کرنے لگے۔ خدا سے نڈر ہو کر رات دن گناہوں پر کمر باندھ لے۔ خدا کے اوامر کی پابندی نہ کرے اور نواہی کی شراب سے مخمور رہے تو سیاہ داغ بڑھتے بڑھتے سارے قلب کو سیاہ کر دے گا۔ گویا یہ زنگ ہے' جو اس کے اعمال بد کے سبب دل پر لگ گیا ہے۔ جب دل زنگاری ہو گیا اس پر مہر لگ گئی تو اس کا معاملہ خطرناک ہو گیا۔ اس کی ایمانی حالت نازک ہو گئی۔

اس حدیث کے پیش نظر گناہ میں ڈوبے ہوئے آدمی کو موت کا تصور کرنا چاہیے کہ اس نے عنقریب مر کر خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور پھر اسے خدا کے عذاب سے کون چھڑائے گا؟

گناہ سے غضبِ الٰہی آتا ہے

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''خود کو گناہ سے بچاؤ۔ اس لیے کہ گناہ کے ارتکاب سے خدا تعالیٰ کا غضب اترتا ہے''۔(رواہ احمد)(۲۲۸)

کبیرہ گناہوں سے بچنا اشد ضروری ہے

حضرت ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اللہ کے حضور پیش ہوا۔ اور وہ (دنیا میں) خدا کی عبادت کرتا تھا۔ اور شرک نہیں کرتا تھا اور نماز پڑھتا تھا اور زکوٰۃ دیتا تھا وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ اور کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا تھا۔ تو وہ جنت میں جائے گا''۔(صحیح مسلم)(۲۲۹)

---

(۲۲۷) سورة المطففين آيت نمبر ١٤.

(۲۲۸) مسند احمد ٥/ ٢٣٨. مشكوة المصابيح كتاب الايمان باب الكبائر وعلامات النفاق حديث ٦١. یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔ صحيح الترغيب والترهيب ١/ ٣٦٨ حديث ٥٧٠.

(۲۲۹) سنن نسائی كتاب تحريم الدم باب ذكر الكبائر حديث ٤٠١٤. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن نسائی ٣/ ٧٩ حديث ٤٠٢٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ جنت میں جانے کے لیے عبادت کے علاوہ کبیرہ گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے۔ اگر کبیرہ گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کر لینی چاہیے۔توبہ سے کبیرہ گناہ بھی معاف ہو جاتا ہے۔کبیرہ گناہوں کا مرتکب اگر بلاتوبہ مر گیا تو پھر حشر کے روز سزا سے دوچار ہوگا۔

کبیرہ اور صغیرہ گناہ کا اندراج

ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:

﴿ مَالِ هٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّا اَحْصَاهَا ﴾ (پ ۱۵ ع ۱۸)

''کیا ہے یہ نامہ اعمال کہ نہیں چھوڑا (اس نے) بے قلم بند کیے کوئی چھوٹا گناہ اور نہ بڑا گناہ''۔(۲۳۰)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ گناہ دو قسم کے ہیں صغیرے اور کبیرے۔یعنی چھوٹے اور بڑے۔ نامہ اعمال میں سب گناہ درج کیے جاتے ہیں۔اور قیامت کو ہر شخص اس کتاب میں اپنے کیے ہوئے تمام اعمال پڑھ لے گا اور حیران رہ جائے گا۔کہ کوئی چھوٹی بڑی بات اندھیرے اور اجالے کی' خلوت کی اور جلوت کی رہ نہیں گئی ہے۔

صغیرے گناہوں کی مشروط معافی

﴿ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَمَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا ﴾(پ ۵ ع ۲)

''جن کاموں سے تم کو منع کیا جاتا ہے ان میں سے جو بڑے (گناہ) ہیں۔اگر تم ان سے بچو گے تو ہم تمہاری خفیف برائیاں تم سے دور کر دیں گے اور داخل کر دیں گے تم کو عزت کی جگہ میں''۔(۲۳۱)

آیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم کبیرہ گناہوں سے بچتے رہو گے تو تمہارے صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

اہل جنت کبیرہ گناہوں سے بچتے ہیں

﴿ وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ ﴾(پ ۲۵ ع ۵)

''اور جو لوگ بچتے ہیں کبیرہ گناہوں سے اور بے حیائیوں سے اور جب ان کو غصہ آتا ہے تو معاف کر

(۲۳۰) سورة الکھف آیت نمبر ۴۹.

(۲۳۱) سورة النساء آیت نمبر ۳۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں (اللہ ان کو قیامت کے دن معاف کردے گا بخش دے گا)''۔ (۲۳۲)

اجتناب کبائر سے صغائر کی بخشش

﴿ اَلَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ﴾

''جولوگ کبیرہ گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر ہلکے ہلکے گناہ (ان سے ہو جاتے ہیں) بے شک تیرے رب کی مغفرت بڑی وسیع ہے''۔ (پ۲۷ع۶) (۲۳۳)

یہاں بھی اجتنابِ کبائر کی شرط پر صغیرے گناہوں کی بخشش کا اعلان ہے کہ رب غفور ہلکے گناہوں سے درگزر فرماتا جاتا ہے کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ انسان صغائر سے بچ سکے۔

ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کا حکم

﴿ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَالَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ ﴾ (پ۸ع۱۵)

''کہہ دیجئے! سوائے اس کے نہیں کہ میرے پروردگار نے حرام کی ہیں بے حیائیاں جو ظاہر ہیں ان میں سے اور جو چھپی ہیں' اور (حرام کیے ہیں) گناہ اور سرکشی ناحق' اور یہ کہ شریک لاؤ ساتھ اللہ کے وہ چیز کہ نہیں اتاری ساتھ اس کے دلیل اور یہ کہ کہو تم اللہ پر جو کچھ کہ نہیں جانتے''۔ (۲۳۴)

گناہ کی سزا ملے گی

﴿ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَیُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا یَقْتَرِفُوْنَ ﴾

''اور ظاہری گناہ کو بھی چھوڑ دو اور باطنی کو بھی چھوڑ دو۔ جو لوگ گناہ کر رہے ہیں' ان کو ان کے کئے کی عنقریب سزا ملے گی''۔ (پ۸ع۱) (۲۳۵)

مذکورہ آیت میں آپ ملاحظہ کر چکے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے گناہوں کے ترک کا حکم دیا ہے اور بار بار بچنے کو کہا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ گناہ بڑے بھی ہوتے ہیں اور چھوٹے بھی۔ پھر اگر بڑے گناہوں سے مجتنب

---

(۲۳۲) سورة الشوریٰ آیت نمبر ۳۷.

(۲۳۳) سورة النجم آیت نمبر ۳۲.

(۲۳۴) سورة الاعراف آیت نمبر ۳۳.

(۲۳۵) سورة الانعام آیت نمبر ۱۲۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہو گے تو چھوٹے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ اب ہم آپ کے سامنے بڑے گناہ بیان کرتے ہیں تا کہ ان سے بچا جا سکے۔

کبیرہ گناہوں پر ایک نظر

حدیث شریف میں جن گناہوں کو کبیرہ کہا گیا ہے بلکہ ان کے علاوہ اور بھی ہیں دراصل کبیرہ گناہ وہ ہے کہ خدا یا اس کے رسول ﷺ نے ان کو کبیرہ کہا ہو یا ان کو شرک' ظلم' نفاق کہا گیا ہو یا ان کو ایمان یا اسلام کے منافی بتایا گیا ہو۔ یا ان پر تعزیز' حد یا کفارہ لازم آتا ہو۔ یا ان کے ارتکاب پر عذاب قبر یا عذابِ دوزخ کی وعید آئی ہو۔ یا خدا اور رسول ﷺ نے ان پر لعنت فرمائی ہو۔ یا ان کو مانع جنت قرار دیا ہو۔ یا ان سے اعمال حبط (To Efface) ہو جاتے ہوں۔ ان کو خدا اور رسول ﷺ کے ساتھ لڑنے کے مترادف کہا گیا ہو۔ یا ان سے اللہ اور رسول کو ایذا ہوتی ہو۔ یا ان کا مرتکب رحمت اور شفاعت سے محروم ہو۔ یا وہ موجب اہانتِ شعائر اللہ ہوں' یا اللہ رسول ﷺ نے ان سے بیزاری کا اعلان فرمایا ہو۔ یا اپنے غصہ وغضب کا مورد ٹھہرایا ہو۔ یا شیطانی فعل بتایا ہو۔

شرک اکبر الکبائر

رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا: ''تمام گناہوں سے بڑا گناہ کونسا ہے' اللہ کے نزدیک؟''

آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہ شریک ٹھہرائے تو اللہ کے ساتھی کسی کو' حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا ہے''۔

اس شخص نے پوچھا: ''اس (شرک) کے بعد پھر کونسا گناہ ہے؟''

فرمایا: ''یہ کہ قتل کرے تو اپنی اولاد کو''۔

اس نے پوچھا: ''پھر؟''

ارشاد فرمایا: ''اپنے ہمسایہ کی عورت سے زنا کرنا؟'' (مشکوٰۃ شریف)(۲۳۶)

ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں اس کی قولی' بدنی' اور مالی عبادات میں کسی کو شریک کرنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ زنا ہر جگہ ہی کبیرہ گناہ ہے۔ لیکن ہمسایہ کی عورت سے ایسا کرنا گناہ کی شدت اور سختی میں اضافہ کرتا ہے۔ اور خدا کے غضب کو بہ نسبت دوسری جگہوں کے کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ اس لیے کہ ہمسایہ

---

(۲۳۶) مشکوۃ المصابیح کتاب الایمان باب الکبائر و علامات النفاق حدیث ٤٩ بحواله صحیح بخاری کتاب الدیات باب قوله تعالی و من یقتل مومنا متعمدًا فجزاء ه جهنم حدیث ٦٨٦١. صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان کون الشرك أقبح الذنوب و بیان اعظمها بعده حدیث ٨٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بیوی کی عزت اور آبرو بچانا ہمسایہ کا فرض ہے۔ اور بجائے اس کی حفاظت کے خود ہی اس کی آبروریزی پر اُتر آئے تو پھر کیوں نہ متعدد بار زنا کرنے کا مجرم ٹھہرے۔

تو خبردار! کسی قسم کا شرک نہ کرنا۔

اولاد کو قتل نہ کرنا۔ اس میں اسقاط حمل بھی آ گیا۔

کبھی زنا کے قریب نہ جانا (کہ شعلہ زنِ جہنم ہے)۔

حضورؐ نے فرمایا: ''کیا میں تم کو اکبرالکبائر نہ بتاؤں؟''

صحابہؓ نے کہا: ''ہاں حضور ﷺ فرمایئے''۔

ارشاد فرمایا: ''اللہ کے ساتھ کسی کو شریک لانا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ اور جھوٹی گواہی دینا''۔ (بخاری و مسلم)(۲۳۷)

ہلاک کرنے والے گناہ

رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو لکھوا بھیجا کہ سب گناہوں میں بڑے گناہ یہ ہیں:

① اللہ تعالیٰ کے ساتھ (ذات اور صفات میں) کسی کو شریک لانا۔
② کسی مسلمان کو ناحق مار ڈالنا۔
③ میدانِ جنگ سے لڑائی کے دن بھاگ نکلنا۔
④ ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔
⑤ پاک دامن ایمان والی عورت کو زنا کی تہمت لگانا۔
⑥ جادو سیکھنا۔
⑦ سود کھانا۔
⑧ یتیم کا مال (ناحق) کھا جانا۔ (ترغیب و ترھیب)(۲۳۸)

---

(۲۳۷) صحیح بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین من الکبائر حدیث ۵۹۷۶. صحیح مسلم کتاب الایمان باب الکبائر و اکبرھا حدیث ۸۷.

(۲۳۸) الترغیب والترھیب کتاب الجھاد. الترھیب من الفرار من الزحف ۲ / ۲۷۳ حدیث ۲۰۰۳ موارد الظمان الی زوائد ابن حبان کتاب الزکاۃ باب فرض الزکاۃ وما تجب فیہ حدیث ۷۹۳. یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔ صحیح الترغیب والترھیب ۲ / ۱۲۱ حدیث ۱۳۴۱. صحیح الموارد الظمان ۱ / ۳۵۲ - ۳۴۹ حدیث ٦٦١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقروض مرنا بڑا گناہ ہے

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جن بڑے گناہوں سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے ان کے بعد اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی (مرکر) اللہ سے ملاقات کرے۔ اس حال میں کہ اس کے اوپر قرض ہو۔ اور اس نے کوئی ایسی چیز نہ چھوڑی ہو جس سے قرض ادا کیا جا سکے''۔ (مشکوٰۃ شریف)(۲۳۹)

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص قرض دار ہو کر مرتا ہے اور اس کا قرض ادا نہیں کیا جاتا وہ بڑا مجرم ہے صحیح مسلم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شہید کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ لیکن قرض معاف نہیں ہوتا۔ (۲۴۰)

زنا، چوری، شراب، ڈکیتی اور خیانت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نہیں ہوتا زانی دورانِ زنا مومن، اور نہیں ہوتا چور دورانِ چوری مومن اور نہیں ہوتا شرابی شراب پینے کے دوران مومن، اور نہیں ہوتا لوٹنے والا کہ لوگ اس کی طرف آنکھیں اٹھاتے ہیں۔ لوٹنے کے دوران مومن۔ اور نہیں ہوتا کوئی تم میں سے خیانت کرنے والا دورانِ خیانت مومن۔ پس بچو تم''۔ (بخاری، مسلم)(۲۴۱)

یہ سب کبیرہ گناہ ہیں ان سے مسلمانوں کو بچنا لازمی ہے یہ گناہ موجبِ دوزخ ہیں۔

مسلمان کی آبروریزی کبیرہ گناہ ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ مِنَ الْكَبَائِرِ اسْتِطَالَةَ الرَّجُلِ فِیْ عِرْضِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ)).(ترغیب و ترهیب)

---

(۲۳۹) مشكوة المصابيح كتاب البيوع باب الافلاس والانظار حديث ۲۹۲۲ بحواله مسند احمد ۴/۳۹۲. سنن ابوداؤد كتاب البيوع باب فی التشديد فی الدين حديث ۳۳۴۲ یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعيف سنن ابوداؤد حديث ۳۳۴۲. ضعيف الجامع الصغير حديث ۱۳۹۲.

(۲۴۰) صحيح مسلم كتاب الامارة من قتل فی سبيل الله كفرت خطاياه الا الدين حديث ۱۸۸۶.

(۲۴۱) صحيح بخاری كتاب المظالم باب النهی بغير اذن صاحبه حديث ۲۴۷۵. صحيح مسلم كتاب الايمان باب بيان نقصان الايمان بالمعاصی حديث ۵۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مسلمان کی آبروریزی کرنا' اس کی بے عزتی کرنا کبیرہ گناہ ہے''۔ (۲۴۲)

کسی مسلمان کی ہتک عزت نہ کرنا

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے' اور بلند آواز سے پر جوش خطبہ دیا کہ آپ کی آواز پردہ نشین عورتوں نے اپنے گھروں میں سن لی۔ ارشاد فرمایا:

''اے وہ لوگو! جو زبان سے ایمان تو لائے ہو لیکن دِلوں میں ایمان ہنوز پیوست نہیں ہوا۔ (سنو!)

((لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ. وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ. وَلَا تَطْلُبُوْا عَثَرَاتِهِمْ. وَلَا تَغْتَابُوا الْمُسْلِمِيْنَ. وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ. فَإِنَّهُ مَنْ يَّتَّبِعُ عَوْرَةَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَّتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْتَحْهُ فِيْ جَوْفِ بَيْتِهِ)).

''مسلمانوں کو (کسی طرح کی) ایذا نہ دو۔ اور نہ ان کو عار دلاؤ۔ اور نہ ان کی لغزشیں ٹٹولو۔ اور نہ مسلمان کی غیبتیں کرو۔ اور نہ ان کی پوشیدگیوں کے پیچھے پڑو۔ (سنو!) جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی پوشیدگی کی ٹوہ اور ٹٹول میں لگ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے پوشیدہ عیبوں کے پیچھے لگ جائے گا۔ اور (یاد رکھو کہ) جس کے عیبوں کے پیچھے اللہ پڑ جائے تو وہ اسے بدنام اور رسوا کر کے چھوڑے گا۔ یہاں تک کہ خود اس کے گھر میں اس کی رسوائی ہو جائے گی''۔ (بیہقی' ابوداؤد' ترمذی) (۲۴۳)

مومن کی عزت سے نہ کھیلو

مذکورہ حدیث کو ایک بار پھر غور سے پڑھیں اور اپنے دل سے عہد کر لیں کہ کسی مسلمان کو زبان سے

---

(۲۴۲) الترغيب والترهيب كتاب الادب. الترهيب من الغيبة والبهت وبيانهما والترغيب فى ردّهما ۳/ ۴۸۷ـ ۴۸۸ حديث ۴۱۶۴. بحواله سنن ابوداؤد كتاب الادب باب فى الغيبة حديث ۴۸۷۷. یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔ صحيح الترغيب والترهيب ۳/ ۷۷ حديث ۲۸۳۲.

(۲۴۳) سنن ترمذى ابواب البر والصلة باب ما جاء فى تعظيم المومن حديث ۲۰۳۲ موارد الظمان الى زوائد ابن حبان كتاب الحدود باب الستر على المسلمين والغض عن عوراتهم حديث ۱۴۹۴. (عن ابن عمر رضى الله عنهما) سنن ابوداؤد كتاب الادب باب فى الغيبة حديث ۴۸۸۰ مسند ابى يعلى الموصلى ۲/ ۱۴۷ـ ۱۴۶ حديث ۱۶۷۱ مسند احمد ۴/ ۴۲۴ـ ۴۲۱. شعب الايمان بيهقى ۵/ ۲۹۶ حديث ۶۷۰۴ (عن ابى برزة الاسلمى رضى الله عنه) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحيح الترغيب والترهيب ۲/ ۵۸۹ـ ۵۸۸ حديث ۲۳۴۰ـ ۲۳۳۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہاتھ سے کسی صورت میں کسی طرح کی تکلیف نہ پہنچائیں۔ ہرگز کسی کا دل نہ دکھائیں۔ مسلمان کو بے آبرو نہ کریں۔ اس کی لغزشوں' پوشیدگیوں' خامیوں' عیبوں' گناہوں اور کمزوریوں کی تلاش' ٹوہ اور ٹٹول نہ کریں کہ گناہ ہے۔ رسولِ رحمت ﷺ نے سختی سے منع کیا ہے۔ اور نہ مسلمان کی غیبت کر کے اپنا نامہ اعمال سیاہ کریں۔ یعنی کسی کے عیب اس کی غیر حاضری میں بیان کر کے کبیرہ گناہ کے مرتکب نہ ہوں۔ پھر حضور انور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جو مسلمان بھائی کی پوشیدگیوں کی ٹوہ (Search) میں لگے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل ورسوا کر دے۔ پھر اپنے رسوا کن انجام سے ڈریں۔

غور کریں کہ مسلمان کی عزت اور آبرو خدا کے نزدیک کتنی اہم کتنی قیمتی ہے۔ کتنی معزز اور قابل قدر ہے۔ مسلمانو! ہوش کرو .... اپنے بھائی کی عزت کے آبگینہ سے نہ کھیلو اور نہ اسے توڑو کہ ہتک عزت کی سزا دوزخ ہے۔

مومن کی عزت کعبہ کی عزت سے بڑھ کر ہے

مذکورہ حدیث کے راوی ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نظر ایک مرتبہ کعبۃ اللہ پر پڑی تو فرمانے لگے:

مَا اَعْظَمَكَ وَمَا اَعْظَمَ حُرْمَتَكَ وَالْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكَ.

''اے کعبہ! تیری بڑی ہی عزت ہے اور بڑی حرمت ہے لیکن بخدا! تیری عزت وحرمت سے مسلمان کی عزت' حرمت اور آبرو خدا کے نزدیک کہیں زیادہ ہے''۔ (بیہقی' ابوداؤد' ترمذی) (۲۴۴)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ارشاد کی رو سے معلوم ہوا کہ مردِ مومن کی بے عزتی کرنے والا کعبۃ اللہ کے مسمار کرنے والے سے بڑھ کر گنہگار ہے۔ پھر لرز جاؤ۔ مسلمان کو بے آبرو کرنے کے خیال سے۔

رسول اللہ ﷺ کا ایک اور ارشاد ملاحظہ ہو۔ فرمایا:

((اِنَّ اَرْبَی الرِّبَا الْاِسْتِطَالَةُ فِیْ عِرْضِ الْمُسْلِمِ بِغَیْرِ حَقٍّ)). (ابوداؤد)

''سب سے بڑی سود خوری یہ ہے کہ کسی مسلمان کو ناحق بے آبرو کیا جائے''۔ (۲۴۵)

ملاحظہ ☆ سود کھانا مسلمان کے مال پر ظلم ہے اور اس کی ہتک عزت اس کی ذات پر ڈاکہ ہے اور یہ مال پر ظلم کرنے سے بڑھ کر ظلم ہے۔ اور ایسا ظالم' مومن کی بے عزتی کرنے والا سود خور سے بڑھ کر گنہگار ہے۔

---

(۲۴۴) حوالہ سابقہ (عن ابن عمر رضی الله عنهما).

(۲۴۵) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی الغیبة حدیث ٤٨٧٦ . یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابو داؤد ٢/ ١٩٧ حدیث ٤٨٧٦ . سلسلة الاحادیث الصحیحة ٣/ ٤١٨ حدیث ١٤٣٣. و ٤/ ٤٨٨ حدیث ١٩٨١ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بے شک یہ سب گناہوں سے بڑا گناہ ہے کہ کوئی شخص اپنے ماں باپ پر لعنت کرے۔ ان کو گالی دے''۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا:

وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ.

''اور آدمی والدین کو کیونکر گالی دیتا ہے؟''

ارشاد فرمایا:

''اسی طرح کہ کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ (جواب میں) اس کے باپ کو گالی دیتا ہے' اور وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ (جواب میں) اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ تو اس شخص نے خود اپنے باپ اور ماں کو لعنت کی اور گالی دی''۔ (بخاری' مسلم) (۲۴۶)

اس بالواسطہ گالی کو بھی رسولِ رحمت ﷺ نے اولاد کے ذمہ لگا کر انہیں کبیرہ گناہ کا مرتکب فرمایا۔ اور جو اپنے والدین کو منہ پر گالی دیتے' اور ان کی بے عزتی کرتے ہیں غور کریں کہ وہ کتنے گنہگار ہیں۔ ان کے لیے دوزخ کی آگ بڑی شدت سے بھڑک رہی ہے اگر ایسی اولاد نے توبہ نہ کی اور والدین سے معافی نہ مانگی تو مرنے کی دیر ہے دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے۔

تین شخص بہشت میں داخل نہ ہوں گے

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تین شخص بہشت میں (اوّل نجات پائے ہوؤں کے ساتھ) داخل نہ ہوں گے:

مَدْمِنُ الْخَمْرِ. ہمیشہ شراب پینے والا۔

قَاطِعُ الرَّحِمِ. توڑنے والا ناتے کا۔

مُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ. یقین کرنے والا جادو کا''۔ (۲۴۷)

(۲۴۶) صحيح بخارى كتاب الادب باب لا يسب الرجل والديه حديث ٥٩٧٣. صحيح مسلم كتاب الايمان باب الكبائر واكبرها حديث ٩٠.

(۲۴۷) مشكوة المصابيح كتاب الحدود باب بيان الخمر و وعيد شاربها حديث ٣٦٥٦ بحواله مسند احمد ٤/ ٣٩٩. یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔ صحيح الترغيب والترهيب ٢/ ٦٧٤ حديث ٢٠٣٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب نوشی کا عادی اگر بلا توبہ مر گیا تو دوزخ میں جائے گا۔ بغیر عذرِ شرعی قطع رحمی (Seyerance of Blood-TIE) کرنے والا اور جادو کو مؤثر بالذات ماننے والا۔ یہ دونوں بھی مستوجب عذاب ہیں ان تینوں گناہوں سے بچیں کہ ان کا انجام آگ ہے۔ یاد رکھیں۔ مسلمان وہ ہے جو خدا اور اس کے ڈرانے سے ڈر جائے۔ لرز جائے۔ اور سیدھی راہ پر آ جائے۔

دیوث اور عاق کا انجام

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے تین شخصوں پر جنت حرام کر دی ہے:

① ہمیشہ شراب پینے والا۔

② والدین کا عاق (نافرمان)۔

③ دیوث جو اپنے اہل و عیال میں ناپاکی (زنا یا مقدمات زنا وغیرہ) تجویز کرے''۔ (مشکوٰۃ شریف)(۲۴۸)

نوٹ ☆ دیوث اسے کہتے ہیں کہ جس کے گھر میں کوئی غیر شخص آ کر اس کی بیوی، لڑکیوں، بہوؤں کے ساتھ بے حیائی کے کام کرے، بوس و کنار یا زنا کا مرتکب ہو۔ اور وہ جان بوجھ کر دیکھ سن کر دھیان نیچے کر رکھے۔ اغماض برتے۔ چشم پوشی کرے اور چپ رہے۔ اس غیرت نا آشنا دیوث کو رسولِ خدا ﷺ جہنم کے عذاب سے ڈراتے ہیں۔

جھوٹی قسم کھانا

قرآنِ مجید میں ہے کہ

''جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے''۔ (۲۴۹)

معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ ہے پھر اس جھوٹ پر خدا کو گواہ کرنا یعنی جھوٹی قسم کھانا بہت بڑا گناہ ہوا۔ حضورؐ نے یمین غموس (جھوٹی قسم) کو بڑا گناہ فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)(۲۵۰)

---

(۲۴۸) مشكوة المصابيح كتاب الحدود باب بيان الخمر و وعيد شاربها حديث ٣٦٥٥ بحواله مسند احمد ٢/ ١٢٨۔ ٢/ ٦٩. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح الجامع الصغير حديث ٣٠٥٢.

(۲۴۹) سورة آل عمران آيت نمبر ٦١.

(۲۵۰) مشكوة المصابيح كتاب الايمان باب الكبائر و علامات النفاق حديث ٥٠ بحواله صحيح بخاری كتاب الايمان والنذور باب اليمين الغموس حديث ٦٦٧٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان بھائیو! آج سے عہد کر لو کہ تا زیست نہ جھوٹ بولیں اور نہ جھوٹی قسم کھائیں کہ جھوٹ بولنے اور جھوٹی قسم کھانے والے پر خدا کی لعنتیں اترتی ہیں اور آدمی کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔

جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنا بڑا گناہ ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾(پ۳ع۱۶)

''تحقیق جو لوگ مول لیتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے مول تھوڑا۔ ان لوگوں کا آخرت میں (کوئی) حصہ نہیں۔ اور نہ ان سے اللہ کلام کرے گا۔ اور نہ ان کی طرف دیکھے گا قیامت کے روز' اور نہ پاک کرے گا ان کو' اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے''۔ (۲۵۱)

صحیح بخاری شریف اور دیگر کتب تفاسیر میں مذکور ہے کہ مذکورہ آیت جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

معلوم ہوا کہ خرید و فروخت اور لین دین میں جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہے۔ ایسے شخص کے لیے آخرت میں کوئی حصہ بہتری کا نہیں ہے۔ اس سے خدا کلام تک نہ کرے گا اور نہ نظر رحمت سے اس کو دیکھے گا۔ بڑا بد بخت اور سخت گنہگار ہے جھوٹ بولنے والا جھوٹی قسم کھا کر مال بیچنے والا۔ (۲۵۲)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور انورؐ نے فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین شخصوں کی طرف نہ دیکھے گا۔ نہ ان سے بات کرے گا اور نہ ان کو (گناہوں سے) پاک کرے گا۔ ان کے واسطے سخت عذاب ہوگا''۔

میں نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! وہ کون لوگ ہیں؟ یہ بڑے نقصان اور تباہی میں ہوں گے''۔

فرمایا:

''① ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانے والا۔ ② کوئی چیز دے کر احسان جتلانے والا۔ ③ اور جھوٹی قسم کھا کر اپنے مال کو فروخت کرنے والا''۔ (ابن ماجہ) (۲۵۳)

---

(۲۵۱) سورۃ آل عمران آیت نمبر ۷۷.

(۲۵۲) صحیح بخاری کتاب الخصومات باب کلام الخصوم بعضھم فی بعض حدیث ۲۴۱۷۔ ۲۴۱۶.

(۲۵۳) صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار والمن بالعطیۃ و تنفیق السلعۃ بالحلف حدیث ۱۰۶. سنن ابن ماجہ کتاب التجارات باب ما جاء فی کراھیۃ الایمان فی الشراء والبیع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شراب نوشی اور جوا کھیلنا اثم کبیر ہے

﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ كَبِيْرٌ﴾

''سوال کرتے ہیں تجھ سے (اے پیغمبرؐ) شراب او جوئے کے بارے میں، تم کہہ دو کہ ان دونوں میں گناہ ہے بڑا''۔ (۲۵۴)

قرآن کی آیت سے ثابت ہوا کہ شراب کی طرح جوا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ مسلمانوں کو خدا سے ڈرتے ہوئے شراب اور جوا دونوں سے پرہیز کرنی چاہیے۔ شراب نوشی کی بڑی کثرت ہے اور جوا بھی بکثرت کھیلا جاتا ہے، ان گناہوں سے ذور رہیں۔ تاکہ دوزخ سے دور رہیں۔

تکبر بڑا گناہ ہے

اچھا کھانا، اچھا پہننا، اور صاف ستھرا رہنا تکبر نہیں ہے۔ بلکہ صفائی، ستھرائی، اور عمدہ لباس اسلام کے نزدیک جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ جمیل ہے۔ اور حسن و جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر کا مطلب رسولِ رحمت ﷺ نے یہ فرمایا ہے:

((اَلْكِبْرُ بَطْرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ)).

''حق کا انکار کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا''۔ (مشکوٰۃ شریف) (۲۵۵)

شیطان کے تکبر کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے:

﴿اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِيْنَ﴾ (پ۱ ع۴)

''شیطان نے خدا کے حکم کا انکار کیا اور تکبر کیا اور ہو گیا کافروں سے''۔ (۲۵۶)

جب خدا نے ابلیس سے سجدہ نہ کرنے کی وجہ پوچھی تو بولا:

﴿اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ﴾ (پ۸ ع۹)

''میں آدم سے بہتر ہوں''۔ (۲۵۷)

---

(۲۵۴) سورة البقرة آيت نمبر ۲۱۹.

(۲۵۵) مشكوة المصابيح كتاب الآداب باب الغضب والكبر حديث ۵۱۰۸ بحواله صحيح مسلم كتاب الايمان باب تحريم الكبر وبيانه حديث ۹۱.

(۲۵۶) سورة البقرة آيت نمبر ۳۴.

(۲۵۷) سورة الاعراف آيت نمبر ۱۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا شیطان نے آدم علیہ السلام کو حقیر جاننا یہی تکبر ہے۔

اصلاحِ نفس کے لیے یہ بات ضروری ہے کہ دوسرے انسانوں کو ہرگز حقیر (Contemptible) نہ سمجھیں۔ کہ خود پسندی، عجب، فخر اور تکبر سے خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ)). (صحیح مسلم)

''جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا۔ اللہ اسے جنت میں داخل نہ کرے گا''۔ (۲۵۸)

متکبر جہنم کے قید خانہ میں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تکبر کرنے والے (قبروں سے) قیامت کو اٹھائے جائیں گے اور وہ چیونٹیوں کی مانند ہوں گے۔ آدمیوں کی صورت میں۔ ہر طرف سے ان کو ذلت ڈھانپ لے گی۔ پھر وہ جہنم کے قید خانہ میں جس کا نام بولس ہے، ہانکے جائیں گے۔ وہاں ان پر آگ مسلط ہوگی۔ اور انہیں طینۃ الخبال پینے کو دیا جائے گا۔ جو دوزخیوں (کے زخموں) کا نچوڑ (کچ لہو اور پیپ) ہے''۔ (نسائی شریف) (۲۵۹)

مسلمان پر جھوٹا الزام لگانے والے کی سزا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَمَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَىْءٍ يُرِيْدُ شَيْنَهٗ بِهٖ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰى جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ)). (ابوداؤد)

''جو شخص کسی مسلمان پر تہمت کرے، عیب لگانے کو، تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے پل پر روک رکھے گا۔ جب تک اس کی سزا پوری نہ ہوگی''۔ (۲۶۰)

نوٹ ☆ جو شخص کسی مسلمان پر جھوٹا الزام لگائے گا۔ اس پر تہمت اور عیب لگا کر اسے رسوا کرے گا۔ خدا تعالیٰ اس کو دوزخ کے پل پر قید کر کے سزا دے گا۔ خواہ وہ نمازی، حاجی اور روزہ دار ہوگا۔ اگرچہ

---

(۲۵۸) اس کی تخریج ۲۵۵ میں ملاحظہ کریں۔

(۲۵۹) سنن ترمذی ابواب صفة القيامة باب ما جاء فی شدة الوعيد للمتكبرين حديث ۲٤۹۲. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۲/ ۶۰۲ حدیث ۲٤۹۲.

(۲۶۰) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب من رد عن مسلم غيبة حديث ٤۸۸۳ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۱۹۸ حدیث ٤۸۸۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے حقوق پورے کر کے مرا ہوگا۔

خیانت جھوٹ عہد شکنی اور بدکلامی

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''چار باتیں ہیں کہ جس میں ہوں وہ خالص منافق ہے۔ اور جس میں ان میں سے ایک ہو۔ اس میں منافقت کی ایک نشانی ہے۔

1. اِذَا ائْتُمِنَ خَانَ: جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے۔
2. اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ: جب بات کرے، جھوٹ بولے۔
3. اِذَا عَاهَدَ غَدَرَ: جب وعدہ کرے، توڑ دے۔
4. اِذَا خَاصَمَ فَجَرَ: جب جھگڑے، فحش کلامی اور بدگوئی کرے''۔ (بخاری۔ مسلم)(۲۶۱)

نوٹ ☆ یہ چاروں علامتیں منافقت کی ہیں، مسلمان میں یہ گناہ ہرگز نہیں پائے جانے چاہئیں۔ اگر پائے گئے تو اس میں منافقت آ گئی۔

---

(۲۶۱) صحیح بخاری کتاب الایمان باب علامات المنافق حدیث ۳۴. صحیح مسلم کتاب الایمان باب خصال المنافق حدیث ۵۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی سزائیں اور تعزیریں

بعض جرائم اور معاصی ایسے ہیں کہ اسلام نے ان کے ارتکاب پر سزائیں تجویز کی ہیں سزائیں ملک میں نافذ ہو جائیں تو یہ ملک ایسا سنور جائے اس کی وہ قابل رشک اصلاح ہو کہ دنیا حیران رہ جائے۔ بدی' بدکاری' بے حیائی' شراب نوشی' اغوا' زنا' ڈکیتی' چوری' لواطت' لوٹ مار' بہتان' رشوت وغیرہ کا نام ونشان نہ رہے۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ ملک میں شرعی قانون جاری کرو۔ دراصل ان ہی گناہوں اور جرموں کی سزائیں نافذ کرنا شرعی قانون کا اجرا ہے۔ جب مذکورہ مہا جرم نہ رہے تو ہزاروں چھوٹے چھوٹے جرائم جو ان کی شاخیں ہیں وہ آپ سے آپ ہی ختم ہو جائیں گے جب درخت جڑ سے کٹ جائے تو ٹہنیوں شاخوں اور پتوں کا سوال ہی باقی نہیں رہ جاتا۔

مثال کے طور پر ہم سعودی حکومت کا طرزِ عمل پیش کرتے ہیں کہ وہاں زنا' شراب اور چوری کی سزا دی جاتی ہے' زانی کو قتل کیا جاتا ہے۔ چور کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ اور شرابی کو دُرّے مارے جاتے ہیں۔ ان جرائم کی شرعی سزاؤں کے نفاذ کا نتیجہ یہ ہے کہ سارے سعودی عرب میں سینکڑوں قسم کی بے حیائیاں اور بدکاریاں (جو دوسرے ممالک میں عام ہیں) ناپید ہیں۔

تین چار سال کا واقعہ ہے جو اخبارات میں آچکا ہے''پاکستان ٹائمز'' میں ہم نے خود پڑھا ہے کہ حج کے موقع پر عرفات میں ایک یمنی جوڑے نے زنا کیا۔ پھر دونوں وہاں سے بھاگ نکلے۔ پولیس نے ان کو جدہ میں آ کر گرفتار کر لیا۔ اور قاضی کے روبرو پیش کیا۔ قاضی نے اسلام کے قانون کی رو سے حکم دیا کہ ان کو سنگسار کر دو۔ چنانچہ پتھروں سے بھرا ہوا ایک ٹرک لایا گیا۔ اور ان کو سنگسار کر دیا گیا۔

بتایئے! ایسے ملک میں کوئی زنا کی جرأت کرے گا۔ جس کا انجام اس کی آنکھوں کے سامنے سنگساری ہو؟ ہم یہ نہیں کہتے کہ سعودی عرب فرشتوں کا ملک ہے اور وہاں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ پوشیدہ طور پر خرابیاں ہوتی ہوں۔ لیکن علی الاعلان ایسی بدکاریاں نہیں ہوسکتیں۔ اور اللہ کی حدیں قائم ہیں۔ حجاج وہاں آنکھوں سے دیکھ کر آتے ہیں کہ چور کا ہاتھ کاٹ کر عدالت کے دروازہ پر لٹکا دیتے ہیں کہ لوگوں کو عبرت ہو چنانچہ لوگوں کی گری پڑی چیز جوں کی توں پڑی رہتی ہے۔ کوئی ہاتھ نہیں لگاتا حکومت کا آدمی اٹھاتا ہے اور مالک کا پتہ کر کے اس کو پہنچا دیتا ہے وہاں شرابی کو دُرّے مارے جاتے ہیں۔ غور کریں کہ جس ملک میں زنا' شراب اور چوری نہ ہو وہاں اور برائیں کیونکر ہوں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے برعکس جس ملک میں زنا کے لیے لائسنس ملتا ہو کہ جس عورت کا دل چاہے۔ حکومت سے اجازہ لے کر بازار حسن کی زینت بن جائے اور جو چاہے حکومت سے پرمٹ لے کر شراب کی دکان پر جا کر پی لے۔ آپ ہی بتایئے کہ وہاں یہ جرائم کیوں نہ ہوں اور صدہا برائیاں جوان کا نتیجہ ہیں کیوں سر نہ اٹھائیں۔

ان مہا پاپوں پر یہ جگر خراش امر مستزاد ہے کہ ریڈیو پر غلیظ گانے اور فحش گیت نشر ہوتے ہیں۔ جنہیں سن کر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے خیالات مکدر' اور اخلاق میلے ہوتے ہیں اور اس دھندکار میں شرم اپنی پہچان کھوتی جاتی ہے۔

جب ہم نے اپنا ماحول آپ ایسا بنا رکھا ہے کہ آغوشِ خون میں دختر رز بیٹھی ایمان وآگہی سے کھیلتی ہے اور شہر آشوب سمن بروں کے تیر نشانے پر بیٹھ رہے ہیں۔ آلاتِ موسیقی عشق و جوانی کا گھر گھر میل کرا رہے ہیں۔ جب سارا اعراق ہی مار گزیدہ ہو جائے تو تریاق کہاں سے آئے؟

یاد رکھیں کہ بندوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے وہ ان کی سرشت اور حالت سے جتنا دانا بینا ہے اور کوئی نہیں ہو سکتا اس نے بگڑے ہوئے بندوں کی اصلاح کے لیے جو سزائیں مقرر کی ہیں وہی ان کو درست اور سیدھی رکھنے والی ہیں۔ ملک میں حکومت اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً (۲۶۲) کی مصداق۔ خدا تعالیٰ کی نائب ہوتی ہے اس کا اولین فرض یہ ہے کہ باغی اور سرکش انسانوں کو خدا کے قوانین سے سزا دے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سارا معاشرہ مجسمہ عبرت بن کر اصلاح اور راستی کی راہ پر چل پڑے گا۔

جن گناہوں اور جرموں کی اسلام نے سزائیں اور حدیں مقرر کی ہیں ہم یہاں ان جرائم کو حدوں اور تعزیروں کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور حکومت سے خدا کے نام پر درخواست کرتے ہیں کہ وہ اصلاحِ معاشرہ کے لیے خدا کی مقرر کردہ ان سزاؤں کو ملک میں نافذ کر دے جس روز حکومت کی طرف سے ان کے نفاذ کا اعلان ہوا۔ دیکھ لینا اسی روز ہی ملک میں ایک اصلاحی اور اسلامی انقلاب آ جائے گا۔

قتلِ عمد کی سزا

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴾ (پ۲ع۶)

''اے ایمان والو! تم پر (قانون) قصاص فرض کیا جاتا ہے۔ مقتولین (بہ قتل عمد) کے بارہ میں۔

---

(۲۶۲) سورة البقرة آيت نمبر ۳۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزاد آدمی آزاد آدمی کے عوض میں، اور عورت عورت کے عوض میں۔ ہاں جس کو اس کے فریق کی طرف سے کچھ معافی ہو جائے تو (مدعی کے ذمہ) معقول طور پر (خون بہا کا) مطالبہ کرنا اور قاتل کے ذمہ خوبی کے ساتھ اس کے پاس پہنچانا۔ یہ (قانون دیت وعفو) تمہارے پروردگار کی طرف سے (سزائیں) تخفیف اور (شاہانہ) رحم ہے۔ پھر جو شخص اس کے بعد تعدی کا مرتکب ہو۔ تو اس کو بڑا دردناک عذاب ہوگا''۔ (۲۶۳)

نوٹ ☆ آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام، اور عورت کے بدلے عورت قصاص میں قتل[1] کیے جائیں۔ اونچی یا نیچی ذات، دولت مند اور فقیر کا کوئی فرق نہیں ہے، جیسے کفر میں امتیاز تھا۔

قصاص کی جگہ خون بہا

اگر مقتول کے وارث قصاص کی جگہ مال لینے پر راضی ہوں تو قاتل ان کو خون بہا (Ransom) پہنچا کر راضی کرے۔

قاتل کو معاف کر دینا

اور اگر مقتول کے وارث قاتل کو خون معاف کر دیں۔ تو اسلام میں اس کی اجازت ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:

﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ﴾ (پ۶ ع۱۱)

''اور ہم نے ان پر (اس میں) یہ بات فرض کی تھی کہ جان بدلے جان کے، اور آنکھ بدلے آنکھ کے

---

[1] یہ سزا قتل ناحق کی ہے اور تین قتل حق ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''کسی مسلمان کا جو اللہ کے ایک ہونے کی اور میرے رسول ہونے کی شہادت دیتا ہو، خون بہانا حلال نہیں، مگر تین حالتوں میں، ایک تو یہ کہ اس نے کسی کو قتل کر دیا ہو۔ دوسرے شادی شدہ ہو کر زنا کیا ہو، تیسرے دین اسلام کو چھوڑ دینے والا جماعت سے فرقت کرنے والا''۔ (بخاری۔ مسلم) (۲۶۴)
یاد رہے کہ ان تینوں کاموں کی سزائیں دینا عوام یا رعایا کا کام نہیں بلکہ حکومت کا کام ہے۔

(۲۶۳) سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۷۸۔

(۲۶۴) صحیح بخاری کتاب الدیات باب قول اللہ تعالی ان النفس بالنفس و العین بالعین حدیث ۶۸۷۸۔ صحیح مسلم کتاب القسامۃ والمحاربین باب ما یباح بہ دم المسلم حدیث ۱۶۷۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ناک بدلے ناک کے، اور کان بدلے کان کے، اور دانت بدلے دانت کے اور زخموں کا (بھی) بدلہ ہے۔ (پھر) جو شخص اس کو معاف کردے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہو جائے گا''۔ (۲۶۵)

نوٹ ☆ معلوم ہوا کہ بدلہ لینے کی جگہ اگر کوئی قاتل کو معاف کردے تو معافی ہو سکتی ہے۔ حکومت تعرض نہ کرے۔

اسلامی قانون بابرکت اور جامع ہے

اسلامی قانونِ قصاص میں یہ برکت اور جامعیت ہے کہ قاتل سے خون بہا لے کر اسے چھوڑا جا سکتا ہے۔ یا اُسے معاف بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن دوسرے ملکی قوانین میں یہ نقص اور خامی ہے کہ قاتل کے لیے سوائے پھانسی کے اور کوئی گنجائش نہیں۔ فرض کیجیے دو سگے بھائی ہیں۔ ان کی بیوہ والدہ بہت بوڑھی ہے۔ دونوں بھائی آپس میں لڑے اور ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا۔ اب ایک تو قتل ہو گیا اور دوسرے کو حکومت نے پھانسی دینے کے لیے پکڑ لیا۔ قاتل کی بوڑھی والدہ حکومت سے درخواست کرتی ہے کہ میرا ایک بیٹا تو قتل ہو چکا ہے اب ایک ہی بیٹا باقی ہے۔ اسے چھوڑ دیا جائے تا کہ بڑھاپے میں میرے کام آئے۔ قانون کہتا ہے کہ قتل کے بدلے اسے قتل کیا جائے گا۔ چنانچہ حکومت اس کو پھانسی دے دیتی ہے۔ لیکن یہی بڑھیا اگر اسلامی قانون کا دروازہ کھٹکھٹاتی ہے، تو جواب ملتا ہے کہ اگر تو قاتل بیٹے کو معاف کرتی ہے تو جاؤ اسے گھر لے جاؤ۔ تو اسلامی قانون کتنا جامع اور بابرکت ہوا کہ ایک بڑھیا کے بڑھاپے کا سہارا قائم رہا۔

قتل خطاء کی سزا

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَاً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ اِلَّا اَنْ يَّصَّدَّقُوْا﴾

''کسی مومن کو دوسرے مومن کا قتل کر دینا زیبا نہیں۔ مگر غلطی سے ہو جائے (تو اور بات ہے) جو شخص کسی مسلمان کو بلا قصد مار ڈالے اس پر ایک مسلمان غلام کی گردن کی آزادگی ہے اور (ساتھ ہی) مقتول کے عزیزوں کو خون بہا پہنچانا ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ لوگ بطور صدقہ معاف کر دیں''۔ (۲۶۶)

---

(۲۶۵) سورة المائدة آيت نمبر ۴۵.

(۲۶۶) سورة النساء آيت نمبر ۹۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ ☆ بلا ارادہ غلطی سے اگر قتل ہو جائے تو اس کی تعزیر یہ ہے کہ ایک مسلمان غلام آزاد کیا جائے اور خون بہا ایک سو اونٹ مقتول کے گھر والوں کو ادا کریں۔ (مسند امام احمد)(٢٦٧)

غلام آزاد کریں یا دو ماہ کے روزے رکھیں

اگر کوئی غلام آزاد نہ کر سکے تو دو ماہ کے روزے رکھے۔ ارشاد خداوندی ہوتا ہے:

﴿ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ﴾(پ۵ع۱)

''پس جو نہ پائے (غلام) اس کے ذمہ دو ماہ کے لگاتار روزے ہیں۔ اللہ سے (گناہ) بخشوانے کے لیے''۔ (٢٦٨)

قتل خطاء کا واقعہ

رسول اللہ ﷺ نے خالد بن ولید کو بنو خدیجہ کی جنگ میں لشکر کا سردار بنا کر بھیجا۔ انہوں نے جا کر ان کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے دعوت قبول کر لی۔ لیکن نادانستگی کی وجہ سے بجائے اَسْلَمْنَا کے صَبَانَا کہہ دیا۔ خالدؓ نے ان کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ جب رسولِ رحمتؐ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے ہاتھ اٹھا کر خدا کی جناب میں عرض کیا۔ اے اللہ! میں خالد کے فعل سے تیرے حضور براًت اور بے زاری ظاہر کرتا ہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلا کر کہا کہ جاؤ ان کے مقتولوں کی دیت یعنی خون بہا (Blood Money) چکا آؤ۔ اور جوان کا مالی نقصان ہوا ہو۔ اسے بھی کوڑی کوڑی چکا آؤ۔ (بخاری شریف)(٢٦٩)

---

(٢٦٧) سنن نسائی کتاب القسامة باب کم دية شبه العمد و ذکر الاختلاف علی ايوب في حديث القاسم بن ربيعة فيه حديث ٤٧٩٥. مسند احمد ٢/ ١٠٣. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن نسائی ٣/٢٩٥ حديث ٤٨٠٥.

(٢٦٨) سورة النساء آيت نمبر ٩٢.

(٢٦٩) صحیح بخاری کتاب المغازی باب بعث النبی صلى الله عليه وسلم خالد بن ولید الی بنی جذيمة حديث ٤٣٣٩. اس حدیث میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مقتولوں کی دیت یعنی خون بہاء ادا کرنے کا حکم۔ طبقات ابن سعد ۲/ ۱۴۸۔۱۴۷ میں بلا سند مذکور ہے۔ اِسے ابن اسحاق نے حدثنی حکیم بن حکیم عن ابی جعفر محمد بن علی کی سند سے نقل کیا ہے۔ (سيرة لابن هشام جلد ٤ صفحه ٧٣/ ٧٢ نیز دیکھئے: ''سيرة النبوية ابن كثير ٣/ ٥٩٢ و المغازی للذهبی صفحه ٥٦٨ و تاریخ الطبری ٣/ ٦٧۔ ٦٦. محمد بن علی بن الحسین الباقر رحمہ اللہ تابعین میں سے تھے پس یہ سند منقطع ہے۔ لہٰذا ضعیف ہے۔ واللہ اعلم خلاصہ یہ ہے کہ دیت ادا کرنے کا واقعہ صحیح سند سے ثابت نہیں ہے۔ یہ تحقیق محقق العصر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ تعالیٰ کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کا قتل اسلام کی نظر میں

پیچھے آپ پڑھ آئے ہیں کہ مسلمان کی آبروریزی کرنا کبیرہ گناہ ہے حضور انورؐ نے حج الوداع میں فرمایا:

''مسلمانو! یہ دن (حج الاکبر) حرمت والا ہے اور یہ شہر (مکہ مکرمہ) بھی حرمت والا ہے۔ پس تمہارے خون (جانیں) اور تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں ایک دوسرے پر بالکل اسی دن اور اس شہر کی حرمت کی مانند ہیں۔ قیامت تک یہی حکم ہے (مسلمان کی عزت وآبرو اتنی قیمتی ہے) یہاں تک کہ اسے بری نیت سے دھکا دینا بھی حرام ہے۔ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ مسلمان کون ہے؟ (سنو!) مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ (کی برائی) سے مسلمان سلامت رہیں۔ (سنو!) مومن وہ ہے جس سے مسلمان کے مال اور ان کی جانیں امن میں ہوں۔ مہاجر وہ ہے جو گناہوں اور خطاؤں کو چھوڑ دے۔ مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کر کے اسے خدا کا مطیع بنائے''۔ (مجمع الزوائد)(۲۷۰)

نوٹ ☆ جس مسلمان کو دھکا دینا حرام ہے اس کی آبرو سے کھیلنا گناہ ہے۔ غور کریں کہ اس کا قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ آج جس اخبار کو اٹھا کر دیکھو ہر روز آٹھ دس قتل ناحق کے وقوع پڑھنے میں آتے ہیں۔ افسوس مسلمان خدا سے کتنے بے خوف ہو گئے ہیں۔ اور اسلام کی تعلیم سے کتنے دور جا پڑے ہیں۔ قتل کے متعلق ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:

﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا﴾

''اور جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کر ڈالے تو اس کی سزا جہنم ہے ہمیشہ رہے گا اس میں۔ اور اس پر اللہ کا غضب ہے اور اس کی لعنت ہے اور اس کے لیے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے''۔ (۲۷۱)

معلوم ہوا کہ مسلمان کو قصداً مارنے والے دوزخی ہیں۔ قتل ناحق اتنا بڑا ظلم ہے کہ رسول اللہ ﷺ

---

(۲۷۰) مجمع الزوائد و منبع الفوائد كتاب الحج باب الخطب فى الحج ۳/ ٤٤٣ حديث ٥٦٢٥ بحواله كشف الاستاد عن زوائد البزار للهيثمى ۲/ ۳٥ حديث ۱۱٤۳. المعجم الكبير للطبرانى ۱۸/ ۳۱۲ حديث ۸۰٦. نامور محقق حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔ (دیکھئے ماہنامہ شہادت فروری ۲۰۰۳ صفحہ ۳۹)

(۲۷۱) سورة النساء آيت نمبر ۹۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں:

''ساری دنیا کا زوال خدا کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل سے کم درجے کا ہے''۔ (ابن ماجہ)(۲۷۲)

حضور ﷺ فرماتے ہیں:

''اگر تمام روئے زمین اور آسمان کے لوگ کسی ایک مسلمان کے قتل میں شریک ہوں۔ تو اللہ سب کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے''۔ (ابن کثیر)(۲۷۳)

حضور ﷺ فرماتے ہیں:

''جس شخص نے کسی مسلمان کے قتل پر آدھے[1] کلمے سے بھی اعانت کی وہ قیامت کے دن خدا کے سامنے اس حالت میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا۔ یہ شخص خدا کی رحمت سے محروم ہے''۔ (ابن ماجہ)(۲۷۴)

حضور ﷺ فرماتے ہیں:

''قیامت کے روز سب سے پہلے خون کا حساب ہے''۔ (ابن ماجہ)(۲۷۵)

اکرامِ مومن حرمتِ کعبہ سے زیادہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کا طواف

---

[1] اُقْتُلْ پورا کلمہ ہے۔ اگر اُق کہا تو یہ آدھا کلمہ بھی قیامت کو مانع نجات ہوگا۔

(۲۷۲) سنن نسائی کتاب تحریم الدم باب تعظیم الدم حدیث ۳۹۹۲۔ ۳۹۹۱ سنن ترمذی ابواب الدیات باب ما جاء فی شدید قتل المومن حدیث ۱۳۹۵. سنن ابن ماجه کتاب الدیات باب التغلیظ فی قتل مسلم ظلما. حدیث ۲۶۱۹۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن نسائی ۳/ ۷۴۔ ۷۳ حدیث ۳۹۹۷۔ ۳۹۹۸ صحیح سنن ترمذی ۲/ ۱۰۱ حدیث ۱۳۹۵۔ صحیح سنن ابن ماجه ۲/ ۳۳۹ حدیث ۲۱۳۸.

(۲۷۳) تفسیر ابن کثیر (اردو) ۱/ ۷۳۵ طبع جدید مع تحقیق و تخریج طبع مکتبه قدوسیه لاهور. سنن ترمذی ابواب الدیات باب الحکم فی الدماء حدیث ۱۳۹۸. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۲/ ۱۰۳ حدیث ۱۳۹۸.

(۲۷۴) سنن ابن ماجه کتاب الدیات باب التغلیظ فی قتل مسلم ظلمًا حدیث ۲۶۲۰. یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابن ماجه حدیث ۵۱۹. اس حدیث کی سند میں یزید بن زیاد راوی منکر الحدیث ہے۔ سلسلة الاحادیث الضعیفة ۲/ ۱ حدیث ۵۰۳.

(۲۷۵) صحیح بخاری کتاب الرقاق باب القصاص یوم القیامة حدیث ۶۵۳۳. صحیح مسلم کتاب القسامة باب المجازاة بالدماء فی الآخرة وانها أول ما یقضی فیه بین الناس یوم القیامة حدیث ۱۶۷۸. سنن ابن ماجه کتاب الدیات باب التغلیظ فی قتل مسلم ظلمًا حدیث ۲۶۱۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے فرمایا:

((مَا اَطْيَبَكَ وَاَطْيَبَ رِيْحَكَ وَاَعْظَمَ حُرْمَتَكَ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ حُرْمَةً مِّنْكَ)).(رواه ابن ماجه)

''اے کعبہ! تو کتنا پاک ہے۔ اور تیری کیا عمدہ خوشبو ہے۔ اور کتنی عزت اور حرمت ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمدﷺ کی جان ہے مومن کی عزت خدا کے نزدیک تجھ سے کہیں بڑھ کر ہے''۔ (۲۷۶)

نوٹ ☆ جب مومن خدا کے نزدیک کعبہ سے زیادہ عزت والا ہے تو پھر اس کی توہین اور بے عزتی کرنا کعبہ کی توہین سے بڑھ کر گناہ ہوا اور مومن کا قتل کتنا بڑا گناہ ہوا۔ مسلمانو! خبردار! کسی مسلمان کی بے عزتی نہ کرنا۔

مومن بعض ملائکہ سے عزت والا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمُؤْمِنُ اَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ الْمَلٰئِكَةِ)).(ابن ماجه)

''مومن اللہ تعالیٰ کے نزدیک بعض فرشتوں سے زیادہ بزرگ ہے''۔ (۲۷۷)

حضور انور ﷺ فرماتے ہیں:

''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور قتل کرنا کفر ہے''۔ (ابن ماجہ)(۲۷۸)

سرورِ کائنات ﷺ نے فرمایا:

''میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ ہو جانا''۔ (ابن ماجہ)(۲۷۹)

---

(۲۷۶) سنن ابن ماجه كتاب الفتن باب حرمة دم المومن وماله حديث ۳۹۳۲. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعيف سنن ابن ماجه ۷۸۵.

(۲۷۷) سنن ابن ماجه كتاب الفتن باب المسلمون فى ذمة الله عزوجل حديث ۳۹۴۷. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعيف سنن ابن ماجه حديث ۷۸۶.

(۲۷۸) صحيح بخارى كتاب الايمان باب خوف المومن من ان يحبط عمله وهو لا يشعر حديث ۴۸ صحيح مسلم كتاب الايمان باب بيان قول النبى صلى الله عليه وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله كفر حديث ٦٤ . سنن ابن ماجه كتاب الفتن باب سباب المسلم فسوق وقتاله كفر حديث ۳۹۳۹.

(۲۷۹) صحيح بخارى كتاب العلم باب الانصاف للعلماء حديث ۱۲۱ . صحيح مسلم كتاب الايمان باب بيان معنى قول النبى صلى الله عليه وسلم لاترجعوا بعدى بكارا يرب بعضكم رقاب بعض حديث ٦٥ . سنن ابن ماجه كتاب الفتن باب لا ترجعوا بعدى كفارًا يضرب بعضكم رقاب بعض حديث ۳۹۴۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں ہیں

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے مجھ کو (کافر) لوگوں سے (دفاع کے طور پر) اس وقت تک لڑنے کا حکم دیا ہے جب تک وہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه نہ کہہ لیں۔ لیکن جب وہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه کہہ لیں۔ تو ان کی جان اور مال سب مجھ سے محفوظ ہو گیا''۔ (ابن ماجہ)(۲۸۰)

معلوم ہوا کہ مسلمان اللہ کے ذمہ میں ہے۔ جو شخص مسلمان کی عزت' اس کی جان اور مال کو ضرر پہنچاتا ہے۔ وہ اللہ کی ذمہ داری کو توڑ کر جہنم میں گھر بناتا ہے۔ چنانچہ حضور انور ﷺ اللہ کے ذمہ کو توڑنے کی وعید بیان فرماتے ہیں:

''جس (مسلمان) نے صبح کی نماز ادا کی۔ وہ خدا کے ذمہ میں ہے تم کو چاہیے کہ خدا کے ذمہ (Charges Trust) کو نہ توڑو اور جو کوئی ایسے شخص کو قتل کرے' جس نے صبح کی نماز ادا کی۔ تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کو بلا کر اوندھے منہ دوزخ میں ڈالے گا''۔ (ابن ماجہ)(۲۸۱)

زنا کی سزا

زنا بہت بڑا گناہ ہے۔ پرلے درجے کی بے حیائی ہے۔ اس لئے اسلام نے زانی کے لیے سنگساری کی حد جاری کرنے کا حکم دیا ہے' اور کوڑے مارنے کی سزا بھی مقرر کی ہے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے۔

ایک شخص نے کہا:

''اے اللہ کے رسولؐ! آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ کیجئے''۔

اور دوسرے نے بھی عرض کیا۔ اور وہ زیادہ سمجھدار تھا:

''ہاں اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ فرمایئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے''۔

---

(۲۸۰) صحیح بخاری کتاب الایمان باب فان تابوا و اقاموا الصلوة حدیث ۲۵. صحیح مسلم کتاب الایمان باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لا اله الا الله محمد رسول اللهﷺ. حدیث ۲۲۔ ۲۱۔ ۲۰.

(۲۸۱) سنن ابن ماجه کتاب الفتن باب المسلمون فی ذمة الله عزوجل حدیث ۳۹۴۵. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن اِبن ماجه ۳/ ۲۹۱ حدیث ۳۲۰۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپؐ نے فرمایا:

''اچھا بیان کرو''۔

وہ بولا:

''میرا بیٹا اس کے پاس نوکر تھا' اس نے اس کی عورت کے ساتھ زنا کیا''۔

حضور انور ﷺ نے فرمایا:

''سن رکھ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ بیشک میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق ہی کروں گا۔

((وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا))

حضور انورؐ نے اس کے (کنوارے) بیٹے کو سو دُرّے مارے اور ایک برس بھر جلا وطن کیا۔ پھر انیس اسلمی کو حکم دیا کہ دوسرے کی عورت کے پاس جائے اگر وہ (زنا کا) اقرار کرے تو اس کو سنگسار کرے اس عورت نے زنا کا اقرار کیا۔ پس اس کو سنگسار کر دیا''۔ (ابوداؤد) (۲۸۲)

زنا کے چار عینی گواہ ہوں

نوٹ ☆ معلوم ہوا کہ اسلام میں زنا کی سزا شادی شدہ زانی عورت یا مرد کے لیے سنگساری ہے۔ اور کنوارے زانی عورت یا مرد کے لیے سو (۱۰۰) دُرّے ہیں۔ جب زنا کا ثبوت چار[1] صالح مردوں کی عینی شہادت سے مل جائے تو حد جاری کر دینی چاہیے۔ اگر پورے چار گواہ نہ ہوں تو حد نہیں لگے گی اور عینی شہادت حضور انور ﷺ کے فرمان کے مطابق یوں ہونی چاہیے:

((كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحَلَةِ وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ)). (ابوداؤد)

---

[1] ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمٰنِينَ جَلْدَةً﴾

''اور جو لوگ (زنا کی) تہمت لگائیں پاک دامن عورتوں کو اور پھر چار گواہ نہ لائیں تو ایسے لوگوں کو اسی (۸۰) دُرّے لگاؤ''۔ (۲۸۳)

(۲۸۲) صحيح بخاری كتاب الشروط باب الشروط التي لا تحل في الحدود حديث ۲۷۲۵۔ ۲۷۲٤.

صحيح مسلم كتاب الحدود باب من اعترف على نفسه بالزنى حديث ۱٦۹۸۔ ۱٦۹۷. سنن ابوداؤد كتاب الحدود باب المراة التي امر النبي صلى الله عليه وسلم برجمها من جهينة حديث ٤٤٤٥.

(۲۸۳) سورة النور آ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جس طرح سلائی سرمہ دانی میں، اور رسی کنوئیں میں جاتی ہے"۔ (۲۸۴)

زانی زانیہ کے اقرار سے حد ثابت

اگر زنا کے چار گواہ نہ ہوں اور زانی مرد یا عورت خود اقرار کر لیں تو پھر بھی حد جاری ہو جائے گی۔ جیسے کہ حضور انور ﷺ کے روبرو ایک شخص ماعز اسلمی نے خود آ کر زنا کا اقرار کیا۔ اور حضرت نے اسے سنگسار کروا دیا۔ اور قبیلہ جہنیہ کی ایک عورت نے بھی خود حاضر ہو کر زنا کا اقرار کیا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ. پھر حضورؐ نے رجم (Stoning To Death) کا حکم دیا۔ پس وہ سنگسار کی گئی۔ (ابوداؤد بروایت عمران بن حصین) (۲۸۵)

مرتد کی سزا

جو مسلمان دین اسلام کو ترک کر کے کوئی اور دین اختیار کرے۔ اس کو مرتد (Renegade) کہتے ہیں۔ اس شخص نے اللہ کے دین۔ قانون کو تسلیم کر کے پھر بغاوت کی ہے۔ لہٰذا اس باغیٔ قانون کی سزا اسلام میں قتل ہے۔ جب کوئی شخص مرتد ہو جائے تو حکومت اس کو توبہ کے لیے حکم دے۔ اگر توبہ کر کے قانون سے وفاداری کا اقرار کرے۔ تو حد نہیں لگے گی۔ وہ مسلمان ہے، اور اگر توبہ نہ کرے تو حکومت اس کو سزائے موت دے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ)).

"جو کوئی اسلام کو چھوڑ کر کوئی اور دین بدلے تو اس کو قتل کر دو"۔ (ابوداؤد) (۲۸۶)

نوٹ ☆ واضح رہے کہ حدیں جاری کرنا اور سزائیں دینا حکومت کا کام ہے۔ حکومت کے سوا عوام کو قانون ہاتھ میں لینے کی اسلام میں اجازت نہیں ہے۔

---

(۲۸۴) سنن ابوداؤد کتاب الحدود باب رجم ماعز بن مالك حديث ٤٤٢٨. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ٤٤٢٨ اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن صامت راوی مجہول ہے۔ ارواء الغليل ٨/ ٢٤ حديث ٢٣٥٤ سلسلة الاحاديث الضعيفة ٦/ ٥٣٢ـ ٥٣١ حديث ٢٩٥٧.

(۲۸۵) صحيح مسلم كتاب الحدود باب من اعترف على نفسه بالزنى حديث ١٦٩٦ـ سنن ابوداؤد كتاب الحدود باب المراة التى امر النبى صلى الله عليه وسلم برجمها من جهينة حديث ٤٤٤٠.

(۲۸۶) صحيح بخارى كتاب الجهاد باب لا يعذب بعذاب الله حديث ٣٠١٧ و كتاب المرتدين والمعاندين وقتالهم باب حكم المرتد والمرتدة واستابتهم حديث ٦٩٢٢. سنن ابوداؤد كتاب الحدود باب الحكم فيمن ارتد حديث ٤٣٥١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ نے مرتدین کو سزائے موت دی

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو جو اسلام سے پھر کر مرتد ہو گئے، آگ سے جلوا دیا۔ یہ خبر حضرت ابن عباس کو پہنچی۔ تو انہوں نے کہا کہ اگر اس وقت میں (موجود) ہوتا تو ان کو آگ سے نہ جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ)).

''اللہ تعالیٰ کے خاص عذاب (آگ) سے تم عذاب نہ کرو''۔

یعنی کسی کو آگ سے نہ جلاؤ۔ بلکہ میں ان مرتدوں کو قتل کرتا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

((مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ)).

''جو شخص اسلام چھوڑ کر کوئی اور دین بدل لے اس کو قتل کردو''۔ (۲۸۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جب (حضرت ابن عباسؓ کی) یہ خبر پہنچی (کہ آگ سے سزا دینی منع ہے) تو انہوں نے کہا: واہ ابن عباس (تعریف کی کہ ابن عباس نے سچ کہا)۔

نوٹ ☆ ثابت ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضور انور ﷺ کے فرمان کے مطابق مرتدوں کو سزائے موت دی۔

چوری کی سزا

﴿ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ﴾(پ۶ع۱۰)

''اور جو مرد چوری کرے اور جو عورت چوری کرے سو ان دونوں کے (داہنے) ہاتھ (کلائی کے جوڑ سے) کاٹ ڈالو۔ ان کے کرتوت کی یہی سزا ہے۔ جو خدا کی طرف سے عبرت ہے''۔ (۲۸۸)

رسولؐ خدا نے چور کا ہاتھ کاٹا

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ فَعُلِّقَتْ فِيْ عُنُقِهِ. (ابوداؤد)

---

(۲۸۷) حوالہ سابقہ: البتہ یہ الفاظ کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو جب سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا واہ ابن عباس رضی اللہ عنہما۔ یہ الفاظ صرف سنن ابوداؤد میں ہیں۔

(۲۸۸) سورۃ المائدۃ آیت نمبر ۳۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا۔ اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور چور کے گلے میں اس کا ہاتھ (لوگوں کی عبرت کے لیے) لٹکایا گیا''۔ (۲۸۹)

زنا کی تہمت

﴿ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (پ۱۸ع۷)

''اور جو لوگ (زنا کی) تہمت لگائیں۔ پاک دامن عورتوں کو اور پھر چار گواہ نہ لا سکیں۔ تو ایسے لوگوں کو اسی دُرّے لگاؤ۔ اور ان کی گواہی کبھی قبول مت کرو۔ (یہ دنیا کی سزا ہوئی) اور یہ لوگ (آخرت میں بھی سزا پائیں گے کہ) فاسق ہیں۔ لیکن جو لوگ اس (تہمت لگانے) کے بعد (خدا کے سامنے) توبہ کرلیں۔ اور اپنی اصلاح کرلیں تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے''۔ (۲۹۰)

نوٹ ☆ اس آیت سے معلوم ہوا کہ زنا کی تہمت لگانے والا اگر اپنے دعوے کے ثبوت میں چار گواہ عینی نہ لائے۔ تو اس کو اَسّی کوڑے کی سزا دی جائے گی۔ اس کو حد قذف کہتے ہیں۔

رسولِ خدا نے حدقذف لگائی

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ جب میری پاک دامنی کے بارے میں آیات اتریں (سورہ نور میں) تو رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور آپ نے اس کا ذکر کیا اور قرآن پڑھا۔ پھر جب آپ منبر سے اُترے۔

((اَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْأَةِ فَضَرِبُوْا حَدَّهُمْ)).

''تو حکم دیا دو مردوں اور ایک عورت کے لیے (حد کا) پھر لوگوں نے ان کو حد ماری''۔ (ابوداؤد) (۲۹۱)

---

(۲۸۹) سنن ابوداؤد کتاب الحدود باب فی تعلیق ید السارق فی عنقہ حدیث ٤٤١١. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ٤٤١١.

(۲۹۰) سورۃ النور آیت نمبر ٥ ۔ ٤.

(۲۹۱) سنن ابوداؤد کتاب الحدود باب فی حد القذف حدیث ٤٤٧٤. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۷۷ حدیث ٤٤٧٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ ☆ جنہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں (ہزار بار توبہ) تہمت کی بات منہ سے نکالی تھی۔ ان کو اَسّی اَسّی کوڑے سزا دی گئی۔ یعنی حضرت حسان بن ثابت اور مسطح بن اثاثہ دو مرد اور حمنہ بنت جحش ایک عورت کو۔

شراب نوشی کی حد

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((جَلَدَ فِی الْخَمْرِ بِالْجَرِیْدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ اَبُوْبَکْرٍ اَرْبَعِیْنَ)).

''رسول اللہ ﷺ نے شراب پینے والے کو کھجور کی چھڑیوں اور جوتیوں سے حد ماری۔ اور حضرت ابوبکرؓ نے چالیس دُرّے مارے''۔ (ابوداؤد)(۲۹۲)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((جَلَدَ بِالْجَرِیْدِ وَالنِّعَالِ اَرْبَعِیْنَ)).

''رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی شاخوں اور جوتیوں سے شرابی کو چالیس مار ماریں''۔ (ابوداؤد)(۲۹۳)

نوٹ ☆ شراب کو ام الخبائث کہتے ہیں یعنی پلیدیوں کی ماں، حکومت کو چاہیے کہ شرابی کو چالیس کوڑے کی سزا دے تاکہ شراب نوشی کا خاتمہ ہو جائے۔

لواطت کی سزا

لواطت (Sodomy) لونڈے بازی کو کہتے ہیں، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اس فعل بد کی وجہ سے ہلاک ہوگئی۔ آسمان سے پتھروں کی بارش ہوئی تھی۔ خدا تعالیٰ اس بے حیائی سے بہت ناراض ہوتا ہے۔ اس کبیرہ گناہ کے لئے رسول اللہ ﷺ نے حد مقرر فرمائی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ یَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِه)). (مشکوۃ شریف)

---

(۲۹۲) صحیح بخاری کتاب الحدود باب ما جاء فی ضرب شارب الخمر حدیث ٦٧٧٣. صحیح مسلم کتاب الحدود باب حد الخمر حدیث ١٧٠٦. سنن ابوداؤد کتاب الحدود باب الحد فی الخمر حدیث ٤٤٧٩.

(۲۹۳) سنن ابوداؤد کتاب الحدود باب الحد فی الخمر حدیث ٤٤٧٩. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ٣/ ٧٩ حدیث ٤٤٧٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس شخص کو پاؤ تم کہ قومِ لوط کا فعل (لواطت) کرتا ہے تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کردو''۔(مشکوٰۃ)(۲۹۴)

نوٹ ☆ حکومت کو چاہئے کہ وہ قانون میں لواطت کے جرم کی سزا مقرر کردے، پھر جہاں جرمِ لواطت ثابت ہو۔تو جوڑے کو موت کی سزا دے۔تاکہ ساڈومی *(Sodomy)* کی بن کنی ہو جائے۔اگر ایک بار بھی ایسی سزا ہوگئی تو سارا ملک لرز جائے گا اور مرقع عبرت بن جائے گا۔

رہزنی کی سزا

﴿ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ط ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴾ (پ٦ع٩)

''جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں۔ان کی یہی سزا ہے کہ قتل کیے جائیں یا سولی دیئے جائیں۔یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیئے جائیں۔یا زمین پر سے نکال دیئے جائیں' یہ ان کے لئے دنیا میں سخت رسوائی ہے۔اور ان کو آخرت میں بڑا عذاب ہوگا''۔(۲۹۵)

نوٹ ☆ آیہ مذکور میں اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کا مطلب' خلیفہ برحق' یا سلطان عادل' یا حکومت سے بغاوت کرنے کا ہے۔یعنی بادشاہ یا حکومت سے بغاوت کرنے والا اللہ رسولؐ سے محاربہ کرتا ہے۔

اور ملک میں فساد پھیلانے کا مطلب راہزنی' ڈکیتی' لوٹ مار' اور قطع طریق *(Plundering and Killing)* ہے۔پس خلیفہ برحق' سلطانِ عادل کی بغاوت' اور راہزنی' ولوٹ مار کی سزا' سولی دینا ہے۔راہزنی کی سزا کو قانون میں لانا' اور پھر راہزنوں کو سزائے موت دینا حکومت کا کام ہے۔

---

(۲۹۴) مشکوۃ المصابیح کتاب الحدود حدیث ۳۵۷۵ بحوالہ سنن ترمذی ابواب الحدود باب ما جاء فی حد اللوطی حدیث ١٤٥٦ . سنن ابن ماجه کتاب الحدود باب من عمل عمل قوم لوط حدیث ٢٥٦١ . یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ترمذی ٢ / ١٣٧ حدیث ١٤٥٦ . صحیح سنن ابن ماجه ٢ / ٣٢٤ حدیث ٢٠٩١ .

(۲۹۵) سورة المائدة آیت نمبر ٣٣ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولِ اللہؐ نے رہزنوں کو قتل کی سزا دی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

((اَنَّ اُنَاسًا اَغَارُوْا عَلٰی اِبِلِ النَّبِیِّ ﷺ وَاسْتَاقُوْهَا وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَقَتَلُوْا رَاعِیَ نَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ مُؤْمِنًا فَبَعَثَ فِیْ اٰثَارِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْیُنَهُمْ قَالَ وَنَزَلَتْ فِیْهِمْ آیَةُ الْمُحَارِبَةِ)).(ابوداؤد)

چند لوگوں[1] نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ لیا۔ اور ہنکا کر لے گئے۔ اور مرتد ہو گئے۔ اور حضور ﷺ کے مسلمان چرواہے کو مار ڈالا۔ رسول اللہ ﷺ نے (خبر پا کر) لوگوں کو ان کے تعاقب میں بھیجا۔ وہ گرفتار کر لئے گئے۔ حضور انور ﷺ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور آنکھیں پھوڑیں۔ ان ہی کے متعلق آیت محاربہ اتری:

﴿ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ﴾(ابوداؤد) (۲۹۶)

نوٹ ☆ لوٹ مار کرنے والے رہزنوں کو حضورؐ نے سخت سزا دی، ہاتھ پاؤں کاٹے، آنکھوں میں گرم سلائی پھیری، اور جلتے پتھروں پر ڈال دیئے۔ حتیٰ کہ تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ انہوں نے چوری کی۔ خون کیا۔ اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ اور اللہ رسول سے لڑے۔ اس لئے ان کو یہ سزا دی گئی۔

قرآن مجید کی مذکور آیت کا مطلب یہ ہوا کہ ان لوگوں کو صرف قتل یا سولی یا ہاتھ پاؤں کاٹنے کی سزا کافی تھی۔ آنکھوں میں سلائی پھیرنی، گرم جلتی ہوئی زمین پر لٹانا اور تڑپا تڑپا کر مارنا کچھ ضروری نہ تھا رسولِ رحمت نے آئندہ کے لئے مثلہ سے منع فرما دیا اور پھر کسی کو ایسی سزا نہ دی۔ حضور انور ﷺ کا ایسا کرنا حدود کا حکم نازل ہونے سے قبل کا ہے۔

حیوان سے وطی کرنے کی سزا

خلافِ وضع فطرت جرم بڑا سنگین ہوتا ہے۔ جیسے اغلام (Sodomy) یا کسی حیوان سے بدفعلی

---

[1] یہ لوگ عکل یا عرینہ قبیلوں کے حضور انورؐ کے پاس آ کر مسلمان ہوئے ان کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ حضور انورؐ نے ان کو چند اونٹنیاں دودھ والی (عاریۃً) دیں کہ دودھ پئیں وہ مدینہ سے باہر جنگل میں رہنے لگے۔ حضور نے اپنا چرواہا بھی ان کے ساتھ کر دیا۔ جب وہ لوگ تندرست ہو گئے۔ تو انہوں نے حضورؐ کے چرواہے کو قتل کر دیا۔ اور اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے۔ گویا لوٹ مار کی۔

(۲۹۶) سنن ابوداؤد کتاب الحدود باب ما جاء فی المحاربة حدیث ٤٣٦٩ . یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ٣/ ٤٧ حدیث ٤٣٦٩ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اَتٰی بَهِيمَةً فَاقْتُلُوْهُ وَاقْتُلُوْهَا مَعَهُ)). (مشکوٰۃ شریف)

''جو بدفعلی کرے کسی چار پایہ کے ساتھ تو اس (بدفعلی کرنے والے) کو قتل کر دو۔ اور اس کے ساتھ اس چار پایہ کو بھی قتل کر دو''۔ (۲۹۷)

نوٹ ☆ حکومت کو چاہئے کہ وہ اس جرم کو قانون میں لائے اور پھر ایسے مجرم کو شرعی سزا دے۔ جب تک حکومت ان تمام جرائم کو جو تعزیروں اور حدوں کے لائق ہیں۔ قانون کی شکل نہ دے گی۔ ان پر عمل درآمد نہیں ہو سکتا۔ یعنی حدیں جاری نہیں ہو سکتیں۔

توبہ کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں

خلوص دل سے توبہ کر کے نیکی کی راہ پر گامزن ہو جائیں تو تمام گناہ اللہ معاف کر دیتا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:

﴿ اِلَّا مَنْ ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًا بَعْدَ سُوْءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴾ (پ۱۹ع۱۶)

''ہاں مگر جس سے ظلم (گناہ) ہو جائے۔ پھر برائی کے بعد بجائے اس کے نیک کام کرلے۔ (یعنی توبہ کرلے) تو میں مغفرت والا رحمت والا ہوں''۔

نوٹ ☆ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر توبہ کرنے سے کبیرہ گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ اور اگر کبیرے گناہوں سے بچا جائے۔ تو صغیرے گناہ نماز، روزہ، جمعہ سے خود بخود ہی مٹتے چلے جاتے ہیں۔ ارشادِ خداوندی ہوتا ہے:

﴿ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ﴾

''اور (اے محمدؐ) آپ نماز کی پابندی رکھئے، دن کے دونوں سروں پر، اور رات کے کچھ حصوں میں بے شک نیکیاں (نمازیں) مٹا دیتی ہیں (نامہ اعمال سے) برائیوں کو''۔ (پ۱۲ع۱۰) (۲۹۹)

---

(۲۹۷) مشکوۃ المصابیح کتاب الحدود حدیث ۳۵۷۶. سنن ابوداؤد کتاب الحدود باب فیمن اتی بهیمة حدیث ٤٤٦٤. سنن ترمذی ابواب الحدود باب ما جاء فیمن یقع علی البهیمة حدیث ١٤٥٦. یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۷٤ حدیث ٤٤٦٤۔ صحیح سنن ترمذی ۲/ ۱۳٦ حدیث ۱٤٥٥.

(۲۹۸) سورۃ النمل آیت نمبر ۱۱.

(۲۹۹) سورۃ هود آیت نمبر ۱۱٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخششِ خداوندی کا سمندر

اس آیت سے معلوم ہوا کہ نمازوں سے صغیرے گناہ خود بخود نٹتے رہتے ہیں۔ اعمال نامہ دھلتا رہتا ہے۔

چنانچہ حدیث میں ہے کہ ایک اجنبی مرد نے ایک عورت کا بوسہ لے کر گناہ کا ارتکاب کیا۔ اور حاضر ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گناہ سے آگاہ کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ﴾ الآية

اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! یہ میرے ہی لئے خاص ہے یا عام؟ فرمایا: میری تمام امت کے واسطے"۔ (بخاری شریف)(۳۰۰)

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ میری جان پر وہ سزا پوری کیجئے۔ جو اللہ نے فرمائی ہو۔ (یعنی میں نے ایک عورت کا بوسہ لیا ہے۔ اس کی سزا دے کر مجھے گناہ سے پاک کیجئے)۔ اس نے دوبار عرض کیا۔ مگر آپ نے منہ پھیر لیا پھر جب نماز کھڑی ہوئی۔ اور آپ نماز سے فارغ ہوئے۔ تو فرمایا: وہ شخص کہاں ہے؟ اس نے کہا: حضورؐ میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: تو نے اچھی طرح وضو کیا۔ اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی؟ اس نے کہا: ہاں حضورؐ! آپ نے فرمایا۔ بس تو تو ایسا ہی ہے' جیسے اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔ خبردار! اب کوئی ایسی حرکت نہ کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ﴾ الاية (ابن جریر)(۳۰۱)

ابو عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھے۔ انہوں نے اس کی سوکھی شاخ پکڑ کر ہلائی کہ پتے کھڑ کھڑا کر گر پڑے۔ پھر کہا کہ اے عثمان! تو پوچھتا نہیں کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے پوچھا تو کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی میرے ساتھ ایسا ہی کیا تھا۔ اور فرمایا تھا جب بندہ مسلمان اچھی طرح وضو کر کے پانچوں نمازیں ادا کرتا ہے۔ تو اِس کے گناہ ایسے ہی جھڑ

(۳۰۰) صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلاة باب الصلاة كفارة حديث ٥٢٦. صحيح مسلم كتاب التوبة باب قوله تعالى : ان الحسنات يذهبن السيئات حديث ٢٧٦٣.

(۳۰۱) تفسير ابن جرير ٧/ ١٣٣ حديث ١٨٩٤. تفسير ابن كثير (اردو) طبع جديد مع تخريج ٢/ ٧٣١ محقق العصر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ روایت حسن ہے۔ صحيح مسلم كتاب التوبة: ٤٥ حديث ٢٧٦٥ مسند احمد ٥/ ٢٦٦ - ٢٦٣ - ٢٦٢ اور صحیح ابن خزیمہ حدیث ۳۱۱ میں اس کا ایک صحیح شاہد (یعنی تائید کرنے والی روایت بھی ہے) لہٰذا حدیث مذکور صحیح لغیرہ ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ماہنامہ شھادت مئی ۲۰۰۳ صفحہ ۳۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہیں جیسے اس خشک شاخ کے پتے جھڑ گئے۔ پھر حضور ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ ﴾ الآیۃ (رواہ احمد)(۳۰۲)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''کوئی خطا صادر ہو جائے تو اس کے پیچھے نیکی کر۔ جس سے وہ محو ہو جائے گی۔ اور لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے ملا کر''۔ (رواہ احمد)(۳۰۳)

حضور انور ﷺ نے فرمایا:

''پانچ نمازیں اور جمعہ سے اگلے جمعہ تک' اور رمضان سے دوسرے رمضان تک (یعنی یہ حسنات) مٹا دیتے ہیں ان گناہوں کو جو ان کے درمیان ہوں۔ اگر کبیرے گناہ (زنا کرنا۔ شراب پینا۔ سود کھانا وغیرہ) نہ کئے ہوں''۔ (صحیح مسلم)(۳۰۴)

اللہ عفو کو دوست[1] رکھتا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''آنکھوں کا زنا (بے حیائی سے) دیکھنا ہے۔ زبان کا زنا (خواہش نفسانی سے بولنا ہے' دل کا زنا' زنا کی آرزو ہے۔ اب شرم گاہ اس کو سچا کر دے یا جھوٹا''۔ (بخاری۔ مسلم)(۳۰۵)

مطلب یہ ہے کہ اجنبی عورت کو بری نظر سے دیکھنا آنکھ کا زنا ہے۔ بوسہ لینا لبوں کا زنا ہے۔ ہاتھ سے چھونا اور مس کرنا ہاتھوں کا زنا ہے۔ شہوت سے باتیں کرنا زبان کا زنا ہے۔ شہوانی خیال سے چل کر جانا پاؤں کا زنا ہے۔ پھر اگر شرمگاہ نے اسے سچا کر دیا۔ یعنی اگر منہ کالا بھی کر لیا تو تمام اعضاء زنا کار ثابت ہو

---

[1] مطلب یہ ہے کہ کبیرے گناہوں سے بچا جائے تو صغیرے گناہ نمازیں پڑھنے جمعہ پڑھنے اور رمضان کے روزے رکھنے سے خود بخود مٹتے رہتے ہیں اور کبیرے گناہ توبہ کرنے پر معاف ہو جاتے ہیں۔

(۳۰۲) مسند احمد ۵/ ۴۳۷. یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔ صحیح الترغیب و الترھیب ۱/ ۲٦۸ حدیث ۳٦۳.

(۳۰۳) سنن ترمذی ابواب البر و الصلة باب ما جاء فی معاشرة الناس حدیث ۱۹۸۷. مسند احمد ۵/ ۲۳٦. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح الجامع الصغیر حدیث ۹۷ صحیح سنن ترمذی ۲/ ۳۷۳ حدیث ۱۹۸۷.

(۳۰۴) صحیح مسلم کتاب الطھارة باب الصلوات الخمس و الجمعة الی الجمعة و رمضان الی رمضان حدیث ۲۳۳.

(۳۰۵) صحیح بخاری کتاب الاستیذان باب زنا الجوارح دون الفرج حدیث ٦۲۴۳. صحیح مسلم کتاب القدر باب قدر علی ابن آدم حظه من الزنی وغیرہ حدیث ۲٦۵۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ اور اگر شرمگاہ نے اسے جھوٹا کر دیا یعنی باوجود ان تمام باتوں کے بدکاری نہ کی' تو یہ اعضاء زنا کار ثابت نہ ہوئے۔ ان اعضاء کے گناہ صغیرے قرار پائیں گے۔ جو حسنات سے مٹ جائیں گے۔ نمازوں سے دھل جائیں گے۔

اللہ کے در پر دائم پڑے رہو

اپنے غفور رحیم پیارے اللہ پر قربان جائیں کہ وہ اپنے بندوں پر کتنا مہربان ہے۔ اس کی رعائتوں' مہربانیوں' اور بخششوں کی کوئی انتہا نہیں' دوزخ کے گڑھے پر کھڑے ہو کر چھلانگ لگانے والوں کو بھی بخشنے پر تیار ہے۔ ہزاروں عیبوں پر روز پردہ ڈالتا' اور لاکھوں گناہوں کو روز معاف کرتا ہے۔ اے بندے! اللہ سے استغفار کر۔ اُس سے معافی مانگ! پانچوں نمازوں میں اس کے حضور گڑگڑا۔ اس کو نہ بھلا کہ وہ بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ غالبؔ نے ٹھیک کہا ہے ؎

دائم پڑا ہوا ترے در پر نہیں ہوں میں
خاک ایسی زندگی پہ کہ پتھر نہیں ہوں میں

یعنی پتھر اور سلیں دروازوں پر ہمیشہ پڑی رہتی ہیں' افسوس انسان پتھر اور سلوں سے بھی گیا گزرا ہو گیا ہے کہ اپنے خالق' مالک' رازق' اور رب کے دروازے پر دائم پڑا ہوا نہیں ہے۔ کم از کم ہر روز پانچ نمازیں ہی پڑھ لیتا۔ تو اس کے در پر پڑا ہوا ہوتا اور پتھر سے گئے گزرے انسان اس کے آگے سجدہ ریز ہو۔ مٹی کے ڈھیر میں دب جانے والے! اشرف الخلائق اس کے حضور پیشانی زمین پر رکھ! ناک خاک آلود کر! گڑگڑا! آنسو بہا! رو رو کر شرمسار ہو ہو کر۔ گناہوں کی بخشش مانگ! استغفار کر! کہ گناہوں کا دوزخ انفعال کے آنسوؤں سے ٹھنڈا ہو جاتا ہے ؎

گراں بہا ہے ترا نغمہ سحر گاہی!
اسی سے ہے ترے نخل کہن کی شادابی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی معاشرہ کی تطہیر

اسلامی تعلیم کی خوبیاں' اور اچھائیاں اتنی بابرکت اور سنوارنے والی ہیں کہ ان کو اپنانے والا اپنی زندگی میں عظیم اصلاحی انقلاب محسوس کرنے لگتا ہے۔ اصلاحی انقلاب طبائع میں کیوں نہ آئے کہ یہ تعلیم اللہ تعالیٰ نے بندوں کی اصلاح کے لئے آسمان سے اتاری ہے۔ وہ قرآن ہے۔ یا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی زبان وحی بیان ہے۔ مسلمان کو چاہئے کہ وہ عقائد، عبادات' اخلاق اور روز مرہ کی زندگی میں خدا و رسول کی تعلیم کی پیروی کرے تاکہ اس کی دنیا اور دین دونوں کامیاب ہوں' عبرت' نصیحت اور اصلاح کے لئے امور ذیل ملاحظہ ہوں۔

خودکشی جرم ہے

زندگی اللہ تعالیٰ کی ایک لامثال نعمت ہے اس میں خدا کی عبادت کر کے زندگی اس کی مرضی کے مطابق گزار کر خدا کو راضی کر سکتے ہیں۔ خدا راضی ہو گیا تو آخرت بن گئی' جنت مل گئی۔

بے شک زندگی میں تکالیف و مصائب اور ہموم و غموم کا ہجوم بھی ہے۔ یہ دکھوں میں گھری ہوئی ہے۔ لیکن جس انسان نے بار کائنات اٹھایا ہو۔ اور اس کی رہبری کے لئے خدا کے رسولؐ نے اپنی زندگی کا نمونہ پیش کیا ہو۔ اسے چاہیے کہ دکھوں' دردوں' اور پریشانیوں کے طوفانوں کا مقابلہ کرے۔ ناکامیوں کا پہاڑ کھود کر جوئے شیر لائے' یاس و قنوط کی تاریک رات کے سینہ پر طباشیر سحر بکھیرے۔ نہ کہ مغلوب حوادثات ہو کر خودکشی کر لے۔ ایسا کرنا اشرف الخلائق انسان کی شان کے لائق نہیں ہے۔

اگر شادی مرضی کے مطابق نہیں ہونے پاتی' یا بیوی خواہش کے مطابق نہیں ملی۔ کثرتِ اولاد وبالِ جان ہے۔ روٹی کا سوال پریشان کن ہے۔ بیماریوں نے گھیر رکھا ہے۔ گھریلو پریشانیوں نے تنگ کر رکھا ہے۔ گوہر مقصود ہاتھ نہیں آتا۔ مراد و مرام لونڈیاں بن کر اشاروں پر رقص نہیں کرتے۔ تو امکانی تگ و دو کے ساتھ خالق کائنات کے حضور دعاؤں پر دعائیں کیجئے، عاجزی سے گڑگڑا کر حاجتیں مانگئے کہ فقر و غنا' عسر و یسر' فرح و غم' مرض و صحت اسی ذاتِ لم یزل کے حکم سے آتے جاتے ہیں۔

پھر بھی اگر گوہر مقصود ہاتھ نہ آیا اور زندگی تلخ ہے۔ اور تلخی تا دمِ واپسین موت کی تلخی سے جا ملی۔ تو مرنے والا جنتیوں کی موت کی ہمیشہ کی زندگی' راحت و تنعم کی زندگی پالے گا۔ یہ ہے زندگی جو گزری ہے اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی رضا میں' اور موت جو آئی ہے اللہ کی راہ میں۔

خودکشی کرنے والا راضی برضا نہیں ہوتا۔ اور نعمت حیات سے تنگ آ کر اسے خدا کی طرف واپس کرتا ہے۔ یہ بڑی ناشکری اور منعمِ حقیقی کی جناب میں سوء ادب ہے۔ اس لئے بڑا جرم ہے۔ اس کی سزا ملے گی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلَّذِیْ یَخْنُقُ نَفْسَهٗ یَخْنُقُهَا فِی النَّارِ وَالَّذِیْ یَطْعُنُهَا یَطْعُنُهَا فِی النَّارِ)). (بخاری)

"جو شخص اپنا گلا گھونٹ کر مار ڈالے اپنے آپ کو (خودکشی کر لے) وہ گلا گھونٹے گا۔ اپنا دوزخ میں اور جو شخص نیزہ مارے گا اپنے آپ کو نیزہ مارے گا آگ میں خود کو"۔ (۳۰۶)

نوٹ ☆ یعنی جس طریق سے خودکشی کرے گا۔ دوزخ میں اسی طرح کا عذاب ہوتا رہے گا۔ آئے دن خودکشی کی وارداتیں اخباروں میں چھپتی رہتی ہیں۔ بہت افسوس ہے ان لوگوں کے انجام پر جو خدا کی دی ہوئی جان کو خدا کے غیظ و غضب میں دیتے ہیں۔ خودکشی کرنے والے کا جنازہ پڑھنا بھی منع ہے۔ یونہی گڑھا کھود کر دبا دینا چاہیے۔

گداگری اسلام میں ممنوع ہے

اسلام نے خودداری کی تعلیم دی ہے۔ دوسروں کے سہارے جینا غیرت کے منافی ہے۔ محنت' مشقت' اور مزدوری کر کے اہل و عیال کا پیٹ پالنا مانگنے سے بدرجہا اچھا اور باعثِ رضا مندی پروردگار ہے۔ لیکن افسوس! مسلمانوں نے اسلام کی تعمیل کو چھوڑ دیا اور ذلیل ہو گئے۔ اقوام یورپ میں گداگری نہیں ہے۔ ہمارے ہاں گداگری بطور پیشہ کے رائج ہے۔ مسلمان قوم کے آزاد ملک میں بھیک مانگنے کا پیشہ قوم اور ملک کے لئے باعث شرم ہے۔ حالانکہ اسلام نے اس سے روکا ہے۔ اور اس کو روز محشر میں باعث ننگ قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"آدمی ہمیشہ لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن آئے گا۔ (خدا کے سامنے) تو نہ ہوگا اس کے چہرے پر کچھ گوشت"۔ (مشکوٰۃ شریف) (۳۰۷)

نوٹ ☆ مانگنے والوں کے چہرے پر ہڈیاں ہی ہڈیاں ہوں گی۔ ان پر ذرہ بھر گوشت نہ ہوگا۔

---

(۳۰۶) صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ما جاء فی قاتل النفس حدیث ۱۳۶۵.

(۳۰۷) مشکوۃ المصابیح کتاب الزکاۃ باب من لا تحل المسئالة و من تحل له حدیث ۱۸۳۹. بحواله صحیح بخاری کتاب الزکاۃ باب من سال الناس تکثرًا حدیث ۱۴۷۴. صحیح مسلم کتابِ الزکاۃ باب کراهة المسألة للناس حدیث ۱۰۴۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میدانِ محشر میں یہ بڑی ذلت اور رسوائی ہوگی۔ جس کا نتیجہ سزا ہوگی۔ گداگری کا پیشہ تو لعنت ہے۔ ویسے بھی آدمی کو سوال سے بچنا چاہئے۔ خوددار اور غیور کے لئے سوال کرنا موت سے دوچار ہونے کے برابر ہوتا ہے۔

تو اگر خوددار ہے منت کشِ ساقی نہ ہو
عین دریا میں حباب آسا نگوں پیمانہ کر

بندوں کے حقوق کا معاملہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص کہ ہو واسطے اس کے کچھ حق بھائی اپنے مسلمان کا۔ اس کی آبروریزی سے۔ (ساتھ غیبت کرنے' برا کہنے' بدنام کرنے' یا کچھ اور خون اور مال سے) پس چاہیے کہ معاف کرا لے اس سے آج کے دن (دنیا میں) پہلے اس سے کہ نہ ہو (اس کے پاس قیامت کو) دینار اور نہ درہم کہ دیوے بدلے حق کے' اور اگر ہوگا واسطے اس کے نیک عمل۔ تو لیا جائے گا اس سے موافق اس کے ظلم کے کہ کیا ہے۔ اور اگر نہیں ہوں گی نیکیاں ظالم کی' تو مظلوم کی برائیاں اس پر لادی جائیں گی''۔ (بخاری) (۳۰۸)

نوٹ ☆ اگر کسی کو مارا ہے۔ گالی دی ہے۔ کسی پر بہتان لگایا ہے کسی کو بدنام یا ذلیل یا رسوا کیا ہے۔ زبان اور ہاتھ سے کسی قسم کی تکلیف دی ہے۔ کسی کی حق تلفی کی ہے۔ کسی سے رشوت لی ہے۔ کسی کا مال دھوکا فریب سے مارا ہے۔ ہمسایوں کو کسی طرح کی تکلیف پہنچائی ہے۔ تو اسی دنیا میں آج سب سے صفائی کرا لو۔ بخشوا لو۔ معاف کرا لو۔ قیامت کے روز سامنا ہوا تو معاملہ خطرناک ہوگا۔ نیکیاں دے کر بھی شاید چھٹکارا نہ ہو۔ قید بھگتنا پڑے۔

غصہ اللہ کے لئے پی جائیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص پی جاوے غصہ اللہ کی رضا مندی کے لیے تو اس نے غصہ کے گھونٹ سے کوئی افضل گھونٹ نہیں پیا''۔ (مشکوٰۃ شریف) (۳۰۹)

---

(۳۰۸) صحیح بخاری کتاب المظالم باب من کانت له مظلمة عند الرجل فحللها له حدیث ۲۴۴۹.

(۳۰۹) مشکوۃ المصابیح کتاب الآداب باب الغضب والکبر حدیث ۵۱۱۶ بحوالہ مسند احمد ۱۲۸/۲ ۔ سنن ابن ماجه کتاب الزهد باب الحلم حدیث ۴۱۸۹. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابن ماجه ۳۶۸/۳ حدیث ۳۳۹۶. مسند احمد میں یہ روایت دو سندوں سے مروی ہے جن میں سے ایک صحیح ہے۔ سلسلة ☜....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں بے شمار مشروبات ہیں ایک سے ایک بڑھ کر لذیذ' مفرح مقوی' اور روح افزا۔ لیکن غصہ کے مشروبات سے بڑھ کر خدا کے نزدیک کوئی مشروب فضیلت والا نہیں ہے۔

غصے کا تقاضا ہے کہ بدلہ لو۔ مارو پیٹو۔ دوسرے کو ہر طرح سے بے عزت کرو۔ اسے زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچاؤ۔ پھر جو شخص اللہ کو خوش کرنے کے لیے یہ ''زہر کا گھونٹ'' پی جائے۔ اور مخالف کو کوئی ایذا نہ دے۔ بلکہ معاف کر دے۔ تو جان لو کہ اس نے جرعۂ کوثر پیا ہے۔ خدا کے نزدیک جامِ تسنیم نوش کیا ہے۔ اللہ راضی ہو گیا ہے۔ بڑی ہمت' بڑی بہادری اور اصل پہلوانی ہے غصہ کا پی جانا۔

ایک شخص نے حضور انور ﷺ سے عرض کیا: اَوْصِنِیْ۔ مجھے وصیت فرماؤ۔ ارشاد ہوا: لَا تَغْضَبْ۔ غصہ نہ کر۔ اس نے کئی بار عرض کیا۔ (یعنی اور وصیت فرماؤ اور وصیت فرماؤ) حضورؐ نے (ہر بار) فرمایا: لَا تَغْضَبْ غصہ نہ کر''۔ (بخاری شریف)(۳۱۰)

نوٹ ☆ غصہ شیطانی مس سے ہے۔ جب غصہ آتا ہے تو آدمی صورت اور سیرت میں حد اعتدال سے نکل جاتا ہے۔ اور واہی تباہی بکتا ہے۔ اس کے دل میں کینہ اور بغض بھر جاتا ہے۔ وہ بداخلاقی کی حرکتیں کرتا ہے۔ کئی برے افعال کر گزرتا ہے۔ بعض اوقات مار پیٹ اور قتل تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ یہ وجہ ہے کہ حضورؐ نے بار بار یہ وصیت کی کہ غصہ نہ کر۔ غصہ نہ کر۔ غصہ نہ کر۔ اور اسی لئے غصہ پی جانے پر اللہ تعالیٰ بڑا خوش ہوتا ہے۔ پھر ہمیں اپنے غصے پر قابو پانا چاہئے۔ اللہ توفیق دے۔

تین شخصوں پر اللہ ناراض ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تین شخص ہیں کہ اللہ ان سے قیامت کو بات نہ کرے گا۔ اور ان کی طرف (نظر رحمت سے) نہ دیکھے گا۔ اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔

(۱) شَیْخٌ زَانٍ: بوڑھا زانی۔
(۲) مَلِكٌ كَذَّابٌ: بادشاہ جھوٹ بولنے والا۔
(۳) عَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ: مفلس تکبر کرنے والا''۔ (صحیح مسلم)(۳۱۱)

... الاحادیث الضعیفة ٤/ ٣٨٥. علامہ شعیب الارناؤط اور اُن کے رفقاء نے اِس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ لتحقیق المسند ١٠/ ٢٧٠ حدیث ٦١١٤.

(۳۱۰) صحیح بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب حدیث ٦١١٦.

(۳۱۱) صحیح مسلم کتاب الایمان باب غلظ تحریم اسبال الازار و المن بالعطیة حدیث ١٠٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوڑھا زنا کار

نوٹ ☆ زنا برا ہے جوان کے لئے بھی' اور بوڑے کے لئے بھی۔ بوڑھے کا ذکر اس لئے خاص طور پر کیا ہے کہ جوانی تو دیوانی مشہور ہے ہی۔ جوان کے لیے شہوت کو کنٹرول کرنا' زنا سے بچنا' اور پاکباز رہنا بڑی ہمت کا کام ہے۔ ولایت ہے۔ لیکن بوڑھا آدمی جو جوانی کے مزے لے چکا ہو' اور اب اس کی شہوت سرد پڑ چکی ہو۔ اور موت قریب آ گئی ہو۔ اور دن بدن ضعف بڑھ رہا ہو۔ اب بھی اگر زنا کرتا ہے تو پرلے درجے کا بے حیا اور خبیث طبع ہے۔

بڑھاپا تو رونے' چلانے' چیخنے' گڑگڑانے' خدا سے لرزنے اور معافی مانگنے کا وقت ہے۔ نہ کہ عورتوں سے چھیڑ خانی اور زنا کاری کرنے کا۔ اس لئے بوڑھا بدکار قیامت کو درخورِ التفات ایزدی نہیں۔

جوانو! اپنی جوانی کو سنبھالو۔ شہوت (Lust) پر قابو پاؤ۔ اخلاق اور عصمت کی چادر کو داغ نہ لگاؤ۔ ولی اللہ ہو جاؤ گے۔

بوڑھو! اللہ کی عبادت کرو۔ گناہوں کو یاد کر کر روؤ۔ استغفار کرو۔ دنیا دور چلی گئی۔ اور آخرت نزدیک آ گئی۔ وہ قبر سامنے ہے۔ لحد کھدرہی ہے۔ اور پرسش کی گھڑی۔ زندگی کیسے گزاری؟

بادشاہ جھوٹ بولنے والا

جھوٹ بولنا سب کے لیے برا ہے اور بادشاہ کے لئے بدتر ہے کہ ملک کا انتظام اور خلقت کے مصالح اور مہمات ان کی ضروریات' مقدمات اور استغاثے بادشاہ کے حکم سے سرانجام پاتے ہیں۔ اگر بادشاہ ہی جھوٹا ہو تو ملک کا انتظام اور خلق کے کام سب برباد ہو جائیں گے۔

پھر عوام دنیاوی فائدوں' حرص' طمع اور لالچ کے لیے جھوٹ بولتے ہیں۔ لیکن بادشاہ کو بغیر جھوٹ بولنے کے سب فائدے' اور نعمتیں حاصل ہیں' اس لئے اس کے لئے جھوٹ نہایت مذموم اور بدتر ہے۔ اسے جھوٹ بولنے کی ضرورت ہی نہیں۔

مفلس تکبر کرنے والا

مالدار اور اسبابِ عیش و تنعم رکھنے والا تکبر کرے۔ تو اس کے لئے ضرور برا ہے لیکن مفلس' تنگدست' اور محتاج کے لئے تکبر کرنا انتہا درجہ برا ہے بے زر کنگال اور قلاش ہو کر اکڑ خوں کرتا ہے۔ کتنا برا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکوکار قیامت کے روز دیوالیہ ہو گیا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک روز) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون شخص ہے صحابہؓ نے عرض کیا' مفلس ہم میں وہ ہے کہ جس کے پاس نہ درہم ہے' نہ اسباب (یہ جواب عرف عام کے مطابق دیا) حضور انور ﷺ نے فرمایا: (سنو!) میری امت (اجابت) میں مفلس (دراصل) وہ شخص ہے کہ آئے گا روز قیامت کو ساتھ (ذخیرے) نماز اور روزے اور زکوٰۃ (وغیرہ کے)۔ یعنی سب طرح کی مقبول عبادتیں' اس کے پاس ہوں گے) اور آئے گا (یہ عبادتوں کے ڈھیر لے کر) اس حال میں کہ

قَدْ شَتَمَ هٰذَا۔ گالی دی ہے کسی کو۔

وَقَذَفَ هٰذَا۔ اور بہتان لگایا ہے کسی کو۔

وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا۔ اور مال کھایا ہے (ناحق) کسی کا۔

وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا۔ اور خون کیا ہے کسی کا۔

وَضَرَبَ هٰذَا۔ اور مارا ہے کسی کو۔

پھر دیا جائے گا یہ مظلوم (صاحب حق) ان کی نیکیوں سے اور یہ' اور شخص (مظلوم) اس کی نیکیوں سے۔ پھر اگر تمام ہو گئیں نیکیاں اس کی پہلے اس سے کہ حکم کیا جائے جو اس پر ہے۔ (یعنی اگر مظلوموں کے حقوق کی ادائیگی سے قبل اُس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو مظلوموں کی برائیاں لے کر اس ظالم پر ڈالی جائیں گی۔ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ. پھر اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا''۔ (صحیح مسلم) (۳۱۲)

نوٹ ☆ بندگانِ خدا کو گالی دینے والا۔ ان کی غیبت کرنے والا۔ ان پر بہتان لگانے والا۔ ناحق لوگوں کا مال کھانے والا۔ مارنے والا۔ خونریزی کرنے والا۔ باوجود خدا کے تمام حقوق پورا کرنے کے۔ نمازوں' روزوں' حج' زکوٰۃ' صدقات' خیرات' تہجد' اشراق اور اوراد و وظائف کے ڈھیر اور ذخائر لے کر عرصہ محشر میں پہنچ کر ''دیوالیہ'' ہو جائے گا۔ اس طرح کہ خدا تعالیٰ مظلوموں کے حقوق کی ادائیگی میں اس کی نیکیوں کے ڈھیر کے ڈھیر ان پر تقسیم کر دے گا۔ سب کو اس کی نیکیاں حصہ رسدی بانٹ دے گا۔ ابھی مظلوم سر پر کھڑے ہوں گے اور پونجی ختم ''دیوالیہ'' کچھ سزا بھگتنے کے لئے ''جیل'' میں بھیج دیا جائے گا۔

---

(۳۱۲) صحيح مسلم كتاب البرو الصلة باب تحريم الظلم حديث ۲۵۸۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپس کے حقوق کا فیصلہ کرلو

مسلمان بھائیو! ڈر جاؤ۔ اور آپس کے حقوق کا یہاں دنیا میں ہی تصفیہ کرلو کہ بندوں کی حق تلفی کرنے والے کو نہ خدا نے معاف کرنا ہے۔ نہ شفاعتِ خیر الوریٰ اس کے کام آئے گی۔ ہاں خدا کے گناہ اگر آسمان اور زمین کے خلا بھر ہوں۔ تو سجدے میں سر رکھ کر خلوص سے کہہ دو۔ رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ۔ تو اللہ تعالیٰ سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔ اور گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دیتا ہے۔

﴿ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ﴾ (پ ۱۹ ع ٤)

''بدل دیتا ہے اللہ ان کی برائیوں کو بھلائیوں سے''۔ (۳۱۳)

نیک آدمی بھی بروں کے ساتھ ہلاک ہو گیا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''حکم دیا اللہ بزرگ و برتر نے جبرائیل علیہ السلام کو کہ الٹ دے فلاں شہر کو مع اس کے اہل کے' کہا جبرائیلؑ نے اے میرے رب! تحقیق ان لوگوں میں تیرا (ایک) بندہ ہے فلاں کہ جس نے ایک لحظہ بھی تیرا گناہ نہیں کیا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِقْلِبْهَا عَلَيْهِ وَ عَلَيْهِمْ الٹ دے اس شہر کو اس بندہ پر' اور ان لوگوں پر اس لئے کہ اس بندہ کا منہ نہیں متغیر ہوا۔ بسبب میرے ایک ساعت بھی ہرگز''۔ (رواہ احمد و بیہقی) (۳۱۴)

نوٹ ☆ مسلمان بھائیو! اگر آپ بدی دیکھیں تو بشرطِ طاقت ہاتھ سے مٹا دیں۔ اگر ہاتھ سے نہیں مٹا سکتے۔ تو زبان سے تبلیغ کریں' لوگوں کو برائی سے باز رہنے پر نصیحت کریں' یہ بھی نہیں ہو سکتا تو دل سے نفرت کریں۔ برا جانیں۔ پھر آپ بری الذمہ ہوں گے' ورنہ اس ہلاک ہونے والے نیک بندہ کی طرح مستوجب سزا ہوں گے۔ پھر اپنے گندے معاشرے کی اصلاح کے لئے پوری کوشش کریں۔ تا کہ خدا کی گرفت سے بچ جائیں۔

---

(۳۱۳) سورة الفرقان آيت نمبر ۷۰.

(۳۱۴) شعب الايمان ٦/ ٩٧ حديث ٧٥٩٥. مشكوة المصابيح كتاب الآداب باب الامر بالمعروف حديث ٥١٥٢. اِس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ تنقيح الرواة ٣/ ٣٦٦. البتہ اِس مضمون کی حدیث علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد و منبع الفوائد كتاب الفتن باب فيمن لم يغضب لله ٧/ ٣٧٧ حديث ١٢١٥٦ میں المعجم الاوسط للطبرانی ٥/ ٣٧٦ حديث ٧٦٦١ کے حوالہ سے بھی نقل کی ہے۔ لیکن اِس حدیث کی سند عبید اللہ اسحاق العطار اور عمار بن سیف کی وجہ سے ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت کو چاہیئے کہ وہ ایک محکمہ تبلیغ قائم کرے۔ جو ہر شہر، محلّہ، قریہ، قریہ، تبلیغی فرائض سرانجام دے۔ ورنہ خدا کی باز پرس سے نہ حکومت بچ سکے گی۔ نہ ''گونگے'' پرہیز گار۔

الٹ دے جبرائیل شہر کو

حدیث مذکورہ میں ہے کہ جبرائیل کو خدا نے ایک شہر الٹنے کا حکم دیا۔ تو اس نے عرض کیا! کہ اے خدا اس شہر میں ایک (نیک) بندہ ہے جس نے گناہ نہیں کیا ہے۔ اس کا کیا بنے گا؟ خدا نے کہا: اِقْلِبْهَا عَلَيْهِ الٹ شہر کو (پہلے) اس (نیک) بندے پر، یعنی پہلے نیک بندے کا نام لیا۔ پھر شہر کے لوگوں کا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیکوں کو برے لوگوں میں صم بکم ہو کر نہیں رہنا چاہیئے۔ دین کی غیرت رکھ کر وعظ نصیحت بھی کرتے رہنا چاہیئے۔

رسولِ خدا ﷺ نے اپنے خاندان کو عذاب الٰہی سے ڈرایا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری:

﴿ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴾

''ڈرا اپنے کنبے کو کہ بہت نزدیک ہے''۔

تو حضورؐ نے قریش کو بلایا۔ وہ جمع ہوئے پھر آپ نے تعمیم اور تخصیص کی (یعنی جد بعید کے نام سے بھی پکارا اور جد قریب کے ساتھ بھی، کہ سب عام و خاص کو دعوت ہو، فرمایا:

''اے اولاد کعب بن لوی! بچا لو اپنی جانوں کو آگ سے، یعنی ایمان لا کر نیک عمل کرو، اے اولاد مرہ بن کعب، بچا لو اپنی جانوں کو آگ سے! اے اولادِ عبد شمس! بچا لو اپنی جانوں کو آگ سے! اے اولادِ عبد مناف! بچا لو اپنی جانوں کو آگ سے۔ اے اولادِ ہاشم! بچا لو اپنی جانوں کو آگ سے! اے اولادِ عبد المطلب! بچا لو اپنی جانوں کو آگ سے۔ يَا فَاطِمَةُ اَنْقِذِىْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ لَا اَمْلِكُ لَـكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا. اے فاطمہؓ (لخت جگر) اپنی جان کو (اعمال صالح سے) بچا لو۔ میں تمہارے لئے اختیار نہیں رکھتا (اللہ کے) عذاب سے (بچانے کا) کچھ''۔ (صحیح مسلم) (۳۱۵)

---

(۳۱۵) صحیح مسلم کتاب الایمان باب فی قوله تعالی وانذر عشیرتك الاقربین حدیث ۲۰۴.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نصیحت

رسول رحمتؐ نے فرمایا:

((يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَ يَافَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِيْنِيْ مَا شِئْتِ مِنْ مَّالِيْ لَا أُغْنِيْ عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا)).

''اے صفیہؓ پھوپھی رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی! (عمل کر لے) نہیں دور کر سکتا میں تجھ سے اللہ کا عذاب کچھ! اے فاطمہؓ بیٹی محمد (ﷺ) کی! مانگ مجھ سے جو چاہے میرے مال سے۔ (یہ میں تجھے دے سکتا ہوں۔ جیسے دوسرے باپ اپنی بیٹیوں کو دیتے ہیں۔ رہا آخرت کا معاملہ تو عمل کر لے) نہیں دور کر سکتا میں تجھ سے اللہ کا عذاب کچھ''۔ (مشکوٰۃ بحوالہ بخاری، مسلم) (۳۱۶)

نوٹ ☆ رسولِ خدا ﷺ نے اپنے سارے خاندان کو نام لے لے کر عذابِ الٰہی سے ڈرایا کہ توحید خداوندی مان کر نیک اعمال کر لو۔ یہاں تک کہ اپنی پھوپھی اور اپنی بیٹی کو بھی متنبہ کر دیا کہ تمہارے اعمال کام آئیں گے۔ میں تمہارے کام نہیں آؤں گا پھر ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ کے عذابوں سے ڈر جائیں اور اُس کے حکموں پر چلیں، اور نافرمانیوں سے باز رہیں۔

رشوت حرام ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَعَنَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ وَالرَّائِشَ الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا)).

''خدا کی لعنت ہے۔ رشوت دینے والے، رشوت لینے والے، اور دونوں کے درمیان رشوت کا سودا چکانے والے پر''۔ (۳۱۷)

---

(۳۱۶) مشكوة المصابيح كتاب الرقاق باب في ذكر الانذار والتحذير حديث ۵۳۷۳ بحواله صحيح بخاری كتاب الوصايا باب هل يدخل النساء والولد في الاقارب؟ حديث ۲۷۵۳. صحيح مسلم كتاب الايمان باب قوله تعالى: وانذر عشيرتك الاقربين حديث ۲۰۶.

(۳۱۷) الترغيب والترهيب كتاب القضاء ترهيب الراشي والمرتشي والساعي بينهما ۳/ ۱۲۱ حديث ۳۲۷۴ بحواله مسند احمد ۵/ ۲۷۹ مسند البزار كشف الاستاد حديث ۱۳۵۳. المعجم الكبير للطبرانی ۲/ ۹۴۔ ۹۳ حديث ۱۴۱۵. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعيف الترغيب والترهيب ۲/ ۷۹ حديث ۱۳۴۴. اِس حدیث کی سند میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے۔ اور ابو خطاب راوی مجہول ہے۔ البتہ یہ حدیث ☜....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ ☆ راشی۔ رشوت دینے والے کو کہتے ہیں۔
مرتشی۔ رشوت لینے والے کو کہتے ہیں۔
رائش۔ وہ ہوتا ہے جو راشی اور مرتشی کے درمیان رشوت کا معاملہ طے کر کے رشوت دلاتا ہے۔ یعنی وچولا۔ (Go-Between)

نوٹ ☆ رشوت سے خدا کے بندوں کی حق تلفی ہوتی ہے انصاف رک جاتا ہے۔ ظلم پنپتا ہے۔ رشوت دے کر ظالم' فاسق' فاجر' جھوٹے' مکار' چور' قاتل' مقدمات سے بری ہو جاتے ہیں اور شریف نیک اور مظلوم لوگ دادرسی سے محروم رہ جاتے ہیں' اس لئے رشوت اسلام میں حرام ہے اور اس پر لعنت آئی ہے۔ لینے والا دینے والا۔ دلانے والا تینوں گنہگار۔

ملاحظہ ☆ اگر کوئی بے گناہ اپنے آپ سے ظلم دور کرنے یا کوئی شخص اپنا حق وصول کرنے کے لئے کسی حاکم وغیرہ کو مجبوراً کچھ دیتا ہے۔ تو یہ رشوت ملعونہ نہیں ہوگی۔ ہاں لینے والے کے لئے کسی صورت بھی حلال نہیں ہوسکتی کیونکہ وہ لینے پر مجبور نہیں۔ بلکہ اس کا فرض ہے کہ ظلم دور کرے۔ اور حق والوں کا حق دلائے۔

اہلکار عوام کے کام بخوشی کریں

حکومت کے صدہا محکمے ہیں اور ہر محکمہ سے لوگوں کے کام وابستہ ہوتے ہیں۔ سب اہلکاروں اور معزز افسروں اور حاکموں کو چاہیئے کہ وہ عوام سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔ اور خوشی خوشی ان کے کام کر کے ان سے دعا لیں۔ اللہ بھی راضی ہوگا آپ اپنے فرض سے سبکدوش ہوں گے اور ملک اور حکومت کی نیک نامی ہوگی۔

شراب میں دس لعنتیں ہیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''شراب میں دس لعنتیں ہیں:

❶ پینے والے پر۔

لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشى والمرتشى. ''رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر لعنت کی ہے''۔ کے الفاظ کے ساتھ ثابت ہے۔ سنن ترمذی ابواب الاحكام باب ما جاء فى الراشى والمرتشى فى الحكم حديث ۱۳۳۷۔ سنن ابوداؤد كتاب الاقضية۔ باب فى كراهية الرشوة حديث ۳۵۸۰۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۶۹/۲۔ حدیث ۱۳۳۷۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳۹۲/۲۔ حديث ۳۵۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❷ شراب کا رس نچوڑنے والے پر۔

❸ شراب بنانے والے پر۔

❹ شراب کے اٹھانے والے پر۔

❺ جس کے پاس شراب اٹھا کر لے جائی جائے، اس پر۔

❻ شراب پلانے والے پر۔

❼ شراب بیچنے والے پر۔

❽ شراب کی قیمت کھانے والے پر۔

❾ شراب کے خریدار پر۔

❿ جس کے لیے شراب خریدی جائے، اس پر''۔ (۳۱۸)

شرابی کی نماز قبول نہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہے' یعنی عادی شرابی ہے اور اس پر اس کا نشہ سوار ہوتا ہے تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ اور اگر (اس حالت میں) مر جائے۔ تو دوزخ میں داخل ہوگا۔ اگر توبہ کر لے گا تو اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا''۔ (ابن ماجہ) (۳۱۹)

شرابی بت پرست کی مانند ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہمیشہ شراب پینے والا شخص بت پرست کی مانند ہے''۔ (ابن ماجہ) (۳۲۰)

---

(۳۱۸) سنن ابوداؤد کتاب الاشربة باب العنب یعصر للخمر حدیث ۳٦۷٤. سنن ابن ماجه کتاب الاشربة باب لعنت الخمر علی عشرة أوجه حدیث ۳۳۸۰ (الفاظ اسی کے ہیں)۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ سنن ابوداؤد ۲/ ٤۱۷ حدیث ۳٦۷٤. صحیح سنن ابن ماجه ۳/ ۱٤۵۔ ۱۱٤ حدیث ۲۷٤۱.

(۳۱۹) سنن ابن ماجه کتاب الاشربة باب من شرب الخمر لم تقبل له صلاة حدیث ۳۳۷۷. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابن ماجه ۳/ ۱٤٤۔ ۱٤۳. حدیث ۲۷۳۸. سلسلة الاحادیث الصحیحة ۲/ ۳۲٦ حدیث ۷۰۹.

(۳۲۰) سنن ابن ماجه کتاب الاشربة باب مدمن الخمر حدیث ۳۳۷۵. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابن ماجه ۳/ ۱٤۳ حدیث ۲۷۳٦. سلسلة الاحادیث الصحیحة ۲/ ۲۸۷ حدیث ٦۷۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ ☆ شراب اسلام میں حرام ہے' اس کی تجارت حرام ہے شراب پینے والے پر خدا کی لعنت اور پھٹکار ہے۔ خدا سے ڈرنا چاہیے۔ اور اس لعنت کے قریب نہ جانا چاہئے۔

ہر نشہ والی چیز حرام ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو چیز نشہ لائے وہ حرام ہے''۔ (ابن ماجہ)(۳۲۱)

اس ارشادِ نبویؐ سے شراب کے علاوہ بھنگ' چرس' چنڈو' گانجا' افیون وغیرہ سب حرام ہوئیں کہ ان سے نشہ چڑھ جاتا ہے۔ مسلمانو! رسول اللہ ﷺ کا حکم مان لو اور آپ کی منع کردہ چیزوں سے باز آ جاؤ۔ اور کلمہ کی لاج رکھو۔

حرام چیز کا قطرہ بھی حرام ہے

بعض لوگ کہتے ہیں کہ دراصل نشہ حرام ہے تو شراب اتنی پی سکتے ہیں جس سے نشہ نہ آئے۔ یہ بات غلط ہے۔ حرام چیز حرام ہی ہوتی ہے۔ اس کی حرمت' قلت اور کثرت پر نہیں ہوتی۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا:

''جس کا کثیر حصہ نشہ دے۔ اس کا قلیل بھی حرام ہے''۔ (ابن ماجہ)(۳۲۲)

نوٹ ☆ یعنی شراب کی بوتل بھی حرام' اور ایک قطرہ بھی حرام ہے۔

چاندی کے برتن میں پینا منع ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے چاندی کے برتن میں پیا۔ اس نے دوزخ کی آگ غٹ غٹ کر کے اپنے پیٹ میں

(۳۲۱) سنن ابن ماجه كتاب الاشربة باب ما اسكر كثيرة فقليله حرام. حديث ٣٣٩٢.
یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن ابن ماجه ٣/١٤٧. حديث ٢٧٥٣.

(۳۲۲) سنن ابو داؤد كتاب الاشربة باب النهي عن المسكر حديث ٣٦٨١. سنن ترمذی ابواب الاشربة باب ما جاء ما اسكر كثيرة فقليله حرام حديث ١٨٦٥. سنن ابن ماجه كتاب الاشربة باب ما اسكر كثير فقليله حرام حديث ٣٣٩٣ـ ٣٣٩٢. یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحيح سنن ابوداؤد ٢/ ٤١٩. حديث ٣٦٨١. صحيح سنن ترمذی ٢/ ٣٢٥ حديث ١٨٦٥ صحيح سنن ابن ماجه ٣/ ١٤٨ـ ١٤٧ حديث ٢٧٥٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتاری‘‘۔(ابن ماجہ)(۳۲۳)

ناچ گانے اور شراب نوشی کے عذاب

حضرت مالک اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’میری امت میں ایسے لوگ بھی ہونے والے ہیں جو شراب کا دوسرا نام رکھ کر نوش جان کیا کریں گے، ان کے سروں پر باجے بجیں گے، سامنے گانے والی عورتیں ناچیں گی۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسا دے[ا] گا۔ اور ان میں سے بعض کو بندر، اور سور بنا دے گا‘‘۔(ابن ماجہ)(۳۲۴)

نوٹ: ☆ حضور انور ﷺ کا بولنا وحی سے ہوتا ہے۔ اس لئے آپ کی خبریں سچ، حق اور عین اور عین دین ہوتی ہیں۔ اخیر زمانے کے متعلق حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو شراب کا دوسرا نام رکھ کر پیا کریں گے۔

شراب کے کئی نام

اس ام الخبائث کو' کوئی دارو کہتا ہے۔ کوئی نبیذ' کوئی دو آتشہ ' کوئی مل' کوئی صہبا' کوئی دختر زر' کوئی بنت العنب' کوئی آبِ احمر یا آب ارغوانی' بولتا ہے۔ اس کے رسیا حجلہ نشین خم بھی کہتے ہیں' جتنے خوب صورت دل آویز' مطلب خیز اور پیارے نام رکھ لو لیکن ہے حرام' ایمان کو غارت کرنے والی' خدا کو غضب میں لانے والی پلیدیوں کی ماں۔

ا حضور انور ﷺ فرماتے ہیں:

يكون فى اخرامتى خسف و مسخ و قذف. (ابوداؤد)

’’میرآخر امت میں خسف (زمین کا دھنس جانا) اور مسخ (صورت کا تبدیل ہونا) اور قذف (آسمان سے پتھروں کا برسنا) واقع ہوں گے‘‘۔(۳۲۵)

(۳۲۳) صحيح بخارى كتاب الاشربة باب آنية الفضة حديث ٥٦٣٤. صحيح مسلم كتاب اللباس والزينة باب تحريم استعمال اوانى الذهب والفضة فى الشرب وغيره حديث ٢٠٦٥. (عن ام سلمة رضى الله عنها) سنن ابن ماجه كتاب الاشربة باب الشرب فى آنية الفضة حديث ٣٤١٥ (عن عائشة رضى الله عنها).

(۳۲۴) صحيح بخارى كتاب الاشربة باب ما جاء فيمن يستحل الخمر ويسميه بغير اسمه حديث ٥٥٩٠_ تعليقًا. سنن ابوداؤد كتاب اللباس باب ماجاء فى الخز حديث ٤٠٣٩. یہ حدیث صحیح ہے۔

صحيح سنن ابوداؤد ٢/٥٠٥. حديث ٤٠٣٩. سلسلة الاحاديث الصحيحة ١/١٨٦ حديث ٩١.

(۳۲۵) سنن ابن ماجه كتاب الفتن باب الخسوف حديث ٤٠٦٠. یہ حدیث صحیح ہے۔

صحيح سنن ابن ماجه ٣/ ٣٣٠ حديث ٣٢٩٧. سلسلة الاحاديث الصحيحة ٤/ ٣٩٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ حدیث میں آیا ہے کہ ان (شرابیوں) کے سروں پر باجے بجیں گے، سامنے گانے والی عورتیں ناچیں گی۔

ٹھیک ہے نا...... آج کل یہی ہو رہا ہے۔ شراب ہے، ناچ ہے، گانا ہے۔

زمین میں دھنس جانا

باقی رہا خسف، زمین کا دھنس جانا، یہ بھی کئی مقامات پر ہو چکا ہے۔ اخبار بین طبقہ جانتا ہے کہ اقصائے عالم سے خبریں آتی رہتی ہیں کہ فلاں جگہ تین گاؤں زمین میں دھنس گئے۔ فلاں ملک میں زمین پھٹ گئی، اور آبادی اندر دھنس گئی۔ زلزلے تو اکثر آتے رہتے ہیں۔ جن سے شہر یا شہر کے حصے پیوند ارض ہو جاتے ہیں۔ زلزلے بھی تو ایک قسم کا خسف یا خسف کا مقدمہ ہے۔ پھر یہ زلزلے اور خسف خدا کا عذاب ہے جو شراب، زنا، جوا، سود، فحش گانے، اور رنڈیوں بے حیا عورتوں کے ناچ کا نتیجہ ہے۔ رقص، نیم عریاں رقص، اور عریاں رقص، باجوں، گاجوں، اور فحش گانوں کے ساتھ تو ہماری اسلامی غیرت اور ملی حیا کا بھی ماتم کر رہے ہیں۔ ؎

پاکبازی نہ حیا ہے نہ وفاداری ہے!
حسن بازاری ہے اور عشق بھی بازاری ہے
ناچ بیٹی کا ہے، اور باپ کا گانا ہے!
اب یہی شعر وادب ہے، یہی فنکاری ہے

(اثر صہبائی)

صورتوں کا تبدیل ہونا

خسف کے ساتھ تحذیر ہے مسخ کی۔ (اللہ ہماری ہزار بار توبہ، بچانا ہم کو اس روسیاہی اور عذاب سے)۔ اس بات سے کون انکار کر سکتا ہے کہ شرابی زانی۔ ننگے ناچ دیکھنے اور فحش گانے سننے والوں کی سیرتیں مسخ ہو گئی ہیں۔ بندر اور سور کی شکلیں ہو جانا۔ تو یہ کوئی انوکھی بات نہیں۔ تورات اور انجیل کے ماننے والے بد عملوں کا حال قرآن بیان کرتا ہے۔

﴿مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ﴾ (پ٦ ع٦)

''اللہ نے لعنت کی اور غضب اتارا، اور بنا دیئے ان میں سے بندر اور سور''۔ (٣٢٦)

---

(٣٢٦) سورة المائدة آيت نمبر ٦٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ارشاد ہوتا ہے:

﴿ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ﴾(پ ۱ ع ۸)

''اور کہا ہم نے ان کو ہو جاؤ بندر ذلیل''۔ (۳۲۷)

مُلاحَظہ ☆ آسمانی کتابیں بغل میں رکھنے والے جب بداعمالیوں اور بداخلاقیوں کے سبب سیرتیں مسخ کر چکے۔ تو خدا نے ان کی صورتوں کو بھی بندروں اور سوروں کی شکلوں میں تبدیل کر دیا۔ اگر اس امت کے کپوتوں کے لچھن بھی ایسے ہی رہے۔ تو مسخ کا عذاب (توبہ خدا بچائے) کچھ دور نہیں۔ (اللہ! ہم عذابوں سے تیری پناہ مانگتے ہیں)۔

ملک سے فحاشی ختم کریں

پاکستان کے ہر معزز شہری اور سکولوں' کالجوں کے تمام لڑکوں' اور لڑکیوں سے ہم دردِ دل سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ملک سے فحاشی اور بے حیائی کو مٹانے کے لئے منظم جہاد کریں کہ شراب خوری ناچ' رقص' فحش گانے' ختم ہو جائیں۔

حکومت سے التماس ہے کہ انگریزی دَور میں ہم مجبور تھے' جو قانون رائج تھا۔ طوعاً کرہاً ماننا پڑتا تھا۔ اب جب کہ ہم آزاد ہیں۔ قانون کی باگ ڈور ہمارے ہاتھ میں ہیں۔ چند گھنٹوں میں ہم زنا' شراب' رقص وسرود' اور فحش گانے بند کر سکتے ہیں۔ پھر حکومت کیوں نہیں کرتی؟ حالانکہ عوام کی اصلاح کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے ؎

ہاں اس شاخِ کہن پر پھر بنالے آشیاں
اہل گلشن کو شہید نغمہ مستانہ کر

باجوں گاجوں اور گانوں کی حرمت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ رَحْمَةً وَّ هُدًی لِّلْعَالَمِيْنَ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَمْحَقَ الْمَزَامِيْرَ وَالْبَرَابِطَ وَالْمَعَازِفَ وَالْاَوْثَانَ الَّتِیْ كَانَتْ تُعْبَدُ فِی الْجَاهِلِيَّةِ)).(مسند احمد)

''اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمام باجوں گاجوں کو برابط کو' اور آلات لہو ولعب کو اور بتوں کو مٹا دوں جن کی زمانہ جاہلیت میں

(۳۲۷) سورة البقرة آ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت کی جاتی تھی''۔ (۳۲۸)

حدیث مذکورہ میں چار چیزوں کو حضور ﷺ نے مٹایا۔

❶ مزامیر: یہ مزمار کی جمع ہے۔ اس کے معنے ہیں۔ بانسریاں' باجے' گانے والوں کے ہر قسم کے ساز ہر دور کے۔ چنانچہ غیاث اللغات میں ہے درعرف جمیع ساز مطرباں را گوئیند۔ یعنی عرف میں قوالوں کے تمام آلات طرب کو مزامیر کہتے ہیں۔ گویا چنگ ورباب' ہارمونیم' سارنگی' بانسری' بین' طبلہ' طنبورہ' سب ہی مزامیر ہیں۔ جن کو رسولِ رحمتؐ نے مٹایا۔

❷ برابط: بربط کی جمع۔ سارنگی۔ عود ایک باجا ہوتا ہے۔

❸ معازف: آلات لہو ولعب۔ گانے بجانے کے ساز۔

❹ اوثان: وثن کی جمع۔ بت جیسے لات کا بت۔ لات' ایک عرب تھا۔ جو حج کے دنوں میں لوگوں کو ستو گھول کر پلاتا تھا۔ بزرگ کی مورتی۔ جس کے توسل سے مشرک اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی چاہتے تھے۔ قرآن میں آتا ہے:

﴿يَقُولُونَ هٰؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ (پ ۱۱ ع ۷)

''کہتے ہیں (مشرک) یہ (لات ومنات) ہماری سفارش کرنے والے ہیں اللہ کے پاس''۔ (۳۲۹)

حضورؐ کی مٹائی ہوئی برائیاں زندہ نہ کرو

مسلمانوں کو غور کرنا چاہیے کہ جن چیزوں کو حضورِ انور ﷺ نے پاؤں تلے روندا۔ مٹا دیا ان کو زندہ کرنا۔ آلات موسیقی کے ساتھ گانے سننا۔ مزامیر' برابط' اور معازف سے دل خوش کرنا۔ گھر گھر ان سازوں کا بجانا۔ اللہ کو کتنا ناراض کرنا ہے؟ مسلمانو! اللہ سے ڈر جاؤ۔ اس کے سچے رسول ﷺ کی مخالفت پر کمر نہ باندھو۔ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

رسولِ خدا ﷺ کی مخالفت سے ڈرو

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (پ۱۸ ع۱۵)

''جو لوگ اس (رسول) کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں' ان کو ڈرنا چاہیے۔ اس سے کہ ان پر (دنیا

---

(۳۲۸) مسند احمد ۵/ ۲۵۷. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف الترغیب والترهيب ۲/ ۱۱۷ حدیث ۱٤۲۱.

(۳۲۹) سورة یونس آیت نمبر ۱۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں) کوئی آفت (نہ) آ پڑے۔ یا ان پر (آخرت میں) کوئی دردناک عذاب نازل (نہ) ہو جائے''۔ (۳۳۰)

یعنی خدا نے صاف کہہ دیا ہے کہ رسول ﷺ کی مخالفت سے ڈر جاؤ۔ مبادا تم پر دنیا میں کوئی آفت آ جائے۔ یا آخرت میں عذاب سے دوچار ہو جاؤ۔ اس تخویف الٰہی کے بعد ہر مسلمان کو کانپ جانا چاہئے اور رسولِ خدا ﷺ کی کسی امر میں مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔ پھر مٹا دو۔ ختم کر دو۔ چھوڑ دو۔ ان چنگ و رباب کو۔ بربط و مزامیر کو۔ گانے بجانے کے اشغال کو۔ اور رقص و سرود کی محفلوں کو اور قوالیوں اور طبلوں کی تھاپوں کو۔

حرام کو حلال کرنے والے دیدہ دلیر

لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِيْ قَوْمٌ يَّسْتَحِلُّوْنَ الْخَزَّ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ.

''رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو ریشم کو اور شراب کو' اور آلاتِ لہو ولعب (یعنی باجوں گاجوں) کو (غلط تاویلوں سے) حلال کریں گے''۔ (بخاری شریف) (۳۳۱)

رسولِ خدا ﷺ نے ریشم' شراب اور باجوں کو حرام قرار دیا ہے۔ ہر مسلمان کو انہیں حرام سمجھنا چاہیے۔ افسوس آج ایسے انوکھے نکتہ دان پیدا ہو گئے ہیں۔ جو سود کی حلت۔ شراب کی رخصت اور آلات موسیقی کا جواز خواہ مخواہ بیان کرنے لگ گئے ہیں۔ بھلا جس چیز کو رسولِ خدا ﷺ حرام فرما دیں۔ اس میں حلت کیسی؟ اور مستحلل کون؟

آہستہ خرام بلکہ مخرام!
زیرِ قدمت ہزار جان است!

آلاتِ موسیقی اور شراب جوئے کی حرمت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْمَيْسَرَ وَالْمِزْرَ وَالْكُوْبَةَ وَالْقِنِّيْنَ)). (مسند احمد)

---

(۳۳۰) سورۃ النور آیت نمبر ٦٣.

(۳۳۱) اِس کی تخریج نمبر ۳۲۴ میں گزر چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا شراب کو اور جوئے کو، اور باجوں کو اور طبلوں کو اور طنبوروں کو''۔ (۳۳۲)

فحش اشعار پیپ سے بدتر ہیں

رسول اللہ ﷺ سفر میں تھے کہ ایک شاعر کا سامنا ہوا۔ وہ شاعر فحش شعر پڑھ رہا تھا۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا:

((خُذُوا الشَّيْطَانَ)).

'' پکڑو اس شیطان کو''۔ (یعنی منع کرو اس کو ایسے مخرب اخلاق شعر پڑھنے سے)۔

((لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ مَنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا)).(صحيح مسلم)

''البتہ آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر لینا بہتر ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ بھرے (ایسے فحش) شعر سے''۔ (۳۳۳)

گندے اشعار سے معاشرہ پاک کرو

مطلب یہ کہ پیپ کھالینا، فحش شعروں سے پیٹ بھر لینے سے بہتر ہے۔ گویا گندا شعر پیپ اور براز سے برا ہے۔ والدین اور ان کی جوان اولاد۔ لڑکے اور لڑکیاں۔ رسولِ خدا ﷺ کے ارشاد مذکور پر غور کریں۔ ہر مسلمان جو رحمت عالم ﷺ کو اپنی جان سے، اولاد سے، اور ماں باپ سے بڑھ کر پیارا سمجھتا ہے، اور ہر چیز آپ کی عزت پر قربان کرنے کو تیار ہے۔ توجہ کرے کہ حضورِ انور ﷺ حدیث بالا میں فحش شعر گانے والے کو شیطان کہہ رہے ہیں۔ اور حکم دے رہے ہیں کہ اس شیطان کو پکڑو۔ یعنی روکو۔ باز کرو۔ منع کرو۔ اخلاق بگاڑنے والے گندے اور فحش شعر نہ پڑھے۔ اور فرمایا کہ جس پیٹ میں فحش شعر ہوں۔ ان کی جگہ پیپ بہتر ہے۔ یعنی جو شخص گندے گیت اور فحش شعر یاد کرتا۔ پیٹ میں جمع کرتا ہے۔ اس سے پیپ کھالے تو بہتر ہے۔ کتنی نفرت اور گھن آتی ہے آپ کو پیپ سے؟ بس قے آئی۔ اسی طرح مخرب اخلاق گندے گیتوں اور شعروں سے بھی آپ کو پیپ سے بڑھ کر گھن آنی چاہئے۔ اپنے پیارے رسول کے پیارے فرمان کو سامنے رکھ کر باز آؤ۔ رک جاؤ۔ فحش شعروں کے گنگنانے سے۔ گندے شعروں کے سننے سے۔ گھر میں سنوانے سے۔ کتنا پاک صاف رکھتے ہیں آپ گھر کو کہ میلے اور پیشاب کی بو نہ آئے۔ تھوک، کھنگار نظر نہ

(۳۳۲) مسند احمد ۲/ ۱۶۷ ـ ۱۶۵ الفاظ اسی کے ہیں۔ سنن ابوداؤد كتاب الاشربة باب النهى عن المسكر حديث ۳٦٨٥. یہ حدیث صحیح ہے۔ سنن ابوداؤد ۲/ ۴۲۰ حديث ۳٦٨٥ سلسلة الاحاديث الصحيحة ٤/ ۲۸۳ حديث ۱۷۰۸.

(۳۳۳) صحیح مسلم كتاب الشعر باب في انشار الاشعار و بيان اشعر الكلمة و ذم الشعر حديث ۲۲۵۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑے۔تو جو چیز ان سب نجاستوں سے بڑی نجاست ہے۔ بڑی گندی' از حد بد بودار ہے۔اس سے تو آپ کا گھر اور زیادہ پاک' صاف ستھرا ہونا چاہیے۔ پھر پاک کریں اپنے گھر کو' گلی کو' محلہ کو' ملک کو۔ سازوں' باجوں' طبلوں' سرنگیوں' ستاروں' طنبوروں' بربطوں پر گائے جانے والے گندے شعروں اور غلیظ گیتوں سے۔ جب رسولِ خدا ﷺ ان چیزوں کو پیپ و براز سے زیادہ گندا' زیادہ برا قرار دیتے ہیں۔ بحیثیت مسلمان آپ کو گندے لٹریچر' غلیظ ادب' اور فحش اشعار سے براز سے زیادہ بو آنی چاہیے۔

باجے شیطانی آلات ہیں

رسول اللہ ﷺ کے پیارے بیٹے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عالم نزع میں ہیں۔ حضور ﷺ انہیں گود میں لیتے ہیں اور روح قفسِ عنصری سے پرواز کر جاتی ہے۔ سرورِ عالم ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ عرض کرتے ہیں۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ تو لوگوں کو منع کرتے ہیں اور خود روتے ہیں؟ حضرت انور ﷺ نے فرمایا:

"(سنو!) آنسو حرام نہیں ہیں۔ بلکہ میں نے دو احمق آوازوں سے منع کیا تھا۔ صَوْتٌ عِنْدَ نَغْمَهِ لَهْوٍ وَّ لَعْبٍ وَّ مَزَامِيرِ شَيْطَانٍ۔ ایک وہ آواز جو گانے کے نغمہ والی' لے والی ہو۔ لہو و لعب اور شیطانی باجوں کے ساتھ"۔ (۳۴۴)

اور دوسری آواز جو ہنگام مصیبت (ماتم پر) منہ نوچنے' کپڑے پھاڑنے اور بین کرنے کے ساتھ ہو۔ (ترمذی شریف)

اس حدیث میں حضور ﷺ نے نوحہ اور بین کرنے کی آواز کو حرام فرمایا اور ایسے ہی نغمہ اور لے والی آواز کو جو آلاتِ موسیقی کے ساتھ ہو حرام فرمایا۔ تو گانا بھی حرام ہوا اور باجے گاجے بھی حرام' اور شیطانی آلات ہوئے۔

---

(۳۴۴) سنن ترمذی ابواب الجنائز باب ما جاء فی الرخصة فی البکاء علی المیت حدیث ۱۰۰۵ مختصرًا۔ مستدرك حاكم كتاب معرفة الصحابة ذكر سراری رسول الله صلى الله عليه وسلم فاؤلهن مارية القبطية ام ابراهيم ۴/ ۴۳ حديث ۶۸۲۵ طبع جديد و طبع قديم ۴/ ۴۰. شرح السنة للبغوى ۴۳۱/۵ حديث ۱۵۳۰. علامہ بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ھذا حدیث حسن۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح سنن ترمذی ۱/ ۵۱۳ حدیث ۱۰۰۵ میں اِسے حسن کہا ہے۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے اِس حدیث پر سکوت فرمایا ہے۔ اور دیکھئے سلسلة الاحاديث الصحيحة ۱/ ۷۹۱۔ ۷۹۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہائے احناف کا فتویٰ

گانا سننا حرام ہے

فَاِنَّ الْغِنَآءَ حَرَامٌ وَّ مُرْتَکِبُ الْحَرَامِ مَرْدُوْدُ الشَّهَادَةِ.(برجندی شرح مختصر الوقایه)

''غنا یعنی گانا حرام ہے اور مغنی کی شہادت بھی مردود ہے''۔ (۳۳۵)

اِسْتِمَاعُ ضَرْبِ الدَّفِّ وَالْمِزْمَارِ وَالْغِنَآءِ وَغَیْرِ ذٰلِكَ فَاِنَّهٗ حَرَامٌ.(جامع الرموز)

''باجوں گاجوں (آلاتِ موسیقی) اور گانے وغیرہ کا سننا حرام ہے''۔

رقص حرام ہے

وَهُوَ فِعْلُ السُّفَهَآءِ وَالْمُتَصَنِّعِیْنَ عِنْدَ غَلَبَةِ الْهَوَآءِ وَهُوَ حَرَامٌ بِالْاِتِّفَاقِ.(رسالہ اصول السماع)

''رقص (ناچنا) احمقوں اور عیاروں' مکاروں کا فعل ہے جو شہوت اور ہوا کے غلبہ کے وقت سرزد ہوتا ہے۔ اور یہ بالاتفاق حرام ہے''۔

سماع وغنا حرام ہے

وَمَا یَفْعَلُهُ الْمُتَصَوِّفَةُ فِیْ زَمَانِنَا حَرَامٌ لَّا یَجُوْزُ الْقَصْدُ وَالْجُلُوْسُ اِلَیْهِ.(شامی)

''ہمارے دَور کے (مکار) صوفی جو کرتے ہیں (سماع' قوالی وغیرہ) یہ حرام ہے۔ (قوالی اور گانے بجانے کی) ایسی مجلسوں میں جانا' اور وہاں بیٹھنا حرام ہے''۔

رقص وغنا اور تمام آلاتِ غنا حرام ہیں

وَاِسْتِمَاعُهٗ کَالرَّقْصِ وَالسُّخْرِیَةِ وَالتَّصْفِیْقِ وَالضَّرْبِ الْاَوْتَارِ مِنَ الطَّنْبُوْرِ وَالْبَرْبَطِ

---

(۳۳۵) فقہائے احناف کے فتاوی کی تفصیل ملاحظہ ہوں۔ اسلام اور موسیقی تالیف مفتی محمد شفیع' مع شرح وتحقیق محمد عبدالمعز۔ طبع مکتبۂ دارالعلوم کراچی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَالرُّبَابِ وَالْقَانُوْنَ وَالْمِزْمَارِ وَالْبُوْقِ فَإِنَّهَا كُلَّهَا مَكْرُوْهَةٌ لِأَنَّهَا زِيُّ الْكُفْرِ وَاسْتِمَاعُ ضَرْبِ الدَّفِّ وَالْمِزْمَارِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ حَرَامٌ. (ردالمختار)

''سننا اس کا مانند رقص اور مذاق' اور تالی' اور تار بجانا۔ ساتھ طنبورے کے اور سارنگی کے۔ اور ستار کے' اور تانوں کے' اور باجوں کے' اور سنکھ کے حرام ہے۔ کیونکہ یہ کافروں کی چال ہے۔ اور باجوں گاجوں' اور آلاتِ موسیقی کا سننا حرام ہے''۔

فقہائے حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے تو گانے بجانے' رقص و سرود' اور قوالی اور ہر قسم کے آلات لہو ولعب کو حرام قرار دیا ہے۔ اور نام بنام حرام بتایا ہے۔ غور کریں:

1. رقص: ناچنا۔
2. سخريه: مذاق و مسخری۔
3. تصفيق: تالی پیٹنا۔
4. ضرب الاوتار: تار بجانا۔
5. طنبور: سارنگی۔
6. بربط: ستار۔
7. رباب: ایک قسم کی سارنگی۔
8. قانون: ایک مشہور باجہ۔
9. مزمار: ہر قسم کے باجے۔
10. بوق: سنکھ۔

فقہائے احناف ؒ کے فتوے کی رو سے تمام مذکورہ آلاتِ ملاہی اور تغنّی حرام ہیں۔ نہ یہ بجائے جائیں۔ اور نہ گانا گایا جائے۔

ریڈیو اور سینما پر ایک نظر

یہ تمام آلاتِ موسیقی ریڈیو پاکستان میں استعمال ہو رہے ہیں۔ یعنی ساز بج رہے ہیں۔ اور گانا ہو رہا ہے۔ بلکہ فحش گانا بھی ہوتا ہے' اس امر کی اصلاح تو حکومت ہی کر سکتی ہے کہ ریڈیو کے ذریعہ قرآن' اور حدیث کی اشاعت کرے۔ خدا کے عذابوں سے لوگوں کو ڈرائے اور شرم و حیا کا درس دے۔

اور سینما میں جو حیا سوز مناظر دکھائے جاتے ہیں' اور فحش گانے گائے جاتے ہیں۔ بازاروں میں جو گندی تصویریں سینما کے متعلق آویزاں کی جاتی ہیں۔ اخبارات میں جو کھیلوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوانوں کے ساتھ شہوت انگیز تصاویر چھپتی ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں معاشرہ جس بری طرح سے برباد ہو رہا ہے۔ اس کی تمام تر ذمہ داری بھی ہماری حکومت کے سر پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ حکومت یقیناً کنٹرول کر سکتی ہے۔

اگر سینما جو فحاشی کے اڈے ہیں۔ بند ہو جائیں اور ریڈیوں میں طاؤس ورباب' اور تغنّی و تصفیق پر قدغن لگا دیا جائے تو ملک فحاشی کی مسموم ہوا سے بہت حد تک پاک ہو جائے۔ خدا اسمبلی کے ممبروں کو توفیق دے کہ وہ کوئی اسی قسم کی قرارداد پیش کریں۔ اور تمام مسلمان ممبر اس کی تائید کر کے پاس کرائیں۔ تو پاکستان کا مطلب کسی حد تک پورا ہو جائے۔

ہدایہ کا فتویٰ

اِنَّ الْمَلَاهِیَ کُلَّهَا حَرَامٌ حَتَّی التَّغَنِّیْ بِضَرْبٍ وَّ تَصْفِیْقٍ.

''گانے بجانے کے سب اسباب حرام ہیں۔ حتیٰ کہ ہاتھ مار کر اور تالیاں بجا کر گانا بھی حرام ہے''۔ (ہدایہ)

نہایہ کا فتویٰ

اَلتَّغَنِّیْ وَالتَّصْفِیْقُ وَالطَّنْبُوْرُ وَالْبَرْبَطُ وَالدَّفُّ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ حَرَامٌ. (نہایہ)

''گانا' تالی بجانا' اور طنبورہ اور بربط اور دف اور اس سے مشابہ (ملتے جلتے) سب باجے حرام ہیں''۔

قدرتی الحان سے اچھے اشعار پڑھنے جائز ہیں

حضور انور ﷺ کے روبرو شعر کا ذکر کیا گیا (یعنی حضور ﷺ سے پوچھا گیا کہ شعر اچھا ہے یا برا؟)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((هُوَ کَلَامٌ فَحَسَنُهٗ حَسَنٌ وَّ قَبِیْحُهٗ قَبِیْحٌ)). (دارقطنی)

''شعر کلام ہے۔ پس اچھا اس کا اچھا ہے۔ اور برا اس کا برا ہے''۔ (۳۳۶)

ارشادِ خیر الوریٰ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اور کلام ہوتا ہے۔ ایسے ہی شعر بھی کلام ہے۔ اگر

---

(۳۳۶) سنن الدارقطنی کتاب الوکالة باب خبر الواحد یوجب العمل ٤/ ٩٠ حدیث ٤٢٦١. مشکوة المصابیح کتاب الآداب باب البیان والشعر حدیث ٤٨٠٧. علامه البانی رحمه الله فرماتے هیں اسناده حسن تحقیق المشکاة ٣/ ١٣٥٥. سلسلة الاحادیث الصحیحة ١/ ٨٠٨ حدیث ٤٤٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر کا مضمون اچھا ہے جائز ہے تو شعر بھی اچھا اور جائز ہے۔ اور اگر شعر کا مفہوم غیر شرعی یا مخرب اخلاق ہے تو ایسا شعر سراسر زبون ہے۔ نہ پڑھنے کے لائق ہے نہ سننے کے۔ پس جو اشعار قرآن اور حدیث کے مطابق ہوں۔ ان کو خوش الحانی کے ساتھ مجالس و محافل میں بغیر آلات موسیقی پڑھ سکتے ہیں اور جو اشعار شرک' بدعت' جھوٹ' اور رذائل کے آئینہ دار ہیں۔ فحاشی سے پر ہیں۔ ان کا پڑھنا سننا قطعاً حرام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجارت اور معاملات

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سب سے عمدہ (حلال کا) کھانا آدمی کے واسطے یہ ہے کہ اپنی کمائی کا کھائے۔ اور اولاد بھی انسان کی کمائی ہے''۔ (ابن ماجہ۔ ابوداؤد) (۳۳۷)

نوٹ ☆ معلوم ہوا کہ خود کما کر کھانا بہترین حلال کا کھانا ہے۔ پھر جب بوڑھا ہو جائے۔ تو اولاد کی کمائی بھی کھا سکتا ہے کہ اولاد کا وجود باپ کی کمائی اور کسب ہے۔ لہٰذا اولاد کی کمائی والدین کے لئے کوئی عار کا باعث نہیں۔ بڑی خوشی سے کھائے۔ عزت ہے۔

ممنوع کمائی

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے رنڈی کی کمائی' کتے کی قیمت' اور نجومی کی اجرت کھانے سے منع فرمایا ہے''۔ (ابن ماجہ) (۳۳۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے نر کو مادہ پر چڑھانے کی اجرت' اور کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا''۔ (ابن ماجہ) (۳۳۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مصوروں کو قیامت کے دن عذاب دے کر کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو''۔ (ابن ماجہ) (۳۴۰)

---

(۳۳۷) سنن ابوداؤد کتاب البیوع باب فی الرجل یاکل من مال ولده حديث ٣٥٢٨. سنن ابن ماجه كتاب التجارات باب الحث علی المكاسب حديث ٢١٣٧. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ٢/ ٣٨٠ حديث ٣٥٢٨. صحيح سنن ابن ماجه ٢/ ٢٠٦ حديث ١٧٥١.

(۳۳۸) صحيح بخاری كتاب البیوع باب ثمن الكلب حديث ٢٢٣٧. صحيح مسلم كتاب المساقاة باب تحريم ثمن الكلب و حلوان الكاهن و مهر البغي حديث ١٥٦٧. سنن ابن ماجه كتاب التجارات باب النهي عن ثمن الكلب و مهر البغي حديث ٢١٥٩.

(۳۳۹) سنن ابن ماجه كتاب التجارات باب النهي عن ثمن الكلب و مهر البغي وحلوان الكاهن و عسب الفحل حديث ٢١٦٠. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن ابن ماجه ٢/ ٢١٢ حديث ١٧٦٨.

(۳۴۰) صحيح بخاری كتاب التوحيد باب قول الله تعالى والله خلقكم وما تعملون حديث ٧٥٥٧. سنن ابن ماجه كتاب التجارات باب الصناعات حديث ٢١٥١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ میں موجود تھے' فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے مردار' اور شراب اور سور' اور بتوں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے''۔

لوگوں نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! مردار کی چربی سے لوگ کشتیوں کو چکنا کرتے ہیں۔ کھالوں کو درست کرتے ہیں۔ مکانوں میں اس کے چراغ جلاتے ہیں۔ (کیا یہ چربی جائز ہے؟)''۔

فرمایا:

''نہیں! یہ سب چیزیں حرام ہیں''۔

پھر فرمایا:

''اللہ یہود کو غارت کرے کہ اللہ نے جب ان پر چربیاں حرام کیں تو انہوں نے ان کو پکا کر فروخت کرنا شروع کر دیا اور ان کے داموں کو کھایا''۔ (ابن ماجہ) (۳۴۱)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے گانے والی عورتوں کو فروخت کرنے' اور ان کی کمائی کھانے سے منع فرمایا''۔ (ابن ماجہ) (۳۴۲)

یعنی مغنّیات کی فروخت منع ہے اور ان کی کمائی بھی منع ہے کیونکہ گانا بجانا' ناچنا یہ سب کچھ منع ہے۔

سودے پر سودا نہ کرو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوئی شخص اپنے بھائی کے بیع پر بیع نہ کرے۔ نہ اس کے سودے پر سودا کرے''۔ (ابن ماجہ) (۳۴۳)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(۳۴۱) صحیح بخاری کتاب البیوع باب بیع المیتة والاصنام حدیث ۲۲۳۶. صحیح مسلم کتاب المساقاة باب تحریم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام حدیث ۱۸۵۱. سنن ابن ماجه کتاب التجارات باب ما لا یحل بیعة حدیث ۲۱۶۷.

(۳۴۲) سنن ابن ماجه کتاب التجارات باب ما لا یحل بیعة حدیث ۲۱۶۸. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابن ماجه ۲/ ۲۱۴ حدیث ۱۷۷۵.

(۳۴۳) صحیح بخاری کتاب البیوع باب لا یبیع علی بیع اخیه ولا یسوم علی سوم اخیه حدیث ۲۱۴۰. صحیح مسلم کتاب النکاح باب تحریم الخطبة علی خطبة اخیه حتی یاذن او یترك حدیث ۱۴۱۳. سنن ابن ماجه کتاب التجارات باب لا یبیع الرجل علی بیع اخیه ولا یسوم علی سومه حدیث ۲۱۷۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جب دو صاحبِ اختیار ایک چیز کو خریدیں تو وہ شے اس کی ہوگی جس نے اول خریدی ہے''۔ (ابن ماجہ)(۳۴۴)

جب تک جدا نہ ہوں فسخ کا اختیار ہے

حضرت ابو برزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''خرید و فروخت کرنے والے جب تک جدا نہ ہوں۔ اس وقت تک ان کو اختیار ہے (بیع کے فسخ کا)''۔ (ابن ماجہ)(۳۴۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ نے ایک گاؤں والے سے گھاس کا بوجھ خریدا۔ آپ ﷺ نے اس کو فرمایا اب تجھ کو اختیار ہے خواہ تو بیع کو پسند کرے یا اس کو فسخ کر دے۔ اس نے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ کو عمر دے۔ میں نے بیع کو برقرار رکھا''۔ (ابن ماجہ)(۳۴۶)

معلوم ہوا کہ جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں بیع کو فسخ کر سکتے ہیں مثلاً بائع کہہ دے میں نہیں بیچتا یا مشتری کہہ دے کہ میں نہیں خریدتا تو بیع فسخ ہو جائے گی۔

اقالہ بیع کا ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(۳۴۴) سنن ابوداؤد كتاب النكاح باب اذا انكح الوليان حديث ۲۰۸۸. سنن ترمذی ابواب النكاح باب ما جاء فی الوليين يزوجان حديث ۱۱۱۰. سنن ابن ماجه كتاب التجارات باب اذا باع المجيزان فهو للأول حديث ۲۱۹۰. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعيف سنن ابوداؤد حديث ۲۰۸۸. ضعيف سنن ترمذی حديث ۱۱۱۰. ضعيف سنن ابن ماجه ٤٢٥. ارواء الغليل ٦/ ٢٥٥_ ٢٥٤ حديث ١٨٥٣.
اِس حدیث کی سند حسن بصری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۳۴۵) سنن ابوداؤد كتاب البيوع باب فی خيار المتبايعين حديث ٣٤٥٧. سنن ابن ماجه كتاب التجارات باب البيعان بالخيار ما لم يفترقا حديث ١٢٨٢. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن ابوداؤد ٢/ ٣٦٣ حديث ٣٤٥٧. صحيح سنن ابن ماجه ٢/ ٢١٨ حديث ١٧٨٩. اِس مفہوم کی حدیث صحيح بخاری كتاب البيوع باب اذا خير احدهما صاحبه بعد البيع فقد وجب البيع حديث ٢١١٢. صحيح مسلم كتاب البيوع باب ثبوت خيار المجلس للمتبايعين حديث ١٥٣١ میں بھی موجود ہے۔

(۳۴۶) سنن ابن ماجه كتاب التجارات باب بيع الخيار حديث ٢١٨٤. يه حديث حسن هے۔ صحيح سنن ابن ماجه ٢/ ٢١٩_ ٢١٨ حديث ١٧٩١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص کسی مسلمان کی بیع میں اقالہ کرے گا۔ (یعنی بیع کے فسخ پر راضی ہوگا) تو اللہ قیامت کے روز اس کے گناہ معاف فرمائے گا''۔ (ابن ماجہ) (۳۴۷)

بیعانہ ساقط نہیں ہوتا

''روایت ہے عمرو بن شعیب سے کہ نقل کی اپنے باپ سے انہوں نے نقل کی اپنے دادا سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیع عربان سے''۔ (ابوداؤد۔ابن ماجہ) (۳۴۸)

نوٹ ☆ بیع عربان یہ ہے کہ مثلاً ایک زمین کا سودا پانچ ہزار کا ہوا خریدار نے بیچنے والے کو ہزار روپیہ بیعانہ دیا۔ اور شرط کی کہ ایک ماہ تک باقی چار ہزار روپیہ دے کر زمین لوں گا۔ اگر مہینے تک باقی رقم نہ دوں تو بیعانہ ساقط! رسول خدا ﷺ اس بیع سے منع فرماتے ہیں کہ بیعانہ ساقط نہیں ہوگا۔ اگر بیع ہوگی تو بیعانہ مجرا ہو جائے گا۔ اور اگر بیع نہ ہوئی تو بیعانہ واپس ہونا چاہیے۔

خرید و فروخت میں قسمیں نہ کھایا کرو

حضرت ابوقتادہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''خرید و فروخت میں قسم کھانے سے نہایت پرہیز کیا کرو۔ اولاً تو اس سے مال فروخت ہو جاتا ہے۔ لیکن بعد کو برکت جاتی رہتی ہے''۔ (ابن ماجہ) (۳۴۹)

کسی چیز کے ایک دام مانگو

حضرت قیلہ کہتی ہیں میں حضور انور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی عرض کیا: میں خرید و فروخت کیا

---

(۳۴۷) سنن ابن ماجہ کتاب التجارات باب الاقالة حدیث ۲۱۹۹ . یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابن ماجه ۲/ ۲۲۲_ ۲۲۱ حدیث ۱۸۰۰ . سلسلة الاحادیث الصحیحة ٦/ ۲۲۳ حدیث ۲٦۱٤ . ارواء الغلیل ٥/ ۱۸۲ حدیث ۱۳۳٤ .

(۳۴۸) سنن ابوداؤد کتاب الاجارة باب فی العربان حدیث ۳٥۰۲ . سنن ابن ماجه کتاب التجارات باب بیع العربان حدیث ۲۱۹۲ . یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ۳٥۰۲ ضعیف سنن ابن ماجه حدیث ٤۲۷ . اِس حدیث کی سند میں انقطاع ہے مالک کی عمرو بن شعیب سے ملاقات ثابت نہیں۔

(۳۴۹) صحیح مسلم کتاب المساقاة باب النهی عن الحلف فی البیع حدیث ۱٦۰۷ . سنن ابن ماجه کتاب التجارات باب ما جاء فی کراهیة الایمان فی الشراء والبیع حدیث ۲۲۰۹ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتی ہوں۔ اور اس میں یہ کرتی ہوں کہ مجھ کو جتنے کو کوئی چیز خریدنا ہوتی ہے اس سے کم دام لگاتی ہوں۔ اور پھر بڑھاتے بڑھاتے اس کے دِلی داموں پر آ جاتی ہوں۔ اسی طرح جب کوئی چیز بیچتی ہوں تو جتنے کا بیچنا مقصود ہوتا ہے۔ اس سے زائد دام کہتی ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

''قیلہ یہ فعل اچھا نہیں جو چیز جتنے کی فروخت کروا تنے ہی دام کہہ دو لینے والے کی خوشی ہوگی لے گا ورنہ نہیں اور جو چیز خریدو۔ اس کی ایک بات کہہ دو۔ دوسرا لے یا نہ لے''۔ (ابن ماجہ) (۳۵۰)

نوٹ ☆ اس بات پر تو یورپ کے لوگ عمل کرتے ہیں۔ ہر چیز کے ایک دام چٹ پر لکھے ہوتے ہیں۔ بچہ آئے یا بوڑھا اسی قیمت پر ملے گی۔ ہمارے ہاں یہ حال ہے کہ بیس روپے دام بتا کر پانچ روپیہ کو وہ چیز بیچ دی جاتی ہے۔ اور یہ بائع جب مشتری بنتا ہے تو چیز کے دام چار روپے بتا کر بڑھتے بڑھتے پندرہ روپیہ پر سودا جا کرتا ہے۔ اس روش کو رسولِ خدا نے اچھا نہیں کہا۔ بلکہ ارشاد فرمایا ہے کہ چیز کے ایک دام بولو۔ جتنے کو لینی یا دینی مقصود ہے۔ وہی بتاؤ۔

کچے پھلوں کے سودے مت کرو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے پھل پختہ ہونے سے پہلے فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی ہے''۔ (ابن ماجہ) (۳۵۱)

نوٹ ☆ جو لوگ امرود، آم، انگور، سنگترہ، مالٹا، کیلا، کھجور وغیرہ پھلوں کے درختوں پر نمودار ہونے سے پہلے سودے کرتے ہیں۔ یہ سودے منع اور ناجائز ہیں۔ جب تک پھل یا کھیتی تیار نہ ہو، اس وقت تک اس کی بیع جائز نہیں۔

بیع مضطر غرر اور ثمر خام

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہا:

---

(۳۵۰) سنن ابن ماجہ کتاب التجارات باب السوم حدیث ۲۲۰۴. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابن ماجہ حدیث ۴۳۱. اِس حدیث کی سند منقطع ہے۔ اور یعلی بن شبیب لهن الحدیث هے۔ سلسلة الاحادیث الضعیفة ۵/ ۱۷۸۔ ۱۷۷ حدیث ۲۱۵۶.

(۳۵۱) صحیح بخاری کتاب البیوع باب بیع الثمر علی رؤوس النخل بالذهب او الفضة حدیث ۲۱۸۹. صحیح مسلم کتاب البیوع باب النهی عن بیع الثمار قبل بدو صلاحها بغیر شرط القطع حدیث ۱۵۳۶. سنن ابن ماجه کتاب التجارات باب النهی عن بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحها حدیث ۲۲۱۶.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ.

''رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے بیع مضطر سے اور بیع غرر سے' اور بیع ثمر خام سے''۔ (ابوداؤد) (۳۵۲)

نوٹ ☆ بیع مضطر کے معنے ہیں کسی کے جبر سے کوئی چیز بیچنی۔ معلوم ہوا کہ کسی سے کوئی چیز زبردستی خریدنا منع ہے۔ مثلاً گاؤں کے لوہار کے پاس بڑی خوبصورت بھینس ہو چوہدری کہے میرے ہاتھ فروخت کردو۔ وہ نہیں بیچنا چاہتا۔ یہ زبردستی خریدتا ہے' یہ بیع ناجائز اور فاسد ہے۔ منعقد نہیں ہوگی۔

اور مضطر کے معنی لاچار اور محتاج کے بھی ہیں کہ اگر کوئی شخص بہت محتاج اور تنگ دست ہوگیا ہے اور مجبوراً کوئی گھر کی چیز بیچنا چاہتا ہے۔ تو اس سے مقابلتاً ارزاں نہ خریدو کہ اب مجبور ہے۔ سو روپیہ کی چیز چالیس پچاس سے خریدلو۔ یعنی اس کی تنگ دستی سے ناجائز فائدہ نہ اٹھاؤ۔ بلکہ پوری قیمت دے کر خریدو۔

بیع غرر کا مطلب یہ ہے کہ جس چیز کا سودا ہو رہا ہو وہ مجہول ہو۔ یا بائع کی دسترس میں نہ ہو جیسے مچھلیاں دریا میں' یہ بیع جائز نہیں۔ جو لوگ مچھلی کے تالابوں کے ٹھیکے لیتے ہیں' یہ منع ہے۔ اور پختہ ہونے سے قبل میوے کی بیع منع ہے۔ ابھی پھل درختوں پر نہیں لگتا یا برائے نام لگتا ہے تو لوگ باغوں کے ٹھیکے لے لیتے ہیں۔ یہ منع ہے۔ حضور ﷺ نے تو قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ فرمایا۔ کہ پھل کے پختہ ہونے سے قبل بھی سودا نہ کرو۔

لین دین میں فریب نہ دیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غلے کے ڈھیر پر گزرے تو اپنا ہاتھ اس ڈھیر میں داخل کیا۔ تو آپ کی انگلیاں تر ہوگئیں۔ فرمایا:

''اے غلہ والے! یہ تری کیسی ہے؟''

اس نے کہا:

''یہ مینہ کی تری ہے' اے اللہ کے رسول ﷺ!''۔

ارشاد فرمایا:

''تو نے تر کو غلہ کے اوپر کی جانب کیوں نہ کیا؟ تاکہ لوگ دیکھتے۔ (اس عیب کو۔ سنو!) مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ جو فریب دے وہ مجھ سے نہیں ہے''۔ (صحیح مسلم) (۳۵۳)

---

(۳۵۲) سنن ابوداؤد کتاب البیوع باب فی بیع المضطر حدیث ۳۳۸۲. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ۳۳۸۲. اس حدیث کی سند میں صالح بن عامر راوی ضعیف اور اس کا استاد شیخ بنی تمیم مجہول ہے۔

(تنقیح الرواۃ ۲/ ۱۷۰)

(۳۵۳) صحیح مسلم کتاب الایمان باب قول النبی ﷺ من غشنا فلیس منا حدیث ۱۰۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ ☆ جس چیز میں کوئی نقص ہو بائع خریدار کو ضرور بتا دے۔ اور پھر قیمت طے کریں۔ اگر عیب چھپا کر چیز فروخت کی تو کمائی درست نہ رہے گی۔

جو چیز پاس نہ ہو اس کی بیع جائز نہیں

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَبِيعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي.

''حکیم بن حزام سے روایت ہے' کہا کہ منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ بیچوں میں اس چیز کو کہ نہیں ہے میرے پاس''۔ (رواہ الترمذی) (۳۵۴)

نوٹ ☆ معلوم ہوا کہ جو مال موجود نہ ہو۔ اس کا سودا نہیں کرنا چاہیے۔ مثال کے طور پر مال گھر ہے۔ یا دوسرے شہر ہے تو اس مال کی بیع جائز نہیں۔ جب تک گاہک کو دکھایا نہ جائے۔ مال گاہک دیکھے' پسند کرے۔ پھر ایجاب وقبول سے بیع منعقد ہو۔ اور گاہک مال پر قبضہ کرے۔

آج کل منڈیوں میں سوداگر بیٹھے ہیں۔ ٹیلیفون اٹھایا اور لائل پور منڈی رنگ (*Wring*) کیا۔ مرچ سرخ کیا بھاؤ ہے؟ اسی روپیہ من! اچھا سو من خرید لیں۔ آٹھ ہزار کی ہوئی۔

ایک ہفتہ کے بعد پھر پوچھا آج مرچ کا کیا نرخ ہے؟ ایک سو بیس روپیہ من! اچھا فروخت کر دیں میری سو من۔ اور چار ہزار روپیہ نفع کا بھیج دیں۔ یہ چار ہزار روپیہ نفع بروئے شرع جائز نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کی بیع سے منع کیا ہے کہ مال موجود نہیں اور سودے ہو رہے ہیں اور قبضہ کئے بغیر ہوتے ہیں۔

ناپ اور تول ٹھیک رکھو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ناپنے اور تولنے والوں کو فرمایا:

''تم والی کئے گئے ہو دو کاموں کے (ناپ اور تول کے) ہلاک ہوئیں ان دو کاموں میں تم سے پہلی امتیں''۔ (ترمذی شریف) (۳۵۵)

نوٹ ☆ قوم شعیب کا یہ حال تھا کہ لوگوں سے لیتے تھے پورا اور دیتے تھے کم۔ وہ ہلاک ہو گئے۔

---

(۳۵۴) سنن ترمذی ابواب البیوع باب ما جاء فی کراھیة بیع ما لیس عندہ حدیث ۱۲۳۳۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۲/ ۱۷ حدیث ۱۲۳۳۔

(۳۵۵) سنن ترمذی ابواب البیوع باب ما جاء فی المکیال والمیزان حدیث ۱۲۱۷۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ البتہ موقوفاً صحیح ہے۔ ضعیف سنن ترمذی حدیث ۱۲۱۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور انور ﷺ نے اپنی امت کو تاکید کی ہے کہ خبردار! تم ناپنے اور تولنے کے معاملہ میں خوف و دھیان رکھنا۔ پورا پورا تول کر دینا۔ ایسا نہ ہو کہ سابقہ امتوں کی طرح کرو۔ اور ہلاک ہو جاؤ۔

احتکار کی ممانعت

حضرت معمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ)).(صحیح مسلم)

''جو کوئی احتکار کرے (روک رکھے خوراک آدمیوں کی بہ نیت گرانی) خطا کار ہے''۔ (۳۵۶)

احتکار کے معنے ہیں کہ آدمیوں کی خوراک (گندم وغیرہ) اس نیت سے مول لے کر روک رکھنی کہ گراں ہوگی تو بیچوں گا۔ حرام ہے۔ کیونکہ ایسا شخص لوگوں کو بھوک اور گرانی کی تکلیف اور مصیبت میں دیکھنے کا خواہاں ہے۔ حضور انور ﷺ نے مزید فرمایا:

((مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يُرِيْدُ بِهِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ وَبَرِئَ اللّٰهُ مِنْهُ))

''جو شخص بند کر رکھے طعام (غلہ) چالیس دن، ارادہ رکھتا ہو اس کے گراں ہونے کا۔ پس تحقیق بیزار ہوا اللہ سے، اور بیزار ہوا اللہ اس سے''۔ (مشکوٰۃ شریف) (۳۵۷)

انسانوں کی خوراک (گندم وغیرہ) خرید کر بند کر رکھنی، اور انتظار کرنا کہ قحط پڑے یا گراں ہو تو بیچوں گا۔ بڑا گناہ ہے۔ ایسا کرنے والا اللہ سے بیزار ہوا۔ یعنی اللہ کا عہد اطاعت اور خلقت پر رحم، اور شفقت کرنی چھوڑ دی۔ اور اللہ ایسے شخص سے بیزار ہوا کہ اپنی نظر رحمت اور حفاظت اس سے اٹھا لیتا ہے۔

تنگدست مقروض کو مہلت دیں

''روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے۔ جو شخص مہلت دے مفلس

(۳۵۶) صحیح مسلم کتاب المساقاۃ باب تحریم الاحتکار فی الاقوات حدیث ۱۶۰۵۔

(۳۵۷) مشکوۃ المصابیح کتاب البیوع باب الاحتکار حدیث ۲۸۹۶ بحوالہ رزین. مسند احمد ۲/۳۳. مسند ابی یعلی الموصلی ۵/۱۵۶۔ ۱۵۵ حدیث ۵۷۲۰. کشف الاستاد حدیث ۱۳۱۱! المقصد العلی فی زوائد ابی یعلی الموصلی کتاب البیوع باب فی الاحتکار حدیث ۶۷۱. الترغیب والترھیب کتاب البیوع باب الترھیب من الاحتکار ۲/ ۵۶۶ حدیث ۲۶٤۵. مجمع الزوائد و منبع الفوائد کتاب البیوع باب الاحتکار ٤ / ۱۲۵ حدیث ٦٤٧٦. یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس حدیث کی سند ابو بشر الاملوکی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مقروض) کو' یا معاف کر دے اس سے' نجات دے گا اس کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت کی سختیوں سے''۔ (صحیح مسلم)(۳۵۸)

سود کھانا بڑا گناہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس رات ہم کو معراج ہوئی تو کچھ آدمی نظر آئے جن کے پیٹ مکانوں کی مانند تھے۔ ان میں سانپ باہر نظر آتے تھے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ سود خوار ہیں''۔ (ابن ماجہ)(۳۵۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سود ستر گناہوں کا مجموعہ ہے جس میں سے چھوٹا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح کرے''۔ (ابن ماجہ)(۳۶۰)

اولاد کے ساتھ مساوی سلوک کرنا چاہیے

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے والد مجھ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا

''اے اللہ کے رسولؐ! گواہ رہیے کہ میں نے اپنے مال میں سے فلاں فلاں چیز نعمان کو دے دی''۔

حضورؐ نے فرمایا:

''جس طرح تم نے نعمان کو جو چیز دی ہے۔ اسی طرح اور بیٹوں کو بھی دی ہیں؟''

انہوں نے عرض کیا:

''نہیں!''

حضور ﷺ نے فرمایا:

''میرے علاوہ کسی اور کو (اس ظلم پر) گواہ بناؤ۔ کیا تم کو یہ اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ تمہارے سب بیٹے

---

(۳۵۸) صحیح مسلم کتاب المساقاة باب فضل انظار المعسر والتجاوز فی الاقتضاء من الموسر والمعسر حدیث ١٥٦٣.

(۳۵۹) سنن ابن ماجه كتاب التجارات باب التغليظ فی الربا حديث ٢٢٧٣. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابن ماجه حديث ٤٤٨. اِس حدیث کی سند علی بن زید بن جدعان کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۳۶۰) سنن ابن ماجه كتاب التجارات باب التغليظ فی الربا حديث ٢٢٧٤. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابن ماجه ٢/ ٢٤٠ حديث ١٨٥٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے ساتھ سلوک کرنے میں برابر ہوں؟''

انہوں نے کہا:

''کیوں نہیں! میں تو یہی چاہتا ہوں''۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

''بس تو ایسا نہ کرو''۔ (ابن ماجہ) (۳٦۱)

نوٹ ☆ معلوم ہوا کہ نافرمان اور فرمانبردار اولاد کے ساتھ یکساں سلوک کرنے کا حکم ہے اور اسلام میں فارغ خطی جائز نہیں اور اولاد کے ساتھ والدین کا مساوی سلوک نہ کرنا ظلم ہے۔

شرکت اور مضاربت

مضاربت کا مطلب یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کو روپیہ دے اور دوسرا محنت کرے۔ پھر تجارت میں جو نفع ہو اسے دونوں بانٹ لیں۔

حضرت سائب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا:

''(اے اللہ کے رسولؐ!) آپ زمانہ جاہلیت (زمانہ قبل اسلام) میں میرے شریک تھے۔ نہ آپ نے کبھی مجھ سے مقابلہ کیا۔ نہ کبھی (لین دین کے سلسلہ میں) جھگڑا کیا''۔ (ابن ماجہ) (۳٦۲)

---

(۳٦۱) صحیح بخاری کتاب الھبة باب الاشهاد فی الھبة حدیث ۲۵۸۷۔ صحیح مسلم کتاب الھبات باب کراهة تفضیل بعض الاولاد فی الھبة حدیث ۱٦۲۳۔ سنن ابن ماجه کتاب الھبات باب الرجل ینحل ولده حدیث ۲۳۷۵۔

(۳٦۲) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی کراهیة المراء حدیث ٤۸۳٦۔ سنن ابن ماجه کتاب التجارات باب الشرکة والمضاربة حدیث ۲۲۸۷۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۱۸۸ حدیث ٤۸۳٦۔ صحیح سنن ابن ماجه ۲/ ۲٤۳ حدیث ۱۸٦۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرضاء اور ان کی عیادتؒ

اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ صحت اور عافیت کی دعا کرتے رہنا چاہئے کہ صحت سے دنیا اور دین دونوں جہانوں کے کام سرانجام پاتے ہیں۔

مرض یا تکلیف کفارہ ہوتا ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مسلمان پر جو تکلیف بیماری، غم، مصیبت اور رنج اندوہ آتا ہے۔ یہاں تک کہ جو کانٹا اس کے چبھتا ہے۔ خدا اتنے ہی اس کے گناہ دور کرتا ہے''۔ (بخاری شریف) (۳۶۳)

نوٹ ☆ بیماری، تکلیف اور غم میں نماز ہرگز ترک نہ کریں بلکہ خدا کی طرف زیادہ رجوع کریں۔ کثرت سے دعائیں کریں۔ تاکہ مرض اور غم خدا دفع کرے۔ کیونکہ امراض و مصائب خدا ہی کے حکم سے آتے ہیں اور وہی ان کو دور کرنے والا ہے۔

بیمار پرسی کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص عیادت کے واسطے جاتا ہے تو ایک فرشتہ آواز دے کر کہتا ہے۔ تیرا چلنا نہایت مبارک اور قابل تعریف ہے۔ تو نے جنت میں اپنے لئے ایک مکان تیار کر لیا''۔ (ابن ماجہ) (۳۶۴)

---

(۳۶۳) صحیح بخاری کتاب المرضی باب ما جاء فی کفارة المرض حدیث ۵۶۴۲۔ ۵۶۴۱ صحیح مسلم کتاب البر و الصلة باب ثواب المومن فیما یصیبه من مرض او حزن او نحو ذلك حتی الشوكة یشاكها حدیث ۲۵۷۳.

(۳۶۴) سنن ترمذی ابواب البر و الصلة باب ما جاء فی زیارة الاخوان حدیث ۲۰۰۸. سنن ابن ماجه كتاب الجنائز باب ما جاء فی ثواب من عاد مریضًا حدیث ۱۴۱۳. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۲/ ۳۸۰ حدیث ۲۰۰۸. صحیح سنن ابن ماجه ۲/ ۶ حدیث ۱۱۹۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیمار کے لئے دعا کرنا

سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں بیمار ہوا مکہ میں۔ تو رسول اللہ ﷺ میری عیادت کو تشریف لائے۔ آپ نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا۔ اس کے بعد میرے سینے اور پیٹ پر پھیرا۔ پھر فرمایا:

((اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا)).

''اے اللہ سعد کو شفا دے''۔ (ابوداؤد) (۳۶۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو کوئی بیمار کی عیادت کرے اور اس کی موت نہ آئی ہو اور یہ دعا سات بار پڑھے تو اللہ اس کو اس بیماری سے شفا دے گا:

اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ.

میں سوال کرتا ہوں اللہ سے جو عظمت والا ہے۔ بڑی عظمت والے عرش کا مالک ہے۔ کہ تجھ کو شفا دے''۔ (۳۶۶)

موت کی دُعا نہ کرو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوئی تم میں سے موت کی دعا نہ کرے بسبب تکلیف کے جو پہنچی ہے اس کو''۔ (ابوداؤد) (۳۶۷)

ماتم پر صبر کرنا چاہیے

رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا بیٹا یا بیٹی حالت نزع میں تھی۔ حضرت

---

(۳۶۵) صحیح بخاری کتاب الجنائز باب رثاء النبی صلی اللہ علیه وسلم سعد بن خولة حدیث ۱۲۹۵. سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب الدعاء للمریض بالشفاء عند العیادة حدیث ۳۱۰٤.

(۳۶٦) سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب الدعاء للمریض عند العیادة حدیث ۳۱۰٦. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ۲۷٦۔ ۲۷۵ حدیث ۳۱۰٦.

(۳٦۷) صحیح بخاری کتاب المرضی باب تمنی المریض الموت حدیث ۵٦۷۱. صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب تمنی الموت لضر نزل به. حدیث ۲٦۸۰. سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب فی کراهية لتمنی الموت حدیث ۳۱۰۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زینب نے حضور اکرم ﷺ کو بلا بھیجا۔ آپ نے سلام کہلا بھیجا۔ اور (نصیحت کے طور پر) فرمایا:

''(بیٹی) کہو! تحقیق اللہ ہی کے لئے ہے جو چیز کہ لے لے اور اسی کے لئے ہے جو چیز کہ دے دے۔ اور ہر چیز اس کے یہاں ایک مدت معین تک ہے''۔

زینب نے آپ کو پھر بلا بھیجا۔ اور قسم دی کہ ضرور تشریف لائیں۔ پھر حضور ﷺ زینب کے پاس تشریف لے گئے۔

فَوُضِعَ الصَّبِیُّ فِیْ حَجْرِ النَّبِیِّ ﷺ وَ نَفْسُهٗ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

''پس بچہ کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں رکھا گیا۔ اور بچہ کی جان نکل رہی تھی۔ اور حضور ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے''۔

سعد رضی اللہ عنہ نے (جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تھے) کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مَا هٰذَا؟ یہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

((اِنَّهَا رَحْمَةٌ یَّضَعُهَا اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِ مَنْ یَّشَآءُ وَ اِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ)).

''یہ (آنسوؤں کا آنا) رحمت (نرم دلی) ہے۔ رکھتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جس کے دل میں کہ چاہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے ان ہی بندوں پر رحمت کرتا ہے۔ جو مہربانی کرنے والے (نرم دل) ہیں''۔ (ابوداؤد) (۳۶۸)

سعد رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ مطلق آنسو بہانا بھی میت پر حرام ہے۔ اس لئے کہا۔ حضورؐ یہ کیا آپ رونے لگے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا: آنسوؤں کا آنا نرم دلی اور رحم کی علامت ہے' یہ حرام نہیں ہیں' البتہ چلا چلا کر رونا' گریبان پھاڑنا' اور نوحہ اور بین کرنا اور رخسار پیٹنا حرام ہے۔

رحمت عالمؐ کا بیٹا ابراہیم چل بسا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا اس لڑکے (ابراہیمؓ) کو کہ اس کی جان رسول اللہ ﷺ کے سامنے نکل رہی تھی اور حضور ﷺ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا:

((تَدْمَعُ الْعَیْنُ وَ یَحْزَنُ الْقَلْبُ وَ نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا اِنَّا بِكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ

---

(۳۶۸) صحیح بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعذب المیت ببعض بکاء اهله علیه. حدیث ۱۲۸۴ صحیح مسلم کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت حدیث ۹۲۳. سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب فی البکاء علی المیت حدیث ۳۱۲۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَمَحْزُوْنُوْنَ))۔(ابوداؤد)

’’آنکھ آنسو بہاتی ہے۔ اور دل غمگین ہے۔ اور ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے رب کو پسند آئے۔ (یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)۔ ابراہیم! (پیارے بیٹے) تیری جدائی سے ہم غمناک ہیں‘‘۔ (۳۶۹)

میت کے عیب ڈھانپنے چاہئیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’جس شخص نے میت کو غسل دیا اور پھر اس کو کفن پہنا کر تیار کر دیا اور خوشبو لگا دی اور اس کو (کاندھے پر) اٹھایا۔ اور اس کے عیب نہ ظاہر کئے۔ جو غسل دیتے وقت نظر آئے۔ تو یہ شخص گناہوں سے ایسا صاف ہو جائے گا جیسے اس روز اس کی ماں نے جنا ہے‘‘۔ (ابن ماجہ) (۳۷۰)

نوٹ ☆ مرنے کے بعد میت کی مختلف حالتیں ہو جاتی ہیں۔ اور غسل دیتے وقت بعض اوقات کئی ناگوار حالتیں نظر آتی ہیں تو غاسل وغیرہ کو چاہئے‘ کہ ان عیبوں پر پردہ ڈال دے۔ اور دوسرے لوگوں کو بھی میت کی خرابیاں بیان کرنے سے زبان بند رکھنی چاہئے۔ اللہ بڑا اجر دے گا۔ اور گناہ معاف کرے گا کہ ستر عیب خدا کی رضا مندی کا ذریعہ ہے۔

مستریح جنازہ

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جنازہ لائے۔ فرمایا آپؐ نے یہ

(۳۶۹) صحیح بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انابك لمحزونون حدیث ۱۳۰۳. صحیح مسلم کتاب الفضائل باب رحمته صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان والعیال و تواضعه و فضل ذلك حدیث ۲۳۱۵. سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب البکاء علی المیت حدیث ۳۱۲۶.

(۳۷۰) سنن ابن ماجه کتاب الجنائز باب ما جاء فی غسل المیت حدیث ۱٤٦۲. یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابن ماجه حدیث ۲۸۰. اِس حدیث کی سند میں عمرو بن خالد راوی کو امام احمد اور امام ابن معین نے کذاب کہا ہے۔ البتہ مستدرک حاکم میں ابورافع اسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی میت کو غسل دے (اور وہ اس میں کوئی عیب دیکھے) پس وہ اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ اِسے چالیس مرتبہ معاف فرمائے گا۔

مستدرک حاکم کتاب الجنائز ۱/ ۵۰۶ حدیث ۱۳۰۷ طبع جدید وطبع قدیم ۱/۳۵۴. امام حاکم نے اِس حدیث کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستریح (راحت پانے والا) ہے۔ یا مستراح منہ (جس سے اوروں کو راحت ہو) ہے؟ صحابہؓ نے پوچھا:

''اے اللہ کے رسولؐ! مستریح کون ہے اور مستراح منہ کون ہے؟''

فرمایا:

''بندہ مومن راحت پاتا ہے (بسبب مرنے کے) رنج دنیا سے اور اس کی ایذا سے اور جاتا ہے خدا کی رحمت کی طرف اور بندہ فاجر' راحت پاتے ہیں اس (کے شر) سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور''۔ (بخاری۔مسلم) (۳۷۱)

نوٹ ☆ حضور ﷺ نے مرنے والے بندہ مومن کو مستریح فرمایا۔ فرحت پانے والا کہ دنیا کے رنجوں' مصیبتوں' غموں اور سینکڑوں قسم کی تکلیفوں اور دکھوں سے چھوٹ کر خدا کی رحمت اور اس کی ابدی نعمتوں کی طرف چل دیتا ہے۔ اور حقیقی راحت پالیتا ہے۔ اور فاجر گنہگار نافرمان مرنے والے کو مستراح منہ فرمایا کہ اس کے مرنے سے اوروں کو راحت پہنچتی ہے۔ یعنی اس کے شر اور برائیوں اور شیطنتوں سے بندے' شہر' درخت' اور جانور راحت پاتے ہیں۔ خلقت خدا کی اس کے مظالم اور معاصی سے تنگ تھی فاجر مر گیا تو خلقت کو چین آ گیا۔

کیسی بری زندگی ہے وہ کہ جب موت آئے تو دنیا کہے' عذاب سے چھوٹے۔ موذی مرا۔ اور کتنی اچھی اور پاکیزہ زندگی ہے وہ کہ جب موت آئے تو آسمان و زمین اور سب خلقت روئے' اور اس کے فراق میں بے چین ہوں۔

سب کو چاہیے کہ اللہ کے احکام پر عمل پیرا ہوں کہ اطاعتِ الٰہی میں زندگی گزاریں۔ اعلیٰ کردار اور اونچے اخلاق سے بسر کریں تاکہ مستریح مریں نہ کہ خدا رسولؐ کی نافرمانیوں اور بداخلاقیوں کے ساتھ کہ مرنے پر دنیا کہے۔ خس کم جہاں پاک! ؎

چناں بزی کہ چوں میری برہی
نہ چناں زی کہ چوں میری برہند

اللہ تعالیٰ سے حیا کرو

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو فرمایا:

''حیا کرو اللہ سے۔ جیسے حق ہے حیا کرنے کا۔ (یعنی ڈرو اللہ سے پورے طور پر) کہا صحابہ نے ہم حیا

(۳۷۱) صحیح بخاری کتاب الرقاق باب سکرات الموت حدیث ۶۵۱۲. صحیح مسلم کتاب الجنائز باب ما جاء فی مستریح و مستراح منه حدیث ۹۵۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اللہ سے' اے خدا کے نبی ﷺ! (یعنی اس کے اوامر ونواہی بجالاتے ہیں)۔ اور سب تعریف اللہ کے لئے ہیں۔ فرمایا حضور ﷺ نے نہیں ہے حق حیا کا یہ (جو تم کہتے ہو) لیکن اللہ تعالیٰ سے حیا کرنے کا حق یہ ہے کہ محافظت کرے سر کی۔ اور اس چیز کی کہ سر میں ہے اور محافظت کرے پیٹ کی اور اس چیز کی کہ جمع کیا پیٹ نے' اور چاہئے کہ یاد رکھے موت کو اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کو۔ اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہے آخرت کا چھوڑتا ہے زینت دنیا کی۔ پس جس نے کیا یہ (جو اوپر مذکور ہوا) پس حیاء کی اللہ سے جیسے حق ہے حیا کرنے کا''۔ (مشکوٰۃ شریف) (۳۷۲)

اللہ سے حیا کرنے کا مطلب

حضور انور ﷺ نے خدا تعالیٰ سے حیا کرنے کا مطلب سمجھایا کہ سر کی محافظت کرو۔ یعنی سر کو غیر اللہ کی عبادت کے لئے استعمال نہ کرو' اور غیر اللہ کو سجدہ نہ کرو' نہ ریاکاری کے لئے نماز پڑھو۔ اور نہ سر کو تکبر سے اونچا کرو۔ اور نہ اس سے جھک جھک کر سلام کرو۔

اور محافظت کرو اس کی جو سر میں ہے۔ یعنی زبان' آنکھ' کان' کو خدا کی نافرمانیوں سے بچاؤ۔ زبان سے کسی کی غیبت نہ کرو۔ کسی پر بہتان نہ باندھو۔ جھوٹ نہ بولو۔ وعدہ خلافی نہ کرو۔ شرک کے کلمات نہ نکالو۔ مسلمانوں کی بدخواہی نہ کرو۔

اور آنکھ کی حفاظت کرو۔ کہ گناہ کی چیزیں اور نامحرم عورتیں قصداً نہ دیکھو۔ آنکھوں کو غیر شرع طور پر استعمال نہ کرو۔

اور کانوں سے گانا بجانا۔ غیر شرع باتیں' جھوٹ اور لغو باتیں نہ سنو۔

اور پیٹ کی محافظت کرو کہ رزق حرام اور شبہ کی اشیاء نہ کھاؤ۔ اور نہ حرام مشروبات پیو۔

اور محافظت کرو اس چیز کی کہ جمع کیا ہے پیٹ نے یعنی جو اعضاء پیٹ کے متصل ہیں۔ ستر' ہاتھ' پاؤں' دل' شرمگاہ' ان کو حرامکاری سے بچاؤ۔ ہاتھوں سے کسی کو ایذا نہ دو۔ پاؤں سے چل کر گناہ کے کاموں اور غیر شرعی مجالس میں شریک نہ ہوؤ۔ اور دل میں شرک کا عقیدہ نہ رکھو۔ اسے برے خیالات سے بچاؤ۔

اور ہڈیوں کے بوسیدہ ہونے کو یاد رکھو کہ ایک دن مر کر قبر میں دفن ہونا ہے۔ اور ہڈیاں بوسیدہ اور

---

(۳۷۲) مشكوة المصابيح كتاب الجنائز باب تمني الموت و ذكره حديث ١٦٠٨ بحواله مسند احمد ١/ ٣٨٧. سنن ترمذى ابواب صفة القيامة باب في بيات ما يقتفيه الاستحياء من الله حق الحياء حديث ٢٤٥٨. یہ حدیث حسن ہے۔ صحيح سنن ترمذى ٢/ ٥٩٠ حديث ٢٤٥٨. صحيح الجامع الصغير حديث ٩٣٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاک ہو جائیں گی۔ پھر چھوڑ دو فانی دنیا کو ناجائز محبت، اور عبادت کرو خدا کی، اور یاد کرو اللہ کو جو آخرت میں کام آنے والی چیز ہے۔

ان متذکرۃ الصدر باتوں پر جو عمل کرے گا وہ اللہ سے حیا کرنے والا ہے۔

موت کی آرزو نہ کرو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نہ آرزو کرو مرنے کی اس لئے کہ ہَول (Horror) جان کنی کا سخت ہے۔ اور نیک بختی یہ ہے کہ دراز ہو عمر بندے کی، اور نصیب کرے اس کو اللہ بزرگ و برتر اپنی طرف رجوع کرنا۔'' (رواہ احمد) (۳۷۳)

حضور انور ﷺ نے موت کی آرزو سے منع کیا۔ کیونکہ آدمی دل کی تنگی، قلت صبر اور کثرتِ غم کے باعث موت کی تمنا کرتا ہے۔ لیکن جب موت کا وقت آئے گا تو تکلیف، گھبراہٹ، اور دل کی تنگی بہت ہی زیادہ ہوگی۔ پھر کیا کرے گا اور موت تو وقت مقرر پر آ ہی جاتی ہے۔ ایک ساعت آگے پیچھے نہیں ہوگی۔ پھر بھی موت کی تمنا بے فائدہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ دنیا میں زندگی کا ایک ایک لمحہ بھی بڑا قیمتی ہے۔ ایک سانس انمول ہے کہ اس میں توبہ واستغفار کرنا نجات کا باعث ہوسکتا ہے۔ اسی زندگی میں بہشت کی تعمیر ہوتی ہے، اور خدا کی خوشی کی برکھا برستی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَّطُوْلَ عُمُرُ الْعَبْدِ وَ يَرْزُقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْاِنَابَةَ)). (احمد)

''تحقیق نیک بختی سے یہ ہے کہ دراز ہو عمر بندے کی اور نصیب کرے اس کو اللہ عزوجل انابت (رجوع الی اللہ)''۔ (۳۷۴)

یعنی عمر ہو دراز اور توفیق ملے اس کی عبادت اور طاعت کی۔ یہ بات بندے کی نیک بختی سے ہے جسے خدا دے۔

تجہیز و تکفین میں جلدی کرو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(۳۷۳) مسند احمد ۳/ ۳۳۲. مشکوۃ المصابیح کتاب الجنائز باب تمنی الموت و ذکر حدیث ۱۶۱۳. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف الترغیب والترهیب ۲/ ۳۵۲ حدیث ۱۹۶۳ سلسلة الاحادیث الضعیفة ۱۰/ ۷۳۱ حدیث ٤٩٧٩.

(۳۷۴) حوالہ سابق.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جلدی کرو ساتھ جنازے کے پس اگر ہے وہ جنازہ (میت) نیک، پس بھلائی ہے پہنچاؤ اس کو طرف بھلائی کے، اور اگر ہے غیر اس کے، پس بد ہے۔ رکھو اس کو اپنی گردنوں سے''۔ (بخاری۔ مسلم)(۳۷۵)

جب موت ہو جائے تو میت کو دفن کرنے میں جلدی کرنی چاہیے۔ زیادہ دیر تک رکھ نہ چھوڑنا چاہیے۔

حضور انور ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

''اے علیؓ! تین چیزیں ہیں۔ ان میں دیر نہ کرنا۔ جب نماز کا وقت آئے، اور جنازہ جس وقت تیار ہو، اور عورت بن خاوند کی جس وقت پائے تو اس کے واسطے کفو''۔ (ترمذی)(۳۷۶)

حضورؐ نے فرمایا:

''جلدی کرو (تجہیز، تکفین، تدفین میں) پس تحقیق نہیں لائق واسطے مردے مسلمان کے کہ روک رکھا جائے درمیان اس کے لوگوں کے''۔ (ابوداؤد)(۳۷۷)

یعنی اگر مردہ دیر تک پڑا رہے گا۔ تو سڑ جانیکا ڈر ہے۔ تو پھر لوگ نفرت کریں گے۔ اور اس سے مومن کی بے عزتی ہوگی۔ اس لئے موت ہو جانے کے بعد حتی الوسع جلدی دفن کر دینا چاہیے۔

پھر جب دفن کرنے کے لئے جنازہ اٹھا کر چلو۔ تو جلدی چلو۔ جلدی سے مطلب دوڑنا نہیں ہے۔ بلکہ درمیانی چال چلنا چاہیے۔ قدم جلد جلد اٹھاؤ اور پاس پاس قدم رکھو، غرض معمولی چال سے زیادہ اور دوڑنے سے کم۔

اس ذرا جلدی چلنے کا فائدہ حضور ﷺ نے یہ بتایا کہ اگر میت نیک ہے تو پہنچاؤ اس کو ثواب آخرت کو جلد اور اگر میت بری ہے تو بھی کچھ جلدی چلو کہ اتار پھینکو اس برے کو اپنی گردنوں سے۔

سنت کے مطابق جنازہ پڑھنے کا طریقہ

میت کے ساتھ سب سے آخری اور سب سے بڑی خیر خواہی اس کا جنازہ پڑھنا ہے۔ اور خلوص

(۳۷۵) صحیح بخاری کتاب الجنائز باب السرعة بالجنازة حديث ١٣١٥. صحیح مسلم کتاب الجنائز باب الاسراع بالجنازة حديث ٩٤٤.

(۳۷۶) سنن ترمذی ابواب الجنائز باب ما جاء في تعجيل الجنازة حديث ١٠٧٥. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعيف سنن ترمذی حديث ١٠٧٥. اِس حدیث کا معنیٰ صحیح ہے۔

(۳۷۷) سنن ابوداؤد كتاب الجنائز باب التعجيل بالجنازة و كراهية حبسها حديث ٣١٥٩. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعيف سنن ابوداؤد حديث ٣١٥٩ سلسلة الاحاديث الضعيفة ٧/ ٢٢٢ حديث ٣٢٣٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دردِ دل سے جنازہ میں دعائیں کرنا ہے۔ حضور انور ﷺ فرماتے ہیں:

إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَآءَ. (ابوداؤد۔ ابن ماجه)

''جب پڑھو تم نماز میت پر پس خالص کرو اس کے لئے دعا''۔ (۳۷۸)

پس جنازہ پڑھنے میں نہ ریا اور نہ دکھاوا ہو۔ نہ برادری میں حاضری لگوانا مطلوب ہو بلکہ میت کی بخشش کے لئے نماز جنازہ پڑھنا مقصود ہو۔ اور ہر بات سنت کے مطابق ہو۔

دعائے افتتاح تکبیر اولیٰ کے بعد پڑھیں

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ (بخاری۔مسلم)

''اے اللہ! دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان میرے گناہوں کے جیسے دوری ڈالی تو نے درمیان مشرق کے اور مغرب کے' اے اللہ! پاک کر مجھ کو گناہوں سے جیسے پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے اے اللہ! دھو ڈال گناہ میرے ساتھ پانی اور برف اور اولوں کے''۔ (۳۷۹)

پھر یہ دعا پڑھیں:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ.

''پاک ہے تو یا الٰہی' اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم ساتھ تعریف تیری کے۔ اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے''۔ (ترمذی' ابن ماجہ) (۳۸۰)

---

(۳۷۸) سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب الدعا للمیت حدیث ۳۱۹۹۔ سنن ابن ماجه کتاب الجنائز باب ما جاء فی الدعا فی الصلاة علی الجنازة حدیث ۱۴۹۷۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ۲۹۹ حدیث ۳۱۹۹ صحیح سنن ابن ماجه ۲/ ۱۷ حدیث ۱۲۲۵۔ ارواء الغلیل ۳/ ۱۷۹ حدیث ۷۳۲۔

(۳۷۹) صحیح بخاری کتاب الاذان باب ما یقول بعد التکبیر حدیث ۷۴۴۔ صحیح مسلم کتاب المساجد باب ما یقال بین تکبیرة الاحرام والقراءة حدیث ۵۹۸۔

(۳۸۰) سنن ترمذی ابواب الصلاة باب ما یقول عند افتتاح ابواب الصلاة باب ما یقول عند افتتاح الصلاة حدیث ۲۴۳۔ سنن ابن ماجه اقامة الصلاة باب افتتاح الصلاة حدیث ۸۰۶۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۱/ ۱۵۰ حدیث ۲۴۳ صحیح سنن ابن ماجه ۱/ ۲۴۸ حدیث ۶۶۴۔

وضاحت: صحیح بخاری و دیگر کتب احادیث میں تکبیر تحریمہ کے بعد سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھنے کا لکھ.....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر سورۃ الفاتحہ پڑھیں

''حضرت طلحہ بن عبداللہ بن عوفؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے جنازے پر نماز پڑھی پس پڑھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فاتحہ الکتاب (بعد تکبیر اولیٰ)۔ پھر فرمایا: پڑھی میں نے سورۃ الفاتحہ (جنازہ میں) تاکہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے''۔ (۳۸۱)

پھر کوئی سورۃ اخلاص یا تکاثر پڑھیں

بعد ازاں تکبیر کہیں، درود شریف پورا قعدہ والا پڑھیں۔ پھر تکبیر کہیں۔ اور دعائے ذیل پڑھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَ حَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. (ابوداؤد۔ابن ماجه)

''اے اللہ! فلاں ابن فلاں تیرے ذمہ میں ہے۔ اور تیری امان میں ہے۔ پس تو اس کو قبر کے فتنہ سے اور

☜ ..... ذکر آیا ہے۔ ثناء واستفتاح کا ذکر ہی نہیں آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز جنازہ میں ثناء اور استفتاح کا پڑھنا ثابت نہیں ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے احکام الجنائز صفحہ ۱۵۱ میں مسائل ابوداؤد ۱۵۳ کے حوالہ سے ذکر کیا ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو نماز جنازہ شروع کرتے وقت سبحانك اللهم پڑھتا ہے تو انھوں نے فرمایا میں نے اس کے متعلق کچھ نہیں سنا۔

محدث العصر علامہ البانی رحمہ اللہ کا بھی یہی مؤقف ہے کہ نماز جنازہ میں ثناء نہ پڑھی جائے۔ مفتی اہلحدیث علامہ ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ تعالیٰ نے مجلۃ الدعوۃ نومبر ۲۰۰۲ صفحہ ۶۳ میں اور شیخ الحدیث حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ تعالیٰ نے ہفت روزہ اہلحدیث جلد ۳۴ شمارہ ۴ صفحہ ۶ میں یہی موقف اختیار کیا ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب.

(۳۸۱) صحیح بخاری کتاب الجنائز باب قراءة فاتحة الکتاب علی الجنازة حدیث ۱۳۳۵. الکتاب علی الجنازة حدیث ۱۳۳۵. طلحہ بن عبداللہ کی ایک دوسری روایت میں سورۃ فاتحہ کے بعد دوسری سورت پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ سنن نسائی کتاب الجنائز باب الدعاء حدیث ۱۹۸۹ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن نسائی ۲/ ۵۴ حدیث ۱۹۸۶. عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ اور ایک سورۃ پڑھ کر تعلیم دی ہے کہ نماز جنازہ میں فاتحہ پڑھنا سنت ہے اور جب صحابی رسول صلی اللہ کہے کہ یہ سنت ہے تو اس سے مراد سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوتی ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو آپ کے مسائل اور ان کا حل ۲/۲۴۴ از ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ تعالیٰ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ کے عذاب سے بچالے اور تو صاحب وفا کا ہے۔ (کہ بندوں کے ساتھ وعدے پورے کرتا ہے۔ اور تو صاحب حق کا ہے۔ الٰہی! بخشش کر اس کے واسطے اور رحم کر اس پر۔ بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے''۔ (۳۸۲)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی میں نے حضور ﷺ کی دعا جو آپ نے (تیسری تکبیر کے بعد) پڑھی یاد کرلی۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَ عَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَ اَكْرِمْ نُزُلَهُ وَ وَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَ نَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَ اَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَ زَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ۔ (صحيح مسلم)

''یا الٰہی! بخش گناہ اس کے اور رحمت کر اس پر۔ اور معاف کر اسے اور بہتر کر مہمانی اس کی (جنت میں) اور کشادہ کر قبر اس کی۔ اور پاک کر اس کو ساتھ (بخشش کے) پانی کے اور برف کے' اور اولوں کے۔ اور پاک کر اس کو گناہوں سے جیسے پاک کرتا ہے تو کپڑے سفید کو میل سے۔ اور بدل دے اس کو گھر (اس جہان میں) بہتر اس کے گھر سے۔ اور اہل (خادم) بہتر اس کے اہل سے۔ اور بی بی بہتر اس کی بی بی سے اور داخل کر اس کو جنت میں۔ اور پناہ دے اس کو عذاب قبر سے۔ اور آگ کے عذاب سے''۔ (۳۸۳)

نوٹ ☆ راوی حدیث حضرت عوفؓ نے کہا کہ جب میں نے حضور ﷺ سے یہ دعا سنی۔ تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ ذٰلِكَ الْمَيِّتَ۔ میں نے آرزو کی کہ ہوتا میں یہ میت (جس پر حضور ﷺ پڑھتے یہ دعا)۔

جنازہ پڑھ چکنے کے بعد میت کو اٹھا کر دفن کر دو اور مٹی ڈالنے کے بعد قبر پر سر کی طرف سے شروع

---

(۳۸۲) سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب الدعاء للميت حديث ۳۲۰۲. سنن ابن ماجه كتاب الجنائز باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على الجنازة حديث ۱۴۹۹. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ صحيح سنن ابوداؤد ۲/ ۳۰۰ حديث ۳۲۰۲ صحيح سنن ابن ماجه ۲/ ۱۸ حديث ۱۲۲۷. البتہ نامور محقق حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے اس حدیث کو ولید بن مسلم کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔ تحقیق ریاض الصالحین مترجم ۲/ ۶۴ حدیث ۹۳۹. یہ حدیث سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ واضح ہو کہ فلاں بن فلاں کی جگہ میت اور اس کے باپ کا نام لینا چاہئے۔ کتاب الجنائز صفحه ۵۷ از علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ۔

(۳۸۳) صحيح مسلم كتاب الجنائز باب الدعاء للميت في الصلاة حديث ۹۶۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے پاؤں تک پانی چھڑک دو۔ (مشکوٰۃ) (۳۸۴)

قبر کو پختہ نہ کرو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَ اَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ وَ اَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ. (صحيح مسلم)

''منع کیا رسول اللہ ؐ نے قبر کو گچ کے کرنے سے' اور قبر پر عمارت بنانے سے' اور قبر پر بیٹھنے سے''۔ (۳۸۵)

قبر پر نہ بیٹھو

حضور ﷺ کے فرمان سے ثابت ہوا کہ قبر کو چونے اینٹ اور پتھر سے پختہ بنانا منع ہے' اور اس پر عمارت کھڑی کرنی اور قبر پر بیٹھنا بھی منع ہے۔ بیٹھنے کے معنے یہ بھی ہیں کہ بطور مجاور بن کر نہ بیٹھے۔ قبر پر بیٹھ کر چلہ کشی نہ کرے۔ اعتکاف نہ کرے۔ قبر پر بیٹھ کر اس کو ذریعہ آمدن نہ بنائے۔ یا غم کے مارے قبر ہی پر نہ بیٹھا رہے۔ ساری صورتیں قبر پر بیٹھنے کی منع ہیں۔

حضور انور ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا:

((لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا)). (صحيح مسلم)

''نہ بیٹھو قبروں پر اور نہ نماز پڑھو قبروں کی طرف''۔ (۳۸۶)

رخسار پیٹنا اور گریبان پھاڑنا منع ہے

نوحہ کرنا اور میت کی خوبیاں گنا گنا کر بین کرنا اور حرام ہے پکار پکار کر رونا۔ اور رخساروں کا پیٹنا اور گریبان کا پھاڑنا' اور بالوں کا بکھیرنا۔ اور نوچنا اور کالا کرنا منہ کا وغیرہ۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں:

((اَنَا بَرِئٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَ صَلَقَ وَ خَرَقَ)). (بخاری۔ مسلم)

---

(۳۸۴) مشكوة المصابيح كتاب الجنائز باب دفن الميت حديث ۱۷۱۰ بحواله دلائل النبوة بيهقى ۷/ ۲٦٤ ۔ یہ روایت سنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۴۱۱ میں بھی موجود ہے۔ اس حدیث کی سند میں محمد بن عمر الواقدی مشہور کذاب اور متروک ہے۔

(۳۸۵) صحيح مسلم كتاب الجنائز باب النهى عن تجصيص القبر والبناء عليه حديث ۹۷۰ .

(۳۸٦) صحيح مسلم كتاب الجنائز باب النهى عن الجلوس على القبر والصلاة عليه حديث ۹۷۲ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں بیزار ہوں اس سے جو (مصیبت میں) منڈا دے بال سر کے اور چلا کر روئے اور پھاڑے کپڑے اپنے''۔ (۳۸۷)

میت کو دفن کرنے کے بعد غیر اسلامی رسمیں چھوڑ دو

رحمت عالم ﷺ کی زندگی میں دین اسلام مکمل ہو گیا تھا۔ دین کی ہر بات حضور ﷺ بتا گئے۔ اور کر کے دکھا گئے۔ حضور ﷺ کی حیاتِ پاک میں سینکڑوں موتیں ہوئیں۔ غسل، کفن، جنازہ، دفن، سب کچھ رسولِ رحمت ﷺ نے لوگوں کو بتایا ہم کو چاہئے کہ موتی کے سلسلہ میں ہر کام حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق کریں۔ اور اگر غیر اسلامی رسمیں برادریوں میں رائج ہو گئی ہوں تو انہیں ترک کر دیں۔

رسم قل اور دسواں وغیرہ

ہمارے ہاں رسم قل رائج ہے، دسواں، چالیسواں اور برسی۔ اور میت کی روٹی کرنا وغیرہ۔ یہ چیزیں بھی موجود ہیں۔ اور مسلمان ان رسموں پر بڑا روپیہ خرچ کر دیتے ہیں۔ اگر یہ رسمیں نہ کریں تو برادری میں ندامت اٹھانا پڑتی ہے۔

حیرانگی کی بات تو یہ ہے کہ ان رسموں کو (جو اسلام کا جزو بنا لی گئی ہیں) سوائے ہمارے، دنیا میں کوئی نہیں جانتا۔ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، اور سارے سعودی عرب میں کہیں یہ رسمیں نہیں ہیں، علاوہ عرب کے دنیا کے دوسرے اسلامی ممالک میں بھی اُن کا وجود نہیں ہے۔ بلکہ کوئی نام سے واقف نہیں۔ اور نام سے واقف کیوں ہو، جب کہ ان کا نام ونشان قرآن، حدیث اور فقہ میں بھی نہیں۔ رحمت عالم ﷺ کی زندگی میں کسی مرنے والے کی نہ رسم قل ہوئی، نہ دسواں ہوا، نہ چالیسواں، نہ برسی، نہ کچھ اور۔ اور ہم ہیں کہ جب تک یہ رسمیں پوری نہ کریں۔ نہ میت کی بخشش ہوتی ہے، نہ اپنی ناک منہ پر رہتی ہے۔

کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ حضور ﷺ کی زندگی میں کسی مرنے والے کی رسم قل ہوئی ہو۔ یا کسی کا دسواں چالیسواں ہوا ہو؟ ہرگز نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، اور سوا لاکھ صحابہ رضی اللہ عنہم میں کسی کی رسم قل، دسواں وغیرہ ہوا؟ نہیں! تو پھر ہم ان رسموں کے ادا کئے بغیر کیوں برادری کو منہ نہیں دکھا سکتے یا کیوں ان رسموں پر میت کی نجات موقوف سمجھتے ہیں؟

---

(۳۸۷) صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ما ینھی من الخلق عند المصیبة حدیث ۱۲۹۶. صحیح مسلم کتاب الایمان باب تحریم ضرب الخدود وشق الجیوب والدعاء بدعوی الجاھلیة حدیث ۱۰۴.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدعات سے گریز کریں

یاد رکھیں کہ نہ تو یہ رسمیں اسلام سے متعلق ہیں اور نہ ان کے کرنے پر میت کی مغفرت مبنی ہے۔ اس لئے ان کو ترک کر دینا چاہئے۔ اور اگر ان کو کارِ ثواب سمجھ کر عمل میں لایا جائے تو بدعات ہونے کے سبب معاملہ اور خطرناک ہو جائے گا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''بدعتی کا روزہ، نماز، زکوٰۃ، حج، عمرہ، جہاد، صدقہ، فدیہ کچھ بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا''۔ (ابن ماجہ باب امور بدعت) (۳۸۸)

اور بدعت کی پہچان رسول اللہ ﷺ نے یوں کرائی ہے۔ فرمایا:

((مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)). (بخاری۔ مسلم)

''جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی بات نکالی جو اس میں نہیں ہے۔ وہ بات مردود ہے''۔ (۳۸۹)

یعنی دین میں کارِ ثواب یا مسئلہ کے نام سے کوئی بات جاری کرنا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دین میں موجود نہ ہو۔ وہ بدعت ہے، اور بدعت مردود ہے۔

حضور انور ﷺ فرماتے ہیں:

((فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ وَ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ)). (صحيح مسلم)

''بیشک بہترین کلام خدا کی کتاب ہے۔ اور بہترین راستہ سب راستوں سے حضرت محمد ﷺ کا راستہ ہے اور بدترین باتیں (دین میں) نئی نکلی ہوئی ہیں۔ اور ہر نئی بات (دین میں) بدعت ہے''۔ (۳۹۰)

حضور انور ﷺ کی زبان پاک سے ثابت ہوا کہ دین اور مذہب میں اپنی طرف سے ثواب کے کام جاری کرنا۔ خود آپ رسمیں بنا کر ان کو ثواب کا کام قرار دینا۔ شر الامور ہیں۔ بدترین کام ہیں۔ اور دین میں نئے کام۔ نئے مسائل نکالنا بدعت ہے۔

---

(۳۸۸) سنن ابن ماجه المقدمة باب اجتناب البدع والجدل حديث ٤٩. یہ حدیث موضوع ہے۔ ضعیف سنن ابن ماجه حديث ٤. اس حدیث کی سند میں محمد بن محصن راوی کذاب ہے۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة ٦٨٤ حديث ١٤٩٣.

(۳۸۹) صحيح بخاری كتاب الصلح باب اذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود حديث ٢٦٩٧. صحيح مسلم كتاب الاقضية باب نقض الاحكام الباطلة ورد محدثات الامور حديث ١٧١٨.

(۳۹۰) اس کی تخریج نمبر ۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسم جاہلیت پر رسول اللہ ﷺ کا غصہ

حضرت عمران بن حصینؓ، اور حضرت ابو برزہؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک جنازہ میں گئے۔ آپ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی چادروں کو پھینک دیا۔ اور کرتے پہنے ہوئے جنازہ کے ہمراہ جا رہے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

((اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَأْخُذُوْنَ اَوْ بِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ)).

''تم نے یہ جاہلیت کا فعل اختیار کیا ہے۔ یا زمانہ جاہلیت کی مشابہت کی ہے؟''

((لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِیْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ)).

''میں نے ارادہ کیا کہ بددعا کروں تم پر ایسی بددعا کہ پھر تم (اپنے گھروں کو) اپنی مسخ شدہ صورتوں میں''۔

راوی حدیث نے کہا کہ ان لوگوں نے (فوراً) اپنی چادریں اوڑھ لیں۔ اور اس کے بعد کبھی ایسا نہ کیا۔ (ابن ماجہ) (۳۹۱)

شکلیں مسخ ہو جانے کی تخویف

اس وقت لوگوں میں رواج تھا کہ کرتے کے اوپر چادر اوڑھ رکھتے تھے۔ اور رسم کفار یہ تھی کہ جب جنازہ لے کر چلتے تو چادر اتار دیتے اور صرف کرتے میں جاتے۔ یہ نشان تھا ماتم یا پریشانی کا۔ جب حضور انور ﷺ نے اس رسم جاہلیت کو دیکھا کہ چادریں اتار کر چل رہے ہیں۔ تو سخت غضبناک ہوئے' اور فرمایا میں نے ارادہ کیا کہ تمہاری اس رسم جاہلیت کی مشابہت پر ایسی بددعا کروں کہ تمہاری شکلیں مسخ ہو جائیں' یعنی تم بندر یا سور بن کر گھروں کو لوٹو۔ چنانچہ ان لوگوں نے حضور ﷺ کی خفگی دیکھ کر فوراً چادریں اوڑھ لیں۔

مسلمانو! خدارا غور کرو۔ کہ صرف چادریں اتار کر جنازہ میں جانے والوں کو اتنی شدید وعید سنائی گئی۔ چہرے بندروں اور سوروں کے ہو جانے کی تخویف وارد ہوئی۔ حالانکہ بظاہر کتنی ادنیٰ بات ہے لیکن آپ رسمِ قل' ساتواں' دسواں' چالیسواں' برسی' روح ملانے کے ختم وغیرہ غیر اسلامی رسموں کو اپنانے اور عمل میں لاتے ہوئے ڈرتے نہیں ہیں؟

---

(۳۹۱) سنن ابن ماجه كتاب الجنائز باب ما جاء في النهي عن اشلب مع الجنازة حديث ۱۴۸۵. یہ حدیث موضوع ہے۔ ضعيف سنن ابن ماجه حديث ۲۹۰. اس حدیث کی سند میں علی بن حزور راوی متروک الحدیث اور اس کا استاد نفیع بن حارث کذاب اور وضاع ہے۔ مشكوة لتحقيق الباني ۱/ ۵۴۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماتم اور شادی پر رسموں سے بچو

حدیث مذکورہ سے یہ سبق ملا کہ نہ تو ماتم میں زمانہ جاہلیت اور ہندوؤں کی رسمیں اپنانی چاہیں اور نہ شادی میں اہل ہنود کی رسموں پر عمل کرنا چاہئے کہ ایسا کرنا خدا اور رسول کی خفگی اور ناراضی کا موجب ہے۔

میت کو صدقات کا ثواب پہنچتا ہے

آدمی کو اپنی زندگی میں نیک اعمال کا ذخیرہ مہیا کرنا چاہیے اور مرتے وقت اعمالِ خیر کا خزانہ لے کر قبر میں جانا چاہیے کہ یہی اصل چیز ہے۔ اور اس کے لئے قرآن آیا اور رسولِ رحمت نے بھی کسب اعمال پر زور دیا۔ عمل سے ہی جنت کی زندگی بنتی ہے۔

پچھلوں پر یہ اعتماد اور بھروسہ نہیں رکھنا چاہئے کہ وہ ثواب پہنچائیں گے۔ تو بخشا جاؤں گا۔ کیا پتہ ہے کہ انہوں نے ثواب پہنچانا ہے یا نہیں۔ (کیونکہ روزہ' نماز' وغیرہ کی طرح ثواب پہنچانا فرض تو ہے نہیں۔ خوشی کا سودا ہے)۔ اور اگر پہنچائیں گے تو وہ ریا کی نظر ہو کر ضائع ہو جائے گا۔ یا برادری کی واہ واہ کی بھینٹ چڑھ جائے گا۔ یا اُسے شرک اور بدعت کی رسموں کی آتش کھا جائے گی۔ اس لئے جو کچھ کرنا ہے۔ اپنی زندگی میں آپ کر لو۔ خلوص اور رضائے الٰہی کے لئے صدقات وخیرات کے ڈھیر لگا لو۔ اوامر کی صبوحی بھر کے پی لی۔ اور نواھی کی آتش سوزاں سے گریزاں رہو۔

رہا مسئلہ ایصالِ ثواب کا۔ تو صدقات وخیرات کا ثواب نیت کرنے سے پہنچتا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک شخص کی ماں فوت ہوگئی تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا:

''حضور (ﷺ) میری ماں فوت ہوگئی ہے۔ اگر میں (ایصالِ ثواب کی نیت سے) صدقہ کروں۔ تو اس کو ثواب پہنچ جائے گا؟''

حضور ﷺ نے فرمایا: ''ہاں!''۔ (۳۹۲)

تو ایصالِ ثواب کی نیت سے رسوم کے نام اور طریقِ کار سے بے نیاز ہو کر اللہ کے نام پر جب چاہیں خیرات کریں۔ تنگدستوں کے گھر بوری دو بوری گندم پہنچا دیں۔ فقرا اور مساکین کو کپڑے پہنا دیں۔ یا دین کی مدوں اور مصرفوں پر مال خرچ کریں۔ مساجد کی تعمیر وآبادی کے لئے حسب حیثیت روپیہ دیں۔ ایصالِ ثواب ہو جائے گا۔

---

(۳۹۲) صحیح بخاری کتاب الجنائز باب موت الفجاة البغتة حدیث ۱۳۸۸۔ صحیح مسلم کتاب لزکاة باب وصول ثواب الصدقة عن المیت الیه حدیث ۱۰۰۴۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب المرگ کے پاس بیٹھو

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)).

''تلقین کرو ان شخصوں کو جو مرنے کے قریب ہوں' کلمہ لا الہ الا اللہ''۔ (صحیح مسلم) (۳۹۳)

یعنی جو شخص عالم نزع میں ہو۔ اس کے پاس لا الہ الا اللہ پڑھو۔ تا کہ تمہاری آواز سن کر وہ بھی پڑھے۔ اس کو پڑھنے کے لئے نہ کہو۔ مبادا وہ بے ہوشی وغیرہ کے سبب انکار کر دے۔

میّت کو بوسہ دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کو بوسہ دیا۔ در حالیکہ وہ میت تھے اور حضور ﷺ روتے تھے۔ حتیٰ کہ آپ کے آنسو بہے چہرہ عثمان پر''۔ (ترمذی۔ ابوداؤد) (۳۹۴)

''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بوسہ دیا رسول اللہ ﷺ پر وَھُوَ مَیِّتٌ۔ در حالیکہ حضور انور ﷺ کی وفات ہو چکی تھی''۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ) (۳۹۵)

سفید کفن دو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنے مردوں کو سفید کفن دو''۔ (ابوداؤد) (۳۹۶)

---

(۳۹۳) صحیح مسلم کتاب الجنائز باب تلقین الموتی لا الہ الا اللہ حدیث ۹۱۷۔ ۹۱۶.

(۳۹۴) سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب فی تقبیل المیت حدیث ۳۱۶۳. سنن ترمذی ابواب الجنائز باب ما جاء فی تقبیل المیت حدیث ۹۸۹. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ۲۹۰۔ ۲۸۹ حدیث ۳۱۶۳ صحیح سنن ترمذی ۱/ ۵۰۴ حدیث ۹۸۹.

(۳۹۵) صحیح بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم و وفاتہ حدیث ٤٤٥٥. سنن ترمذی ابواب الجنائز باب ما جاء فی تقبیل المیت حدیث ۹۸۹. سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ما جاء فی تقبیل المیت حدیث ۱٤٥۷.

(۳۹٦) سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب فی البیاض حدیث ٤۰٦۱. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ۵۵۱ حدیث ٤۰٦۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفن میں بھاری قیمت کا کپڑا نہ لگاؤ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُغَالُوْا فِی الْکَفَنِ فَاِنَّهٗ یُسْلَبُ سَلْبًا سَرِیْعًا)). (ابوداؤد)

''نہ مہنگا کپڑا لگاؤ کفن میں۔ پس تحقیق وہ چھینا جاتا ہے چھیننا جلد''۔ (۳۹۷)

نوٹ ☆ کفن میں اوسط درجہ کا کپڑا اچھا ہے۔ زیادہ قیمتی نفیس کپڑا نہیں چاہئے کیونکہ جلد ہی مٹی کھا جائے گی۔

بعض امیر آدمیوں اور پیروں کے کفن کے لئے بڑا قیمتی کپڑا لیا جاتا ہے۔ لکڑی کا صندوق بنوایا جاتا ہے اور اس میں روئی معطر کر کے بھری جاتی ہے۔ جس میں میت رکھ کر دفن کی جاتی ہے۔ افسوس یہ کام سراسر اسراف ہے اور حدیث مذکور کے خلاف ہے۔ اور اللہ کو ناراض کرنے والا کام ہے۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ سرورِ کائنات ﷺ کے چچا گرامی کو جب رحمتِ عالم ﷺ دفن کرنے لگے۔ تو کفن کی چادر چھوٹی تھی۔ جب اسے سر کی طرف کرتے۔ تو پاؤں ننگے ہو جاتے۔ اور پاؤں کی طرف کرتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ پھر سید العرب والعجم ﷺ نے کفن کی چادر کو سر کی طرف کر دیا اور ننگے پاؤں گھاس سے ڈھانپ کر دفن کر دیا۔ یہی صورتِ حال حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو پیش آئی۔ ایک ہی چادر تھی۔ ناکافی' آخر سر ڈھانپ دیا اور ننگے پاؤں پر اذخر (گھاس) رکھ دی۔ رضی اللہ عنہ۔

افسوس! آج آٹھ نو سو روپیہ امیرانہ ٹھاٹھ کے کفن' صندوق' اور قبر کی آرائش پر خرچ کر دیا جاتا ہے۔ جو سراسر خدا اور رسولؐ کے حکم کے خلاف ہے۔ موت پر بھی تفاخر نہ گیا۔ یاد رکھیں۔ کفن میں اسراف ناموری اور تکبر حرام ہے۔

جنازہ پڑھنے کا اجر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص جائے ساتھ جنازے مسلمان کے بسبب ایمان لانے کے اور واسطے طلب ثواب کے۔ اور رہے ساتھ اس کے یہاں تک کہ نماز پڑھے اس پر۔ اور فراغت پائے اس کے دفن سے۔ پس تحقیق

---

(۳۹۷) سنن ابوداؤد کتاب الجنائز باب کراهية المغالاة فی الکفن حدیث ۳۱۵۴. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ۳۱۵۴. اس حدیث کی سند میں عمرو بن ہاشم راوی لین الحدیث ہے۔ مشکوۃ بتحقیق البانی ۱/ ۵۱۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ پھرتا ہے دو قیراط کے برابر اجر لے کر۔ ہر قیراط مانند احد کے ہے۔ اور جو شخص نماز پڑھے جنازے پر۔ پھر لوٹ جائے پہلے دفن سے۔ تو وہ پھرتا ہے ایک قیراط کے برابر ثواب لے کر"۔ (مشکوٰۃ)(۳۹۸)

نوٹ ☆ قیراط کے معنی یہاں بڑا ڈھیر ہے۔ بے حساب ثواب۔

چالیس موحد مسلمان جنازہ پڑھنے والے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو مسلمان مرے اور اس کے جنازے پر چالیس شخص کھڑے ہوں (ایسے شخص) کہ نہ شریک کرتے ہوں ساتھ اللہ کے کسی کو۔ تو اللہ قبول کرتا ہے شفاعت (دعا) ان کی میت کے حق میں"۔ (۳۹۹)

نوٹ ☆ معلوم ہوا کہ جنازہ پڑھنے والے عقیدے کے پکے موحد ہونے چاہئے۔ مشرک اور بدعتی نہ ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی دعا میت کے حق میں قبول کرتا ہے۔

مردوں کو برا نہ کہو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"تم اپنے مردوں کی خوبیاں یاد کرو۔ ان کی برائیوں کے ذکر سے باز رہو"۔ (ابوداؤد)(۴۰۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' حضور انور ﷺ نے فرمایا:

"تم مردوں کو برا نہ کہو وہ اپنے کیے کو پہنچ گئے"۔ (ترمذی)(۴۰۱)

---

(۳۹۸) مشکوۃ المصابیح کتاب الجنائز باب المشی بالجنازۃ والصلاۃ علیها حدیث ۱٦٥۱ بحواله صحیح بخاری کتاب الجنائز باب من انتظر حتی تدفن حدیث ۱۳۲٥. صحیح مسلم کتاب الجنائز باب فضل الصلاۃ علی الجنازۃ واتباعها حدیث ۹٤٥.

(۳۹۹) صحیح مسلم کتاب الجنائز باب من صلی علیه اربعون شفعوا فیه حدیث ۹٤۸.

(۴۰۰) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی النهی عن سب الموتی حدیث ٤۹۰۰. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ٤۹۰۰ اس حدیث کی سند میں عمران بن انس مکی راوی کو امام بخاری نے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ مشکوۃ بتحقیق البانی ۱/ ٥۲۸.

(۴۰۱) صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ما ینهی من سب الاموات حدیث ۱۳۹۳. سنن نسائی کتاب الجنائز باب النهی عن سب الاموات حدیث ۱۹۳۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر میں میت داخل کرتے وقت پڑھیں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قبر میں میت داخل کرتے تو پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ.(ترمذی' ابن ماجه) (۴۰۲)

''شروع اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کے دین پر۔''

تعزیت

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ)).(ترمذی)

''جس نے تسلی دی مصیبت زدہ کو اس کے لئے ثواب ہے مانند اس کے''۔ (۴۰۳)

یعنی جتنا ثواب مصیبت زدہ کو صبر کرنے پر ملتا ہے۔ اتنا تسلی دینے والے کو ملتا ہے۔

حاضری یا بھاتی

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب جعفر رضی اللہ عنہ کے مرنے کی خبر آئی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تیار کرو جعفر کے لوگوں کے لئے کھانا کیونکہ آئی ہے ان پر وہ چیز (آفت) کہ مشغول رکھے گی ان کو''۔(ترمذی۔ابن ماجہ)(۴۰۴)

نوٹ ☆ قرابتیوں اور ہمسایوں کے لئے اچھا ہے کہ ایام تعزیت میں میت کے گھر والوں کے لئے کھانا پکا کر بھیجیں کہ وہ پیٹ بھر کر کھائیں۔ بلکہ خود ان کو کھلائیں۔ اور تسلی دیں۔ یہ کھانا صرف اہل میت کے لئے ہی ہونا چاہئے۔ برادری کے لئے نہیں۔

---

(۴۰۲) سنن ابن ماجه كتاب الجنائز باب ما جاء فى ادخال الميت القبر حديث ۱۵۵۰. سنن ترمذى ابواب الجنائز ما جاء يقول اذا ادخل الميت القبر حديث ۱۴۰۶. سنن ترمذی میں بسم الله و بالله و على ملة رسول الله کے الفاظ ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن ابن ماجه ۲/ ۳۱ حديث ۱۲۷۰ صحيح سنن ترمذى ۱/ ۵۳۳ حديث ۱۰۴۶.

(۴۰۳) سنن ترمذى ابواب الجنائز باب ما جاء فى اجر من عزى مصاباً حديث ۱۰۷۳. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعيف سنن ترمذى حديث ۱۰۷۳. ارواء الغليل ۳/ ۲۱۷ حديث ۷۶۵.

(۴۰۴) سنن ترمذى ابواب الجنائز باب ما جاء فى الطعام يصنع لاهل الميت حديث ۹۹۸. سنن ابن ماجه كتاب الجنائز باب ما جاء فى الطعام يبعث الى اهل الميت حديث ۱۶۱۰. یہ حدیث حسن ہے۔ صحيح سنن ترمذى ۱/ ۵۱۰ حديث ۹۹۸۔ صحيح سنن ابن ماجه ۲/ ۴۷ حديث ۱۳۱۶.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو عورت قیامت اور خدا پر ایمان رکھتی ہے اس کو تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرنا چاہئے۔ علاوہ شوہر کے (کہ اس کا سوگ چار ماہ اور دس روز تک ہے) اور یہی بیوہ کی عدت ہے''۔ (ابن ماجہ) (۴۰۵)

ام عطیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوئی عورت تین دن سے زیادہ میت پر سوگ نہ کرے۔ ہاں خاوند کے مر جانے پر چار ماہ دس دن سوگ کرنا چاہئے۔ رنگیں کپڑا نہ پہنے۔ اگر ایسا کپڑا ہو کہ بنے جانے سے قبل اس کا تانا بانا رنگین ہے تو اس کے پہننے میں مضائقہ نہیں۔ اور نہ سرمہ لگائے' نہ خوشبو لگائے' مگر حیض سے پاک ہونے پر عود ہندی یا اظفار کا استعمال درست ہے''۔ (بخاری۔ مسلم) (۴۰۶)

نوٹ ☆ تین دن کے بعد صف ماتم اٹھا دینی چاہئے اور کاروبار میں مصروف ہو جانا چاہئے۔

بیوہ عدت کہاں گزارے

حضور انور ﷺ نے فریعہ بنت کعبؓ کو (جب اسے خاوند کے مرنے کی خبر آئی) فرمایا:

''جس مکان میں تمہیں شوہر کے فوت ہونے کی خبر پہنچی ہے۔ وہیں چار ماہ دس روز عدت گزارو''۔ (ابن ماجہ) (۴۰۷)

معتدہ گھر سے باہر جا سکتی ہے

''فاطمہ بنت قیسؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا' جس مکان میں میں (عدت گزار رہی) ہوں۔

---

(۴۰۵) صحيح مسلم كتاب الطلاق باب وجوب الاحداد في عدة الوفاة وتحريمه في غير ذلك الاثلاثة ايام حديث ۱۴۹۰. سنن ابن ماجه كتاب الطلاق باب هل تحد المراة على غير زوجها حديث ۲۰۸۶.

(۴۰۶) صحيح بخارى كتاب الحيض باب الطيب للمراة عند غسلها من المحيض حديث ۳۱۳ صحيح مسلم كتاب الطلاق باب وجوب الاحداد فى عدة الوفاة و تحريمه فى غير ذلك حديث ۹۳۸. سنن ابن ماجه كتاب الطلاق باب هل تحد المراة على غير زوجها حديث ۲۰۸۷.

(۴۰۷) سنن ابوداؤد كتاب الطلاق باب فى المتوفى عنها تنتقل حديث ۲۳۰۰. سنن ابن ماجه كتاب الطلاق باب ابن لقتد المتوفى عنها زوجها حديث ۲۰۳۱. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن ابوداؤد ۲/ ۴۱ حديث ۲۳۰۰. صحيح سنن ابن ماجه ۲/ ۱۷۴ حديث ۱۶۶۴.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے ڈر ہے کہ کوئی گھس نہ آئے۔ حضور ﷺ نے وہاں سے اٹھ جانے کی اجازت دے دی“۔ (ابن ماجہ) (۴۰۸)

نوٹ ☆ معلوم ہوا کہ معتدہ مجبوری کی حالت میں گھر سے نکل سکتی ہے، ورنہ نہیں۔

آدابِ دفن

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ دفن میت سے فارغ ہوتے تو (قبر کے پاس) کھڑے ہو کر فرماتے:

”اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو۔ اس کے واسطے (نکیرین کے سوالوں پر) ثابت قدم رہنا مانگو کہ وہ اس وقت سوال کیا جاتا ہے“۔ (ابوداؤد) (۴۰۹)

آدابِ قبر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

”رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے ان عورتوں پر جو قبروں کی زیارت کریں۔ اور ان لوگوں پر جو قبروں کو مسجدیں (سجدہ گاہیں) بنائیں۔ اور ان پر جو چراغ جلائیں“۔ (مشکوٰۃ) (۴۱۰)

”حضور انور ﷺ نے قبر کو گچ کرنے (پختہ بنانے) اس پر عمارت بنانے سے منع کیا“۔ (مشکوٰۃ) (۴۱۱)

---

(۴۰۸) سنن ابن ماجه كتاب الطلاق باب هل تخرج المراة فى عدتها حديث ٢٠٣٣. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن ابن ماجه ٢/ ١٧٥. حديث ١٦٦٦. اس مسئلے کی تائید صحيح مسلم كتاب الطلاق باب المطلقة ثلاثاً لانفقه لها حديث ١٤٨٠ سے بھی ہوتی ہے۔

(۴۰۹) سنن ابوداؤد كتاب الجنائز باب الاستغفار عند القبر للميت فى وقت الانصراف حديث ٣٢٢١. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن ابوداؤد ٢/ ٣٠٥ حديث ٣٢٢١.

(۴۱۰) مشكوة المصابيح كتاب الصلاة باب المساجد و مواضع الصلاة حديث ٧٤٠ بحواله سنن ترمذى ابواب الصلاة باب ما جاء فى كراهية ان يتخذ على القبر مسجداً حديث ٣٢٠ سنن ابوداؤد كتاب الجنائز باب فى زيارة النساء القبور حديث ٣٢٣٦. سنن نسائى كتاب الجنائز باب التغليظ فى اتخاذ السرج على القبور حديث ٢٠٤٥. يه حديث ضعيف هے۔ ضعيف سنن ترمذى حديث ٣٢٠ ضعيف سنن ابوداؤد حديث ٣٢٣٦. ضعيف سنن نسائى حديث ٢٠٤٢. اس حدیث کی سند میں ابوصالح مولیٰ ام ہانی راوی ضعیف اور مدلس ہے۔

(۴۱۱) مشكوة المصابيح كتاب الجنائز باب دفن الميت حديث ١٦٩٧ بحواله صحيح مسلم كتاب الجنائز باب النهى عن تحصيص القبر والبناء عليه حديث ٩٧٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلا کر رونے والی عورتیں دوزخ میں

ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نوحہ کرنا جاہلیت کا طریقہ ہے یہ نوحہ کرنے والی عورت بلا توبہ مر جائے گی۔ اس کو قیامت کے روز گندھک کا کرتہ اور شعلہ زن آگ کی زرہ پہنائی جائے گی''۔ (ابن ماجہ) (۴۱۲)

حضور انور ﷺ نے فرمایا:

''رونے پیٹنے والی عورتوں کی دوزخ میں دو قطاریں بنائی جائیں گی۔ ایک قطار دائیں طرف ہوگی۔ ایک بائیں طرف۔ اور نوحہ کرنے والی عورتیں کتوں کی طرح دوزخیوں پر نوحہ کریں گی۔ ان کو روئیں گی، پیٹیں گی''۔ (طبرانی) (۴۱۳)

زیارتِ قبور

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''زیارت کرو قبروں کی کہ زیارت کرنا بے رغبت کرتا ہے دنیا سے اور یاد دلاتا ہے آخرت کو''۔ (مشکوٰۃ) (۴۱۴)

حضور ﷺ نے قبروں کی زیارت کا ایک ہی مقصد بتایا کہ تمہیں عبرت حاصل ہو۔ ٹوٹی پھوٹی شکستہ اور ویران قبر دیکھ کر تم لرز جاؤ۔ کہ ایک دن تم نے بھی ایسی ہی قبر میں سمانا ہے۔ تو زیارتِ قبر سے دنیائے جیفہ سے نفرت اور عبادت خداوندی سے رغبت ہوگی۔ اس لئے حضور ﷺ نے قبر کو پختہ کرنے کی سخت ممانعت کی ہے کہ کچی اور ویران قبر کا منظر زائر کو لرزا دے۔

---

(۴۱۲) سنن ابن ماجه كتاب الجنائز باب ما جا في النهي عن النياحة حديث ١٥٨١. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن ابن ماجه ٢/ ٣٩ حديث ١٢٩٥. اِس مفہوم کی حدیث صحيح مسلم كتاب الجنائز باب التشديد في النياحة حديث ٩٣٤ میں بھی موجود ہے۔

(۴۱۳) مجمع الزوائد منبع الفوائد كتاب الجنائز باب في النوح ٣/ ٧٥ حديث ٤٠١٩ المعجم الاوسط للطبراني ٤/ ٦٦ حديث ٥٢٢٩. یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے۔ ضعيف الترغيب والترهيب ٢/ ٤٠٠ حديث ٢٠٦٧. اِس حدیث کی سند سلیمان بن داؤد الیمامی کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔

(۴۱۴) مشكوة المصابيح كتاب الجنائز باب زيارة القبور حديث ١٧٦٩. بحواله سنن ابن ماجه كتاب الجنائز باب ما جاء في زيارة القبور حديث ١٥٧١. علامہ بوصیری فرماتے ہیں اسنادہ حسن۔ یہ حدیث سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیارتِ قبور کی دُعا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کو سکھاتے تھے (یہ دُعا) جب وہ نکلیں قبروں کی طرف (زیارت کو):

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ، وَنَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ. (صحيح مسلم)

''سلام ہے تم پر اے گھر والو! مومنو اور مسلمانوں میں سے اور تحقیق اگر چاہا اللہ نے تو ہم تم سے ملنے والے ہیں، مانگتے ہیں ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت''۔ (۴۱۵)

سید الکونین کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی

جناب خاتم النبیین رحمت العالمین شفیع المذنبین حضرت محمد ﷺ نے جب اپنی پیاری بیٹی فاطمہ سیدہ طاہرہؓ کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کی تو یہ خطبہ پڑھا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِهٖ ط اَلْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِهٖ ط اَلْمُطَاعِ بِسُلْطَانِهٖ ط اَلْمَرْهُوْبِ مِنْ عَذَابِهٖ وَ سَطْوَتِهٖ ط اَلنَّافِذِ اَمْرُهٗ فِيْ سَمَائِهٖ وَاَرْضِهٖ ط اَلَّذِيْ خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهٖ ط وَمَيَّزَهُمْ بِاَحْكَامِهٖ ط فَاَعَزَّهُمْ بِدِيْنِهٖ ط وَاَكْرَمَهُمْ بِنَبِيِّهٖ ط مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ اسْمُهٗ ط وَتَعَالَتْ عَظْمَتُهٗ ط جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ سَبَبًا لَاحِقًا ط وَاَمْرًا مُفْتَرَضًا ط اَوْ شَجَ بِهِ الْاَرْحَامَ ط وَاَكْرَمَ بِهِ الْاَنَامَ ط فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ ط هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا وَّكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ط فَاَمْرُ اللّٰهِ يَجْرِيْ اِلٰى قَضَآئِهٖ ط وَقَضَآؤُهٗ يَجْرِيْ اِلٰى تَقْدِيْرِهٖ ط وَلِكُلِّ قَدْرٍ اَجَلٌ ط وَلِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ط يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ ط ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَنِيْ اَنْ اُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فَاشْهَدُوْا اَنِّيْ زَوَّجْتُهٗ عَلٰى اَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقَالِ فِضَّةٍ ط اِنْ رَّضِيَ بِذٰلِكَ عَلِيٌّ. (مواهب لدنيا)

''سب تعریف واسطے اللہ کے ہے۔ جو اپنی (بے شمار) نعمتوں کی بخشش کے باعث درخورِ ستائش ہے۔ اپنی (لا مثال) قدرتوں کی وجہ سے معبود برحق ہے۔ اپنی سلطنت اور دبدبے کے باعث لائق

---

(۴۱۵) صحيح مسلم كتاب الجنائز باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لاهلها حديث ۹۷۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت و طاعت ہے' اس کا عذاب سطوت اور جلال اتنا سخت ہے کہ ہر دم ڈرتے اور کانپتے رہنا چاہئے' اس کا حکم آسمان اور زمین میں جاری ہے۔ وہ ایسی لازوال ذات ہے کہ اپنی قدرت سے تمام مخلوق کو پیدا کیا اور اپنے احکام منوانے کے لئے انسان کو منتخب کیا۔ اور انہیں اپنے دین کے ساتھ عزت دی۔ اور اپنے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سر بلند کیا۔ بابرکت ہے نام اللہ کا اور بلند ہے عظمت اس کی۔ اس نے عورت مرد کے تعلق کو قرابت کا ذریعہ بنایا۔ اور اسے ضروری امر قرار دیا۔ اسی سے صلہ رحمی ہوتی ہے۔ اور اسی کے ساتھ لوگوں کی بزرگی ہے۔ جیسا خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا ہے: ''وہی ذات برحق ہے۔ جس نے انسان کو پانی سے پیدا کیا۔ اور اس کے لئے نسب' اور سسرال کے رشتے بنادیئے۔ اور رب تیرا قدرت والا ہے''۔ (سنو!) اللہ کا حکم جاری ہوتا ہے اس کی قضا پر۔ اور اس کی قضا تقدیر کو پہنچتی ہے۔ ہر تقدیر کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ اور وقت مقرر لکھا ہوا ہے۔ مٹا دیتا ہے اللہ جسے چاہے اور ثابت رہنے دیتا ہے جسے چاہے۔ اس کے پاس ہے لوح محفوظ' (لوگو! سنو!) مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں (اپنی بیٹی) فاطمہ کا نکاح علی بن ابی طالب کے ساتھ کر دوں۔ پھر تم گواہ رہو کہ میں نے یہ نکاح کر دیا۔ اور مہر چار سو مثقال چاندی (ایک سو پچاس روپیہ) مقرر کیا ہے۔ اس شرط پر کہ علی رضی اللہ عنہ اس پر راضی ہو (حضرت علی رضی اللہ عنہ راضی ہو گئے۔ اور نکاح ہو گیا''۔ (۴۱۶)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز

بَعَثَ مَعَهَا بِخَمِيْلَةٍ وَّوِسَادَةٍ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَّ رَحْيَيْنِ وَسِقَاءٍ وَّجَرَّتَيْنِ. (ترغیب و ترهیب)

''اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ یہ چیزیں بھیجیں۔ ایک چادر' ایک بستر' اوپر چمڑہ منڈھا ہوا

---

(۴۱۶) المواهب للدنية ۱/ ۱۹۹ طبع دار الكتب العلمية بيروت. حافظ زبیر علی زئی فرماتے ہیں (یہ روایت) کتاب الموضوعات لابن الجوزی ج ا صفحہ ۴۱۷۔۴۱۶ پر محمد بن ذکریا بن دینار: حدثنا شعیب بن واقد: حدثنا حسین بن زید عن عبد اللہ بن الحسن عن زید بن علی بن الحسین عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ کی سند سے مروی ہے۔ اور موضوع ہے۔ حافظ ابن جوزی نے کہا ھذا حدیث موضوع وصفہ محمد بن ذکریا: قال الدارقطنی کان یضع الحدیث۔ الموضوعات ۱/ ۴۱۸ سیوطی نے یہ بات مختصراً: الآلی المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة ج اص ۳۹۱ پر نقل کی ہے۔ اور کوئی تعاقب و اعتراض نہیں کیا۔ اس کا استاد شعیب بن واقد بھی مجروح ہے۔ ابن دینار کی روایت مذکور کو ذہبی (میزان الاعتدال ج ۳ صفحہ ۵۴۲ ت ۷۵۰۵) اور ابن حجر (لسان المیزان ج ۵ صفحہ ۱۸۴ ت ۷۳۳۵) نے کذب قرار دیا ہے۔ وہاں ابن دینار نے دوسری سند فٹ کر رکھی ہے۔ الفلابی کے بارے میں جرح ہی راجح ہے اور ابن حبان کی توثیق مردود ہے۔ ابن حبان نے اپنی توثیق کو الفلابی عن ثقہ کی شرط پر مشروط کیا ہے۔ جو کہ شعیب بن واقد کی وجہ سے یہاں مفقود ہے۔ لہٰذا یہ روایت ابن حبان کے نزدیک بھی مردود ہے۔ ماہنامہ شہادت اکتوبر ۲۰۰۲ صفحہ ۳۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اندر کھجور کی پتیاں بھری ہوئیں، دو چکیاں، ایک مشک، دو ٹھلیاں"۔ (۴۱۷)

کتنی سادہ، سہل اور آسان شادی کر کے دکھائی جناب سید الکونین والثقلین نے اپنی صاحبزادی کی۔ کہ امت کے لئے نمونہ ہو۔ جس میں نہ منگنی کی مسرفانہ رسمیں ہیں۔ نہ شادی کی قیامتیں ہیں۔ نہ مہر کا پہاڑ ہے۔ لیکن آج کا مسلمان ہے کہ جب تک وہ منگنی کی رسوم کا اسیر اور شادی کے رواجوں کا پابند ہو کر دیوالیہ نہ ہو جائے۔ اس وقت تک اس کے منہ پر ناک دکھائی نہیں دیتی۔ اور اس جان لیوا مرض میں سب ہی مبتلا ہیں۔ بس نہیں چلتا۔ رواج کا قاتل خنجر بکف سر پر کھڑا ہے۔ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ نو کروڑ اسلامیان پاکستان کی گردن چھری تلے ہے۔

حالانکہ دین اور دین کے اوامر واحکام سب آسان اور سہل ہیں۔ ان ہی میں سے ایک نکاح کا کام ہے۔ اس سلسلہ میں لڑکے والا لڑکی والے سے رشتہ مانگے۔ لڑکی والا اطمینان کر کے ہاں کر دے۔ تو بس نسبت ہوگئی۔ پھر جب نکاح کا وقت آئے۔ تو ناکح چند آدمیوں کی معیت میں لڑکی والے کے گھر جائے۔ اور مجلس نکاح میں مہر ادا کرے۔ اور ایجاب وقبول سے لڑکی کو بیوی بنا کر گھر لے آئے۔ اتنے سے کام پر مختصر سا خرچ بھی ہو سکتا اور نمود وریا، اور برادری کی واہ واہ کی خاطر مکان بھی گروی رکھا جا سکتا ہے۔ بلکہ اور بھی زیادہ مصارف اٹھ سکتے ہیں۔ لڑکے اور لڑکی والوں کو چاہئے کہ وہ شادی کے سلسلہ میں نمود وریا، اسراف، اور مشرکانہ رسوم سے بچ کر حیثیت کے مطابق خرچ کریں۔ تاکہ اس "حادثہ" سے ان کی جان بچ جائے۔

---

(۴۱۷) الترغیب والترهیب کتاب الذکر والدعاء الترغیب فی آیات و اذکار بعد الصلوات المکتوبات ۲/ ٤٤٦ حدیث ۲۳۷۱ بحواله مسند احمد ۱/ ۱۰٦. یہ حدیث سنن نسائی کتاب النکاح باب جهاز الرجل ابنته حدیث ۳۳۸٦. سنن ابن ماجه کتاب الزهد باب ضبحاح آل محمد صلی الله علیه وسلم حدیث ٤١٥٢. موارد الظمان الی زوائد ابن حبان کتاب المناقب باب تزویج فاطمة بعلی رضی الله عنهما حدیث ۲۲۲٦. الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان کتاب اخباره صلی الله علیه وسلم عن مناقب الصحابة رجالهم و نسائهم ۱۵/ ۳۹۸ حدیث ٦٩٤٧. مستدرك حاکم کتاب النکاح ۲/ ۲۰۲ حدیث ۲۷۵۵ طبع جدید و طبع قدیم ۲/ ۱۸۵ دلائل النبوة للبیهقی ۳/ ۱٦۱ میں بھی موجود ہے۔ الترغیب والترہیب کے محقق محی الدین دیب مستو اور اُن کے رفقاء نے اِس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ علامہ احمد شاکر فرماتے ہیں اسنادہ صحیح تحقیق المسند ۲/ ۵۷ امام حاکم نے اِس حدیث کو صحیح الاسناد کہا ہے اور امام ذہبی نے تلخیص میں اِسے صحیح کہا ہے۔ علامہ البانی نے صحیح الموارد الظمان ۲/ ۳٦۴ حدیث ۱۸۷۳ میں اِسے صحیح قرار دیا ہے۔ دلائل النبوۃ للبیہقی کے محقق ڈاکٹر عبدالمعطی نے بھی اِس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ علامہ شعیب الارناؤط فرماتے ہیں اِسنادہ جید۔ تحقیق صحیح ابن حبان ۱۵/ ۳۹۸ حدیث ۶۹۴۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر کا مسئلہ

مہر عورت کے اعزاز میں پیش کیا جاتا ہے' جو ضروری ہے شریعت نے اس رقم کی کوئی تعداد مقرر نہیں کی ہے۔ جانبین جو رقم باہمی رضامندی سے طے کرلیں۔ وہی شرعی مہر ہے۔ اور یہ جو مشہور ہے کہ شرعی مہر بتیس روپیہ ہے۔ یہ غلط ہے' بلکہ بتیس روپیہ کو شرعی کہنا بدعت ہے۔ پھر بتیس کی تعداد کو ترک کر کے اس سے کم یا زیادہ کرلینا چاہیے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں اور بیویوں کے مہر

حضرت ابوسلمہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی بیبیوں کا مہر کتنا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''بارہ اوقیہ اور ایک نش۔ تم کو معلوم ہے کہ نش کسے کہتے ہیں؟''

میں نے کہا:

''نہیں!''

فرمایا:

''نصف اوقیہ کا ایک نش ہوتا ہے۔ سب کی قیمت پانچ سو درہم ہوتے ہیں''۔ (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم) (418)

''حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہا انہوں نے خبردار! عورتوں کے مہر بھاری[1] نہ باندھو۔ اور اگر بھاری مہر باندھنا بزرگی کا سبب ہوتا۔ دنیا میں اور تقویٰ کا باعث ہوتا خدا کے نزدیک۔ تو اس کے سب سے زیادہ مستحق رسول اللہ ﷺ تھے۔ (سنو!) رسول اللہ ﷺ کی کسی بیوی اور کسی صاحبزادی کا مہر بارہ اوقیہ (قریباً ایک سو پچیس روپیہ) سے زائد نہ تھا''۔ (مشکوٰۃ شریف) (419)

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اپنی حیثیت سے بڑھ کر از راہِ تفاخر اور نمود بھاری مہر نہ باندھو جسے تم ادا ہی نہیں کر سکتے۔ اور اگر طاقت ہے تو جتنا مہر چاہو۔ باندھو۔ اور ادا بھی ضرور کرو۔ نمائش ہی نہ ہو۔

(418) مشکوۃ المصابیح کتاب النکاح باب الصداق حدیث ۳۲۰۳ بحوالہ صحیح مسلم کتاب النکاح باب الصداق وجواز کونہ تعلیم قرآن و خاتم حدید حدیث ۱۴۲۶.

(419) مشکوۃ المصابیح کتاب النکاح باب الصداق حدیث ۳۲۰۴ بحوالہ مسند احمد ۱/ ۴۰. سنن ترمذی ابواب النکاح باب ۲۳ حدیث ۱۱۱۴ م. سنن ابوداؤد کتاب النکاح باب الصداق حدیث ۲۱۰۶. سنن نسائی کتاب النکاح باب القسط فی الاصدقة حدیث ۳۳۵۱ سنن ابن ماجہ .....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ ☆ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام بیویوں اور صاحبزادیوں کا مہر بارہ اوقیہ تھا۔ سوائے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے۔ ان کا مہر چار سو مثقال (ایک سو پچاس روپیہ) تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت امِ حبیبہؓ کا مہر چار ہزار درہم (ایک ہزار پچاس روپیہ) تھا۔

ام حبیبہؓ بنت ابوسفیان عبیداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں۔ یہ ہجرت کر کے ملک حبش میں چلے گئے۔ وہاں عبیداللہ بن جحش فوت ہو گئے۔ پھر نجاشی بادشاہ حبش نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا نکاح چار ہزار درہم مقرر کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھیجا۔ تو آپؐ نے قبول کر لیا۔

وہاں باقاعدہ مجلس نکاح منعقد ہوئی۔ شاہ نجاشی نے خطبہ پڑھا۔ اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہما کے ماموں زاد بھائی خالد بن سعید نے (جو ان کے وکیل تھے) حاضرین کو کھانا کھلایا۔ نجاشی نے زرِ مہر اپنے پاس سے ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ یہ نکاح ۷ ھ کو ہوا۔ پھر نجاشی نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو بصد احترام حسنہ بن شرجیل کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ بھیج دیا۔

نکاح اسلام کی نظر میں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے گروہِ جواناں! جو کوئی طاقت رکھے تم میں سے اسبابِ جماع (عورت کے نفقہ اور مہر) کی اس کو چاہیے کہ نکاح کرے۔ کیونکہ نکاح کرنا ڈھانکتا ہے نظر کو (کہ اجنبی عورت پر نہیں پڑتی) اور بہت حفاظت کرتا ہے ستر کی''۔ (مشکوۃ شریف) (۴۲۰)

مطلب یہ ہے کہ نکاح کرنے سے آدمی حرام کاری سے بچتا ہے۔ اور نظر بھی صاف رہتی ہے۔ اس لئے جوانی کی حفاظت کے لئے نکاح نہایت ضروری ہے۔

---

(۴۱۹)..... كتاب النكاح باب صداق النساء حديث ١٨٨٧ . سنن الدارمي كتاب النكاح باب كم كانت مهور ازواج النبى صلى الله عليه وسلم وبناته؟ ٢ / ١٩٠ حديث ٢٢٠٠ . یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن ترمذى ١ / ٥٦٦ حديث ١١١٤ م. ارواء الغليل ٦ / ٣٤٧ حديث ١٩٢٧ .

(۴۲۰) مشكوة المصابيح كتاب النكاح حديث ٣٠٨٠ بحواله صحيح بخارى كتاب النكاح باب من لم يستطع الباءة فليصم حديث ٥٠٦٦ . صحيح مسلم كتاب النكاح باب استحباب النكاح لمن تافت نفسه اليه و وحدمؤنة حديث ١٤٠٠ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح سے لامثال محبت پیدا ہوتی ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ)). (مشکوٰۃ)

''نہیں دیکھی تو نے وہ چیز کہ زیادہ کرے محبت کو واسطے دو محبت کرنے والوں کے مانند نکاح کے''۔ (۴۲۱)

مطلب یہ ہے کہ خاوند اور بیوی کے درمیان بغیر علاقہ قرابت کے صرف نکاح سے ایسی محبت پیدا ہو جاتی ہے کہ اس کی مثال نہیں! یہ خوبی ہے نکاح کی۔

نکاح کرنا نصف دین ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس وقت نکاح کیا بندے نے، پس اس نے پورا کیا نصف دین اپنا''۔ (مشکوٰۃ) (۴۲۲)

مطلب یہ ہے کہ آدمی نکاح کرنے سے بے حیائی، بدکاری، اور حرامکاری سے بچتا ہے۔ اس کو نصف دین قرار دیا۔

جوانوں کے لئے کنواریاں موزوں ہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لازم ہے تم کو نکاح کرنا کنواریوں کے ساتھ۔ کیونکہ وہ شیریں گفتار، زیادہ بچے جننے والی اور تھوڑے (مال) سے بہت راضی ہونے والی ہوتی ہے''۔ (رواہ ابن ماجہ مرسلا) (۴۲۳)

---

(۴۲۱) مشکوۃ المصابیح کتاب النکاح حدیث ۳۰۹۳ بحوالہ سنن ابن ماجه کتاب النکاح باب ماجاء فی فضل النکاح حدیث ۱۸٤۷. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابن ماجه ۲/۱۱۹ حدیث ۱۵۰۹. سلسلة الاحادیث الصحیحة ۲/ ۱۹٦ حدیث ٦۲٤.

(۴۲۲) مشکوۃ المصابیح کتاب النکاح حدیث ۳۰۹٦ بحواله شعب الایمان للبیهقی ٤/ ۳۸۳-۳۸۲ حدیث ۵٤۸٦. یہ حدیث حسن لغیرہ ہے۔ صحیح الترغیب والترهیب ۲/ ٤۰٤. حدیث ۱۹۱٦. صحیح الجامع الصغیر حدیث ٤۳۰. سلسلة الاحادیث الصحیحة ۲/ ۱۹۹ حدیث ٦۲۵.

(۴۲۳) سنن ابن ماجه کتاب النکاح باب تزویج الابکار حدیث ۱۸٦۱. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابن ماجه ۲/ ۱۲۳ حدیث ۱۵۲۰. سلسلة الاحادیث الصحیحة ۲/ ۱۹۲ حدیث ٦۲۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح کرنے سے آدمی پاک رہتا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ اَرَادَ اَنْ یَلْقَی اللّٰہَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْیَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ)). (مشکوۃ)

”جو کوئی اللہ تعالیٰ سے پاک صاف ملنا چاہے۔ اس کو (آزاد) عورتوں سے شادی کرنی چاہئے“۔ (۴۲۴)

نوٹ ☆ نکاح کرنے سے آدمی زنا کی نجاست سے پاک رہ کر مرتا ہے۔ اللہ سے طاہر مطہر ہو کر ملتا ہے۔ یہ نکاح کی برکت ہے۔

حرائر ☆ آزاد عورتیں۔ لونڈیوں کے مقابلہ میں آزاد عورتیں' بڑی مؤدب' شائستہ' مہذب اور با اخلاق ہوتی ہیں۔ اس لئے حضور ﷺ نے آزاد عورتوں سے شادی کرنے کی رغبت دلائی ہے۔ اور حرائر شریف عورتوں کو بھی کہتے ہیں۔ شریف عورت میں بھی تمام اخلاق' اور خاندانی خوبیاں ہوتی ہیں۔ تو نکاح کرتے وقت عورت کے حسب ونسب' اور خاندانی شرافت اور بزرگی کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے کیونکہ اس سے اولاد پر بڑا اثر ہوتا ہے۔

اجنبیہ عورت پر پہلی نظر معاف ہے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

”اے علی! لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُولٰی وَ لَیْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ. “نہ ڈال نظر پیچھے نظر کے کیونکہ جائز ہے تیرے لیے پہلی نظر اور جائز نہیں تیرے لئے دوسری نظر“۔ (ترمذی) (۴۲۵)

یعنی پہلی نظر بلا قصد اجنبیہ عورت پر پڑ جائے۔ تو معاف ہے اس کے بعد دوسری بار اسے نہیں دیکھنا چاہئے۔ کہ گناہ ہے۔ بازاروں گلیوں' کوچوں' ریلوے سٹیشنوں' پلیٹ فارموں اور شاہراہوں میں چلتے پھرتے وقت نظر پر کنٹرول رکھیں۔ کہ پرائی عورتوں کے حسن و جمال پر بار بار نہ اٹھے۔ دنیا بڑے امتحان کی جگہ ہے۔ یہاں بڑے خطرے ہیں سنبھل کر چلنا چاہئے۔

---

(۴۲۴) مشکوۃ المصابیح کتاب النکاح حدیث ۳۰۹۴ بحوالہ سنن ابن ماجہ کتاب النکاح باب تزویج الحرائر والولود حدیث ۷۸۶۲. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابن ماجہ حدیث ۳۶۷. اِس حدیث کی سند سلام بن سوار اور کثیر بن سلیم کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ ۳/ ۶۱۱ حدیث ۱۴۱۷.

(۴۲۵) سنن ترمذی ابواب الادب باب ما جاء فی نظرۃ الفجاءۃ حدیث ۲۷۷۷. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۳/ ۱۰۸ حدیث ۲۷۷۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخنث گھروں میں نہ آئیں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تھے اور گھر میں ایک مخنث تھا۔ اس مخنث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبداللہ بن امیہ کو کہا:

''اے عبداللہ! اگر کل کو خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے طائف فتح کر دیا تو میں تجھے غیلان کی بیٹی بتاؤں گا۔ (ایسی طاقتور، جوان، اور فربہ ہے) کہ آتی ہے ساتھ چار کے اور جاتی ہے ساتھ آٹھ کے''۔

اس پر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

((لَا يَدْخُلَنَّ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ)). (بخاری و مسلم)

''نہ داخل ہوا کریں تم پر یہ مخنث''۔ (۴۲۶)

مُلَاحَظَہ ☆ اس مخنث (زنانے) نے ایک عورت کی تعریف کی کہ جب وہ آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار شکن پڑتے ہیں۔ اور جاتی ہے تو آٹھ شکن پڑتے ہیں۔ گویا بڑی جوان اور فربہ ہے۔ حضور انور ﷺ نے یہ سن کر فرمایا کہ ان مخنث، یعنی زنانوں کو عورتوں کے پاس نہ آنے دیا کرو، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی پرائی عورت کے حسن و جمال اور اس کے ناز و ادا وغیرہ کا تذکرہ۔ کسی مرد کے آگے نہیں کرنا چاہیے کہ اس سے فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے، نیز زنانوں کو اپنے گھروں میں نہیں آنے دینا چاہیے۔

خلوت میں غیر عورت مرد جمع نہ ہوں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ)). (ترمذی شریف)

''نہیں خلوت (Privacy) میں جمع ہوتا۔ کوئی مرد ساتھ اجنبیہ عورت کے مگر ہوتا ہے تیسرا ان کا شیطان''۔ (۴۲۷)

مطلب واضح ہے کہ غیر عورت اور غیر مرد خلوت میں اکٹھے نہ ہوں۔ کیونکہ ان دونوں کے پاس تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ جوان کی شہوتوں کو جوش میں لا کر برے کام تک پہنچا دیتا ہے۔

---

(۴۲۶) صحیح بخاری کتاب اللباس باب اخراج المتشبهين النساء من البيوت حديث ۵۸۸۷. صحيح مسلم كتاب السلام باب منع المخنث من الدخول على اللنساء الاجانب حديث ۲۱۸۰.

(۴۲۷) سنن ترمذی ابواب الفتن باب ما جاء فی لزوم الجماعة حديث ۲۱٦۵. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن ترمذی ۲/ ۴۵۷ حديث ۲۱٦۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر ولی کے نکاح نہیں

روایت ہے ابوموسیٰ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ)). (احمد۔ترمذی۔ابوداؤد۔ابن ماجہ۔ دارمی)

''نہیں نکاح بغیر ولی کے''۔ (۴۲۸)

بلا اذن ولی کے نکاح باطل ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ)). (احمد۔ترمذی۔ابوداؤد۔ابن ماجہ۔دارمی)

''جو عورت نکاح کرے اپنا بغیر اذن اپنے ولی کے۔ پس نکاح اس کا باطل ہے۔ پس نکاح اس کا باطل ہے۔ پس نکاح اس کا باطل ہے''۔ (۴۲۹)

بغیر گواہوں کے نکاح حرام ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(۴۲۸) مسند احمد ٤/ ٤١٣. سنن ترمذی ابواب النكاح باب ما جاء لا نكاح الابولی حدیث ١١٠١. سنن ابوداؤد كتاب النكاح باب فی الولی حدیث ٢٠٨٥. سنن ابن ماجه كتاب النكاح باب لا نكاح الابولی حدیث ١٨٨١. سنن الدارمی كتاب النكاح باب النهی عن النكاح بغير بولی ٢/ ١٨٥۔ ١٨٤ حديث ٢١٨٣۔ ٢١٨٢. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن ترمذی ١/ ٥٥٨۔ ٥٥٧ حديث ١١٠١. صحيح سنن ابوداؤد ١/ ٥٨٤ حديث ٢٠٨٥ صحيح سنن ابن ماجه ٢/ ١٣٠ حديث ١٥٣٨ ارواء الغليل ٦/ ٢٣٥ حديث ١٨٣٩.

(۴۲۹) مسند احمد ٦/ ٦٦۔ سنن ترمذی ابواب النكاح باب ما جاء لا نكاح الابولی حدیث ١١٠٢. سنن ابوداؤد كتاب النكاح باب فی الولی حدیث ٢٠٨٣. سنن ابن ماجه كتاب النكاح باب لا نكاح الا بولی حديث ١٨٧٩. سنن الدارمي كتاب النكاح باب النهی عن النكاح بغير ولی ٢/ ١٨٥ حديث ٢١٨٤. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن ترمذی ١/ ٥٥٨. حديث ١١٠٢. صحيح سنن ابوداؤد ١/ ٥٨٤ حديث ٢٠٨٣. صحيح سنن ابن ماجه ٢/ ١٢٩ حديث ١٥٣٦ ارواء الغليل ٦/ ٢٤٣ حديث ١٨٤٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((اَلْبُغَایَا الَّتِیْ یُنْکِحْنَ اَنْفُسَھُنَّ بِغَیْرِ بَیِّنَۃٍ))۔ (مشکوٰۃ شریف)

''وہ عورتیں زنا کرنے والی ہیں جو نکاح کرتی ہیں اپنا بغیر شاہدوں کے''۔ (۴۳۰)

کنواری بالغہ سے ولی اِذن لے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

''ایک لڑکی کنواری بالغہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ اور کہا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے۔ (ایک جگہ) اور وہ ناراض تھی۔ پس اختیار دیا اس کو رسول اللہ ﷺ نے''۔ (ابوداؤد) (۴۳۱)

نوٹ ☆ حضور انور ﷺ نے اس کو اختیار دیا کہ اس نکاح کو بحال رکھ یا فسخ کر ڈال۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بالغہ یا باکرہ کا نکاح ولی اس کی رضا مندی کے بغیر نہ کرے۔

سول میرج کا ابطال

پیچھے آپ پڑھ آئے ہیں کہ بغیر ولی کے نکاح نہیں ہوتا۔ اور حدیث مذکور میں یہ بھی واضح ہو گیا ہے کہ ولی بغیر رضا مندی بالغہ کے نکاح نہیں کر سکتا' اسلام کے اس زریں اصول کی رو سے سول میرج (Civil Marriage) کا خاتمہ ہو گیا کہ کوئی لڑکی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنی مرضی سے نکاح نہیں کر سکتی اور لڑکی کے جذبات کا اسلام نے اتنا خیال رکھا ہے کہ ولی کے لئے اس بالغہ کی رضا مندی کی شرط لگا دی کیوں کہ اگلے گھر جا کر لڑکی نے بسنا ہے۔ خاوند کے ساتھ زندگی اس نے بسر کرنی ہے۔ ولی نے نہیں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ولی لالچ کر کے لڑکی کی جوانی کے موتی کو کہیں مونج کے بان میں پرو دے' اس لئے لڑکی کی رضا مندی ضروری قرار دی گئی ہے۔

بغیر خطبہ کے نکاح بے برکت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

(۴۳۰) مشکوۃ المصابیح کتاب النکاح باب الولی فی النکاح واستیذان المراۃ حدیث ۳۱۳۲ بحوالہ سنن ترمذی ابواب النکاح باب ما جاء لا نکاح الا ببینۃ حدیث ۱۱۰۳۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ترمذی حدیث ۱۱۰۳ ارواء الغلیل ۶/ ۲۶۱ حدیث ۱۸۶۲۔

(۴۳۱) سنن ابوداؤد کتاب النکاح باب فی البکر یزوجھا ابوھا ولا یستامرھا حدیث ۲۰۹۶۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۱/ ۵۸۶ حدیث ۲۰۹۶۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كُلُّ خُطْبَةٍ لَّيسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ)).

''جو خطبہ (نکاح) کہ اس میں تشہد (حمد وثنا اللہ کی) نہ ہو وہ مانند کٹے ہوئے ہاتھ کے (بے برکت) ہے''۔ (مشکوٰۃ شریف) (۴۳۲)

جیسے کٹا ہوا ہاتھ بے فائدہ ہے۔ اسی طرح بغیر خطبہ کے نکاح بے فائدہ اور خیر وبرکت سے خالی ہے۔

نکاح علانیہ ہونا چاہیے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَعْلِنُوا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالدُّفُوفِ)).

''ظاہر کیا کرو تم نکاح کو اور کیا کرو اس کو مسجدوں میں اور (نکاح کو ظاہر کرنے کے لئے) بجایا کرو۔ وقت نکاح کے دف''۔ (مشکوٰۃ شریف) (۴۳۳)

نکاح میں غیر عورت کو غیر مرد کے ساتھ بحکم شرع ملانا ہوتا ہے۔ اس لئے اس جائز اور حلال ملاپ کو ظاہر کر دینا چاہیے کم از کم ہمسائیوں کو ضرور علم ہو جائے۔ دف پر قیاس کر کے باجا نہیں بجایا جا سکتا۔ کہ باجے گاجے کے حرام ہونے پر احادیث آ چکی ہیں۔ جو آپ پیچھے ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

لعنت کا کام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَلْعُونٌ مَّنْ اَتَى امْرَاَتَهُ فِي دُبُرِهَا)). (مشکوٰۃ شریف)

''لعنت کیا گیا ہے وہ شخص جو آئے اپنی بیوی کے پاس (بغرض مجامعت) اس کی دبر میں''۔ (۴۳۴)

---

(۴۳۲) مشکوۃ المصابیح کتاب النکاح باب اعلان النکاح والخطبة والشرط حدیث ۳۱۵۰ بحواله سنن ترمذی ابواب النکاح باب ما جاء فی خطبة النکاح حدیث ۱۱۰۶۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۱/ ۵۶۲ حدیث ۱۱۰۶۔

(۴۳۳) مشکوۃ المصابیح کتاب النکاح باب اعلان النکاح والخطبة والشرط حدیث ۳۱۵۲ بحواله سنن ترمذی ابواب النکاح باب ما جاء فی اعلان النکاح حدیث ۱۰۸۹۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ مگر پہلا جملہ ''نکاح کا اعلان کرو'' صحیح ہے۔ ضعیف سنن ترمذی حدیث ۱۰۸۹۔

(۴۳۴) مشکوۃ المصابیح کتاب النکاح باب المباشرة حدیث ۳۱۹۳ بحواله مسند احمد ۲/ ۴۴۴۔ سنن ابوداؤد کتاب النکاح باب فی جامع النکاح حدیث ۲۱۶۲۔ یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔ صحیح الترغیب والترهیب ۲/ ۶۲۶ حدیث ۲۴۳۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمت عالم ﷺ کی بیویوں کا ولیمہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَآئِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاةٍ. (بخاری و مسلم)

''رسول اللہ ﷺ نے اپنی عورتوں میں سے کسی عورت پر اس قدر ولیمہ نہیں کیا کہ ولیمہ کیا زینب کے نکاح میں ولیمہ کیا ان کا ساتھ ایک بکری کے''۔ (۴۳۵)

نوٹ ☆ ایک بکری کے ساتھ ولیمہ کرنا بڑا ولیمہ ہے۔

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زینب بنت جحش کے نکاح پر رسول اللہ ﷺ نے ولیمہ کیا۔ فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَّ لَحْمًا. لوگوں کا پیٹ گوشت روٹی سے بھر دیا''۔(بخاری)(۴۳۶)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت صفیہ کے نکاح میں رسول اللہ ﷺ نے ولیمہ کیا ساتھ حیس کے''۔ (۴۳۷)

نوٹ ☆ حیس ایک کھانا ہے مثل حلوے کے۔ جو گھی، پنیر اور کھجوروں سے تیار کیا جاتا ہے۔

''صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بعض عورتوں کا ولیمہ دو سیر جو کے ساتھ کیا''۔(مشکوۃ)(۴۳۸)

فخر وریا کا کھانا نہ کھائیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

---

(۴۳۵) صحیح بخاری کتاب النکاح باب الولیمة ولو بشاة حدیث ۵۱۶۸. صحیح مسلم کتاب النکاح باب زواج زینب بنت جحش و نزول الحجاب و اثبات ولیمة العرس حدیث ۱۴۲۸.

(۴۳۶) صحیح بخاری التفسیر باب قوله لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یوذن لکم الی طعام حدیث ۴۷۹۴.

(۴۳۷) صحیح بخاری کتاب النکاح باب الولیمة ولو بشاة حدیث ۵۱۶۹. صحیح مسلم کتاب النکاح باب فضیلة اعتاقه امة ثم یتزوجها حدیث ۱۳۶۵.

(۴۳۸) مشکوة المصابیح کتاب النکاح باب الولیمة حدیث ۳۲۱۵ بحواله صحیح بخاری کتاب النکاح باب من اولم باقل من شاة حدیث ۵۱۷۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اِن دونوں شخصوں کا کھانا کھانے سے جواز راہِ فخر تیار کریں''۔(مشکوۃ)(۴۳۹)

نوٹ ☆ جس کھانے کی مجلس میں خلافِ شرع باتیں ہوں۔ اور وہ کھانا از راہِ فخر وغرور تیار کیا جائے۔ کہ دنیا کی واہ واہ ہو۔ ایسی دعوت قبول نہ کریں۔

ولیمہ کا برا کھانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((شَرُّ الطَّعَامِ الْوَلِيمَةِ يُدْعٰى لَهَا الْاَغْنِيَاۗءُ وَ يُتْرَكُ الْفُقَرَآءُ)).

''برا کھانا ہے وہ کھانا نکاح کا (یعنی ولیمہ) کہ بلائے جاتے ہیں اس میں دولت منداور چھوڑے جاتے ہیں محتاج''۔ (۴۴۰)

نوٹ ☆ مطلب واضح ہے کہ جس ولیمہ میں مالدار' دولت مند' کاروں' سکوٹروں' بنگلوں' کوٹھیوں والے تو بلائے جائیں۔ ججوں' بیرسٹروں' پولیس افسروں' اور شہر کے رئیسوں اور تاجروں کو دعوت دی جائے۔ لیکن وہاں کوئی غریب' محتاج' پھٹے پرانے کپڑوں والا نہ ہو۔ تو حضور انور ﷺ نے اس ولیمہ کو شر الطعام کہا ہے۔ برا کھانا۔ پھر اس کھانے کی برائی دور کرنے کے لئے غنیوں کے ساتھ چند غریبوں اور محتاجوں کو بھی بٹھا لیا کریں۔

برادریوں میں غیر اسلامی رسموں کو بند کر دیں

مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے پیارے رسول ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق شادیاں کریں' تمام ملکی جاہلی اور غیر اسلامی رسموں کو مٹا دیں۔ اسراف سے بچیں۔ مہر حیثیت کے مطابق باندھیں اور اسے ادا کریں۔ لڑکی والے پر برات کے قافلہ کی قیامت برپا نہ کریں۔ جہیز طاقت کے مطابق دیں۔ یا رقم ہی

---

(۴۳۸) مشکوۃ المصابیح کتاب النکاح باب الولیمة حدیث ۳۲۱۵ بحواله صحیح بخاری کتاب النکاح باب من اولم باقل من شاة حدیث ۵۱۷۲.

(۴۳۹) مشکوۃ المصابیح کتاب النکاح باب الولیمة حدیث ۳۲۲۶. بحواله شعب الایمان للبیهقی ۵/ ۱۲۹ حدیث ۶۰۶۸. یہ حدیث مرسل ہے۔ اور اِس کی سند صحیح ہے۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة ۲/ ۲۰۳۔ ۲۰۲ حدیث ۶۲۶. صحیح الجامع الصغیر حدیث ۶۶۷۱.

(۴۴۰) صحیح بخاری کتاب النکاح باب من ترك الدعوة فقد عصى الله و رسوله حدیث ۵۱۷۷. صحیح مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابة الداعی الی دعوة حدیث ۱۴۳۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکی کو دے دیں۔ تاکہ اس کے کام آئے۔ باجے گاجے پر' سو پچاس روپیہ خرچ کر کے خدا کو ناراض نہ کریں۔ کہ یہ اسراف بھی ہے اور حرام بھی ہے۔ جب ہم مسلمان ہیں تو ہمیں سب کام اسلام کی ہدایت کے مطابق کرنے چاہئیں۔

ایسے ہی ماتم پر دور جاہلیت کی رسموں کو اپنا کر اسلام کو بدنام نہ کریں۔ اور نہ ان رسموں پر روپیہ خرچ کریں۔ کہ روپیہ بھی ضائع ہو جائے گا۔ اور خدا بھی ناراض ہو گا۔ کسی کی موت کے بعد سب سے پہلے اس کا قرض (اگر ہو تو) ادا کریں۔ پھر اگر اس نے جائز وصیت کی ہو۔ تو اسے پورا کریں۔ پھر ورثاء رسوم کے ناموں' طریقوں اور وقتوں سے کنارہ کش ہو کر قرآن کے بتائے ہوئے مصارف پر ایصال ثواب کی نیت سے صدقہ خیرات کریں تو درست ہے۔ ثواب پہنچے گا۔

جو لوگ بیاہ شادی اور ماتم کے مواقع پر اسلامی کی ہدایات کو ٹھکرا کر غیر اسلامی رسموں پر عمل کرتے ہیں۔ ان کو نادم ہونا چاہئے۔ مسلمان برادریوں کو چاہئے کہ انہوں نے جس رسولِ گرامی کی رسالت کا کلمہ پڑھا ہوا ہے۔ ان کی ہدایت کے مطابق اسلامی کاموں کو سرانجام دیں' اور برادری میں غیر اسلامی رسموں کو بند کر دیں کہ ان سے صدہا روپیہ کا ضیاع ہوتا ہے۔ اور خدا کی باز پرس اس پر سوا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوہر کے حقوق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔ کونسی عورت سب سے اچھی ہے؟ فرمایا:

''جو ایسی ہو کہ جب شوہر اس کو دیکھے تو اُسے خوش کرے۔ جب اس کو حکم دے' تو بجا لائے۔ اور اپنی ذات اور اپنے مال میں اس کا خلاف نہ کرے' اس طرح کہ ناخوش رکھے مرد کو''۔ (نسائی)(۴۴۱)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر کا سب کام کرتی تھیں

رسولِ خدا ﷺ کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ اور سینہ مبارک میں چکی پیسنے اور پانی ڈھونے سے نشان پڑ گئے۔ حضور ﷺ کے پاس کچھ لونڈیاں آئیں۔ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سرور کائنات سے ایک لونڈی کی درخواست کی۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا:

''فاطمہؓ! اللہ سے ڈرو! اور اپنے پروردگار کا فرض پورا کرتی رہو! اور اپنے گھر والوں کا کام (خود آپ) کیا کرو''۔ (بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد وغیرہ)(۴۴۲)

نوٹ ☆ آج کی عورت پر گھر کا کام کرنا گراں ہے۔ کچھ طبیعتیں ہی ایسی ہوگئی ہیں۔ سائنسی ایجادات نے تن آسان کر دیا ہے۔

---

(۴۴۱) سنن نسائی کتاب النکاح باب ای النساء خیر حدیث ۳۲۳۳. یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح سنن نسائی ۲/ ۴۱۷ حدیث ۳۲۳۱. سلسلة الاحادیث الصحیحة ٤/ ٤٥٣ حدیث ۱۸۳۸.

(۴۴۲) سنن ابوداؤد کتاب الخراج باب فی بیان مواضع قسم الخمس وسهم ذی القربی حدیث ۲۹۸۸. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ۲۹۸۸. اِس حدیث کی سند میں ابن اغید راوی مجہول ہے۔ سلسلة الاحادیث الضعیفة ٤/ ۲۷۱ حدیث ۱۷۸۷.

مؤلف رحمہ اللہ نے اِس حدیث کے لئے صحیح بخاری وصحیح مسلم کا حوالہ بھی دیا ہے۔ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں یہ حدیث اِس سیاق سے نہیں ہے۔ بلکہ درج ذیل الفاظ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے کی بہت تکلیف ہوتی۔ پھر اُنھیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں اِس لئے وہ بھی ان میں سے ایک لونڈی یا غلام کی درخواست لے کر حاضر ہوئیں۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موجود نہیں تھے۔ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کے متعلق کہہ کر چلی آئیں۔ پھر جب آپؐ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپؐ سے.....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہشت میں جانے والی عورت

''جوعورت پانچ وقت کی نماز پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے۔ اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے۔ اور شوہر کی اطاعت کرے۔ تو اسے اختیار ہے۔ بہشت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو''۔ (مشکوٰۃ)(۴۴۳)

فرشتے صبح تک لعنت کرتے ہیں

حضور انور ﷺ نے فرمایا:

''اگر مرد اپنی بیوی کو بستر پر بلائے۔ اور وہ آنے سے انکار کرے اور مرد غصہ میں سو رہے۔ تو اس پر فرشتے صبح تک لعنت کرتے ہیں''۔ (ابوداؤد)(۴۴۴)

ﷺ..... کے سامنے ان کی درخواست پیش کردی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اسے سن کر آپؐ ہمارے یہاں (رات ہی کو) تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے ہم لوگ کھڑے ہونے لگے تو آپؐ نے فرمایا جس طرح ہو ویسے ہی لیٹے رہو۔ (پھر آپؐ میرے اور فاطمہ کے بیچ میں بیٹھ گئے اور اتنے قریب ہو گئے کہ) میں نے آپؐ کے دونوں قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: ''جو کچھ تم لوگوں نے (لونڈی یا غلام) مانگے ہیں میں تمہیں اس سے بہتر بات کیوں نہ بتاؤں جب تم دونوں اپنے بستر پر لیٹ جاؤ (تو سونے سے پہلے) اللہ اکبر ۳۴ مرتبہ اور الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اور سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ عمل بہتر ہے اس سے جو تم دونوں نے مانگا ہے۔

صحیح بخاری کتاب فرض الخمس باب الدلیل علی ان الخمس لنوائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والمساکین. حدیث ۳۱۱۴ صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب التسبیح اول النھار وعند النوم حدیث ۲۷۲۷.

(۴۴۳) مشکوۃ المصابیح کتاب النکاح باب عشرۃ النساء حدیث ۳۲۵۴. بحوالہ ابو نعیم فی الحلیۃ ۶/ ۳۳۶ حدیث ۸۸۳۰. یہ حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسند احمد ۱/ ۱۹۱. موارد الظمان الی زوائد ابن حبان کتاب النکاح باب فی حق الزوج علی المراۃ حدیث ۱۲۹۶ میں بھی موجود ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح الجامع الصغیر حدیث ۶۶۱۔ ۶۶۰.

(۴۴۴) صحیح بخاری کتاب النکاح باب اذا باتت المراۃ مھاجرۃ فراش زوجھا حدیث ۵۱۹۴۔ ۵۱۹۳. صحیح مسلم کتاب النکاح باب تحریم امتناعھا من فراش زوجھا حدیث ۱۴۳۶. سنن ابوداؤد کتاب النکاح باب فی حق الزوج علی المراۃ حدیث ۲۱۴۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کو سجدہ کرنے کا حکم ہوتا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کو سجدہ کرے تو عورت کو حکم دیتا کہ خاوند کو سجدہ کرے"۔ (ترمذی) (۴۴۵)

خاوند کی ناشکری کی سزا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے (دوزخ میں) دیکھا کہ زیادہ تر عورتیں ہیں"۔

لوگوں نے پوچھا: "حضورؐ! اس کا کیا سبب ہے؟"

فرمایا: "ان کی ناشکری کی وجہ سے"۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی: "کیا خدا کی ناشکری کرنے سے؟"

فرمایا: "خاوند کی ناشکری اور بے قدری کرنے سے۔ (ان کی ناشکری اتنی زیادہ ہے) کہ اگر تم عمر بھر ان کے ساتھ احسان کرتے رہو۔ پھر ایک بار بھی ذرا سی کمی ہو جائے۔ تو جھٹ کہہ دیتی ہیں۔ میں نے کبھی تیری طرف سے بھلائی نہیں دیکھی"۔ (بخاری۔مسلم) (۴۴۶)

عورت خاوند کا حق ضرور ادا کرے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قسم ہے اس ذات کی کہ اس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے۔ عورت (اس وقت تک) اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی۔ جب تک اپنے خاوند کا حق ادا نہ کرے گی"۔ (ابن ماجہ) (۴۴۷)

یعنی اللہ کا حق، نماز، روزہ، وغیرہ عبادات ادا کرنے کے ساتھ عورت اپنے خاوند کا حق اطاعت بھی پورا کرے۔ پھر خدا کا حق پورا ہوگا۔

---

(۴۴۵) سنن ترمذی ابواب الرضاع باب ما جاء فی حق الزوج علی المراۃ حدیث ۱۱۵۰۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۱/ ۵۹۳ حدیث ۱۱۵۹۔

(۴۴۶) صحیح بخاری کتاب النکاح باب کفران العیشر وھو الزوج وھو الخلیط من المعاشرۃ حدیث ۵۱۹۷۔ صحیح مسلم کتاب الکسوف باب ماعرض علی النبی صلی اللہ علیہ فی صلاۃ الکسوف من امر الجنۃ والنار حدیث ۹۰۷۔

(۴۴۷) سنن ابن ماجہ کتاب النکاح باب حق الزوج علی المراۃ حدیث ۱۸۵۳۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح سنن ابن ماجہ ۲/ ۱۲۱ حدیث ۱۵۱۵۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ۳/ ۲۰۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی کے حقوق

رسول اللہ ﷺ نے (بیوی کے حق کے متعلق) فرمایا:

''جب تم کھانا کھاؤ' اس کو بھی کھلاؤ۔ جب کپڑا پہنو' اس کو بھی پہناؤ۔ اور (نافرمانی اور گستاخی پر) اس کے منہ پر مت مارو۔ اس کو برا کوسنا نہ دو۔ اور اس سے ملنا نہ چھوڑو۔ مگر گھر کے اندر اندر''۔ (ابوداؤد) (۴۴۸)

نوٹ ☆ بیوی کو اچھی طرح کھلانے پلانے' اور اوڑھانے کی تاکید آئی ہے۔ اور اُسے طعنہ اور کوسنا بھی نہیں دینا چاہئے۔ اور نہ اس سے ناراض ہو کر گھر سے باہر چلے جانا چاہئے۔

عورت کے ساتھ اچھا سلوک کرو

حضور ﷺ نے فرمایا:

''میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے برتاؤ کی نصیحت کرتا ہوں۔ تم اسے قبول کرو۔ کیونکہ عورت ٹیڑی پسلی سے پیدا ہوئی ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے۔ تو اسے توڑ دو گے۔ اور اس کا توڑنا طلاق ہے اور اگر اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو گے۔ تو ٹیڑھی رہے گی۔ اس لئے اس کے حق میں اچھے سلوک کی نصیحت قبول کرو''۔ (بخاری ومسلم) (۴۴۹)

نوٹ ☆ اگر آپ چاہیں کہ عورت کوئی بات بھی آپ کی مرضی کے خلاف نہ کرے۔ ہر ہر بات میں آپ کی اطاعت کرے۔ تو یہ نہیں ہوگا کیونکہ وہ ٹیڑھی پسلی سے ہے۔ اس میں کجی پیدائشی ہے۔ اگر آپ اس کجی کو پوری پوری دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو طلاق ہو جائے گی۔ پھر چاہئے کہ حکمتِ عملی۔ نرمی اور اور محبت سے عورت کے ساتھ نباہ کریں۔

---

(۴۴۸) سنن ابوداؤد کتاب النکاح باب فی حق المرأة علی زوجها حدیث ۲۱۴۲۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۱ / ۵۹۶ حدیث ۲۱۴۲۔

(۴۴۹) صحیح بخاری کتاب النکاح باب المداراة مع النساء حدیث ۵۱۸۴۔ صحیح مسلم کتاب الرضاع باب الوصیة بالنساء حدیث ۱۴۷۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ نے فرمایا:

''تم میں بہتر وہ ہے۔ جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھی طرح سے پیش آئے''۔ (مشکوۃ شریف) (۴۵۰)

نوٹ ☆ بیوی کو اچھا کھلاؤ۔ اچھا پہناؤ۔ اسے فراغت سے خرچ دو۔ کنجوس اور بخیل بن کر اسے تنگ نہ کرو۔ اس کی ہر ضرورت حیثیت کے مطابق پوری کرو۔ نہ برسو' نہ گرجو' نہ بداخلاقی سے پیش آؤ۔ نہ گالی دو' نہ طعنہ۔ اسے لونڈی غلام کی طرح نہ سمجھو۔ ذلیل نہ کرو۔ تمہاری غیر حاضری میں اگر گھر مہمان آ جائے تو اس کی تواضع کے لئے بیوی کو خرچ دے رکھو۔ کہ وقت گزر جائے۔ کہ تمہارے مالوں میں تمہاری بیوی کا بھی حق ہے۔ خبردار! بیوی کو کنجوس بن کر تنگ کرنے پر پوچھے جاؤ گے۔

سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا:

''سب لوگوں سے اچھا وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا ہوں''۔ (مشکوۃ شریف) (۴۵۱)

---

(۴۵۰) مشکوۃ المصابیح کتاب النکاح باب عشرۃ النساء حدیث ۳۲۶٤ بحوالہ سنن ترمذی ابواب الرضاع باب ما جاء فی حق المراۃ علی زوجھا حدیث ۱۱٦۲۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح سنن ترمذی حدیث ۱/ ۵۹٤۔ ۵۹۳ حدیث ۱۱٦۲۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ۱/ ۵۷۳ حدیث ۲۸٤۔

(۴۵۱) مشکوۃ المصابیح کتاب النکاح باب عشرۃ النساء حدیث ۳۲۵۲۔ بحوالہ سنن ترمذی ابواب المناقب باب فضل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۳۸۹۵۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۳/ ۵۷۹ حدیث ۳۸۹۵۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ ۱/ ۵۷۵ حدیث ۲۸۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کے حقوق

﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ○ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ○ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ط اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴾(پ۱۵ ع۳)

''اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ بجز اس کے کسی کی عبادت مت کرو۔ اور تم (اپنے) ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔ اگر تیرے پاس ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں۔ سو ان کو کبھی (ہاں سے) ہوں بھی مت کرنا۔ اور نہ ان کو جھڑکنا۔ اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا۔ اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا۔ اور یوں دُعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان دونوں پر رحمت فرمائے۔ جیسا انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا۔ پرورش کیا۔ تمہارا رب تمہارے مافی الضمیر کو خوب جانتا ہے۔ اگر تم سعادت مند ہو۔ اور توبہ کرنے والوں کی خطا معاف کر دیتا ہے''۔ (۴۵۲)

باپ کی رضا مندی اور غصہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

''خدا تعالیٰ کی رضا مندی باپ کی رضا مندی کے ساتھ ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا غصہ باپ کے غصہ کے ساتھ ہے''۔ (مشکوٰۃ)(۴۵۳)

اس سے پتہ چلا کہ باپ کا بڑا درجہ اور مرتبہ ہے کہ اس کی خوشی اور ناراضی کے ساتھ ربِ عرش عظیم کی خوشی اور ناراضی وابستہ ہے۔ پھر اولاد کو ہر حال میں باپ کو خوش رکھنا چاہیے۔ البتہ غیر شرعی کاموں میں ماں باپ کی اطاعت نہیں ہے۔

---

(۴۵۲) سورة بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۵، ۲۴، ۲۳.

(۴۵۳) مشكوة المصابيح كتاب الآداب باب البر والصلة حديث ٤٩٢٧ بحواله سنن ترمذی ابواب البر والصلة باب ما جاء من الفضل فی رضی الوالدين حديث ١٨٩٩. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن ترمذی ٢/ ٣٤٠. حديث ١٨٩٩. سلسلة الاحاديث الصحيحة ٢/ ٤٣ حديث ٥١٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنت ماں کے قدموں میں ہے

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے جہاد میں شریک ہونے کی درخواست کی۔ حضور ﷺ نے پوچھا:

''تیری والدہ (زندہ ہے؟''

اس نے عرض کیا:

''ہاں!''

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اس کی خدمت میں حاضر رہ جنت اس کے قدموں کے پاس ہے''۔ (نسائی) (۴۵۴)

ماں باپ جنت اور دوزخ ہیں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے''؟

فرمایا:

''یہی دونوں تیری جنت اور دوزخ ہیں''۔ (ابن ماجہ) (۴۵۵)

یعنی والدین کی اطاعت' خدمت کرنے سے جنت ملے گی' اور ان کی نافرمانی اور بے ادبی گستاخی سے دوزخ میں جاؤ گے۔

---

(۴۵۴) سنن نسائی کتاب الجهاد باب الرخصة فی التخلف لمن له والدة حدیث ۳۱۰۶. یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح سنن نسائی ۲/ ۳۷۲۔ ۳۷۱ حدیث ۳۱۰٤.

(۴۵۵) سنن ابن ماجه کتاب الادب باب بر الوالدین حدیث ۳٦٦۲. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابن ماجه حدیث ۷۳۵. اِس حدیث کی سند علی بن زید بن جدعان اور اس کے استاد قاسم بن عبدالرحمان کی وجہ سے ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد کے حقوق

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اپنی اولاد کے ساتھ احسان کرو۔ اور ان کی تادیب میں کوشش کرو''۔ (ابن ماجہ) (۴۵۶)

نوٹ ☆ والدین کا فرض ہے کہ وہ اولاد کی بہتر سے بہتر تربیت کریں۔ ان کو دنیا اور دین کی تعلیم دلائیں۔ ان کو اچھے اخلاق سکھائیں۔ اچھی خوراک اور اچھا لباس مہیا کریں۔ نمازی اور دیندار بنائیں۔ تاکہ وہ ان کے لئے اچھا صدقہ جاریہ بنیں۔

بیٹیوں کی تربیت پر بہشت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں۔ اور وہ ان کے جوان ہونے تک ان کو کھلاتا پلاتا رہے۔ تو وہ اس کو جنت میں لے جائیں گی''۔ (ابن ماجہ) (۴۵۷)

نوٹ ☆ دو بیٹیوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت پر جنت کا مژدہ ہے۔ تو دو سے زیادہ بیٹیوں والوں کے لئے کتنے درجات ہوں گے۔

اولاد کے ساتھ مساوی سلوک

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کو لئے ہوئے آئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ اس عورت نے ایک ایک کھجور اپنی دونوں لڑکیوں کو دے دی۔ باقی ایک کو نصف نصف کر کے وہ بھی دونوں میں تقسیم کر دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ واقعہ

---

(۴۵۶) سنن ابن ماجه كتاب الادب باب بر الوالد والاحسان الى البنات حديث ٣٦٧١. یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے۔ ضعيف سنن ابن ماجه حديث ٧٣٨. اِس حدیث کی سند حارث بن نعمان کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة ٤/ ١٥٠ حديث ١٦٤٩.

(۴۵۷) سنن ابن ماجه كتاب الادب باب بر الوالد والاحسان الى البنات حديث ٣٦٧٠. یہ حدیث حسن ہے۔ صحيح سنن ابن ماجه ٣/ ٢١٥ حديث ٢٩٧٥. سلسلة الاحاديث الصحيحة ٧/ ٦٤٤ حديث ٢٧٧٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور انور ﷺ کو سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''تعجب کیا کرتی ہو۔ وہ عورت اس فعل سے جنتی ہوگی''۔ (ابن ماجہ)(۴۵۸)

بچوں کا بوسہ لینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا:

''آپ لوگ اپنے بچوں کا بوسہ لیتے ہیں۔ ہم لوگ تو بوسہ نہیں لیتے''۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

''اگر اللہ نے تیرے دل سے رحم نکال دیا ہے تو میں کیا کروں''۔ (الادب المفرد)(۴۵۹)

ہمسایہ کا حق

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

''جو شخص خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ اس کو چاہئے کہ جب بات کرے تو اچھی کرے۔ ورنہ خاموش رہے''۔ (ابن ماجہ)(۴۶۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''حضرت جبرائیل ہمیشہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمسایہ کے ساتھ سلوک کرنے کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں۔ (ان کی اتنی تاکید سے) مجھے خوف ہوگیا کہ کہیں اس کو (بہ حکم الٰہی) وارث نہ

---

(۴۵۸) سنن ابن ماجه كتاب الادب باب بر الوالد و الاحسان الى البنات حديث ٣٦٦٨. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن ابن ماجه حديث ٢٩٧٣.

(۴۵۹) صحيح بخارى كتاب الادب باب رحمة الولد و تقبيله و معانقته حديث ٥٩٩٨. صحيح مسلم كتاب الفضائل باب رحمة صلى الله عليه وسلم الصبيان وايصال حديث ٢٣١٧ الادب المفرد باب قبلة الصبيان حديث ٩٠ و باب من لا يرحم لا يرحم حديث ٩٨.

(۴۶۰) صحيح بخارى كتاب الادب باب من كان يومن بالله واليوم الآخر فلا يوذ جاره حديث ٦٠١٩. صحيح مسلم كتاب اللقطة باب الضيافة و نحوها حديث ٤٨ سنن ابن ماجه كتاب الادب باب حق الجوار حديث ٣٦٧٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنادیں''۔(ابن ماجہ)(۴۶۱)

حضور انور ﷺ نے فرمایا:

''خدا کی قسم وہ ایمان نہیں لایا۔ خدا کی قسم وہ ایمان نہیں لایا کہ جس کی ایذاؤں سے اس کا ہمسایہ امن میں نہ ہو''۔(مشکوۃ شریف)(۴۶۲)

(۴۶۱) صحیح بخاری کتاب الادب باب الوصایا بالجار حدیث ٦٠١٤. صحیح مسلم کتاب البر و الصلة باب الوصیة بالجار والاحسان الیه حدیث ٢٦٢٤ . سنن ابن ماجه کتاب الادب باب حق الجوار حدیث ٣٦٧٣.

(۴۶۲) مشکوة المصابیح کتاب الآداب باب الشفقة والرحمة علی الخلق حدیث ٤٩٦٢. بحواله صحیح بخاری کتاب الادب باب اثم من لا هامن جاره بوائقه حدیث ٦٠١٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پینے کی چیزوں کے آداب

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ پانی پینے کے دوران تین بار دم لیتے تھے''۔(بخاری۔مسلم)(۴۶۳)

نوٹ ☆ تین بار دم لینے کا مطلب یہ ہے کہ تین بار برتن منہ سے جدا کرتے تھے۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ

''اس طرح (تین بار دم لے کر) پینا خوب سیراب کرتا ہے۔اور پیاس دور کرتا ہے۔اور بہت صحت بخشتا ہے بدن کو،اور خوب ہضم ہوتا ہے۔اور معدے میں آہستہ جاتا ہے''۔(۴۶۴)

بعض روایات میں دو بار دم لے کر پینا بھی آیا ہے۔جیسا کہ آگے آتا ہے۔

پانی ایک سانس میں مت پئیں

جب حضور ﷺ پانی ایک سانس میں قطعاً نہیں پیتے تھے۔تو یاد رکھیں۔آپ بھی ایک سانس میں ہرگز نہ پیا کریں۔کم از کم دو سانس ضرور لیا کریں۔طبی طور پر اس میں یہ مصلحت ہے کہ جب ایک سانس میں پانی پئیں گے۔اور سانس پیالہ کے اندر ہی لیں گے۔تو سانس کی کاربانک ایسڈ گیس بھی اندر چلی جائے گی۔جو مضر صحت ہے اور اگر سانس لیں گے ہی نہیں۔سانس بند کر کے سارا گلاس پی جائیں گے تو طبیعت خوش نہیں ہوگی۔دل کو فرحت حاصل نہیں ہوگی۔تو لامحالہ دو تین سانس لے کر ہی پئیں۔جسم کا فائدہ بھی ہوگا۔اور سنت پر عمل کرنے کا ثواب بھی ملے گا۔

چاندی سونے کے برتن میں نہ پیئو نہ کھاؤ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

''نہ پہنو ریشمی کپڑا اور نہ دیباج (ایک قسم ہے ریشمی کپڑے کی) اور نہ پیئو کوئی پینے کی چیز سونے

(۴۶۳) صحیح بخاری کتاب الاشربة باب الشرب بنفسین أو ثلاثة حدیث ۵۶۳۱. صحیح مسلم کتاب الاشربة باب کراهة النفس في نفس الاناء واستحباب والتنفس ثلاثا خارج الاناء حدیث ۲۰۲۸.

(۴۶۴) صحیح مسلم کتاب الاشربة باب کراهة النفس فی نفس الاناء حدیث ۲۰۲۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاندی کے برتن میں' اور نہ کھاؤ سونے چاندی کی رکابیوں' اور پیالوں میں''۔ (بخاری۔مسلم) (۴۶۵)

نوٹ ☆ سونے چاندی کے برتنوں میں عورتوں' مردوں کے لئے کھانا پینا حرام ہے۔ ابن ماجہ میں حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ

''جو شخص چاندی کے برتن میں کوئی چیز پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹ غٹ کر کے اتارتا ہے''۔ (۴۶۶)

پانی پیتے وقت بسم اللہ کہو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نہ پیؤ تم پانی ایک سانس میں مانند اونٹ کے۔ بلکہ پیؤ تم دو سانسوں میں اور تین سانسوں میں۔ اور بسم اللہ کہو جب پانی پینے لگو' اور حمد کرو جب تم برتن کو منہ سے ہٹاؤ''۔ (ترمذی) (۴۶۷)

نوٹ ☆ جب بھی کوئی چیز پیؤ تو ضرور بسم اللہ کہہ کر شروع کرو۔ اور جب پی چکو۔ تو الحمد للہ کہو اتنے پر تو کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ اور نہ محنت کرنی پڑتی ہے۔

پانی میں پھونک نہ مارو

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا پانی میں پھونک مارنے سے۔ ایک شخص نے کہا کہ (پیالہ میں) تنکے وِنکے پڑے ہوئے دیکھوں (تو کیا کروں؟) فرمایا پھینک دے تو اس کو۔ (یعنی تھوڑا سا پانی پیالہ سے گرا دے) تا کہ تنکے نکل جائیں۔ (لیکن پیالہ میں پھونک نہ اڑا)''۔ (ترمذی شریف) (۴۶۸)

---

(۴۶۵) صحیح بخاری کتاب الاطعمة باب الاکل فی اناء مضفض حدیث ٥٤٢٦. صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم استعمال اناء الذھب والفضة علی الرجال والنساء حدیث ٢٠٦٧.

(۴۶۶) صحیح بخاری کتاب الاشربة باب آنیة الفضة حدیث ٥٦٣٤. صحیح مسلم کتاب اللباس والزینة باب تحریم استعمال اوانی الذھب والفضة فی الشرب وغیرہ۔ حدیث ٢٠٦٥۔

سنن ابن ماجه کتاب الاشربة باب الشرب فی آنیة الفضة حدیث ٣٤١٣.

(۴۶۷) سنن ترمذی ابواب الاشربة باب ما جاء فی التنفس فی الاناء حدیث ١٨٨٥. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ترمذی حدیث ١٨٨٥. اِس حدیث کی سند یزید بن سنان الجزری اور اس کے استاد کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۴۶۸) سنن ترمذی ابواب الاشربة باب ما جاء فی کراھیة النفخ فی الشراب حدیث ١٨٨٧.

یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ترمذی ٢/٣٣٤۔٣٣٣ حدیث ١٨٨٧۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة ١/٧٣٩ حدیث ٣٨٥

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانی میں پھونک مارنے سے سانس کا ربا اک ایسڈ گیس پانی میں چلی جاتی ہے۔ جس سے پانی مضر صحت ہوتا ہے۔ اس لئے حضور ﷺ نے پانی میں پھونک مارنے سے منع فرمایا۔ آج میڈیکل سائنس بھی پانی میں پھونک مارنے سے منع کرتی ہے۔ ڈاکٹر ایسا کرنے سے روکتے ہیں۔ کروڑوں درود وسلام رحمتِ عالمؐ پر کہ انہوں نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے ہی روک دیا تھا۔

دُودھ پی کر یہ دُعا کریں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے دودھ لایا گیا۔ جس کو حضور ﷺ نے پی لیا۔ اور فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے کھانا کھا چکے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَ اَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ.

''اے اللہ! تو اس میں ہمیشہ برکت دے اور ہمیں اس سے بہتر کھلاؤ''۔

اور فرمایا: جب دودھ پیو تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَ زِدْنَا مِنْهُ.

''اے اللہ تو اس میں ہمیں برکت دے اور زیادہ عطا فرما''۔

کیونکہ دُودھ کے علاوہ اور کوئی چیز کھانے پینے کے لئے کفایت نہیں کر سکتی۔ (ابوداؤد)

مُلَاحَظَہ ☆ دودھ ایک ایسی نعمت ہے کہ اس میں غذائیت بھی ہے اور مائیت بھی۔ یہ سیر بھی کر دیتا ہے اور سیراب بھی کرتا ہے' اس لئے اس سے بہتر اور کوئی چیز نہیں۔ اس لئے حضور ﷺ نے فرمایا کہ

''دودھ پی کر خدا سے دعا کیا کرو کہ اے اللہ! دودھ ہمیں اور زیادہ دے''۔

دوسرے کھانوں کے بعد فرمایا:

''خداوندا! ہمیں اس سے بہتر عطا کر''۔ (۴۶۹)

حضور انور ﷺ کے ارشادات کتنے حکیمانہ ہیں۔

دائیں ہاتھ سے پیو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب پیو تو اپنے داہنے ہاتھ کے ساتھ پیو''۔ (صحیح مسلم) (۴۷۰)

---

(۴۶۹) سنن ابوداؤد، کتاب الاشربة باب ما یقول اذا شرب اللبن حدیث ۳۷۳۰۔ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ۴۳۲ حدیث ۳۷۳۰۔

(۴۷۰) صحیح مسلم کتاب الاشربة باب آداب الطعام والشراب واحکامهما حدیث ۲۰۲۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ ☆ اچھی طرح یاد رکھیں کہ ہر پینے کی چیز ہمیشہ اپنے داہنے ہاتھ سے پیا کریں۔ کہ حضور ﷺ کی سنت ہے۔ اور اسی میں برکت ہے۔ خبردار! کبھی بائیں ہاتھ سے نہ پیا کریں! حضور انور ﷺ صحیح مسلم میں فرماتے ہیں:

((فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَ يَشْرَبُ بِهَا)).

''بے شک شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے''۔ (۴۷۱)

آپ عادت بنالیں۔ کہ بسم اللہ پڑھ کر ہمیشہ دائیں ہاتھ سے ہی پیئیں۔ اور پی کر الحمد للہ کہیں۔ آپ مسلمان ہیں۔ بھولیں نہیں اسی طرح کریں۔

---

(۴۷۱) حوالہ سابقہ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانے کی چیزوں کے آداب

حضرت عمر ابن سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''(کھانا شروع کرتے وقت) بسم اللہ کہہ۔ اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔ اور اپنے آگے سے کھا''۔ (بخاری و مسلم) (۴۷۲)

بسم اللہ کہہ کر کھانا شروع کرو

مُلَاحَظہ ☆ یاد رکھیں کہ بغیر بسم اللہ کہے کبھی کھانا شروع نہ کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح مسلم میں فرمایا ہے کہ

''جس کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے (یعنی بسم اللہ کہہ کر شروع نہ کیا جائے)۔ اس کھانے کو شیطان حلال جانتا ہے۔ (یعنی اس کے کھانے پر قادر ہو جاتا ہے)''۔ (۴۷۳)

نوٹ ☆ اگر کوئی شروع میں بسم اللہ کہنی بھول جائے۔ پھر کھانے کے دوران یاد آئے تو یوں کہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَ آخِرَہٗ. (مشکوٰۃ) (۴۷۴)

سفر سے آنے پر کھانا کھلانا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ تو حضور ﷺ نے اونٹ یا گائے ذبح کی''۔ (ابوداؤد) (۴۷۵)

---

(۴۷۲) صحیح بخاری کتاب الاطعمة باب التسمية على الطعام والاكل باليمين حديث ٥٣٧٦. صحیح مسلم كتاب الاشربة باب آداب الطعام والشراب واحكامهما حديث ٢٠٢٢.

(۴۷۳) صحیح مسلم كتاب الاشربة باب آداب الطعام والشراب واحكامهما حديث ٢٠١٧.

(۴۷۴) مشكوة المصابيح كتاب الاطعمة حديث ٤٢٠٢ بحواله. سنن ترمذی ابواب الاطعمة باب ما جاء فی التسمية على الطعام حديث ١٨٥٨. سنن ابوداؤد كتاب الاطعمة باب التسمية على الطعام حديث ٣٧٦٧. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحيح سنن ترمذی ٢/ ٣٢٠ حديث ١٨٥٨. صحيح سنن ابوداؤد ٢/٤٤٢_ ٤٤١ حديث ٣٧٦٧.

(۴۷۵) صحیح بخاری كتاب الجهاد والسير باب الطعام عند القدوم حديث ٣٠٨٩. سنن الطعام عند القدوم من السفر حديث ٣٧٤٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ ☆ سفر سے آ کر احباب کی از راہِ خلوص و محبت دعوت کریں تو اچھی بات ہے اور اگر شہرت یا ناموری کے لئے کھانا پکایا جائے۔ تو یہ سراسر ناجائز ہے۔ ایسی دعوت کو قبول نہیں کرنا چاہئے۔

شہرت کے کھانے کی ممانعت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ نے فخریہ کھانا کھلانے والوں کے کھانے سے منع فرمایا''۔ (ابوداؤد) (۴۷۶)

مہمان کو کھانا کھلانا

حضرت ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے۔ اس کو ایک دن اور ایک رات اچھی طرح اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔ مہمان کا حق تو ایک دن اور ایک رات کا ہے۔ اور تین دن رات تک مہمانداری ہے۔ اور اس کے بعد صدقہ ہے۔ اور مہمان کا میزبان کو پریشانی میں ڈالنے کے لئے اس کے ہاں زیادہ قیام کرنا درست نہیں''۔ (ابوداؤد) (۴۷۷)

نوٹ ☆ تین دن تک مہمان نوازی کرنی چاہئے۔ یعنی خوب پر تکلف ضیافت ہو۔ تین دن کے بعد مہمان کا حق مہمانداری ختم ہو جاتا ہے۔ اب اس کا کھانا صدقہ ہے۔ یعنی عام نیکی کی مانند ہے۔ اور گھر میں جو معمول کے مطابق کھانا پکے وہی مہمان کو کھلایا جائے' اب تکلف ضروری نہیں۔

ابن ماجہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

''جس گھر میں مہمان ہوتا ہے۔ اس گھر میں خیر و برکت ایسی دوڑتی ہے جس طرح چھری اونٹ کے کوہان کی طرف دوڑے''۔ (۴۷۸)

---

(۴۷۶) سنن ابوداؤد کتاب الاطعمة باب فی طعام المتبارین حدیث ۳۷۵۴۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ۴۳۸ حدیث ۳۷۵۴.

(۴۷۷) صحیح بخاری کتاب الادب باب ایاہ بنفسه باب اکرام الضیف و خدمته. حدیث ۶۱۳۵. صحیح مسلم کتاب اللقطة باب الضیافة و نحوها حدیث ۴۸ . سنن ابوداؤد کتاب الاطعمة باب ما جاء فی الضیافة حدیث ۳۷۴۸.

(۴۷۸) سنن ابن ماجه کتاب الاطعمة باب الضیافة حدیث ۳۳۵۶ ۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابن ماجه حدیث ۶۷۰ . اس حدیث کی سند جبارہ بن مغلس اور عبدالرحمٰن بن نہشل کی وجہ سے ضعیف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانے کو برا نہ کہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ نے کبھی کھانے پر عیب نہ رکھا۔ اگر اچھا ہوا تو کھالیا۔ ورنہ چھوڑ دیا''۔ (ابن ماجہ)(۴۷۹)

اکٹھا کھانا کھانے میں برکت ہوتی ہے

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم لوگ کھاتے تو ہیں۔ لیکن طبیعت سیر نہیں ہوتی''۔

آپؐ نے فرمایا: ''تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو گئے''۔

انہوں نے کہا: ''ہاں!''

آپؐ نے فرمایا: ''پس تم لوگ مجتمع ہو کر بسم اللہ کہہ کر کھایا کرو۔ کھانے میں برکت ہوگی''۔ (ابن ماجہ)(۴۸۰)

کھانے سے ہاتھ صاف کر کے سونا چاہیے

حضرت حسین رضی اللہ عنہ اپنی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص (کھانا کھا کر) بغیر ہاتھ صاف کئے ہوئے رات کو سو جائے۔ اور اس کو کسی قسم کی تکلیف پہنچے۔ تو اس کو اپنے نفس کو ملامت کرنا چاہیے''۔ (ابن ماجہ)(۴۸۱)

---

(۴۷۹) صحیح بخاری کتاب الاطعمة باب ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعامًا حدیث ٥٤٠٩. صحیح مسلم کتاب الاشربة باب لا یصیب الطعام حدیث ٢٠٦٤ . سنن ابن ماجه کتاب الاطعمة باب النھی ان یعاب الطعام حدیث ٣٢٥٩.

(۴۸۰) سنن ابوداؤد کتاب الاطعمة باب فی الاجتماع علی الطعام حدیث ٣٧٦٤. سنن ابن ماجه کتاب الاطعمة باب الاجتماع علی الطعام حدیث ٣٢٨٦. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ٢/ ٤٤٠ حدیث ٣٧٦٤. صحیح سنن ابن ماجه ٣/ ١٢٣ ـ ١٢٢ حدیث ٢٦٧٤ سلسلة الاحادیث الصحیحة ٢/ ٢٦٨ حدیث ٦٦٤.

(۴۸۱) سنن ابن ماجه کتاب الاطعمة باب من بات وفی یده ربیع غمر حدیث ٣٢٩٦. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابن ماجه ٣/ ١٢٥ ـ ١٢٤ حدیث ٢٦٨١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھوک اور جھوٹ جمع نہ کرو

حضرت اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھانا حاضر کیا گیا۔ آپؐ نے ہم سے فرمایا:

''آؤ! کھانا کھالو''۔

میں نے عرض کیا:

''آپ کھایئے۔ ہم کو بھوک نہیں ہے''۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

''دو چیزوں بھوک اور جھوٹ کو جمع نہ کیا کرو''۔ (ابن ماجہ) (۴۸۲)

گوشت اعلیٰ خوراک ہے

حضرت ابوداؤد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اہل دنیا اور اہل جنت دونوں کے کھانوں کا سردار گوشت ہے''۔ (۴۸۳)

شانہ کا گوشت حضور ﷺ نے شوق سے کھایا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک مرتبہ گوشت لایا گیا۔ اس میں شانہ آپ ﷺ کو پیش کیا گیا۔ آپ نے اس کو نہایت شوق سے نوچ نوچ کر کھایا''۔ (ابن ماجہ) (۴۸۴)

---

(۴۸۲) سنن ابن ماجه كتاب الاطعمة باب عرض الطعام حديث ۳۲۹۸. یہ حدیث حسن ہے۔ صحيح سنن ابن ماجه ۳/ ۱۲۵ حديث ۲٦۸۳.

(۴۸۳) سنن ابن ماجه كتاب الاطعمة باب اللحم حديث ۳۳۰۵. یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے۔ ضعيف سنن ابن ماجه حديث ٦٥۳. سلسلة الاحاديث الضعيفة ۸/ ۱۹۹ حديث ۳۷۲٤.

(۴۸۴) صحيح بخاری كتاب التفسير باب ذرية حملنا مع نوح انه كان عبداً شكورا حديث ٤۷۱۲. صحيح مسلم كتاب الايمان باب ادنى اهل الجنة منزلة فيها حديث ۱۹٤. سنن ابن ماجه كتاب الاطعمة باب اطايب اللحم حديث ۳۳۰۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضورؐ نے پائے نوش فرمائے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:

''ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے پائے اٹھا کر رکھ دیئے تھے۔ جو حضور ﷺ نے قربانی سے دس یوم کے بعد نوش فرمائے''۔ (ابن ماجہ) (۴۸۵)

سرکہ عمدہ سالن ہے (۴۸۶)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سرکہ تمام سالنوں سے عمدہ ہوتا ہے''۔ (ابن ماجہ) (۴۸۷)

حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ ایک روز میں حضرت عائشہؓ کے ہاں بیٹھی ہوئی تھی۔ کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ فرمانے لگے: ''کچھ کھانا بھی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا۔ ''ہاں حضور ﷺ! ہمارے یہاں (اس وقت) روٹی' کھجور' سرکہ موجود ہے''۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

''(واہ) سرکہ تو نہایت عمدہ سالن ہے۔ اللہ تعالیٰ سرکہ میں برکت عطا کرے۔ کیونکہ یہی سالن مجھ سے پہلے نبیوں کا تھا۔ اور جس گھر میں سرکہ ہوتا ہے وہ گھر سالن کا کبھی محتاج نہیں ہوتا''۔ (ابن ماجہ)

مُلاحظہ ☆ حضور انور ﷺ سرکہ کو عمدہ سالن فرمائیں اور جس گھر میں سرکہ ہو اس کو سالن کا محتاج نہیں سمجھتے۔ یعنی اگر گوشت' پلاؤ' زردہ' چپاتی' کوفتے' مچھلی وغیرہ موجود نہیں۔ تو نہ سہی۔ سرکہ جو ہے تو سب کچھ ہے۔ بلکہ سب سے بہتر ہے۔ تمام مرغن' اور قیمتی سالنوں سے عمدہ سالن ہے۔

آج ہم کھانے میں تین چار قسم کے سالن' چاٹیں' چٹنیاں' مربے اور انواع واقسام کی نعمتیں کھاتے ہیں۔ اور نماز اور دیگر عبادتوں سے جی چراتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا کچھ شکر نہیں کرتے' اور کہاں سرورِ کائنات ﷺ جو سرکہ کو عمدہ سالن قرار دے کر اس سے روٹی کھاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اور شکر بجا لاتے ہیں۔ ان کی پیروی میں یہی حال صحابہ کا تھا۔ رضی اللہ عنہم۔

---

(۴۸۵) صحیح بخاری کتاب الاطعمة باب ما کان السلف یدخرون فی بیوتهم واسفارهم حدیث ۵۴۲۳. سنن ابن ماجه کتاب الاطعمة باب القدید حدیث ۳۳۱۳. اِس حدیث میں پندرہ دن کا ذکر ہے۔

(۴۸۶) صحیح مسلم کتاب الاشربة باب فضیلة الخل والتارم به حدیث ۲۰۵۱. سنن ابن ماجه کتاب الاطعمة باب الائتدام بالخل حدیث ۳۳۱۶.

(۴۸۷) سنن ابن ماجه کتاب الاطعمة باب الائتدام بالخل حدیث ۳۳۱۸. یہ حدیث موضوع ہے۔ ضعیف سنن ابن ماجہ حدیث ۶۵۸. اس حدیث کا پہلا فقرہ سرکہ تو عمدہ سالن ہے۔ نمبر ۴۸۶ میں مذکور ہے۔ حدیث سے ثابت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمک سالنوں کا سردار ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تمہارے سالنوں کا سردار نمک ہے''۔ (ابن ماجہ)(۴۸۸)

چونکہ نمک کے بغیر ہر سالن بے کار ہے۔ تو نمک ہی ہر سالن کا جزو اعظم ہوا۔ اس لئے سالنوں کا سردار ہے۔ تو نمک گھول کر اگر روٹی کھالی جائے، تو سالن کے ساتھ ہی کھائی۔ دنیا کی مسافرانہ زندگی کتنی سادگی سے گزارنے کی تعلیم دی گئی ہے کہ سرکہ اور نمک سے ہی روٹی کھالو۔ اور خدا کا شکر کرو۔ اس کی عبادت کر کے دنیا سے چلنے کی تیاری کرو۔ پھر جنت جو اصلی گھر ہے۔ وہاں چل کر سب قسم کی دائمی نعمتوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حظ اٹھاؤ۔

زیتون کا تیل بابرکت ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زیتون کا تیل کھایا بھی کرو۔ اور لگایا بھی کرو۔ کیونکہ یہ نہایت مبارک درخت سے پیدا ہوتا ہے''۔ (ابن ماجہ)(۴۸۹)

ککڑی اور کھجور

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو کھجور کے ساتھ ککڑی (پنجابی تر) کھاتے ہوئے دیکھا''۔ (ابن ماجہ)(۴۹۰)

---

(۴۸۸) سنن ابن ماجه كتاب الاطعمة باب الملح حديث ۳۳۱۵. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعيف سنن ابن ماجه حديث ۶۵۷. اِس حدیث کی سند عیسیٰ بن ابی عیسیٰ خیاط کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۴۸۹) سنن ابن ماجه كتاب الاطعمة باب الزيت حديث ۳۳۲۰.

یہ حدیث انتہائی ضعیف ہے۔ ضعيف سنن ابن ماجه حديث ۶۵۹. البتہ سنن ترمذی ابواب الاطعمة باب ما جاء فی اكل الزيت الاطعمة باب الزيت حديث ۱۸۵۱۔ سنن ابن ماجه كتاب الاطعمة باب الزيت حديث ۳۳۱۹ میں یہ حدیث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔

صحيح سنن ترمذی ۲/ ۳۱۸ حديث ۱۸۵۱ صحيح سنن ابن ماجه ۳/ ۱۳۰ حديث ۲۶۹۸ سلسلة الاحاديث الصحيحة ۱/ ۷۲۴ حديث ۳۷۹.

(۴۹۰) صحيح بخاری كتاب الاطعمة باب القثاء بالرطب حديث ۵۴۴۰. صحيح مسلم كتاب الاشربة باب اكل القثاء بالرطب حديث ۲۰۵۳. سنن ابن ماجه كتاب الاطعمة باب القثاء والرطب يجمعان حديث ۳۳۲۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل کا پہلا میوہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہلی مرتبہ (نئے موسم کا) میوہ لایا جاتا۔ تو آپ یہ دعا فرماتے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَ فِیْ ثِمَارِنَا وَ فِیْ مُدِّنَا وَ فِیْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَّعَ بَرَكَةٍ.

''اے اللہ! برکت دے ہم کو ہمارے شہر میں اور ہمارے پھلوں میں اور ہمارے (پیمانوں) مد اور صاع میں برکت پر برکت''۔ (ابن ماجہ) (۴۹۱)

پھر حضورؐ (اس نئے پھل کو) بچوں کو عطا فرما دیتے، جو اس وقت آپؐ کے پاس موجود ہوتے۔ (ابن ماجہ)

نوٹ☆ بچے بھی انسان کا نیا پھل ہوتے ہیں۔ اور فصل کا پہلا میوہ بھی نیا پھل ہوتا ہے۔ اس مناسبت سے نیا پھل حضورؐ نئے پھل کو دے دیتے۔

مکھن کے ہمراہ کھجوریں نوش فرمائیں

بسر کے دونوں بیٹے جو بنی سلیم میں سے تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ

''ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے ایک چادر پانی سے ٹھنڈی کر کے حضور ﷺ کے لئے بچھا دی، وہیں آپؐ پر وحی نازل ہوگئی۔ پھر ہم نے حضور ﷺ کی خدمت میں مکھن اور کھجوریں پیش کیں۔ کیونکہ حضور انور ﷺ ان کو بہت خوشی سے نوش فرمایا کرتے''۔ (ابن ماجہ) (۴۹۲)

سادہ خوراک

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ صوف کا لباس پہنتے۔ اپنی جوتی آپ ہی سی لیا کرتے۔ آپ نے (ہمیشہ) کھانا معمولی کھایا۔ موٹا لباس پہنا''۔

---

(۴۹۱) صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المدینۃ و دعاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیھا بالبرکۃ حدیث ۱۳۷۳۔ سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ باب اذا اتی باول الثمرۃ حدیث ۳۳۲۹۔

(۴۹۲) سنن ابوداؤد کتاب الاطعمۃ باب فی الجمع بین لونین فی الاکل حدیث ۳۸۳۷ مختصراً سنن ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ باب التمر بالزبد حدیث ۳۳۳۴۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۴۵۵/۲ حدیث ۳۸۳۷۔ صحیح سنن ابن ماجہ ۱۳۳/۳ حدیث ۲۷۱۰۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا:

''معمولی کھانے سے کیا مطلب ہے؟''

انہوں نے کہا:

''کہ جو کی اتنی موٹی روٹی جو بغیر پانی کے آپ حلق سے نیچے نہ اتار سکتے تھے''۔(ابن ماجہ) (۴۹۳)

کھانے کے بعد یہ دُعا پڑھیں

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھانے سے فارغ ہو کر یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ.(ابوداؤد)

''(ہزار ہزار) شکر ہے اس ذات کا جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا۔ اور ہمیں مسلمان بنایا''۔ (۴۹۴)

کھانا کھلانے والے کے لئے دُعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے (کھانا کھلانے والے کے لئے) یہ دعا فرمائی:

((اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ)).(ابوداؤد)

''اے اللہ! کھلا اس کو جس نے مجھے کھلایا۔ اور پلا اس کو جس نے مجھے پلایا''۔ (۴۹۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سعد بن عبادہ کے ہاں تشریف لائے۔ تو انہوں نے روٹی اور زیتون کا تیل حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ جس کو کھا کر حضور انور ﷺ نے ان کے لئے یہ دعا فرمائی:

''تمہارے پاس روزے دار روزہ افطار کیا کریں۔ اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھایا کریں۔ اور ملائکہ تم پر رحمت بھیجیں''۔(ابوداؤد) (۴۹۶)

---

(۴۹۳) سنن ابن ماجه كتاب الاطعمة باب خبز الشهير حديث ۳۳۴۸ . یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابن ماجه حديث ۶۶۶ .

(۴۹۴) سنن ابوداؤد كتاب الاطعمة باب ما يقول الرجل اذا طعم حديث ۳۸۵۰ . یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حديث ۳۸۵۰ . اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن ریاح راوی مجہول ہے۔

(۴۹۵) صحيح مسلم كتاب الاشربة باب اكرام الضيف و فضل ايثاره حديث ۲۰۵۵ .

(۴۹۶) سنن ابوداؤد كتاب الاطعمة باب ما جاء فى الدعاء لرب الطعام اذا اكل عنده حديث ۳۸۵۴ . یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ۴۵۹ حديث ۳۸۵۴ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا کھانے کا طریقہ

کھانے کے وقت دستر خوان بچھائیں، اور ہاتھ دھو کر خوب صاف کریں کہ گرد و غبار، اور میل وغیرہ نہ رہے۔ جب کھانا دستر خوان پر رکھ دیا جائے۔ تو سب بسم اللہ کہہ کر شروع کریں۔ اکیلے کھائیں۔ یا دو دو اکٹھے کھائیں۔ پر سب مجتمع ہو کر ایک ہی دستر خوان پر کھائیں۔ نوالہ چھوٹا لیں، اور خوب چبا چبا کر نگلیں۔ نوالہ چباتے وقت آواز نہ آئے۔ کہ دوسروں کو کراہت ہوتی ہے۔ اور نوالہ چباتے وقت منہ بھی نہ کھولیں۔ کہ نوالہ دوسروں کو نظر آنے لگے۔ بڑے آرام اور اطمینان سے کھانا کھائیں۔ جب پانی پینے لگیں۔ تو دائیں ہاتھ سے بسم اللہ کہہ کر پئیں۔ ایک سانس میں مت پئیں۔ کم از کم دو سانس ضرور لیں۔ اگر کوئی بائیں ہاتھ سے پیے تو نرمی اور محبت سے کہہ دیں کہ دائیں ہاتھ سے پیو۔ گھر میں سب بچوں کو بھی ان باتوں پر عمل کرنے کی تاکید کریں۔ کھانا کھاتے وقت چار زانوں مت بیٹھیں، نہ ٹیک، نہ تکیہ لگائیں۔ بلکہ اکڑوں بیٹھیں۔ یعنی دونوں پاؤں پر، یا دو زانوں بیٹھیں۔ یا بصورت اقعا یعنی سرین ٹیک کر، اور دونوں زانو کھڑا کر کے۔ یا دایاں زانو کھڑا رکھیں۔ اور بائیں زانو پر بیٹھیں۔ کھانے کے دوران غیر مہذب اور لغو گفتگو نہ کریں۔ بلکہ دین یا دنیا کی کارآمد اور مفید باتیں کریں۔ یا مسائل بیان کریں۔ سالن اتنا ہی ڈالیں یا ڈلوائیں جتنا کھا سکیں۔ حتی الوسع کوشش کریں کہ برتن صاف کریں۔ جب کھانا کھا چکیں اور انگلیوں میں سالن لگا ہوا ہو تو سنت ہے، کہ چاٹ لیں۔ پھر رومال سے پونچھ لیں۔ اور پانی سے دھو کر چکناہٹ دور کریں، جب دستر خوان اٹھا لیا جائے۔ تو اللہ کی حمد کریں۔ ایک دو دعائیں جو اوپر لکھی ہیں، وہ پڑھیں۔ یا دعائے ذیل یاد کر لیں، یہ پڑھیں حضور ﷺ نے فرمایا ہے، جو شخص کھانے سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے، تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

دعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَ رَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ.(ابن ماجه)

''سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے یہ رزق عطا فرمایا۔ بغیر میری طاقت اور قوت کے''۔ (۴۹۷)

نوٹ ☆ اپنے گھر کھانا کھائیں۔ تو ہر روز سب گھر والے مل کر ایسے ہی کھانا کھایا کریں، اگر کہیں مدعو ہوں تو وہاں بھی اس طریق سے کھائیں، میزبان کو چاہیے کہ وہ مہمانوں کو سنت کے مطابق کھانا کھلائے،

---

(۴۹۷) سنن ترمذی ابواب الدعوات باب ما یقول اذا فرغ من الطعام حدیث ۳۴۵۸. سنن ابن ماجه کتاب الاطعمة باب ما یقال اذا فرغ من الطعام حدیث ۳۲۸۵. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۳/ ۴۲۶ حدیث ۳۴۵۸۔ صحیح سنن ابن ماجه ۳/ ۱۲۲ حدیث ۲۶۷۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدعوین کو چاہئے کہ جب کھا چکیں تو میزبان کے ہاں سے اٹھ کر چلے جائیں۔ دیر تک بیٹھے باتیں نہ کرتے رہیں۔قرآن میں ہے:

''پس جب (میزبان کے ہاں) کھا چکو پس متفرق ہو جاؤ۔ اور مت بیٹھے رہو جی لگانے والے باتوں میں''۔(پ۲۲ع۴)(۴۹۸)

(۴۹۸) سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لباس کے آداب

لباس انسان کا ستر ڈھانپتا ہے اور اس کے لئے زینت بھی ہے۔ ستر ڈھانپنا فرض ہے' اور ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے' چنانچہ ران کو بھی حضور ﷺ نے حدیث میں ستر فرمایا ہے۔(۴۹۹)

حضور انور ﷺ کے زمانہ میں لباس سادہ اور مختصر سا ہوتا تھا۔ عام طور پر لوگ تہ بند اور چادر میں گزارا کرتے تھے۔ کوئی امیر آدمی عمامہ بھی پہن لیتا تھا اور کرتہ بھی' پاؤں میں چپل رکھتے تھے۔

لباس کے لئے اسلام نے کوئی خاص حکم نہیں دیا۔ مختلف ملکوں سے لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں آتے تھے۔ اور ان کا لباس جدا جدا ہوتا تھا۔ آپ نے کسی کو منع نہیں فرمایا کہ ایسا لباس کیوں پہن رکھا ہے۔ البتہ تکبر اور شہرت کے لباس سے بہ سختی تمام منع کیا ہے۔ اور اسراف سے بھی۔

ہر انسان حیثیت کے مطابق اچھا اور صاف ستھرا لباس پہن سکتا ہے' جس میں نہ اسراف پایا جائے اور نہ تکبر و غرور۔

شہرت کا لباس منع ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص دنیا میں شہرت کا لباس پہنے گا۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کے کپڑے پہنا کر آگ لگا دے گا''۔ (ابن ماجہ)(۵۰۰)

شہرت اور تکبر کا لباس وہ ہوتا ہے جو اس نیت سے پہنا جائے کہ اس لباس کے سبب لوگوں میں اس کی شہرت اور برتری ہو۔ اور اس لباس کو دیکھ کر دوسرے مرعوب ہوں۔ اور خود بھی لوگوں کو حقیر اور ذلیل

---

(۴۹۹) سنن ابوداؤد کتاب الحمام باب النھی عن التعری حدیث ۴۰۱۳. سنن ترمذی ابواب الادب باب ما جاء ان الفخذ عورۃ حدیث ۲۷۹۵. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۴۹۸/۲ حدیث ۴۰۱۳۔ صحیح سنن ترمذی ۱۱۵/۳.

(۵۰۰) سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب فی لبس الشھرۃ حدیث ۴۰۳۰۔ ۴۰۲۹ سنن ابن ماجہ کتاب اللباس باب من لبس شھرۃ من الثیاب حدیث ۳۶۰۷. یہ حدیث حسن ھے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۵۰۳/۲ حدیث ۴۰۳۰۔ ۴۰۲۹. صحیح سنن ابن ماجہ ۳۳/ ۲۰۱۔ ۲۰۰ حدیث ۲۹۲۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھے۔ ہاں خدا نے کافی مال دے رکھا ہو۔ تو اس کی نعمت کا اظہار اور اس کے شکر کی نیت سے قیمتی لباس پہن سکتے ہیں۔ اور ایسا لباس زیب تن کر کے کسی کو حقیر نہ جانیں۔ بلکہ ہر کہہ و مہہ کو سلام کرنے میں سبقت کریں۔ اور غریبوں کے پاس بیٹھنے میں عار نہ کریں۔ بہتر ہے کہ مسجد میں جا کر کسی غریب کے مونڈھے سے مونڈھا' اور پاؤں سے پاؤں ملا کر صف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھیں' آپ کے قیمتی لباس کا حق ادا ہو جائے گا۔

حضورِ انور اُونی کپڑا پہنتے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ اونی کپڑا زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ اور ٹوٹی ہوئی جوتی سی لیا کرتے تھے۔ (بلکہ) سخت سے سخت کپڑا آپ نے پہنا ہے''۔ (ابن ماجہ) (۵۰۱)

لباس کا شکر ادا کرو

نوٹ ☆ غور کریں کہ حضرت سید الکونین ﷺ کا لباس کتنا مختصر اور کتنا سادہ تھا۔ بلکہ پیوند والی جوتی بھی پہنتے تھے کہ جب تک بالکل بوسیدہ اور بیکار نہ ہو جاتی نہ چھوڑتے۔ خود دستِ مبارک سے گانٹھتے تھے۔ افسوس ہم کتنا اچھا لباس پہنتے ہیں۔ اور کئی قسم کا پہنتے ہیں' اور کتنے کتنے جوڑے بنا کر رکھتے ہیں۔ با ایں ہمہ نماز تک ادا نہیں کرتے۔ کچھ خدا کا شکر نہیں کرتے۔

مسلمانو! خدا نے دیا ہے۔ تو اچھا لباس پہنو۔ لیکن اس کا حق ادا کرو۔ شکر کرو۔ اسے عبادت میں میلا کرو۔ نمازوں میں پرانا کرو۔

مرد ریشمی کپڑا نہ پہنیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ نے (مردوں کو) خالص ریشم کا لباس پہننے سے منع فرمایا''۔ (۵۰۲)

---

(۵۰۱) سنن ابن ماجه کتاب اللباس باب لباس رسول الله صلی الله علیه وسلم حدیث ٣٥٥٦. یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے۔ ضعیف سنن ابن ماجہ حدیث ٧١٨۔ اس حدیث کی سند میں نوح بن ذکوان ضعیف اور بقیہ بن ولید مدلس ہے۔

(۵۰۲) سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب الرخصة فی العلم و خیط الحریر حدیث ٤٠٥٥. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ٢/ ٥٠٩ حدیث ٤٠٥٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردوں کو ریشم پہننا حرام ہے۔[1] ہرگز نہ پہنیں، ریشم کو مات کر دینے والے اور بہتیرے کپڑے آئے ہوئے ہیں۔ وہ پہن لیں، پانچ چھ روپے گز کی پاپلین موجود ہیں۔ روپیہ عام ہے تو وہ پہن لیں ریشم سے بچیں۔

ابوداؤد میں ہے حضرت جابر رضی اللہ کہتے ہیں کہ ہم لڑکوں سے ریشمی کپڑا چھین لیا کرتے تھے۔ اور لڑکیوں کو پہنا دیتے تھے۔ (۵۰۳)

لباس دُھلا ہوا صاف رکھو

حضرت ابوالاحوص نے اپنے والد سے روایت بیان کی کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے کپڑے[2] میلے تھے۔ حضور ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا:

''کیا تم مالدار ہو؟''

میں نے عرض کیا:

''جی ہاں! (مال دار ہوں)''۔

آپؐ نے فرمایا:

''کس قسم کا مال ہے؟''

میں نے عرض کیا:

''اللہ تعالیٰ نے مجھے اونٹ، بکریاں، گھوڑے اور غلام (سب کچھ) عطا فرمائے ہیں''۔

---

[1] حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لے کر فرمایا:
''یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں''۔ (ابوداؤد) (۵۰۴)
معلوم ہوا کہ ریشم اور سونا عورتوں کے لئے جائز ہے۔

[2] ابوداؤد میں ایک دراز حدیث کے اخیر میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:
''اللہ تعالیٰ بے ہودہ بکنے اور خواہ مخواہ میلا کچیلا رہنے کو پسند نہیں کرتا''۔ (ابوداؤد۔ لباس کا بیان) (۵۰۵)

---

(۵۰۳) سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب فی الحریر للنساء حدیث ۴۰۵۹ . یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ۵۱۰ حدیث ۴۰۵۹ .

(۵۰۴) سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب فی الحریر للنساء حدیث ۴۰۵۷ . یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ۵۱۰ حدیث ۴۰۵۷ .

(۵۰۵) سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب ما جاء فی اسبال الازار حدیث ۴۰۸۹ . محقق العصر حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے اِس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ تخریج ریاض الصالحین مترجم ۱/ ۶۴۴ حدیث ۷۹۸ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا:

''جب تم کو اللہ نے مالدار بنایا ہے تو تم سے اس کی نعمت و کرامت کے آثار نمایاں ہونے چاہئیں''۔ (ابوداؤد) (۵۰۶)

یعنی مال دار ہو کر پھٹے پرانے میلے کچیلے کپڑے پہننے۔ خدا کے دیئے ہوئے مال کی ناشکری ہے۔ بلکہ اس کی نعمتِ مال کا اظہار ہونا چاہئے۔ یہی شکر ہے۔ کہ اچھا کھائے۔ اچھا پہنے۔ صاف ستھرا رہے۔ مال دار ہو کر آپ بھی ناکارہ لباس پہنے۔ اور گھر والوں کو پھٹے پرانے گندے کپڑوں میں رکھے۔ انار دانہ اور پیاز کی چٹنی پر گزارا کرے۔ یہ شخص ممسک اور کنجوس ہے۔ خدا کا ناشکر گزار ہے۔ مطلب یہ کہ مالدار اور متمول ہونے پر کھانے پینے میں مفلسوں اور فقیروں کی سی حالت بنا رکھنا اچھا نہیں ہے۔

حضور انور کا سیاہ عمامہ

حضرت حریث فرماتے ہیں کہ

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا۔ آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ جس کا کنارہ آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان لٹکا ہوا تھا''۔ (ابوداؤد) (۵۰۷)

رحمت عالم ﷺ پر نجرانی چادر

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''ایک روز میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ تو اس روز آپ نجران کی بنی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے تھے''۔ (ابن ماجہ) (۵۰۸)

---

(۵۰۶) سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب فی غسل الثوب وفی الخلقان حدیث ۴۰۶۳. یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ۵۱۱ حدیث ۴۰۶۳. یہ حدیث سنن نسائی کے حوالہ سے نمبر ۸۵ میں بھی گزر چکی ہے۔

(۵۰۷) صحیح مسلم کتاب الحج باب جواز دخول مکة بغیر احرام حدیث ۱۳۵۹. سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب فی العمائم حدیث ۴۰۷۷.

(۵۰۸) صحیح بخاری کتاب فرض الخمس باب ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعطی المولفة قلوبهم وغیرهم حدیث ۳۱۴۹. صحیح مسلم کتاب الزکاة باب اعطاء المولفة ومن یخاف علی ایمانه ان لم یعط حدیث ۱۰۵۷. سنن ابن ماجه کتاب اللباس باب لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۳۵۵۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رُوم کا اُونی جبہ

حضرت عبادہ بن صامت کا بیان ہے کہ

''ایک روز رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے تو ایک اونی جبہ روم کا بنا ہوا آپ کے زیب تن تھا۔ جس کی آستینیں تنگ تھیں۔آپ نے فقط وہی پہنے پہنے ہم کو نماز پڑھائی''۔(ابن ماجہ)(۵۰۹).

حضور ﷺ کو کرتہ زیادہ پسند تھا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ کو سب کپڑوں میں کرتا زیادہ پسند تھا''۔(ابوداؤد)(۵۱۰)

حضرت اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ کے کرتے کی آستین پہونچے (گٹ) تک ہوا کرتی تھیں''۔(ابوداؤد)(۵۱۱)

چادر اور تہ بند میں وفات ہوئی

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں:

اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَّاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ.

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک چادر پیوند والی، اور موٹے کپڑے کا تہ بند ہمارے پاس لے آئیں، اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان ہی دو کپڑوں میں وفات پائی''۔(بخاری)(۵۱۲)

---

(۵۰۹) سنن ابن ماجہ کتاب اللباس باب لبس الصوف حدیث ۳۵۶۳. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابن ماجہ حدیث ۷۲۰.

(۵۱۰) سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب ما جاء فی القمیص حدیث ۴۰۲۵. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ۵۰۲ حدیث ۴۰۲۵.

(۵۱۱) سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب ما جاء فی القمیص حدیث ۴۰۲۷. حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ نے اِس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ تخریج ریاض الصالحین مترجم ۱/ ۶۳۷ حدیث ۷۹۰. البتہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اِس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ۴۰۲۷.

(۵۱۲) صحیح بخاری کتاب اللباس باب الاکسیة والخمائص حدیث ۵۸۱۸. صحیح مسلم کتاب اللباس باب التواضع فی اللباس والاقتصاد علی الغلیظ منه حدیث ۲۰۸۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروڑوں درود وسلام ہادیٔ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ کتنا سادہ اور مختصر سا لباس پہن کر زندگی گزاری۔ حتیٰ کہ وفات بھی چادر اور تہ بند میں ہوئی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

رحمت عالم ﷺ کی پاپوش مبارک

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا:

كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''حضور انور ﷺ کا جوتا (مبارک) کیسے تھا؟''

انہوں نے کہا:

لَهُمَا قِبَالَانِ.

''ہر ایک جوتے میں دو تسمے تھے''۔ (شمائل ترمذی) (۵۱۳)

عرب کا جوتا ہمارے ہاں کے جوتے کی مانند نہیں تھا۔ بلکہ ایک چمڑے کی چپٹی پر دو تسمے لگے ہوئے ہوتے تھے۔ یعنی ایک قسم کی چپل تھی۔ یہی رحمت عالم ﷺ پہنتے تھے۔

دورِ حاضر کا قیمتی اور متنوع لباس

کہاں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا لباس، عمامہ، کرتا، تہ بند اور چپل۔ ساری زندگی اسی لباس میں گزار دی۔ کہاں ہم پاجامہ، شلوار، پتلون، بنیان، قمیص، بوشرٹ، سویٹر، کوٹ، مفلر، کمبل، ٹوپی، پگڑی کئی کئی جوڑے۔ اور پاؤں کے لئے فل سلیپر، ہاف سلیپر، بوٹ، سینڈل، ہر چیز کے تنوع کا شمار ہی نہیں۔ پھر بھی خدا کا شکر مفقود، اور نماز گلدستہ طاق نسیاں۔ اگر دورِ حاضر نے لباس بڑا قیمتی اور متنوع پیش کیا ہے۔ تو آپ کو مبارک ہو۔ کوئی منع نہیں۔ لیکن اس لباس کو پہن کر ''حلال'' تو کریں۔ عورتوں کے لباس کا ایسا ایسا کپڑا تیار ہو کر آ چکا ہے جسے دیکھ کر سورج اور چاند شرماتے ہیں۔ اور یہ کپڑا اس سے قبل اولادِ آدم کو نصیب نہیں ہوا۔ پھر یہ لباس پہن کر عورتیں نماز نہ پڑھیں۔ اور خدا کی اطاعت نہ کریں تو سخت ناشکری ہے۔

---

(۵۱۳) صحیح بخاری کتاب اللباس باب قبالان فی نعل ومن رای قبالا واحدا واسعًا حدیث ۵۸۵۷.

الشمائل المحمدیة للترمذی باب ما جاء فی نعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث ۷۶.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہ بند، شلوار، پاجامہ کی حد

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مسلمان کا اِزار، تہ بند، شلوار، پاجامہ وغیرہ) نصف ساق تک ہوتا ہے۔ اور ٹخنوں تک رکھنے میں بھی کوئی مضائقہ اور گناہ نہیں۔ البتہ جو ٹخنوں سے نیچے ہو۔ وہ جہنم میں جائے گا۔ اور (سنو!) جو شخص غرور و تکبر سے اپنا اِزار لٹکاتا ہے۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے اس کی طرف نہیں دیکھے گا''۔ (ابوداؤد) (۵۱۴)

تکبر کیا ہوتا ہے

ایک خوبصورت اور حسین شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! مجھے حسن پسند ہے۔ اور جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ کہ مجھے حسن عطا بھی کیا گیا ہے۔ لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ کوئی شخص حسن میں میرے جوتے کے تسمے کے برابر بھی فوقیت حاصل نہ کرے۔ تو کیا یہ کبر ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''نہیں! (یہ تکبر اور غرور نہیں) بلکہ تکبر تو یہ ہے کہ حق بات سے مغالطہ دے کر لوگوں کو ذلیل سمجھے''۔ (ابوداؤد) (۵۱۵)

عورت مرد کا، اور مرد عورت کا لباس نہ پہنے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے مردوں کے مشابہت کرنے والی عورتوں اور عورتوں کے ساتھ مشابہت کرنے والے مردوں پر لعنت فرمائی ہے''۔ (ابوداؤد) (۵۱۶)

مطلب یہ کہ عورت لباس وغیرہ میں مرد کا طریقہ اختیار کرے۔ یا جو مرد عورتوں کی سی زنانہ طرز

---

(۵۱۴) سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب فی قدر موضع الازار حدیث ۴۰۹۳۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ۵۱۸ حدیث ۴۰۹۳۔

(۵۱۵) سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب ما جاء فی الکبر حدیث ۴۰۹۲۔ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ۵۱۸ حدیث ۴۰۹۲۔ اِس مفہوم کی حدیث صحیح مسلم میں بھی موجود ہے۔ اور نمبر ۲۵۵ میں گزر چکی ہے۔

(۵۱۶) صحیح بخاری کتاب اللباس باب المتشبھین بالنساء والمتشبھات بالرجال حدیث ۵۸۸۵۔ سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب فی لباس النساء حدیث ۴۰۹۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسند کرے۔اس پر لعنت ہے۔

اللہ ہم سب کو معاف کرے۔ داڑھی مونچھ منڈا کر عورتوں کا سا چہرہ بنانا۔ یا بعض زنخوں کا عورتوں کی سی شکل بنانا۔ اور ان کا لباس یا بعض عورتوں کا مردوں کی طرح سر کے بال کٹانا اور مردانہ لباس زیب تن کرنا۔ یہ کوائف حدیث مذکور کی روشنی میں قابل اصلاح ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کا لباس پہننے والے مرد اور مردوں کا لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے''۔(ابوداؤد)(۵۱۷)

پردے پھاڑ کر اوڑھنیاں بنالیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے انصاری عورتوں (کے پردے کرنے) کی تعریف کی' فرمایا: جب سورۂ نور کی یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾(پ۱۸ ع۱۰)

''اور (اے محمد ﷺ! آپ) مسلمان عورتوں کو فرما دیجئے۔ کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں' اور اپنی زینت کا اظہار نہ کریں۔ ان اعضاء (ہاتھ پیر وغیرہ) کے علاوہ جن کے کھولنے کی (ضرورتاً) اجازت ہے۔ اور اپنی اوڑھنیاں اپنے گریبانوں میں ڈال لیں''۔(۵۱۸)

تو انصاری عورتوں نے (خدا کا حکم سن کر) اپنے پردے پھاڑ پھاڑ کر اپنی اوڑھنیاں بنالیں۔(ابوداؤد)(۵۱۹)

اسے کہتے ہیں خدا کا حکم ماننا کہ آیت سنتے ہی گھروں کے پردے پھاڑ کر چادریں بنا کر پردہ کرنے لگ گئیں۔ ہزاروں رحمتیں ان انصاری عورتوں پر۔

---

(۵۱۷) سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب فی لباس النساء حدیث ۴۰۹۸. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ۵۱۹ حدیث ۴۰۹۸.

(۵۱۸) سورة النور آیت نمبر ۳۱.

(۵۱۹) سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب فی قوله تعالیٰ. یدنین علیهن من جلابیبهن حدیث ۴۱۰۰. علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ضعیف الاسناد کہا ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ۴۱۰۰. البتہ صحیح بخاری میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ اللہ ان عورتوں پر رحم کرے جنھوں نے پہلی ہجرت کی تھی۔ جب اللہ تعالیٰ نے آیت ﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾ ''اور اپنے ڈوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں''۔ نازل کی تو انھوں نے اپنی چادروں کو پھاڑ کر ان کے ڈوپٹے بنالیے۔ صحیح بخاری کتاب التفسیر باب قوله و لیضربن بخمرهن علی جیوبهن حدیث ۴۷۵۹۔ ۴۷۵۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ارشاد رسول ﷺ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بہن) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ تو حضور ﷺ نے ان کی جانب سے رخ پھیر لیا۔ کیونکہ ان کے بدن پر باریک کپڑے تھے۔ اور ارشاد فرمایا:

''اے اسماء! جب عورت بالغ ہو جائے۔ تو ان کو یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کا بدن دکھائی دے۔ البتہ یہ حصہ اور یہ حصہ حضور ﷺ نے اپنے چہرہ' اور دونوں ہتھیلیوں کی طرف اشارہ فرمایا''۔ (ابوداؤد) (۵۲۰)

مطلب یہ ہے کہ ضرورتاً چہرہ' اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں عورت کھول سکتی ہے' اس کے علاوہ جسم کا باقی کوئی حصہ غیر کے سامنے کھولنا درست نہیں۔ چونکہ موجودہ دَور بڑا پرفتن ہے' اس لئے پردہ کی از حد احتیاط چاہیے۔

تصویر اور کتا گھر میں نہ آئے

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہیں سنا کہ ''جس مکان میں کتا[1] یا تصویر[2] (جاندار کی) ہوتی ہے اس میں ملائکہ (رحمت) داخل نہیں ہوتے''۔ (ابوداؤد) (۵۲۱)

یہ زمانہ تصویر کا ہے۔ دائیں بائیں' آگے پیچھے' نیچے اوپر' گلیوں کوچوں' بازاروں' ہوٹلوں'

---

[1] کتا گھر میں بطور فیشن یا شوق کے رکھنا منع ہے' چارپایوں کی رکھوالی اور کھیت کی حفاظت کے لئے جائز ہے' یا شکار کیلئے۔ (۵۲۲)

[2] حضورؐ نے فرمایا: ''سب سے زیادہ عذاب اللہ تعالیٰ کے نزدیک تصویر بنانے والے کو ہوگا''۔ (۵۲۳)

(۵۲۰) سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب فیما تبدی المراۃ من زینتھا حدیث ۴۱۰۴. یہ حدیث ضعیف ہے۔ خالد بن دریک رحمۃ اللہ علیہ اِسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں اور ان کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کرنا ثابت نہیں۔ اِس حدیث کی سند میں ولید مدلس ہے اور سعید بن بشیر ضعیف راوی ہے۔ تفسیر ابن کثیر (اردو مع تحقیق وتخریج ۳/۶۰۹ طبع مکتبہ قدوسیہ لاہور) صحیح بخاری کتاب اللباس باب التصاویر حدیث ۵۹۴۹.

(۵۲۱) صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان و تحریم اتخاذ ما فیہ صور غیر ممتھنۃ بالفرش و نحوہ حدیث ۲۱۰۶. سنن ابوداؤد کتاب اللباس باب فی الصور حدیث ۴۱۵۳.

(۵۲۲) صحیح بخاری کتاب الحرث والمزارعۃ باب اقتناءِ الکلب للحرث حدیث ۲۳۲۲. صحیح مسلم کتاب المساقاۃ باب الامر بقتل الکلاب حدیث ۱۵۷۵.

(۵۲۳) صحیح بخاری کتاب اللباس باب عذاب المصورین یوم القیامۃ حدیث ۵۹۵۰. صحیح مسلم کتاب اللباس باب تحریم تصویر صورۃ الحیوان حدیث ۲۱۰۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسٹیشنوں، دکانوں میں ہر ہر جگہ تصاویر ہیں سینما کی تصویروں کا ہی کوئی شمار نہیں۔ تمام اخبار تصویروں سے مزین ہیں۔ تصاویر ذریعہ خبر رسانی بن چکا ہے۔ اخباروں میں ہر بیان دینے اور تقریر کرنے والے کی تصویر موجود ہوتی ہے۔

الحاصل: اس دور میں تصویر سے مفر نہیں۔ حتیٰ کہ سفر حج کے لئے ضروری ہے کہ تصویر بنائی جائے۔ اور سب عازمین حج تصویر بنواتے ہیں۔

تو پھر کیا کہہ سکتے ہیں کہ تصویر جائز ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ آزمائش کا دور ہے۔ اس ماحول میں تصویر سے بچنے والا خدا کے نزدیک بڑا درجہ پائے گا۔ تو پھر آپ یوں کریں کہ جہاں تک ہو سکے۔ تصویر سے بچیں۔ از راہِ شوق نہ بنوائیں۔ گھروں میں اگر دیواروں پر نہ لگائیں۔ تو آپ کا کیا حرج ہے۔ پھر نہ لگائیں۔ ہاں اگر آپ حج کو جائیں۔ تو فوٹو اتروالیں کہ مجبوری ہے۔ خدا معاف کرے گا۔ پاسپورٹ کے لئے ضرور فوٹو چاہئے، لے لیں۔ واقعی مجبوری ہے۔ اس طرح ناگزیر حالات میں اگر فوٹو سے سابقہ پڑ جائے تو چارونا چار لینا پڑے گا۔ لیکن بلا ضرورت نہ لیں۔ اللہ بڑا راضی ہوگا۔ یہی آزمائش کا وقت ہے۔ کہ سارا زمانہ ایک رو میں بہہ نکلا ہے۔ کوئی تو خدا کے رسولؐ کے ساتھ رہ جائے۔ ؎

ہر حادثہ کو سینہ سپر ہو کے دے شکست
ہر دردِ زندگی کی طرف مسکرا کے دیکھ

ایمان کی جانچ کا وقت

کوئی برائی جب عام ہو جائے اور اس کا ہزاروں لاکھوں بار تکرار ہوتا رہے، تو نگاہ میں آہستہ آہستہ وہ برائی، برائی نہیں دکھائی دیتی۔ سودی کاروبار دن کے معمول کی طرح ساری دنیا پر چھا گیا ہے۔ شراب نوشی کی کثرت گردشِ لیل ونہار کے ساتھ گردش میں ہے۔ تصویر معاشرے کی بڑی ''اہم'' ضرورت پوری کر رہی ہے۔ گانے بجانے، رقص وسرود، اور آلاتِ موسیقی کے بغیر موجود انسان ''بیمار'' ہو جاتا ہے۔ اور اگر اسے یہ ''آکسیجن'' نہ ملے تو دم گھٹ کر مر جائے۔ تو پھر کوئی ''دیوانہ'' ہی ہوگا۔ جو اس دَور میں سود، شراب، تصویر، رقص وغنا، اور آلاتِ موسیقی کو ناجائز کہے۔ ع

کچھ امیدیں دے رہی ہیں آرزوؤں کو فریب

مسلمان بھائیو! یہی وقت ہے۔ آپ کے ایمان کی جانچ کا، آپ کے زر اسلام کی کامل العیاری کا۔ دینداری کی عصمت کے تحفظ اور بچاؤ کا۔ ع

زمانہ باتو نہ سازد، تو با زمانہ ستیز!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر زمانہ تیرے (دین کے) موافق نہیں ہے۔تو! تو زمانہ سے نبرد آزما ہو۔یعنی اگر سارا جہان رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے موافقت نہ کرے۔ بلکہ خلاف کرے تو۔ تو ان سے گھل مل نہ جا۔ نمک کی کان میں جا کر نمک نہ بن جا۔ ان کی ہاں میں ہاں نہ ملا۔ بلکہ ان سے الگ تھلک رہ۔

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ﴾ (پ۲۸ ع۱۲)

''پس ڈرو اللہ سے جتنا ڈر سکو تم''۔ (۵۲۴)

یعنی ایسے ماحول میں کہ جہاں برائی سے کوئی نفرت نہ رہی ہو۔ بلکہ اس برائی کو جائز سمجھا جانے لگا ہو۔ اور سارا زمانہ اسے سینے سے لگانے لگا ہو۔ اور اس کے بغیر کوئی چارہ کار نہ رہا ہو۔ تو اس وقت جتنا بچ سکتے ہو۔ اتنا ضرور بچو۔ بلکہ اگر بن پڑے تو حمایت اسلام میں ستیزہ کار بنو۔ ؎

جھیلنا ہے اے جنوں! طولِ شب غم حشر تک!
یوں گریباں چاک کرنے سے سحر ہوتی نہیں!

عورت کے ہاتھ حنائی ہوں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے پردہ کے پیچھے سے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ جس کے ہاتھ میں ایک ایسا خط تھا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا گیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ اور فرمایا:

''میں نہیں سمجھ سکا کہ یہ کسی مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہے''۔

اس پر حضور ﷺ نے فرمایا:

''اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں ہی کو مہندی سے رنگ لیتی''۔ (ابوداؤد) (۵۲۵)

نوٹ ☆ عورتوں کو مناسب ہے کہ ہاتھوں کو مہندی لگایا کریں۔ تاکہ ان کے ہاتھوں' اور مردوں کے ہاتھوں میں امتیاز ہو جائے۔ پورے ہاتھوں کو مہندی نہ لگا سکے۔ تو کم از کم ناخنوں کو ہی حنا سے رنگ لیا کریں۔ (Nail Polish) نیل پالش سے حنائی رنگ بدرجہا اچھا ہے۔

---

(۵۲۴) سورۃ التغابن آیت نبمر ۱٦.

(۵۲۵) سنن ابوداؤد کتاب الترجل باب فی الخضاب للنساء حدیث ٤١٦٦ . یہ حدیث حسن ھے۔ صحیح سنن اوداؤد ۲/ ٥٣٦ حدیث ٤١٦٦ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہندی وسمہ کا خضاب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک ایسے شخص کے قریب سے ہوا جس کو آپ نے مہندی کا خضاب لگائے ہوئے دیکھا۔ فرمایا:

''کیا اچھا رنگ ہے''۔

پھر آپ کا گزر ایسے شخص کے پاس سے ہوا۔ جس کے مہندی اور وسمہ دونوں لگے ہوئے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

''یہ اس پہلے سے بھی اچھا ہے''۔ (ابن ماجہ) (۵۲۶)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهٖ هٰذَا الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ)). (ابوداؤد)

''اس بڑھاپے کے تغیر کے لئے مہندی اور وسمہ نہایت عمدہ چیز ہے''۔ (۵۲۷)

سیاہ خضاب کی ممانعت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''آخر زمانہ میں بعض لوگ کبوتر کے پوٹے کی طرح سیاہ خضاب کریں گے، جو جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکیں گے''۔ (ابوداود) (۵۲۸)

نوٹ ☆ بالکل سیاہ خضاب جو سارے بالوں کو پورے طور پر سیاہ کر دے، منع ہے۔ پیرافین ڈائے میں کے بنے ہوئے خضاب جو بازار میں بکتے ہیں۔ یہ بالوں کو نہایت سیاہ کر دیتے ہیں۔ ان سے پرہیز کریں۔ البتہ مہندی اور وسمہ کا خضاب لگایا کریں۔ یہ جائز بھی ہے اور مفید بھی ہے۔

(۵۲۶) سنن ابوداؤد کتاب الترجل باب فی خضاب الصفرة حدیث ٤٢١١. سنن ابن ماجه کتاب اللباس باب الخضاب الصفرة حدیث ٣٦٢٧. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ٤٢١١. ضعیف سنن ابن ماجه حدیث ٧٣٠.

(۵۲۷) سنن ابوداؤد کتاب الترجل باب فی الخضاب حدیث ٤٢٠٥. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ٢/ ٥٤٥ حدیث ٤٢٠٥.

(۵۲۸) سنن ابوداؤد کتاب الترجل باب ما جاء فی خضاب السواد حدیث ٤٢١٢. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ٢/ ٥٤٧ حدیث ٤٢١٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت خوشبو لگا کر باہر نہ جائے

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر کوئی عورت جو خوشبو لگا کر باہر جائے۔ جس سے لوگوں کو اس کی بو معلوم ہو۔ تو وہ عورت ایسی اور ایسی ہے۔ حضور ﷺ نے اس کو بہت برا کہا''۔ (ابوداوٗد) (۵۲۹)

نوٹ ☆ عورت کو چاہئے کہ خوشبو لگا کر گھر سے باہر نہ جائے۔ حتیٰ کہ مسجد میں بھی خوشبو لگا کر نہ جائے۔ ویسے غسل کرے۔ صاف ستھرے عمدہ کپڑے پہنے۔ تیل وغیرہ سر کو لگائے۔ اور مسجد میں جائے۔ کوئی حرج نہیں۔

نیا کپڑا پہننے کی دُعا

حضور انور ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص نیا کپڑا پہنتے وقت یہ دعا پڑھے گا' اور پھر پرانا ہونے پر اس کو صدقہ کر دے گا۔ تو مرتے وقت اور جب تک زندہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا''۔

دعا یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَسَانِیْ مَآ اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَيَاتِیْ.

''سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے پہنایا مجھ کو وہ کپڑا جس سے چھپاتا ہوں میں ستر اپنا' اور زینت کرتا ہوں اس سے اپنی زندگی میں''۔ (ابن ماجہ) (۵۳۰)

---

(۵۲۹) سنن ابوداؤد کتاب الترجل باب ما جاء فی المراۃ تتطیب للخروج حدیث ۴۱۷۳. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۲/ ۵۳۸ حدیث ۴۱۷۳.

(۵۳۰) سنن ترمذی ابواب الدعوات باب ۱۰۷ حدیث ۳۵۶۰. سنن ابن ماجه کتاب اللباس باب ما یقول الرجل اذا لبس ثوبًا جدیدًا حدیث ۳۵۵۷. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ترمذی حدیث ۳۵۶۰. ضعیف سنن ابن ماجه ۷۱۹. اِس حدیث کی سند میں ابوالعلاء راوی مجہول ہے۔ سلسلة الاحادیث الضعیفة ۱۰/ ۱۷۹۔ ۱۷۸ حدیث ۴٦٤٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِسلامی آداب واخلاق

بردباری کی تعلیم

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

''میں نے دس سال تک مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی۔ اس وقت میرا لڑکپن تھا۔ اور میرا ہر کام میری مرضی کے مطابق ہوا کرتا تھا۔ (جیسے کہ بچوں کی عادت ہوتی ہے) مگر حضور ﷺ نے اس مدت میں کبھی مجھے اُف بھی نہیں فرمایا۔ (یعنی جھڑکا تک نہیں) اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نہیں کیا''۔ (ابوداؤد) (۵۳۱)

ایک دیہاتی کی بیوقوفی اور حضور ﷺ کا تحمل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''ہم نے ایک اعرابی کو دیکھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی گردن میں چادر ڈال کر کھینچنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ کی گردن سرخ ہوگئی۔ حضور ﷺ نے اس کی طرف دیکھا۔ تو اعرابی نے کہا۔ میرے ان دونوں اونٹوں کو (غلے سے) لاد دیجئے۔ حضور ﷺ نے ایک شخص کو بلا کر حکم دیا کہ اس کے دونوں اونٹ لاد دو۔ ایک اونٹ پر جو اور دوسرے پر کھجور لاد دو''۔ (ابوداؤد) (۵۳۲)

وہ دیہاتی آدمی تھا' جو علم' تہذیب اور اخلاق نہیں جانتا تھا۔ اس کو چاہئے تھا کہ بڑے ادب و

---

(۵۳۱) صحیح بخاری کتاب الوصایا باب استخدام الیتیم فی السفر والحضر اذا کان صلاحًا له حدیث ۲۷۶۸. صحیح مسلم کتاب الفضائل باب حسن خلقه صلی الله علیه وسلم حدیث ۲۳۰۹. سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی الحلم واخلاق النبی صلی الله علیه وسلم حدیث ۴۷۷۳.

(۵۳۲) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی الحلم واخلاق النبی صلی الله علیه وسلم حدیث ۴۷۷۵. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ۴۷۷۵. البتہ صحیح بخاری کتاب اللباس باب البرود والحبر والسملة حدیث ۵۸۰۹. صحیح مسلم کتاب الزکاة باب اعطاء المولفة ومن یخاف علی ایمانه ان لم یعط. حدیث ۱۰۵۷. میں اِس مفہوم کی حدیث موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہذیب سے حضور ﷺ سے غلبہ طلب کرتا۔ لیکن اس نے جہالت سے گردن میں چادر ڈال کر کھینچنا شروع کر دیا۔ حضور ﷺ نے کمال صبر و تحمل سے اس کا مطالبہ پورا کر دیا۔ یہ ہے رسول اللہ ﷺ کا خلق اور بردباری' اور ہمارے لئے سبق۔

قصور معاف کر دینا چاہئے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی خادم یا عورت کو نہیں مارا''۔ (ابوداؤد) (۵۳۳)

یعنی حضور ﷺ قصور معاف کر دیتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ اپنی ذات کے لئے کسی سے بدلہ نہ لیتے تھے۔ البتہ اگر کوئی شخص اللہ کی حرمت کو چاک کرتا۔ حد (توڑتا) تو آپ اس سے اللہ ہی کے (حکم کی تعمیل) کے لئے اس جرم کا بدلہ لیتے تھے''۔ (ابوداؤد) (۵۳۴)

اچھی طرزِ زندگی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

''جب رسول اللہ ﷺ کو کسی شخص کی بری بات کی اطلاع ہوتی تھی۔ تو حضور ﷺ یہ نہ فرماتے تھے کہ فلاں شخص کو کیا ہوا۔ بلکہ یہ فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ جو وہ ایسا ایسا کرتے ہیں''۔ (ابوداؤد) (۵۳۵)

---

(۵۳۳) صحیح مسلم کتاب الفضائل باب مباعدة صلی اللہ علیه وسلم للآثام و اختیاره من المباح اشهله و انتقامه لله تعالیٰ عند انتهاك حرماته حدیث ۲۳۲۸ . سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی التجاوز فی الامر حدیث ٤٧٨٦ .

(۵۳۴) صحیح بخاری کتاب المناقب باب صفة النبی صلی اللہ علیه وسلم حدیث ۳۵٦۰ . صحیح مسلم کتاب الفضائل باب مباعدة صلی اللہ علیه وسلم للآثام و اختیاره من المباح اشهله حدیث ۲۳۲۷ . سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی التجاوز فی الامر حدیث ٤٧٨٥ .

(۵۳۵) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی حسن العشرة حدیث ٤٧٨٨ . یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۱۷٦ حدیث ٤٧٨٨ . اِس مفہوم کی حدیث صحیح مسلم کتاب الفضائل باب علمه صلی اللہ علیه وسلم بالله تعالیٰ و شدة خشیته حدیث ۲۳٥٦ میں بھی موجود ہے۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة ۵/ ۹۷ حدیث ۲۰٦٤ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ ☆ یعنی حضور انور ﷺ اس کا نام لے کر نہ فرماتے کہ فلاں نے ایسا کام کیوں کیا ہے کہ وہ شرمندہ ہوگا۔ بلکہ فرماتے لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو وہ ایسا کرتے ہیں۔

سب سے برا شخص

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا وہ شخص ہوگا' جس کی سخت کلامی کی وجہ سے لوگ اس سے ملنا چھوڑ دیں''۔ (۵۳۶)

دوسری روایت میں یہ ارشاد فرمایا:

''اے عائشہؓ! سب سے برے وہ لوگ ہیں جن کی زبان درازی کی وجہ ان کا احترام کیا جائے''۔ (ابوداؤد) (۵۳۷)

نوٹ ☆ بعض آدمی سخت کلام اور بدزبان ہوتے ہیں' اس وجہ سے لوگ نفرت کرتے ہوئے ان سے ملنا ترک کردیتے ہیں۔ اور بعض آدمیوں کی زبان درازی کی وجہ سے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں کہ اگر ان کی عزت نہ کی تو وہ بے عزتی کریں گے۔ ایسے دونوں قسم کے لوگ خدا کے نزدیک سب سے برے ہیں۔ پس بدزبانی' اور زبان درازی نہایت بری چیز ہے اخلاقی گندگی ہے۔

حسن اخلاق کا وزن سب سے زیادہ ہے

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''حسن اخلاق سے زیادہ وزنی میزانِ عمل میں کوئی چیز نہیں ہے''۔ (ابوداؤد) (۵۳۸)

---

(۵۳۶) صحیح بخاری کتاب الادب باب ما یجوز من اغتیاب اهل الفساد والریب حدیث ٦٠٥٤. صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب مداراة من یتقی فحشه حدیث ٢٥٩١. سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی حسن العشرة حدیث ٤٧٩١.

(۵۳۷) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی حسن العشرة حدیث ٤٧٩٣. یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ٤٧٩٣.

(۵۳۸) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی حسن الخلق حدیث ٤٧٩٩. سنن ترمذی ابواب البر والصلة باب ما جاء فی حسن الخلق حدیث ٢٠٠٢. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ٣/ ١٧٩ حدیث ٤٧٩٩. صحیح سنن ترمذی ٢/ ٣٧٨ حدیث ٢٠٠٢ سلسلة الاحادیث الصحیحة ٢/ ٥٣٥ حدیث ٨٧٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صائم النہار اور قائم اللیل کا مرتبہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

''مومن حسن اخلاق کی وجہ سے ایسے شخص کا مرتبہ حاصل کر لیتا ہے جو تمام دن روزہ رکھے اور تمام رات نماز پڑھے''۔(ابوداؤد)(۵۳۹)

جھگڑا چھوڑنے کا درجہ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں ضامن ہوں جنت کے کنارے پر ایک مکان کا اس شخص کے لئے جو جھگڑا چھوڑ دے۔ اگر چہ وہ حق پر ہی ہو''۔(ابوداؤد)(۵۴۰)

نوٹ ☆ حق پر ہوتے ہوئے جو شخص جھگڑا چھوڑ دے۔ ہوسکتا ہے' اُسے کچھ نقصان بھی ہو۔ اسی لئے تو حضور ﷺ نے اس کے لئے جنت میں ایک مکان کی ضمانت دی ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جھگڑا وغیرہ نہایت بری چیز ہے۔ اُسے کبھی مول نہیں لینا چاہئے۔ اور اگر جھگڑا پڑ جائے۔ تو خسارہ اٹھا کر بھی اسے ختم کر دینا چاہئے۔ درجہ اسی میں ہے۔

اللہ تعالیٰ کو نرمی پسند ہے

حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نرمی (رفق) کرنے والا ہے۔ اور نرمی کرنے کو پسند فرماتا ہے۔ اور نرمی پر جو ثواب عطا فرماتا ہے۔ وہ سختی پر عطا نہیں فرماتا''۔(ابوداؤد)(۵۴۱)

---

(۵۳۹) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی حسن الخلق حدیث ٤٧٩٨ . یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۱۷۸ حدیث ٤٧٩٨ .

(۵۴۰) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی حسن الخلق حدیث ٤٨٠٠ . یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۱۷۹ حدیث ٤٨٠٠ . سلسلة الاحاديث الصحيحة ١/ ٥٥٢ حديث ٢٧٣ .

(۵۴۱) صحیح مسلم کتاب البرو والصلة باب فضل الرفق حدیث ٢٥٩٣ (عن عائشه رضی الله عنها) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی الرفق حدیث ٤٨٠٧).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص نرمی سے محروم ہوا وہ تمام بھلائیوں سے محروم ہو گیا''۔ (ابوداؤد) (۵۴۲)

احسان کا شکر کرنا چاہیے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص انسانوں کا شکر نہیں کرتا۔ وہ اللہ کا شکر نہیں کرتا''۔ (ابوداؤد) (۵۴۳)

نوٹ ☆ ہر شخص کو اپنے محسن کا شکر کرنا چاہیے۔ چاہے احسان بڑا ہلکا ہی کیوں نہ ہو۔ اپنے محسن کا شکر نہ کرنا مغرور اور متکبر لوگوں کا شیوہ ہے۔

کھانا پرہیز گاروں کو کھلانا چاہیے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مومن کے علاوہ کسی کو اپنا ساتھی نہ بنا۔ اور متقی پرہیز گار کے علاوہ کسی کو اپنا کھانا نہ کھلا''۔ (ابوداؤد) (۵۴۴)

یار دوست، ساتھی صرف نیک پرہیز گار، ایمان والے موحد ہونے چاہئیں۔ اور دعوت بھی صرف پرہیز گاروں کو دینی چاہیے۔ اپنا کھانا متقی دیندار لوگوں کو ہی کھلانا چاہیے۔ تاکہ کھانے سے جو قوت حاصل ہو وہ نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں صرف ہو۔

عصبیت جاہلیہ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو عصبیت (حمایت باطل) پر لوگوں کو آمادہ کرے۔ اور وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے۔ جو عصبیت کے سبب کسی سے لڑے اور وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے۔ جو عصبیت پر

(۵۴۲) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی الرفق حدیث ۴۸۰۹. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۱۸۲ حدیث ۴۸۰۹.

(۵۴۳) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی شکر المعروف حدیث ۴۸۱۱. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۱۸۲ حدیث ۴۸۱۱. سلسلة الاحادیث الصحیحة ۱/ ۷۷۶ حدیث ۴۱۶.

(۵۴۴) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب من یومر ان یجالس حدیث ۴۸۳۲. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۱۸۷ حدیث ۴۸۳۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مر جائے''۔(ابوداؤد)(۵۴۵)

حضور انور ﷺ سے پوچھا گیا کہ عصبیت کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اپنی قوم (برادری) کی مدد کرنا ظلم پر''۔(ابوداؤد)(۵۴۶)

ناحق طرفداری

معلوم ہوا کہ کسی فرد کی' یا کسی رشتہ دار کی' یا برادری کی ناحق طرفداری کرنا بڑا گناہ ہے۔حمایت باطل اتنی بری چیز ہے۔کہ اس پر حضور ﷺ نے لیس منا فرمادیا۔کہ باطل کی حمایت کرنے والا ہم میں سے (ہماری جماعت اور امت میں سے) نہیں ہے۔پھر خوب یاد رکھیں کہ اپنے کسی دوست' ہمسایہ' رشتہ دار' قوم' برادری کی ناحق طرفداری ہرگز ہرگز نہ کرنا۔ظلم پر کسی کا ساتھ نہ دینا۔باطل اور جھوٹ پر کسی کی ہاں میں ہاں نہ ملانا۔سن لیں کہ حضور انور ﷺ نے باطل' جھوٹ' ظلم' جورو جفا کے طرفداروں' حامیوں اور ساتھیوں کو اپنی جماعت اور امت سے نکال دیا۔لیس منا۔ دھڑے بندوں اور پارٹی بازوں کا رسول رحمت ﷺ سے کوئی تعلق نہیں۔

کسی دوسرے کو اپنا باپ بنانا

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

''جو شخص اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کو باپ بنائے۔تو قیامت تک اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہوتی رہے گی''۔(ابوداؤد)(۵۴۷)

نوٹ ☆ جو لوگ اپنا نسب بدلتے ہیں۔یعنی ذات تبدیل کرتے ہیں۔مغل' قریشی' سید' مرزا'

---

(۵۴۵) سنن ابو داؤد کتاب الادب باب فی العصبیة حدیث ۵۱۲۱. یہ حدیث ضعیف ہے۔ضعیف سنن ابو داؤد حدیث ۵۱۲۱. اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان مکی راوی مجہول ہے۔صحیح مسلم کتاب الامارة باب وجوب ملازمة جماعة المسلمین عند ظهور الفتن. حدیث ۱۸۴۸ میں اسی معنی کی حدیث موجود ہے۔اس لئے معنوی لحاظ سے یہ حدیث صحیح ہے۔

(۵۴۶) سنن ابو داؤد کتاب الادب باب فی العصبیة حدیث ۵۱۱۹. یہ حدیث ضعیف ہے۔ضعیف سنن ابو داؤد حدیث ۵۱۱۹. اس حدیث کی سند عباد بن کثیر کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۵۴۷) سنن ابو داؤد کتاب الادب باب فی الرجل ینتمی الی غیر موالیه حدیث ۵۱۱۵. یہ حدیث صحیح ہے۔صحیح سنن ابو داؤد ۳/ ۲۵۸۔۲۵۷ حدیث ۵۱۱۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پٹھان وغیرہ بنتے ہیں۔ گویا یہ دوسرے کو اپنا باپ بناتے ہیں۔ یہ لوگ بزبان رسالت مآب ملعون ہیں۔
مسلمان بھائیو! سوچو! ذات تبدیل کرنے سے کیا ہوگا۔ خدا کے ہاں تو عمل کام آئیں گے۔ ذات پات کام نہیں آئے گی۔ بدعمل تو سید قریشی بھی دوزخ میں جھونک دیا جائے گا۔ اور آپ غیر سید ہو کر سید کہلا کر کیا کریں گے۔ فانی زندگی کو خدا کی مرضی کے مطابق (عبادات اور اچھے اخلاق سے) گزار کر مرنا بڑا اعزاز ہے۔ اللہ سب کو نصیب کرے۔

قومیت پر فخر کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے تم میں سے جاہلیت کا نخوت وغرور' اور آباؤ واجداد پر فخر کرنے کو (اسلام میں) دور کر دیا ہے۔ مومن نیک بخت ہے۔ اور فاجر بد بخت۔ (یعنی قوموں کے اعتبار سے کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہے۔ بلکہ نیک اعمال کے اعتبار سے درجات میں تفاوت ہوسکتی ہے) تم سب آدم کی اولاد ہو۔ اور آدمی مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں۔ (لہٰذا بہ اعتبار اصل کے سب ایک ہیں)۔ پھر لوگوں کو اپنی قوموں پر فخر کرنا چھوڑ دینا چاہیے۔ کیونکہ ان کے آباؤ واجداد (کفار) تو جہنم کے کوئلے ہیں۔ (اور اگر باز نہ آئے) تو اللہ کے نزدیک اس کیڑے سے زیادہ ذلیل ہو جائیں گے۔ جو اپنی ناک سے گندگی دھکیلتا ہے''۔ (ابوداؤد) (۵۴۸)

نیک گمان کرنا عمدہ عبادت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''نیک گمان کرنا عمدہ عبادت ہے''۔ (ابوداؤد) (۵۴۹)

ہر مسلمان پر نیک گمان رکھنا چاہیے۔ یعنی جب تک کوئی خلاف شرع بات کسی میں آنکھوں سے نہ دیکھیں۔ یا اس پر گواہ موجود نہ ہوں۔ کسی پر بدظنی نہ کریں۔ سب پر حسن ظن رکھنا چاہیے' اور یہ حسن ظن از قسم عبادت ہے۔

---

(۵۴۸) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی التفاخر بالاحساب حدیث ۵۱۱۶. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۲۵۸ حدیث ۵۱۱۶.

(۵۴۹) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی حسن الظن حدیث ۴۹۹۳. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداود حدیث ۴۹۹۳. سلسلة الاحادیث الضعیفة ۷/ ۱٤۰ حدیث ۳۱۵۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدگمانی سے بچنا چاہیے

ام المومنین حضرت صفیہؓ بنت حیی کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں رات کو آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئی۔ آپ سے باتیں کرتی رہی۔ جب میں واپسی کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔ تو رسول اللہ ﷺ بھی میرے ہمراہ مجھے رخصت کرنے کھڑے ہوئے۔ راستے میں دو انصاری شخص ملے۔ جنہوں نے حضور ﷺ کو دیکھ کر جلدی جلدی چلنا شروع کر دیا۔ (اس خیال سے کہ حضور اس وقت رات کو کہاں تشریف لے جا رہے ہیں)۔ ان کو دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا:

''یہ تو (میرے ساتھ صفیہ بنت حیی (میری بیوی) ہیں''۔

انہوں نے کہا:

''سبحان اللہ! اے اللہ کے رسول! (کیا ہم آپ کی نسبت ایسا گمان کر سکتے ہیں۔ توبہ!)''۔

اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''شیطان انسان میں خون کی طرح دورہ لگاتا رہتا ہے۔ اس لئے مجھے اندیشہ ہوا کہ ممکن ہے وہ تمہارے دلوں میں کوئی بات یا کوئی شرارت ڈال دے''۔ (ابوداؤد) (۵۵۰)

نوٹ ☆ رسول اللہ ﷺ نے دو انصاریوں کو اس لئے کہا کہ یہ میرے ساتھ میری بیوی ہے تا کہ وہ بدگمانی کا شکار ہو کر گنہگار نہ ہو جائیں۔

جمائی کے وقت ہاہا کی آواز نہ نکالو

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے۔ اور جمائی کو اچھا نہیں جانتا۔ پھر جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے۔ تو جہاں تک ممکن ہو اس کو روکے۔ اور ہاہا کی آواز نہ کرنے لگے۔ کیونکہ جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور وہ جمائی پر ہنستا ہے''۔ (ابوداؤد) (۵۵۱)

---

(۵۵۰) صحیح بخاری کتاب الادب باب التکبیر والتسبیح عند التعجب حدیث ۶۲۱۹. صحیح مسلم کتاب السلام باب بیان ان انه یستحب لمن رؤی خالیًا بامراة حدیث ۲۱۷۵. سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی حسن الظن حدیث ۴۹۹۴.

(۵۵۱) صحیح بخاری کتاب الادب باب ما یستحب من العطاس وما یکره من التثاؤب حدیث ۶۲۲۳. سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ما جاء فی التثاؤب حدیث ۵۰۲۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ ☆ عموماً چھینک اس وقت آتی ہے کہ جب پیٹ خالی ہو مسامات کھلے ہوں۔ اور بدن ہلکا ہو۔ جو صحت کی علامت ہے' ایسی حالت میں آدمی عبادت بھی اچھی طرح کر سکتا ہے۔ سستی وغیرہ نہیں ہوتی۔ اس لئے چھینک پر حضور ﷺ نے اَلْحَمْدُلِلّٰہ کہنے کو فرمایا ہے کہ اس علامتِ صحت پر خدا کا شکر کرو۔ (۵۵۲)

اور جمائی علامت ہے سستی' کاہلی اور پیٹ بھرا ہونے کی اس حالت میں آدمی عبادت کرنے کی ہمت نہیں پاتا۔ یہی وجہ ہے کہ شیطان جمائی پر خوش ہوتا ہے۔ کہ اب اس پر کاہلی اور سستی آئے گی اور نماز پڑھے بغیر ہی سو جائے گا۔

شیطانی اثر سے بچنے کے لئے حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

''جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے' تو اس کو چاہیے کہ اپنا منہ (بائیں ہاتھ کی پشت سے) بند کرے۔ کیونکہ (منہ کھلا ہونے کی حالت میں) شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے''۔ (ابوداؤد) (۵۵۳)

زکام کی چھینکیں

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے چھینک[1] آئی۔ (اس نے اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہا) تو حضور ﷺ نے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰہ فرمایا۔ اس کے بعد پھر اسے چھینک آئی۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا:

''اس شخص کو زکام ہے''۔ (ابوداؤد) (۵۵۴)

نوٹ ☆ معلوم ہوا کہ زکام کے سبب جو چھینک آئے نہ اس پر الحمد للہ کہنا چاہئے۔ اور نہ سننے والے کو جواب میں یرحمک اللہ کہنا چاہئے۔

---

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چھینکتے تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ پر رکھ لیتے اور آہستہ آواز سے چھینکتے۔ (۵۵۵)

(۵۵۲) صحیح بخاری کتاب الادب باب ما یستحب من العطاس ویکرہ من التثاؤب حدیث ۶۲۲۳.

(۵۵۳) صحیح مسلم کتاب الزھد والرقائق باب تشمیت العاطس و کراھة التثاؤب حدیث ۲۹۹۵.

سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ما جاء فی التثاؤب حدیث ۵۰۲۶.

(۵۵۴) صحیح مسلم کتاب الزھد والرقائق باب تشمیت العاطس و کراھة التثاؤب حدیث ۲۹۹۳.

سنن ابوداؤد کتاب الادب باب کم مرة یشمت العاطس؟ حدیث ۵۰۳۷.

(۵۵۵) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی العطاس حدیث ۵۰۲۹. یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۲۳۶ حدیث ۵۰۲۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایفائے وعدہ اور عذر

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی شخص اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت اس کو پورا کرنے کی ہو۔ پھر وہ کسی وجہ (معقول عذر) سے اس کو پورا نہ کر سکے' یا اپنے وعدے پر (اس کے پاس) نہ آ سکے۔ تو (ایسی صورت میں) اس پر کوئی گناہ نہیں''۔ (ابوداؤد) (۵۵۶)

نوٹ ☆ وعدہ پورا نہ کرنا بڑا گناہ ہے۔ بلکہ حدیث میں وعدہ خلافی کو نفاق کی ایک[1] تہائی بتایا گیا ہے۔ سوچ سمجھ کر وعدہ کرنا چاہئے۔ اگر پورا کرنے کی نیت ہو۔ تو کریں۔ ورنہ نہ کریں۔ جب کر لیں۔ تو ہر قیمت پر پورا کریں۔ البتہ اگر کوئی معقول عذر مانع ہو جائے۔ کوئی زبردست وجہ ایفائے عہد میں رکاوٹ ڈال دے تو گناہ نہیں ہوگا۔

ہنسی مذاق میں جھوٹ نہ ہو

اسلام ایسا پاکیزہ اور نورانی مذہب ہے کہ اس میں ہنسی مذاق کے وقت بھی جھوٹ اور دھوکا روا نہیں۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! مجھے سواری دیجئے''۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

''ہم تجھے اونٹ کے بچہ پر سوار کریں گے''۔

---

[1] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''منافق کی تین نشانیاں ہیں' جب بات کرے جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے خلاف کرے' جب اس کو امانت دی جائے خیانت کرے''۔ (مشکوٰۃ) (۵۵۷)

(۵۵۶) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی العدۃ حدیث ٤٩٩٥۔ یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ٤٩٩٥ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ ٣/ ٦٤٤.

(۵۵۷) مشکوۃ المصابیح کتاب الایمان باب الکبائر و علامات النفاق حدیث ٥٥ بحوالہ صحیح بخاری کتاب الایمان باب علامات المنافق حدیث ٣٣. صحیح مسلم کتاب الایمان باب خصال المنافق حدیث ٥٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا:

''میں اونٹنی کے بچہ کو کیا کروں گا؟ (مجھے تو اونٹ چاہئے)''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''آخر اونٹ بھی تو اونٹنیوں ہی کے بچے ہوتے ہیں''۔(ابوداؤد)(۵۵۸)

سبحان اللہ! کیسی اچھی اور پاکیزہ خوش طبعی ہے۔اور حقیقت' اور صداقت سے بھری ہوئی۔

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی صلح میں شراکت

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں (گھر پر) حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو چلاتے[1] ہوئے سنا۔پس وہ اندر داخل ہوئے۔تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو طمانچہ مارنے کے لئے پکڑا۔اور فرمایا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ پر چلاتے دیکھ رہا ہوں۔یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے ان کو روک دیا۔اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (بیٹی پر) غصہ کی حالت میں تشریف لے گئے۔رسول اللہ ﷺ نے (حضرت عائشہؓ سے) فرمایا:

''تم نے دیکھا کہ میں نے تم کو ایک مرد سے کس طرح چھڑا لیا''۔

چند یوم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔تو دیکھا کہ حضور ﷺ اور عائشہ رضی اللہ عنہا میں صلح ہوگئی تھی۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں سے کہا آپ دونوں مجھے اپنی صلح میں بھی اسی طرح شریک کر لیجئے۔جس طرح کہ آپ نے مجھے اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا۔یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا)). (ابوداؤد)

---

[1] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق اپنی بیویوں سے خاوند اور بیوی کا بھی تھا۔اور رسول اور امتی ہونے کا بھی۔خاوند اور عورت کا تعلق دوستانہ بھی ہوتا ہے۔بعض وقت بیوی ناز اور پیار کے بل بوتے پر خاوند سے ذرا گرم بھی ہو جاتی ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی حضور کی چہیتی بیوی تھیں۔بعض وقت ناز اور محبت کے غلبہ سے (ادب کے دائرہ میں رہتے ہوئے) تیز بات کر بیٹھتی تھیں۔جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض نہیں ہوتے تھے۔کیونکہ عورت کی حیثیت محض نوکر اور لونڈی کی نہیں ہے۔اور اگر بے ادبی کی نوبت پہنچتی۔تو اس کے خلاف آسمانی وحی آ جاتی اور اس میں تعلیم امت بھی ہے کہ مردوں کو چاہئے کہ وہ عورتوں کی بعض ناگوار باتوں کو ہنسی مذاق میں ٹال دیا کریں۔اور بات بات پر گرفت نہ کریں۔

(۵۵۸) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ما جاء فی المزاح حدیث ۴۹۹۸ . یہ حدیث صحیح ہے۔صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۲۲۸ حدیث ۴۹۹۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہم نے شریک کرلیا۔ہم نے شریک کرلیا''۔(۵۵۹)

سبحان اللہ! کیسا پرلطف مذاق ہے۔اور کتنا سبق آموز واقعہ ہے حضور انور ﷺ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان ''لڑائی'' اور ''صلح'' کے الفاظ کتنے پیارے اور ظرافت لئے ہوئے ہیں۔اور حضور ﷺ کا یہ فرمانا: ''میں نے تجھ کو ایک مرد سے چھڑایا''۔اس میں کتنا لطیف مذاق ہے' کہ مرد سے مراد باپ ہے' اور باپ بھی تو مرد ہی ہوتا ہے۔پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا کہنا کہ مجھے اپنی صلح میں شریک کر لیجئے اس جملہ کا دل ہی دل میں لطف اٹھائیے۔اور قربان جائیں حضور انور ﷺ کے جواب پر۔ہم نے شریک کر لیا۔شریک کرلیا۔کیا باغ و بہار مزاح ہے۔

پیار سے دوسرے کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان (انسؓ) کو کہا:

یَا بُنَيَّ ''اے میرے بیٹے''۔(ابوداؤد)(۵۶۰)

نوٹ ☆ آج کل جو محبت سے دوسروں کے بچوں کو کہہ دیا جاتا ہے۔بیٹا! یہ کہنا درست ہے۔اس سے محبت بڑھتی ہے' غور کریں کہ رسولِ رحمت کی زندگی سے ہر ہر بات میں ہدایت ملتی ہے۔چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے شمع حدیث فروزاں ہے۔

رسولِ رحمت کا آخری کلام

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام یہ تھا:

''تم نماز کا خیال رکھو۔اور تم غلام ولونڈی کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو''۔(ابوداؤد)(۵۶۱)

حضور انور ﷺ کا نصائح کے سلسلہ میں آخری کلام تھا الصلوۃ نماز کا خیال رکھو۔کبھی نہ چھوڑنا۔اور ماتحت لوگوں۔لونڈی غلام (نوکر چاکر عورتوں) پر کبھی ظلم نہ کرنا۔انہیں خوب کھلانا پلانا اور اوڑھانا۔انہیں تنگ نہ کرنا۔ان کا دل نہ دکھانا۔اور کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچانا۔

---

(۵۵۹) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ما جاء فی المزاح، حدیث ۴۹۹۹ . یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ۴۹۹۸ .

(۵۶۰) صحیح مسلم کتاب الادب باب جواز قوله لغیر ابنه یا بنی و استحبابه للملاطفة حدیث ۲۱۵۱ . سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی الرجل یقول لابن غیره: یا بنی حدیث ۴۹۶۴ .

(۵۶۱) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی حق المملوك حدیث ۵۱۵۶ . یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۲۶۵ حدیث ۵۱۵۶ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر اچھی بات صدقہ ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''ہر اچھی بات کہنے سے صدقہ کا ثواب ملتا ہے''۔ (ابوداؤد) (۵۶۲)

رفاہِ عامہ کا کام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''راستے میں ایک درخت ایسا تھا۔ جس کی شاخیں لوگوں کو تکلیف پہنچایا کرتیں۔ ایک شخص نے ان کو دور کر دیا۔ اس سے وہ جنت میں داخل ہوا''۔ (ابن ماجہ) (۵۶۳)

نوٹ ☆ خدا کے بندوں کی تکلیف دور کر کے ان کو آرام پہنچانا بڑا نیک کام ہے۔ ہمیں رفاہِ عامہ کے کام کر کے خدا کو خوش کرنا چاہیے۔

ایک حدیث شریف میں حضور انور ﷺ فرماتے ہیں:

((خَيْرُكُمْ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسَ)). (مشکوٰۃ)

''تم میں سے بہتر وہ ہے۔ جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے''۔ (۵۶۴)

یورپ نے لاکھوں ایجادات کے ذریعہ تمام دنیا کے لوگوں کو بڑا فائدہ پہنچایا۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو اسلام نصیب کرے۔ ہمارا فرض تھا کہ یورپ جا کر ان کو اسلام کی تبلیغ کرتے۔ لیکن ہمیں فرقہ بندی کی لڑائی سے ہی فرصت نہیں ملی۔ افسوس! ساری دنیا کو فائدہ پہنچانے والی قوم کو ہم اسلام نہ پہنچا سکے۔

---

(۵۶۲) صحیح بخاری کتاب الادب باب کل معروف صدقة حدیث ٦٠٢١. صحیح مسلم کتاب الزکاة باب بیان ان اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف حدیث ١٠٠٥. سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی المعونة للمسلم حدیث ٤٩٤٧.

(۵۶۳) سنن ابن ماجه کتاب الادب باب اماطة الاذی عن الطریق حدیث ٣٦٨٢. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابن ماجه ٣/ ٢١٨، حدیث ٢٩٨٤.

(۵۶۴) ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث مجھے مشکوٰۃ المصابیح اور دیگر معتبر کتب میں نہیں ملی۔ واللہ اعلم۔ البتہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع الصغیر حدیث ٣٢٨٩ میں خیر الناس انفعهم الناس ''لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہے'' کے الفاظ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ اور اس کے لئے سلسلة الاحادیث الصحیحة حدیث ٤٢٦ اور طبرانی کبیر' الدارقطنی' شعب الایمان اور ابن عساکر کا حوالہ دیا ہے۔ اور اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستہ سے تکلیف دہ چیز دور کرنا

حضور انور ﷺ فرماتے ہیں:

''راستہ سے تکلیف پہنچانے والی چیز کو دور کر دینا نہایت اچھا عمل ہے''۔(ابن ماجہ)(٥٦٥)

نوٹ☆ یعنی گزرگاہوں سے اینٹ' پتھر' کانٹے' کانچ کے ٹکڑے' خربوزے' اور کیلے کے چھلکے وغیرہ دفع کرنے نیکی اور صدقہ ہے۔ نہایت اچھا عمل ہے۔ کیونکہ اس میں عوام الناس کو تکلیف سے بچانا مقصود ہے۔ لوگوں کا بھلا درکار ہے۔

پوچھنے پر نام بتاؤ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے مکان پر گیا۔ اور آپ سے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ (یعنی دروازہ کو دستک دی) آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ حضور نے فرمایا:

''میں میں (نہ کہو) نام لے کر کہو (کہ فلاں ہوں)''۔(ابن ماجہ)(٥٦٦)

نوٹ☆ آپ جب کسی کے مکان پر جا کر دروازہ کھٹکھٹائیں اور اندر سے آواز آئے۔ کون صاحب ہیں؟ تو جواب میں نام بتائیں۔ میں ہوں نہ کہو۔ اس سے گھر والے کو شناخت کرنے میں دقت' اور پریشانی ہوتی ہے۔

راستوں میں نہ بیٹھو

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بچو تم راستوں میں بیٹھنے سے!''

لوگوں نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول باتیں کرنے کے لئے ہمیں مجالس میں بیٹھنا ناگزیر ہے''۔

---

(٥٦٥) صحیح مسلم کتاب البر والصلة باب فضل ازالة الاذی عن الطریق حدیث ٢١٦٨ . سنن ابن ماجه کتاب الادب باب اماطة عن الطریق حدیث ٣٦٨١.

(٥٦٦) صحیح بخاری کتاب الاستئذان باب اذا قال من ذا؟ فقال انا حدیث ٦٢٥٠ . صحیح مسلم کتاب الاداب باب کراهة قول المستأذن انا اذا قیل من هذا حدیث ٢١٥٥ . سنن ابن ماجه کتاب الادب باب الاستئذان حدیث ٣٧٠٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ نے فرمایا:

''اگر ضروری بیٹھنا ہے۔ تو راستے کا حق ادا کرو''۔

عرض کیا:

''راستے کا حق کیا ہے اے اللہ کے رسولؐ!''

آپؐ نے فرمایا:

((غَضُّ الْبَصَرِ وَ كَفُّ الْاَذٰى وَ رَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ))

''نگاہ نیچے رکھنا (کہ غیر محرم پر نہ پڑے) اور کسی کو ایذا نہ دینا۔ (نہ ہاتھ سے نہ زبان سے)۔ اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا''۔ (ابوداؤد) (۵۶۷)

مسلمان بھائی کی عزت بچانا

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَمٰى مُؤْمِنًا مِّنْ مُنَافِقٍ اُرَاهُ قَالَ بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا يَحْمِىْ لَحْمَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ نَّارِ جَهَنَّمَ وَ مَنْ رَمٰى مُسْلِمًا بِشَىْءٍ يُرِيْدُ شَيْنَهٗ بِهٖ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ جَسَرِ جَهَنَّمَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ)). (ابوداؤد)

''جس شخص نے بچایا کسی مسلمان کو کسی منافق سے مسلمان کی طرفداری کر کے (یعنی منافق نے کسی کی غیبت کی اور سننے والے نے اس غیبت کو ردّ کر دیا۔ اور اسے روک دیا) تو اللہ قیامت کے روز ایک فرشتہ بھیجے گا۔ جو اس (غیبت روکنے والے) کے گوشت کو جہنم سے بچائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان پر تہمت کرے' عیب لگانے کو' تو اللہ تعالیٰ اس کو روک رکھے گا جہنم کے پل پر۔ جب تک اس کی سزا پوری نہ ہو''۔ (۵۶۸)

---

(۵۶۷) صحیح بخاری کتاب المظالم باب اخنیة الدور والجلوس فیها والجلوس علی الصعدات حدیث ۲۴۶۵ . صحیح مسلم کتاب اللباس والزینة باب النهی عن الجلوس فی الطرقات و اعطاء الطریق حقه حدیث ۲۱۲۱ . سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی الجلوس فی الطرقات حدیث ۴۸۱۵ .

(۵۶۸) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب من ردّ عن مسلم غیبة حدیث ۴۸۸۳ . یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۱۹۸ حدیث ۴۸۸۳ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوسر کھیلنے کی ممانعت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ)).(ابوداؤد)

''جس نے چوسر کھیلا۔اس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی''۔(۵۶۹)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے چوسر کھلا۔ فَكَاَنَّمَا غَمَسَ يَدَهٗ فِیْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَّ دَمِهٖ. گویا اس نے اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں ڈال دیا''۔(ابوداؤد)(۵۷۰)

مطلب یہ ہے کہ چوسر کھیلنا سور کے گوشت' اور خون کے برابر ہے۔

کبوتر بازی کی ممانعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کبوتر کے پیچھے دوڑتا دیکھ کر فرمایا:

''ایک شیطان دوسرے شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے''۔(ابوداؤد)(۵۷۱)

نوٹ ☆ تاش' پاشا' چوسر کھیلنا' کبوتر بازی' بٹیر بازی' مرغ بازی' پتنگ بازی' کتے لڑانے' یہ سب کام منع ہیں۔ان سے قیمتی وقت برباد ہوتا اور نمازیں ضائع ہوتی ہیں۔یاد رکھیں۔قیامت کو ایک ایک منٹ کا حساب ہوگا کہ کیسے گزرا؟

شفقت اور مہربانی کرنے کا ارشاد

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''رحمٰن رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے۔تم رحم کرو زمین والوں پر۔رحم کرے گا تم پر وہ جو آسمان

---

(۵۶۹) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی النهی عن اللعب بالنرد حدیث ٤٩٣٨. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۲۱۱ حدیث ٤٩٣٨.

(۵۷۰) صحیح مسلم کتاب الشعر باب تحریم اللعب بالنرد شیر حدیث ۲۲٦۰. سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی النهی عن اللعب بالنرد حدیث ٤٩٣٩.

(۵۷۱) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی اللعب بالحمام حدیث ٤٩٤٠. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۲۱۲ حدیث ٤٩٤٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے''۔(ابوداؤد)(۵۷۲)

ابوداؤد میں ایک دوسری حدیث میں حضور انور ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِیٍّ)).

''مہربانی نہیں چھینی جاتی مگر بدبخت سے''۔ (۵۷۳)

یعنی بدبخت انسان ترس، رحم اور مہربانی کرنے والا نہیں ہوتا برخلاف اس کے جو لوگ دوسروں پر مہربانی۔ نرمی اور ترس کرتے ہیں۔ وہ یقیناً نیک بخت ہیں۔

آپس میں صلح کرا دینے کا درجہ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کیا میں تم کو روزے، نماز اور زکوٰۃ سے افضل درجہ کی بات نہ بتاؤں؟''

لوگوں نے عرض کیا:

''کیوں نہیں اے اللہ کے رسولؐ! (بتایئے)''۔

تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ. آپس میں صلح کرا دینا۔ (سنو!) آپس کی لڑائی اور پھوٹ (دین کو) مونڈنے والی ہے''۔(ابوداؤد)(۵۷۴)

نوٹ ☆ روزہ، نماز اور زکوٰۃ کی فرضیت اپنی جگہ پر ہے۔ ان فرائض کا تارک بلا توبہ مرا ہوا دوزخی ہے۔ یہاں جو حضور ﷺ نے فرمایا کہ آپس میں صلح کرا دینا نماز روزہ وغیرہ سے افضل اور بہتر ہے۔ تو یہ ثواب اور درجہ بتایا گیا ہے کہ غور کرو کہ باہمی میل جول، اور صلح کرانا نماز وغیرہ کے ثواب سے بڑھ کر درجے والی بات ہے، اس لئے لوگوں کے جھگڑے اور لڑائی مٹا کر آپس میں میل جول کرا دیا کرو۔ اور باہمی پھوٹ اور لڑائی جھگڑے کو مونڈنے والی بات فرمایا کہ یہ سب خرابیوں کی جڑ ہے۔ یہ دین کا صفایا کر دیتی ہے۔ اس سے بچو۔ اور آپس میں پیار، محبت اور اتفاق واتحاد سے زندگی بسر کرو۔

---

(۵۷۲) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی الرحمة حدیث ٤٩٤١ . یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ٣/ ٢١٢ حدیث ٤٩٤١ .

(۵۷۳) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی الرحمة حدیث ٤٩٤٢ . یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ٣/ ٢١٢ حدیث ٤٩٤٢ .

(۵۷۴) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی اصلاح ذات البین حدیث ٤٩١٩ . یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ٣/ ٢٠٦ حدیث ٤٩١٩ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھر کے کام کرنے میں عار نہ چاہیئے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ اپنا جوتا گانٹھ لیتے تھے۔ اور اپنا کپڑا سی لیتے تھے۔ اور اپنے گھر میں ایسے ہی کام کر لیتے تھے۔ جیسے تم اپنے گھر میں کام کر لیتے ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ. حضور انور ﷺ من جملہ کے ایک بشر تھے (کہ گھر میں مخدوم اور ممتاز ہو کر نہ رہتے)۔ اپنے کپڑے میں جوئیں دیکھ لیتے تھے۔ (حضور ﷺ جوں وغیرہ سے پاک اور طاہر تھے۔ اپنا کپڑا احتیاطاً دیکھتے تھے کہ کہیں سے جوں چڑھ نہ گئی ہو)۔ اپنی بکری دوہ لیتے تھے۔ اور اپنا ذاتی کام بھی خود کر لیتے تھے''۔ (مشکوٰۃ شریف)(۵۷۵)

ملاحظہ ☆ جب کوئی شخص کسی بڑے عہدہ پر فائز ہو جاتا ہے۔ یا کوئی بڑا مالدار ہوتا ہے۔ تو وہ بازار سے سودا سلف لانا' یا گھر کا کام کرنا موجبِ عار سمجھتا ہے۔ یہ تکبر ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑا

---

(۵۷۵) مشكوة المصابيح كتاب الفضائل باب فى اخلاقه و شمائله حديث ۵۸۲۲. اِس حدیث کا پہلا حصہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا جوتا گانٹھ لیتے تھے اور اپنا کپڑا سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں ایسے ہی کام کر لیتے تھے جیسے تم اپنے گھر میں کام کر لیتے ہو۔ یہ الفاظ مسند احمد ۶/ ۱۰۶ ـ ۱۲۱ الادب المفرد للبخارى باب ما يعمل الرجل فى بيته حديث ۵۴۰ ـ ۵۳۹. موارد الظمان الى زوائد ابن حبان كتاب علامات نبوة نبينا صلى الله عليه وسلم باب حسن خلقه صلى الله عليه وسلم حديث ۲۱۳۵ ـ ۲۱۳۳. شرح السنة للبغوى ۱۳/ ۲۴۳ ـ ۲۴۲ حديث ۳۶۷۵. مسند ابى يعلى الموصلى ۴/ ۲۶۵ حديث ۴۸۵۶، مصنف عبدالرزاق ۱۱/ ۲۶۰ حديث ۲۰۴۹۲ میں موجود ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اِسے صحیح کہا ہے۔ صحيح الموارد الظمان ۲/ ۳۲۰ حديث ۱۷۸۸. علامہ شعیب الارناؤط نے بھی اِس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ لتحقيق صحيح ابن حبان ۱۴/ ۳۵۲ ـ ۳۵۱ حديث ۶۴۴۰. لتحقيق شرح السنة ۱۳/ ۲۴۳. اِس حدیث کا دوسرا حصہ كان بشرا من البشر.... الخ. مسند احمد ۶/ ۲۵۶. الادب المفرد باب ما يعمل الرجل فى بيته حديث ۵۴۱ موارد الظمان الى زوائد ابن حبان كتاب علامات نبوة نبينا صلى الله عليه وسلم حديث ۲۱۳۶. مسند ابى يعلى الموصلى ۴/ ۲۶۵ حديث ۴۸۵۳. الشمائل المحمدية للترمذى باب ما جاء فى تواضع رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث ۳۴۳ میں موجود ہے۔ علامہ البانی رحمہ اللہ مسند احمد والی صحیح کے متعلق فرماتے ہیں۔ اسنادہ صحیح علی شرط مسلم۔ اِس کی سند مسلم کی شرط پر صحیح ہے۔ سلسلہ الاحاديث الصحيحة ۲/ ۲۷۵ حديث ۶۷۱. صحيح المواد الظمان ۲/ ۳۲۰ حدیث ۱۷۸۹ میں علامہ البانی رحمہ اللہ نے اِس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درجے والا نہ خدا نے پیدا کیا۔ اور نہ پیدا کرے گا۔ بایں ہمہ درجاتِ لا مثال حضور انور ﷺ اپنا جوتا گانٹھتے۔ کپڑا سی لیتے۔ بکری کا دودھ نکال لیتے۔ عام لوگوں کی طرح گھر کا کام کرتے۔ اور کمال یہ ہے کہ اپنا ذاتی کام بھی خود ہی کرتے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

کوسنا نہ دو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''رسول اللہ ﷺ سخت مزاج نہ تھے۔ اور نہ کوسنا دینے والے تھے۔ اگر کوئی عتاب کی بات ہوتی۔ تو یوں فرماتے۔ فلاں شخص کو کیا ہو گیا ہے۔ ترب جبینه. اس کی پیشانی کو خاک لگ جائے''۔ (بخاری)[(٥٧٦)]

نوٹ ☆ حضور انور ﷺ عتاب کی بات پر بھی سخت گیری نہ کرتے' البتہ فرماتے تو یہ فرماتے اس کی پیشانی کو خاک لگ جائے۔ گویا یہ بھی نمازی بن جانے کے لئے دعا ہے۔ کہ پیشانی سجدہ کرتے وقت زمین پر رکھے گا۔ تو خاک لگ جائے گی۔

ناموں کی اصلاح

نام کے ساتھ تمام زندگی انسان کا واسطہ رہتا ہے۔ اور نفسیاتی طور پر نام کو کردار میں بڑا دخل ہوتا ہے۔ اس لئے نام سوچ سمجھ کر رکھنا چاہئے۔ اور ایسا رکھنا چاہئے۔ جس میں توحید یا اتباعِ رسالت' یا حب رسول' یا غیرت' حیاء' جوانمردی' شجاعت یا دیگر اچھی صفات اور اعلیٰ تخیلات کا مفہوم پایا جائے۔ اور جن ناموں میں شرک' بدعت' اور بندوں کی غلامی کا یا کوئی غیر شرعی مفہوم پایا جاتا ہو۔ وہ نام ہرگز نہ رکھنے چاہیں۔ اور اگر رکھے جا چکے ہوں۔ تو ان کو تبدیل کر دینا چاہئے۔

بے علم لوگوں کو بچوں کے نام آپ نہیں رکھنے چاہئیں۔ بلکہ اہل علم اور موحد ادیبوں سے پوچھ کر رکھنے چاہئیں۔ کیونکہ عامیوں کے رکھے ہوئے بعض نام بڑے قابل اعتراض ہوتے ہیں۔ جیسے پیراندتہ۔ ادھر ہندوؤں میں اس کا ہم معنی نام گراں دتہ ہے۔ جس کا مطلب ہے پیروں یا گروؤں کا دیا ہوا۔ گویا پیر یا گرو بھی بچے بخشتے ہیں۔ ایک نام ہے گیلانی بخش' یعنی گیلانی کا بخشا ہوا۔ ادھر ہے دیوی دتہ۔ دیوی کا بخشا ہوا۔ تو جن کے یہ نام ہیں وہ ساری عمر خدا کے بندوں کی ذہنی غلامی میں مبتلا رہیں گے۔ اس نام والے ساری عمر اپنا یہ نام لکھتے رہیں گے۔ اور ہزاروں لاکھوں مرتبہ ان کا یہ نام پکارا جائے گا۔ تو ہر بار معبود برحق کے مقابلہ

---

(٥٧٦) صحیح بخاری کتاب الادب باب ما ینھی من اسباب واللعن حدیث ٦٠٤٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک اور معبود کا اقرار ہوتا رہے گا۔ اور اسلامی معاشرہ میں یہ ذہن پرورش پائے گا کہ اللہ کے سوا بندگانِ خدا بھی بچے بخشتے ہیں۔ لہٰذا بندگانِ خدا کو بھی نذر نیاز اور دعا و پکار سے خوش رکھنا چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنے عطا کردہ بچوں کی حفاظت کرتے رہیں۔ اور نظر کرم رکھیں۔ دیکھئے قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔

اولاد صرف اللہ بخشتا ہے

﴿لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ. يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ. اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا. وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ﴾

''اللہ کے لئے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی۔ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے۔ بخشتا ہے جس کو چاہے بیٹیاں۔ اور بخشتا ہے جس کو چاہے بیٹے۔ یا ان کو جمع کر دیتا ہے۔ بیٹے بھی اور بیٹیاں بھی (یعنی ملے جلے دیتا ہے) اور جس کو چاہے بے اولاد رکھتا ہے۔ بے شک وہ بڑا جاننے والا بڑی قدرت والا ہے''۔ (پ۲۵ ع۶) (۵۷۷)

محمد مارماڈیوک پکتھال کیا خوب ترجمہ کرتے ہیں:

Unto ALLAH belongeth the sovereibnty of the heavens and the earth. He createth what he will. Hebestoweth female (Offsprings) upon whom he will. He bestoweth male (Offspring) upon whom he will. Or hemingleth them, males and females, and he maketh barren whom he will lo! He is knower, Powerful.

ان آیات کے استدلال سے ثابت ہوا کہ اولاد صرف اللہ ہی بخشتا ہے۔ بچے اسی کے قبضہ واختیار میں ہیں۔ اس کے سوا کسی کے بس میں اولاد دینا نہیں ہے۔

غور کریں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی بوڑھے ہو گئے۔ اولاد کا منہ نہ دیکھ سکے۔ بڑھاپے میں بڑی آہ وزاری سے بچے کے لئے دُعا کی۔ اللہ نے منظور کر لی۔ اب خدا نے بچہ دینے کا ارادہ کر لیا۔ تو فرشتوں کے ذریعہ دونوں پیغمبروں کو اولاد کی بشارت دے کر۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسحاق بیٹا بخش دیا۔ اور حضرت زکریا علیہ السلام کو یحیٰی بیٹا عطا کر دیا۔ معلوم ہوا۔ اللہ کے سوا کوئی پیغمبر بھی اولاد بخشنے پر مختار نہیں ہے۔ اس لئے بچوں کے نام ایسے رکھنے کہ جن کے مفہوم میں یہ پایا جائے کہ فلاں بزرگ نے بچہ بخشا

---

(۵۷۷) سورۃ الشوریٰ آیت نمبر ۵۰۔ ۴۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ بڑا خطرناک ذہن ہے کہ معبود برحق کے متوازی ایک اور معبود ماننا پڑتا ہے۔ جو خدا کے سوا بھی بچے عطا کرتا ہے۔ پھر ایسا نام رکھ کر ساری عمر اس متوازی خدا سے ڈرایا جاتا ہے کہ کہیں ناراض ہو کر کچھ سے کچھ نہ کر دے۔

نام اچھے رکھو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَاَحْسِنُوْا اَسْمَآءَ کُمْ)).(رواہ احمد)

''پس اچھے نام رکھو''۔ (۵۷۸)

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ عَبْدِیْ وَ اَمَتِیْ کُلُّھُمْ عَبِیْدُ اللّٰہِ وَکُلُّ نِسَآئِکُمْ اِمَاءُ اللّٰہِ)).(مسلم)

''کوئی تم میں سے (کسی کو) میرا بندہ' یا میری لونڈی نہ کہے۔ (کیونکہ) تمہارے سب مرد اللہ کے بندے ہیں۔ اور تمہاری سب عورتیں اللہ کی لونڈیاں ہیں''۔ (۵۷۹)

ناموں کے متعلق یہاں تک تاکید کر دی گئی ہے کہ کسی مرد کو اپنا عبد اور کسی عورت کو اپنی امتہ نہ کہو۔ بلکہ یہ نسبت اللہ کی طرف ہی چاہیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارے نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں''۔ (صحیح مسلم) (۵۸۰)

یہاں عبد کی اضافت اللہ کی طرف ہے۔ اسی طرح اللہ کے تمام ناموں سے قبل عبد لگا کر نام رکھنے خدا کے نزدیک بڑے محبوب ہیں۔ اس کے علاوہ خدا کے پیغمبروں کے نام رکھنا بھی بہت اچھا ہے۔ صحابہ کے نام بھی رکھ سکتے ہیں۔ کہ ان کے نام شرعاً درست ہیں۔ علاوہ ازیں خود بھی نام تجویز کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ۔ اپنے تجویز کردہ ناموں میں شرک' غیر اللہ کی غلامی' ذہنی پستی۔ مخلوق پرستی کی بو نہیں آنی چاہیے۔ بلکہ مفہوم بڑا بلند۔ پاکیزہ' اور موحدانہ ہونا چاہیے۔

---

(۵۷۸) مسند احمد ۵/ ۱۹٤. سنن ابو داؤد کتاب الادب باب فی تفسیر الاسماء حدیث ٤۹٤۸. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابو داؤد حدیث ٤۹٤۸. اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن ذکریا اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔ تنقیع الرواۃ ۳/ ۳۰۲.

(۵۷۹) صحیح مسلم الالفاظ من الادب وغیرھا باب حکم اطلاق لفظة العبد و الامة و المولی و السید حدیث ۲۲٤۹.

(۵۸۰) صحیح مسلم کتاب الآداب باب النهی عن التکنی بابی القاسم و بیان ما یستحب من الاسماء حدیث ۲۱۳۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن لوگوں کے نام شرعاً قابل اعتراض ہیں ان کو ضرور تبدیل کر دینے چاہئیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کئی لوگوں کے ناموں کو تبدیل کیا تھا۔

رحمت عالم ﷺ نے ناموں کو تبدیل کیا

ایک عورت کا نام عاصیہ تھا آپ ﷺ نے بدل کر جمیلہ رکھ دیا۔ (ابوداؤد) (۵۸۱)

نوٹ ☆ عاصیہ کے معنی گناہ کرنے والی۔ یا نافرمان کے ہیں۔ یہ برا نام ہے۔ حضور ﷺ نے جمیلہ رکھ دیا۔ جو عورت کو زیب دیتا ہے۔

ایک عورت کا نام برہ تھا' (نیکوکار)۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''مت تعریف کروا اپنی۔ اللہ خوب جانتا ہے کون تم میں سے نیکوکار ہے''۔ حضورؐ سے پوچھا گیا: ''پھر کیا نام رکھیں''؟ فرمایا: ''زینب''۔ (۵۸۲)

حضور ﷺ نے ایک شخص سے پوچھا: ''تمہارا کیا نام ہے؟'' اس نے کہا: ''اصرم (کاٹنے والا)''۔ آپؐ نے فرمایا: بَلْ اَنْتَ زُرْعَةُ ''بلکہ تو زرعہ ہے'' یعنی کھیتی لگانے والا۔ (ابوداؤد) (۵۸۳)

ایک شخص کی کنیت تھی ابوالحکم حضور ﷺ نے اس شخص کو کہا کہ ''حکم تو اللہ ہے۔ اور حکم اسی کا ہے۔ پھر تیرا نام ابوالحکم کیوں ہے؟'' اس نے عرض کیا کہ ''جب لوگ کسی بات میں اختلاف کرتے ہیں۔ اور میرے پاس آتے ہیں تو میں ان میں فیصلہ کرتا ہوں۔ تو وہ راضی ہو جاتے ہیں۔ (اس وجہ سے میرا نام ابوالحکم پکارتے ہیں)''۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''کیا اچھی بات ہے''۔ پھر پوچھا ''تیرے کتنے لڑکے ہیں''؟ اس نے کہا ''شریح' مسلم' عبداللہ!'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''سب سے بڑا کون ہے؟'' اس نے عرض کیا: ''شریح!'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''پس تو ابوشریح ہے''۔ (ابوداؤد) (۵۸۴)

---

(۵۸۱) صحیح مسلم کتاب الآداب باب استحباب تغییر الاسم القبیح الی حسن و تغییر اسم برة الی زینب و جویریة و نحوها حدیث ۲۱۳۹ . سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسم القبیح حدیث ۴۹۵۲ .

(۵۸۲) صحیح مسلم کتاب الآداب باب استحباب تغییر الاسم القبیح الی حسن و تغییر اسم برة حدیث ۲۱۴۲ مختصراً.

(۵۸۳) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسم القبیح حدیث ۴۹۵۵ . یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۲۱۴ حدیث ۴۹۵۵ .

(۵۸۴) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسم القبیح حدیث ۴۹۵۴ . یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۲۱۵ حدیث ۴۹۵۴ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں بھی حضور ﷺ نے ابوالحکم کنیت کو ابوشریح سے بدل دیا۔
ایک شخص کا نام حزن (سخت، دشوار، غم، اندوہ) تھا۔ حضور ﷺ نے (نرم، عمدہ، آسان) سہل سے بدل دیا۔ (ابوداؤد) (۵۸۵)
حضور انور ﷺ نے حرب (لڑائی) نام کو سلم (صلح) سے اور شہاب (شیطان کو بھگانے کا شعلہ) نام کو ہشام (سخاوت) سے اور مضطجع (لیٹنے والا) کو منبعث (اٹھنے والا) سے بدل دیا۔ جس زمین کا نام عفرہ (بنجر) تھا اس کا خضرہ (زرخیز) رکھ دیا۔ اسی طرح شعب الضلالۃ کا نام شعب الہدیٰ رکھ دیا۔ (ابوداؤد) (۵۸۶)
حضور ﷺ نے ایسے نام رکھنے سے بھی روک دیا۔ جن میں بدفالی پائی جاتی ہو۔ (مثلاً) حضور انور ﷺ نے فرمایا:
''اپنے غلام کا نام رباح (منفعت) یسار (تونگری) نجیح (نجات) افلح (مقصد پورا ہونا) نہ رکھو۔ کیونکہ تم پوچھو گے۔ کیا اس جگہ ہے وہ (یعنی منفعت یا تونگری یا نجات، یا مقصد براری)۔ پھر دوسرا کہے گا نہیں ہے''۔ (ابوداؤد) (۵۸۷)
ملاحظہ ☆ کیسی اچھی اور پیاری تعلیم ہے کہ ایسا نام رکھنا بھی مناسب نہ جانا کہ جس کا ترجمہ ہو۔ نجات، کیونکہ اگر نجات نام کا آدمی گھر موجود نہ ہو کوئی پوچھے یہاں نجات ہے؟ تو جواب میں کہاں جائے۔ یہاں نجات نہیں ہے۔ تو کتنی بری بات ہے، ایسے ہی اگر کسی عورت کا نام برکت ہو۔ تو کوئی پوچھے۔ برکت ہے؟ تو جواب ملے۔ یہاں برکت نہیں ہے۔ تو یہ ٹھیک نہیں۔
غور کریں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ناموں کے بارے میں کتنی دلچسپی لیتے تھے۔ اور کتنی باریکیوں کا خیال رکھتے تھے۔ آپ کو بھی چاہئے کہ ناموں کے بارے میں پوری چھان بین کیا کریں۔ اور وہ نام رکھا کریں۔ جو بڑے معقول۔ بڑے پیارے۔ دل آویز اور دل دوز ہوں۔ جن میں حکمت، دانائی، اور دین کی پیشوائی کوٹ کوٹ کر بھری ہو۔

---

(۵۸۵) صحیح بخاری کتاب الادب باب اسم الحزن حدیث ۶۱۹۰. سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسم القبیح حدیث ۴۹۵۶.

(۵۸۶) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسم القبیح بعد حدیث ۴۹۵۶. امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے سندیں اختصار کے پیش نظر حذف کردی ہیں۔

(۵۸۷) صحیح مسلم کتاب الآداب باب کراھیۃ التسمیۃ بالاسماء القبیحۃ حدیث ۲۱۳۷. سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسم القبیح حدیث ۴۹۵۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہنشاہ بدترین نام ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سب سے برے نام والا اللہ کے نزدیک قیامت کے روز وہ ہوگا۔ جس کو لوگ دنیا میں سب بادشاہوں کا بادشاہ (شہنشاہ۔مہاراج) کہتے ہوں گے''۔ (ابوداؤد) (۵۸۸)

نوٹ ☆ راجوں کا راج اور بادشاہوں کا بادشاہ تو صرف اللہ جل جلالہ ہی ہے۔ پھر اور کسی کو اس لقب یا نام سے پکارنا سخت غلطی ہے۔ دنیا کے حاکم بادشاہ یا راجہ کہلا سکتے ہیں۔ شہنشاہ یا مہاراج نہیں۔

کسی کو برے لقب سے نہ پکارو

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ﴾ (پ۲٦ ع۱٤)

''اور مت پکارو ایک دوسرے کو برے ناموں سے فسق کے نام لینے ایمان کے بعد برے ہیں''۔ (۵۸۹)

نوٹ ☆ مطلب یہ ہے کہ کسی کا صحیح نام بگاڑ کر نہ پکاریں یا ایسا لقب یا نام یا کنیت' جس کو کوئی خود پسند نہ کرتا ہوں۔ بلکہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ یا جس سے کوئی چڑتا ہو۔ اس سے بھی نہ بلائیں تاکہ اس کی دل آزاری نہ ہو۔

جس سے محبت ہو اس کو کہہ دیں

مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ اَنَّهُ يُحِبُّهُ))۔ (ابوداؤد)

''جو کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی سے محبت رکھے تو اس سے بیان کر دے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں''۔ (۵۹۰)

---

(۵۸۸) صحیح بخاری کتاب الادب باب ما ابغض الاسماء الی اللہ حدیث ٦٢٠٥. صحیح مسلم کتاب الآداب باب تحریم التسمی بملك الاملاك او بملك الملوك حدیث ٢١٤٣. سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسم القبیح حدیث ٤٩٦١.

(۵۸۹) سورۃ الحجرات آیت نمبر ١١.

(۵۹۰) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب اخبار الرجل بمحبته ایاہ حدیث ٥١٢٤. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ٣/ ٢٥٩ حدیث ٥١٢٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ ☆ جس سے محبت ہو اس کو بتا دیں تا کہ وہ خوش ہو اور اس کا دل بھی اس کی طرف مائل ہو۔ اور محبت جانبین میں بڑھے۔ اور جس سے محبت کریں۔ محض للہ کریں۔ کہ اللہ راضی ہو۔ دنیاوی غرض سے دوستی کرنی اللہ والوں کا کام نہیں ہے۔

بھائی کا عذر قبول کرو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص عذر خواہی کرے اپنے مسلمان بھائی کی طرف پھر وہ معذور نہ رکھے اس کو (یعنی اس کا عذر قبول نہ کرے) كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيْئَةِ صَاحِبِ مَكْسٍ۔ تو ہوگا اس پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس[1] کے''۔ (۵۹۱)

حدیث مذکور میں مسلمان بھائی کے عذر کو قبول نہ کرنے والے کو صاحب مکس کی مانند گنہگار بتایا گیا ہے۔ اور طبرانی میں ایک حدیث کے الفاظ اس طرح آئے ہیں:

مَنِ اعْتَذَرَ اِلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَلَمْ يَقْبَلْ عُذْرَهٗ لَمْ يَرِدْ عَلَى الْحَوْضِ.

''جس نے اپنے مسلمان بھائی سے عذر کیا۔ اور اس نے قبول نہ کیا عذر اس کا۔ نہیں وارد ہوگا

---

[1] صاحب مکس یا مکاس عشر لینے والے کو کہتے ہیں۔ جو حق سے زیادہ لے کر لوگوں پر ظلم کرتا ہے۔ محصول کی چنگیوں اور کسٹم (Custom) کے محکمہ کے ملازم جو عام لوگوں اور مسافروں کے ساتھ زیادتی، اور کئی طرح کے ظلم کرتے ہیں۔ یہ سب حدیث مذکورہ کی زد میں آتے ہیں۔ ان لوگوں کو خدا سے ڈرنا چاہئے کہ اس دنیا کی چند روز عیش و عشرت کی زندگی کے بعد خدا کا عذاب بڑا سخت ہے۔ مسافروں سے زیادہ محصول لینا ان کا سامان خرد برد کرنا ان کو ناجائز تنگ کرنا خدا کے غضب میں آنا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں:

''نہیں داخل ہوگا صاحب مکس (ظالم محصول لینے والا) جنت میں''۔ (مشکوٰۃ) (۵۹۲)

(۵۹۱) مشکوۃ المصابیح کتاب الآداب باب ما ینھی عنه من التھاجر و التقاطع و اتباع الصوارت حدیث ۵۰۵۱. بحواله شعب الایمان ۶/ ۳۲۲۔ ۳۲۱ حدیث ۸۳۳۸. یہ حدیث المعجم الاوسط للطبرانی ۲۴۱/۶ حدیث ۸۶۴۴ میں بھی موجود ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ مشکوۃ بتحقیق البانی ۳/ ۱۴۰۳. ضعیف الترغیب والترھیب ۲/ ۲۲۱ حدیث ۱۶۷۰.

(۵۹۲) مشکوۃ المصابیح کتاب الامارۃ والقضاء حدیث ۳۷۰۳ بحواله مسند احمد ۴/ ۱۴۳. سنن ابوداؤد کتاب الاخراج والامارۃ والفی والامارۃ باب فی السعایة علی الصدقة حدیث ۲۹۳۷. سنن الدارمی کتاب الزکاۃ باب کراھیة ان یکون الرجل عشاراً ۱/ ۴۸۲ حدیث ۱۶۶۶. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد ۲۹۳۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوض پر''۔ (طبرانی) (۵۹۳)

نوٹ ☆ عذر کنندہ کو چاہیے کہ جھوٹ کو عذر کا نام نہ دے کہ اس کا بھائی تو عذر قبول کر لے گا۔ لیکن عالم الغیب خدا کے نزدیک ایسا عذر خواہ کاذب قرار پائے گا۔

بخیل اور کنجوس آدمی ملعون ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ)). (ترمذی شریف)

''لعنت کیا گیا ہے بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا''۔ (۵۹۴)

نوٹ ☆ اس حدیث میں بخیل، کنجوس، اور پیسے کے غلام کی مذمت آئی ہے۔ ایسا کنجوس جو ''چمڑی جائے پر دمڑی نہ جائے'' کا مصداق ہے، نہ زکوٰۃ دے، نہ خویش و اقارب اور بیوی بچوں کو باوجود وسعت کے پیٹ بھر کر کھلائے نہ پہنائے۔ بلکہ ترسائے اور جمع کرتا جائے۔

---

(۵۹۳) المعجم الاوسط للطبرانی ٤ / ٣٧٦ حدیث ٦٢٩٥. یہ حدیث موضوع ہے۔ ضعیف الترغیب والترهیب ٢/ ٢٢١ حدیث ١٦٧١. اِس حدیث کی سند میں خالد بن یزید العمری کذاب ہے۔

(۵۹۴) سنن ترمذی ابواب الزهد باب فیما جاء فی عبدالدینار وعبدالدراهم حدیث ٢٣٩٥. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع الصغیر حدیث ٤٦٩٥. البتہ صیح بخاری کتاب الجهاد باب الحراسة حدیث ٢٨٨٦ میں تعس عبدالدینار والدرهم. دینار و درہم اور شال ودوشالے کا بندہ (پرستار) ہلاک کہ اِسے یہ چیزیں دی جائیں تو خوش اور اگر نہ دی جائیں تو ناراض ہو جاتا ہے۔ کے الفاظ سے موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمت عالم ﷺ کی کچھ دعائیں

جھاڑ پھونک یا منتر پڑھنا

صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں ہم جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے۔ تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا:

''تم اپنے منتر میرے آگے ظاہر کرو۔ (تا کہ بتاؤں جائز ہیں یا ناجائز۔ سنو!) لَا بَأْسَ بِالرُّقٰی مَالَمْ یَکُنْ فِیْهِ شِرْكٌ. جب تک منتر کے مضمون میں شرک نہ ہو تو اس کا کچھ مضائقہ نہیں''۔ (صحیح مسلم)(۵۹۵)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ وہ جھاڑ پھونک منتر اور دم وغیرہ جس میں غیر اللہ سے استمداد نہ ہو۔ بلکہ صرف اللہ ہی سے شفا اور صحت مانگی گئی ہو۔ جائز ہے۔ یوں سمجھیں کہ اسلام میں منتر' دم اور جھاڑ پھونک نام ہے۔ آیاتِ قرآنی' اسماء الٰہی اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ دعاؤں کے پڑھنے کا۔ یعنی کسی آیت یا اسم الٰہی یا دعائے حضرت ختمی مرتبت کو مریض پر پڑھنا۔ یا پڑھ کر پھونک مارنا' یا پانی پر دم کر کے پلانا' یا مریض کے جسم پر ہاتھ پھیر کر پڑھنا وغیرہ۔ شرکیہ تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک سے سخت پرہیز کریں۔ ورنہ عاقبت برباد ہو جائے گی۔ جس متبع سنت عالم پر یقین ہو کہ وہ آیت یا حدیث سے رقیہ کرتا ہے۔ اس کی طرف رجوع کریں۔ ورنہ اصل بات تو یہ ہے کہ علاج کریں۔ اور اللہ کی جناب میں گڑ گڑا کر' رو رو کر' شفا کے لئے دعائیں کریں۔ پھر کریں۔ اور بار بار کریں۔ صدقہ وخیرات کریں کہ ہزاروں ناجائز تعویذ گنڈوں اور جھاڑ پھونک سے دُعا بدرجہا بہتر ہے کہ ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبروں نے دعا ہی کے بل بوتے پر زندگی گزاری ہے۔ ان میں سے کسی نے ٹونہ ٹوٹکا نہیں کیا۔ خود دعا کریں اور بزرگوں یعنی علماء ربانی کو جو بقید حیات ہوں دعا کرنے کی درخواست کریں۔

مشکوٰۃ میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عمرے کے لئے روانہ ہوئے' سید المرسلین ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو کہا:

((اَشْرِكْنَا یَا اُخَیَّ فِیْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا)).

---

(۵۹۵) صحیح مسلم کتاب اسلام باب لا باس بارقی مالم یکن فیه شرك حدیث ۲۲۰۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"شریک کرنا ہم کو اے میرے چھوٹے بھائی اپنی دعا میں اور نہ بھولنا ہم کو (وقت دعا کے)"۔ (۵۹۶)

ہر مرض سے شفا کی دُعا

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں کوئی شخص بیمار ہو جائے' یا اس کا کوئی دوسرا بھائی اس سے اپنے کسی مرض کی شکایت کرے تو اس کو یہ دعا پڑھنی چاہئے:

رَبُّنَا الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ اغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا وَ خَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ وَ شِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجْعِ. فَیَبْرَءُ. (ابوداؤد)

"ہمارا پروردگار وہ ہے۔ جو آسمان میں ہے' پاک ہے نام تیرا۔ آسمان اور زمین پر تیری حکومت ہے۔ جیسی تیری رحمت آسمان میں ہے' ویسے ہی زمین میں رحمت نازل کر۔ ہمارے گناہ اور خطائیں بخش دے۔ تو پروردگار ہے پاک لوگوں کا۔ اتار اپنی رحمتوں میں سے ایک رحمت' اور اپنی شفاؤں میں سے ایک شفاء اس تکلیف (مرض) پر۔" (حضورؐ نے فرمایا) پھر وہ دکھ جاتا رہے گا۔ ان شاء اللہ (۵۹۷)

بچھو کے ضرر سے بچاؤ کی دُعا

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص بچھو کا کاٹا ہوا آیا۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا:

اگر تو (شام کو یا سوتے وقت یہ) کہتا۔ تو نہ ضرر پہنچاتا تجھ کو۔ دعا یہ ہے:

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ. (صحیح مسلم)

"میں پناہ مانگتا ہوں۔ اللہ کے پورے کلمات کے ساتھ سب مخلوقات کی برائی سے"۔ (۵۹۸)

---

(۵۹۶) مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات حدیث ۲۲۴۸ بحوالہ سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ باب الدعاء حدیث ۱۴۹۸. سنن ترمذی ابواب الدعوات باب ۱۰۹ حدیث ۳۵۶۲. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ۱۴۹۸ ضعیف سنن ترمذی حدیث ۳۵۶۲. اس حدیث کی سند عاصم بن عبیداللہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۵۹۷) سنن ابوداؤد کتاب الطب باب کیف الرقی؟ حدیث ۳۸۹۲. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ۳۸۹۲. اس حدیث کی سند زیاد بن محمد راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔

(۵۹۸) صحیح مسلم کتاب الذکر والدعا باب فی التعوذ من سوء القضاء ودرك الشفاء وغیرہ حدیث ۲۷۰۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دُعا ادائے قرض

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

''اے اللہ! کفایت کر مجھ کو اپنی حلال روزی سے' بچا کر اپنی حرام روزی سے' اور بے پروا کر مجھ کو ساتھ اپنے فضل کے اپنے ماسوا سے''۔ (ترمذی شریف)(۵۹۹)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سکھائے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے وہ کلمے (یعنی دعائے مذکورہ) کہ اگر ہو تجھ پر برابر بڑے پہاڑ کے قرض' ادا کر دے گا' اللہ اس کو تجھ سے''۔

نوٹ ☆ حضور ﷺ کی فرمودہ مذکورہ دعا ادائے قرض کے لئے بڑی مجرب ہے۔ بہتر ہے۔ آپ اس کو ہر روز پانچ صد مرتبہ پڑھا کریں۔ خدا غیب سے ادائے قرض کا سامان کر دے گا۔ ان شاء اللہ

بچھو کے کاٹے کا علاج

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات نماز پڑھ رہے تھے۔ جب حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو بچھو نے آپ کی انگلی پر کاٹا۔ حضور ﷺ نے اسے پاپوش کے ساتھ مار ڈالا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

((لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَّلَا غَيْرَهٗ، اَوْ نَبِيًّا وَّلَا غَيْرَهٗ)).

''خدا بچھو کو لعنت کرے۔ نہیں چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو۔ یا فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو''۔(۶۰۰)

پھر حضور ﷺ نے نمک اور پانی منگوایا اور دونوں کو ملا کر انگلی پر ڈالتے' اور ملتے تھے۔ اور سورہ فلق اور سورۃ ناس پڑھتے تھے۔ (مشکوٰۃ شریف بحوالہ شعب الایمان)

دعائے استخارہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو کاموں میں استخارہ سکھاتے تھے۔ جیسے ہم کو قرآن کی سورت سکھلاتے تھے۔ (یعنی اہتمام سے استخارہ سکھلاتے تھے) فرماتے

---

(۵۹۹) سنن ترمذی ابواب الدعوات باب ۱۱۰ حدیث ۳۵۶۳. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۳/ ۴۶۴ حدیث ۳۵۶۳.

(۶۰۰) مشکوۃ المصابیح کتاب الطب والرقی حدیث ۴۵۶۷ بحوالہ شعب الایمان للبیهقی ۲/ ۵۱۸ حدیث ۲۵۷۵. یہ حدیث المعجم الصغیر (مع الروض الداعی) ۲/ ۸۷ حدیث ۸۳۰ میں بھی موجود ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح الجامع الصغیر حدیث ۵۰۹۹. سلسلة الاحادیث الصحیحة ۲/ ۸۹ حدیث ۵۴۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ جب کوئی تم میں سے کسی کام (سفر یا تجارت' نکاح وغیرہ) کا ارادہ تو چاہئے کہ دو رکعت نماز پڑھے۔ (رات کو سوتے وقت) پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ اٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ. (حصن حصین)

''اے اللہ! بے شک میں بھلائی مانگتا ہوں تجھ سے ساتھ تیرے علم کے' اور قدرت چاہتا ہوں ساتھ تیری قدرت کے' اور مانگتا ہوں تجھ سے تیرے بڑے فضل سے۔ بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ اور تو جانتا ہے (انجام کام کا) اور میں نہیں جانتا۔ اور تو بے حد جاننے والا ہے پوشیدہ باتوں کا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے۔ (علم غیب سے) کہ یہ کام بہتر ہے میرے لئے میرے دین میں۔ اور میری زندگانی میں۔ اور میرے کام کے انجام میں۔ یا اس جہان میں۔ یا اُس جہان میں پس مقرر کر اس کو میرے واسطے۔ اور کر اس کو آسان میرے لئے۔ پھر برکت دے میرے لئے اس میں' اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے۔ میرے لئے میرے دین میں اور میری زندگانی میں۔ اور میرے کام کے انجام میں۔ اس جہان یا اُس جہان میں۔ پس پھیر اس (کام) کو مجھ سے' اور پھیر مجھ کو اس سے۔ اور مقرر کر میرے واسطے بھلائی جس جگہ ہو۔ پھر مجھ کو راضی کر دے اس پر''۔ (۶۰۱)

نوٹ ☆ دو رکعت نماز پڑھ کر دعائے استخارہ بڑے خلوص اور حضور قلب سے پڑھیں۔ اور اپنے

---

(۶۰۱) حصن حصین مترجم صفحہ ۲۴۱. تحفة الذاکرین حدیث ۲۴۶ بحوالہ صحیح بخاری کتاب التهجد باب ما جاء فی التطوع مثنی مثنی حدیث ۱۱۶۲.

استخارہ دن یا رات کسی وقت بھی کیا جا سکتا ہے۔ عصر حاضر میں بعض لوگوں نے استخارے کو ایک کاروبار بنالیا ہے۔ اور یہ طریقہ ایک وباء کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ لوگوں نے جگہ جگہ استخارہ کے اڈے بنا لئے ہیں۔ حالانکہ مسنون تو یہ ہے کہ آدمی خود استخارہ کرے کسی دوسرے سے استخارہ کروانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے۔ استخارہ کروانے والوں نے پھر یہ اعتقاد بنالیا ہے کہ فلاں بزرگ سے استخارہ کرواؤں گا تو مجھے کوئی پکی بات مل جائے گی۔ جس پر عمل کر لوں گا۔ اور وہ خواب دیکھ کر صحیح صورتحال سے آگاہ کر دیں گے۔ حالانکہ استخارہ ضرورت مند آدمی اللہ وحدہ لاشریک سے کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا سینہ کھول دے گا اور کسی جانب اس کی توجہ مبذول کر دے گا۔ اچھے کام کے لئے استخارہ کے علاوہ اصحاب الخیر سے مشورہ بھی جاری رکھنا چاہئے۔ (صلاۃ المسلم صفحہ ۱۹۱ از فضیلۃ الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ تعالیٰ طبع دارالاندلس)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کا دھیان رکھیں۔ کہ اس کے لئے آپ استخارہ کر رہے ہیں۔ پھر جب آپ ھذا الامر پر پہنچیں۔ یعنی یہ کام۔ تو اس کام کا نام لیں۔ پھر دعا ختم کر کے با وضو سو رہیں۔ یا تو آپ کو خواب میں اس کام کے متعلق کوئی اشارہ کرنے یا نہ کرنے کا ہو جائے گا۔ یا اللہ تعالیٰ آپ کے لئے اس کام کا سامان بنا دے گا۔ یا اس کام سے روک دے گا۔ جس طرح آپ کے حق میں بہتر ہو گا۔ اللہ اس طرح کر دے گا۔ جب تک آپ کی تسلی نہ ہو۔ روز رات کو استخارہ کرتے رہیں۔ تین دن سات دن۔ دس دن تک کریں۔ حتیٰ کہ مطلب یابی ہو۔

صبح کے وقت کی دعا

اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهٗ وَ نَصْرَهٗ وَ نُوْرَهٗ وَ بَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ. (ابوداؤد)

''صبح کی ہم نے' اور صبح کی ملک نے واسطے اللہ رب العالمین کے۔ الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی' اس دن کی' فتح اس کی' اور مدد اس کی' اور روشنی اس کی' اور برکت اس کی' اور ہدایت اس کی' اور تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اس چیز کی برائی سے کہ اس دن میں ہے۔ اور اس چیز کی برائی سے کہ بعد اس کے ہے''۔ (۶۰۲)

شام کے وقت کی دُعا

اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلِ فَتْحَهَا وَ نَصْرَهَا وَ نُوْرَهَا وَ بَرَكَتَهَا وَهُدَاهَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا وَ شَرِّمَا بَعْدَهَا.

''شام کی ہم نے' اور شام کی ملک نے واسطے اللہ رب العالمین کے۔ الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی اس رات کی۔ فتح اس کی اور مدد اس کی' اور روشنی اس کی' اور برکت اس کی' اور ہدایت اس کی اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس چیز کی برائی سے کہ اس رات میں ہے اور اس چیز کی برائی سے کہ بعد اس کے ہے''۔ (۶۰۳)

نوٹ ☆ حدیث مذکور میں دن اور رات کی فتح سے مراد کشائش اور فراخی ہے جو ربُ العزت کی

(۶۰۲) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا اصبح؟ حدیث ٥٠٨٤. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ٥٠٨٤. اِس حدیث کی سند منقطع ہے۔ شریح بن عبید نے ابو مالک رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا۔
(۶۰۳) حوالہ سابقہ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے دن یا رات میں آتی ہے۔

مدد سے مراد بھی مدد الٰہی ہے۔ کہ اس کے سبب آدمی دن اور رات میں نفس، شیطان، اور جابر انسانوں پر غلبہ پاتا ہے۔ روشنی۔ علم اور عمل کی توفیق ہے۔ جو اللہ کی طرف سے ملتی ہے۔ برکت کا مطلب یہ ہے کہ رزق حلال بافراغت میسر آئے۔

ہدایت صراط مستقیم پر چلنے کی درخواست ہے کہ شب و روز کتاب وسنت کے مطابق گزاریں۔

بے قراری اور گھبراہٹ کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھبراہٹ اور بے قراری کے وقت یہ پڑھتے تھے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ. (ترمذی)

''اے سدا زندہ! اے تھامنے والے (سب مخلوق کے) ساتھ تیری رحمت کے فریاد کرتا ہوں میں''۔ (۶۰۴)

نوٹ ☆ روزانہ تین صد بار پڑھا کریں۔ کرب وغم کے بادل چھٹ جائیں گے۔

کرب وغم کی دُعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور انور ﷺ کرب وغم کی شدت کے وقت یہ پڑھتے تھے:

لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ ط لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَ رَبُّ الْاَرْضِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ. (بخاری۔مسلم)

''نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو بزرگ، بردبار ہے۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو پروردگار ہے عرش بڑے کا۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو پروردگار ہے آسمانوں کا اور پروردگار ہے زمین کا۔ اور پروردگار ہے عرش عزت والے کا''۔ (۶۰۵)

نوٹ ☆ ہر روز ایک سو بار پڑھا کریں۔ غم کے پہاڑ اڑ جائیں گے۔ ان شاء اللہ

---

(۶۰۴) سنن ترمذی ابواب الدعوات باب قول : یا حی یا قیول وانظو بیا ذالجلال والاکرام حدیث ۳۵۲۴. اِس حدیث کی سند یزید بن ابان رقاشی کی وجہ سے ضعیف ہے۔ البتہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اِس حدیث کو حسن کہا ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۳/ ۴۴۸۔ ۴۴۷ حدیث ۳۵۲۴.

(۶۰۵) صحیح بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الکرب حدیث ۶۳۴۶. صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب دعاء الکرب حدیث ۲۷۳۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بازار میں داخل ہونے کی دُعا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص بازار میں داخل ہو۔ اور یہ دُعا پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھتا ہے۔ اور دس لاکھ بدیاں دور کرتا ہے۔ اور دس لاکھ درجے بلند کرتا ہے اور اس کے لئے بہشت میں گھر بناتا ہے''۔ دُعا یہ ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (مشكوٰة شريف)

''نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ ایک ہے وہ نہیں شریک اس کا۔ اسی کے لئے ہے بادشاہت' اور اسی کے لئے ہے تعریف' وہ زندہ کرتا ہے۔ اور مارتا ہے۔ اور وہ زندہ ہے نہیں مرے گا۔ اسی کے ہاتھ ہے' بھلائی' اور وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔ (۶۰۶)

گھر سے نکلنے کی دُعا

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جب نکلے کوئی شخص اپنے گھر سے پھر کہے (یعنی دُعائے ذیل پڑھے) تو کہا جاتا ہے اس کے لئے (یعنی فرشتہ ندا کرتا ہے)۔ اے بندے اللہ کے راست دکھایا گیا ہے تو' اور کفایت کیا گیا ہے تو (تمام مہمات میں) اور محفوظ رہا تو سب برائیوں سے پس کنارے ہو جاتا ہے اس سے شیطان''۔

دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. (ابوداؤد)

''نکلتا ہوں میں گھر سے ساتھ نام اللہ کے' بھروسا کیا میں نے اللہ پر۔ نہیں پھرنا گناہ سے' اور نہیں قوت عبادت پر۔ مگر ساتھ مدد اللہ کے''۔ (۶۰۷)

---

(۶۰۶) مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات باب الدعوات فی الاوقات حدیث ۲۴۳۱ بحوالہ سنن ترمذی ابواب الدعوات باب ما یقول اذا دخل السوق حدیث ۳۴۲۹۔ ۳۴۲۸. سنن ابن ماجہ کتاب التجارات باب الاسواق و دخولها حدیث ۲۲۳۵. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۳/ ۴۱۲۔ ۴۱۱ حدیث ۳۴۲۹۔ ۳۴۲۸. صحیح ابن ماجہ ۲/ ۲۳۲۔ ۲۳۱ حدیث ۱۸۳۱.

(۶۰۷) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا خرج من بیته حدیث ۵۰۹۵. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ۳/ ۲۵۲ حدیث ۵۰۹۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ ☆ جب بھی آپ گھر سے نکلیں۔تو ضرور مذکورہ دعا پڑھ کر نکلیں۔تا کہ ہدایت' کفایت اور حفاظت الٰہی آپ کے شامل حال رہے۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''گھر میں داخل ہوتے وقت کہو یہ (دُعا) پھر (اندر جا کر) گھر والوں کو السلام علیکم کہو''۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَ عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا. (ابوداؤد)

''یا الٰہی! بے شک میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی (گھر میں) داخل ہونے کی اور بھلائی نکلنے کی۔ ساتھ نام اللہ کے داخل ہوئے ہم۔ اور اللہ پر کہ رب ہمارا ہے بھروسہ کیا ہم نے''۔ (۶۰۸)

کفارہ مجلس کی دعا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص بیٹھے ایک مجلس میں اور وہاں بہت ہوں بے فائدہ باتیں (جو گنہگار کریں) پھر اٹھنے سے پہلے یہ (دعا) کہے۔ تو بخشا جاتا ہے اس کے لئے جو کچھ ہوا اس مجلس میں''۔ دعا یہ ہے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ. (ترمذی)

''پاک ہے تو اے اللہ ہمارے۔ اور پاکی بیان کرتے ہیں تیری ساتھ تیری تعریف کے۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے بخشش مانگتا ہوں تجھ سے۔ اور توبہ کرتا ہوں میں طرف تیری''۔ (۶۰۹)

نوٹ ☆ جب کسی مجلس میں بیٹھیں تو کسی کی برائی یا غیبت کرنے سے باز رہیں۔ ہنسی مخول' ٹھٹھا مذاق' اور بے حیائی کی باتیں' بیہودہ اور لغو کلام مت کریں' بلکہ بڑی سنجیدہ' شریفانہ' پاکیزہ اور دانائی کی باتیں کریں۔ پھر جب مجلس سے اٹھیں تو دعائے مذکور پڑھ کر اٹھیں تا کہ مجلس کا ''گرد وغبار'' دھل جائے۔

---

(۶۰۸) سنن داؤد کتاب الادب باب ما یقول الرجل اذا دخل بیته حدیث ۵۰۹۶. یہ حدیث ضعیف ہے۔ ضعیف سنن ابوداؤد حدیث ۵۰۹۶. اس حدیث کی سند منقطع ہے۔ جیسا کہ ۶۰۲ میں بھی گزر چکا ہے۔

(۶۰۹) سنن ترمذی ابواب الدعوات باب ما یقول اذا اقام من المجلسه حدیث ۳۴۳۳. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ترمذی ۳/ ۴۱۴ حدیث ۳۴۳۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کو بچھونے پر لیٹنے کی دعا

حضور انور ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص آئے اپنے بستر پر (رات کو سونے کے لئے) پھر کہے یہ (دعا) تین بار۔ بخشے گا اللہ گناہ اس کے اگرچہ ہوں مانند کف دریا کے۔ یا برابر گنتی میدان ریت کے۔ یا برابر درختوں کے پتوں کے۔ یا گنتی تمام دنوں دنیا کے''۔ دعا یہ ہے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ. (مشکوٰۃ شریف)

''بخشش مانگتا ہوں میں اللہ سے' وہ کہ نہیں کوئی لائق عبادت کے سوائے اس کے' زندہ ہے وہ سب کا تھامنے والا۔ اور توبہ کرتا ہوں میں اس کی طرف''۔ (٦١٠)

گناہوں کے زہر کا تریاق

شداد بن اوسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''افضل استغفار یہ ہے (جو نیچے درج ہے)۔ جو شخص پڑھے اِس (دعائے استغفار) کو دن میں۔ اس کے معنوں پر یقین کر کے' پھر مرے اس دن شام سے پہلے۔ پس وہ بہشتیوں میں سے ہے۔ اور جو شخص پڑھے اس (دعائے استغفار) کو رات کو۔ اس کے معنوں پر یقین کر کے' پھر مرے صبح سے پہلے۔ پس وہ بہشتیوں میں سے ہے''۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَ اَنَا عَبْدُكَ وَ اَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. (بخاری شریف)

''یا الٰہی! تو ہی ہے پروردگار میرا۔ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے پیدا کیا تو نے مجھ کو۔ اور میں بندہ تیرا ہوں۔ اور میں تیرے عہد پر' اور تیرے وعدے پر قائم ہوں۔ بقدر طاقت اپنی کے۔ پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اُس برائی سے جو کی میں نے اقرار کرتا ہوں میں واسطے تیرے تیری نعمت کا جو مجھ پر

(٦١٠) مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات باب ما یقول عند الصباح والمساء والمنام حدیث ٢٤٠٤ بحوالہ سنن ترمذی ابواب الدعوات باب منه دعا استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم حدیث ٣٣٩٧. یہ حدیث ضعیف ہے۔ سنن ترمذی حدیث ٣٣٩٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا۔ پس بخش مجھ کو۔ پس نہیں بخشتا کوئی گناہوں کو سوائے تیرے''۔ (٦١١)

تا زیست حفاظت کی دُعا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

''جس نے ہر دن کی صبح کو ہر رات کی شام کو' یہ کہا تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی''۔ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

''اس اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں۔ کہ جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نہ زمین میں نقصان پہنچاتی ہے۔ اور نہ آسمان میں۔ اور وہ سننے والا علم والا ہے''۔ (٦١٢)

نوٹ ☆ صبح و شام تین مرتبہ دعا مذکور پڑھ لیا کریں۔ ان شاء اللہ ہر طرح کے ضرر سے حفاظت رہے گی۔

غمزدے کی دُعا

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غمزدے کی دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. (ابوداؤد)

''یا الٰہی! تیری رحمت کا امیدوار ہوں۔ پس نہ سونپ مجھ کو میرے نفس کی طرف ایک لحظہ۔ (کیونکہ نفس میرا دشمن ہے) اور درست کر میرے لئے میرا کام سب' نہیں کوئی معبود سوائے تیرے''۔ (٦١٣)

نوٹ ☆ یہ دُعا رفع غم کے لئے مجرب ہے۔ ایک سو بار روز صبح کو پڑھا کریں۔

---

(٦١١) صحیح بخاری کتاب الدعوات باب افضل الاستغفار حدیث ٦٣٠٦.

(٦١٢) الادب المفرد للبخاری باب من لم یسال اللہ یغضب علیہ حدیث ٦٦٠. سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا اصحب؟ حدیث ٥٠٨٨. یہ حدیث صحیح ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ٣/ ٢٥٠ حدیث ٥٠٨٨.

(٦١٣) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا اصبح ؟ حدیث ٥٠٩٠. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ابوداؤد ٣/ ٢٥١ حدیث ٥٠٩٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا اور دین کی بہتری کی جامع دُعا

رسول اللہ ﷺ کی زبان پاک کے کلمات:

اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَیْنَنَا وَ بَیْنَ مَعَاصِیْكَ وَ مِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَ مِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِهٖ عَلَیْنَا مُصِیْبَاتِ الذَّنْبِ اَوْ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَ اَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَكْبَرَھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا. (ترمذی)

’’یا الٰہی! نصیب کر ہمیں خوف اپنا اس قدر کہ حائل ہو تو بسبب اس کے درمیان ہمارے اور درمیان گناہوں اپنے کے۔ (یعنی تیرے خوف سے تیرے گناہوں سے بچیں) اور نصیب کر ہمیں طاعت اپنی کہ پہنچائے تو ہمیں بسبب اس کے بہشت اپنی میں۔ اور نصیب کر یقین کہ آسان کرے تو بسبب اس کے ہم پر مصیبتیں دنیا کی۔ اور بہرہ مند کر ہم کو ساتھ شنوائیوں ہماری کے اور بینائیوں ہماری کے اور طاقت ہماری کے، جب تک کہ زندہ رکھے تو ہم کو اور کر بہرہ مندی کو تو وارث ہمارا۔ (یعنی تمام اعضا اور حواس ہمارے تا زیست سلامت رکھ)۔ اور گردان غصہ ہمارا اس پر کہ ظلم کیا ہم پر، اور فتح دے ہم کو ہمارے دشمن پر، اور نہ گردان مصیبت ہماری ہمارے دین میں۔ اور نہ کر دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا۔ اور نہ نہایت ہمارے علم کی، اور نہ مسلط کر ہم پر اس کو کہ نہ رحم کرے ہم پر‘‘۔ (٦١٤)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

المكتبة العالمية
99- جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 15743

(٦١٤) سنن ترمذی ابواب الدعوات باب دعاء اللھم اقسم لنا من خشیتك ما یحول بیننا و بین معاصیك. حدیث ٣٥٠٢. یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح سنن ترمذی ٣/ ٤٤٢ حدیث ٣٥٠٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

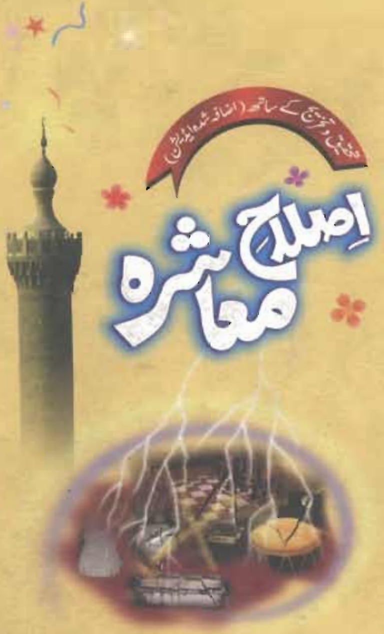

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی!
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

زیرِ نظر کتاب میں آثام و معاصی کی شب یلدا میں رشد و ھُدی اور بر و تقوای کا آفتاب طلوع ہو رہا ہے جس کی تابانیوں اور درخشانیوں سے بگڑا ہوا معاشرہ سنور رہا ہے۔ یہ کتاب درج ذیل موضوعات سے مزین ہے۔

آداب الخلاء' مسواک کی تاکید' جسمانی طہارت' غسل کا طریقہ' تیمم' وضو قیام نماز' فریضہ حج' جان کے حقوق' تلاش روزی و رزق' جھوٹی قسم کھانا' تجارت و معاملات' شوہر کے حقوق' بیوی کے حقوق' والدین کے حقوق' اولاد کے حقوق کھانے پینے کی چیزوں کے آداب اور رحمت عالم ﷺ کی فرمودہ کچھ دعائیں۔ مثلاً ہر مرض سے شفا کی دعا' دعا ادائے قرض' جھاڑ پھونک کا منتر' بچھو کے کاٹے کا علاج اور دعائے استخارہ درج ہیں۔

ہر مسلمان مرد و عورت سکولوں اور کالجوں کے تمام اساتذہ اور تلامذہ کو یہ کتاب حرزِ ایمان بنانی چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ